کتاب العُمدہ فی الجراحت

(جلد دوم)

تالیف

امین الدولہ ابو الفرج ابن القف المسیحی

(۱۲۳۳-۱۲۸۶ء)

(۶۳۰-۶۸۵ھ)

اُردو ترجمہ

سنٹرل کونسل فار ریسرچ اِن یونانی میڈیسن

(وزارتِ صحت و خاندانی بہبود حکومتِ ہند)

نئی دہلی

کتاب العمدہ فی الجراحت

(جلد دوم)

تالیف

امین الدولہ ابو الفرج ابن القف المسیحی

(۱۲۳۳ - ۱۲۸۶ء)

(۶۳۰ - ۶۸۵ھ)

اُردو ترجمہ

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

(وزارتِ صحت و خاندانی بہبود، حکومتِ ہند)

نئی دہلی

سی سی آر یو ایم اشاعت ۳۵

تعداد اشاعت ۲۰۰۰

قیمت

ناشر :

سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن
۵۔ پنچ شیل شاپنگ سینٹر
نئی دہلی ۱۱۰۰۱۷

طابع : ایکسیلسیر انٹر پرائزز۔ نئی دہلی ۔ ۳

کتابت : طالب حسن فاروقی

Scanned with CamScanner

فہرست

پیش لفظ

پیش لفظ

یونانی طبی طریقۂ علاج میں سائنسی بنیادوں پر تحقیقات کی ترویج و ترقی کے اہم مقاصد کے پیش نظر وزارتِ صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند نے سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن کی تشکیل کی ہے۔ اس کونسل کے دائرۂ کار میں معالجاتی تحقیق، تحقیق ادویہ، طبی ادب کی تحقیق، دوائی پودوں کے سروے اور ان کی کاشت نیز خاندانی بہبود کے تحقیقاتی پروگرام شامل ہیں۔ جہاں اس کونسل نے معالجاتی تحقیق میں قابل ذکر کامیابی حاصل کی ہے وہاں طبی ادب اور طبی تاریخ کی تحقیق میں بھی نمایاں پیش رفت کی ہے۔ طب کے موضوع پر عربی اور فارسی زبانوں میں نہایت اہم ذخائر موجود ہیں جس سے استفادے کے پیش نظر قدیم اور کلاسیکی طبی لٹریچر کا جدید ہندوستانی زبانوں میں ترجمہ ایک اہم ضرورت ہے اس مقصد کے تحت کونسل نایاب مخطوطات اور قدیم کتابوں کی تدوین و ترتیب اور فارسی و عربی سے اردو زبان میں ان کے تراجم کے پروجیکٹ پر کام کر رہی ہے۔ اسی پروگرام کے تحت اب تک کونسل نے محمد بن زکریا رازی کی کتاب الابدال (عربی متن، اردو ترجمہ، حواشی)، ابن رشد کی کتاب الکلیات (عربی متن اور اردو ترجمہ الگ الگ کتابی شکل میں)، ابن سینا کی رسالۂ جودیہ (متن، اردو ترجمہ، حواشی)، آئینہ سرگزشت (سوانح ابن سینا)، ابن بیطار کی کتاب الجامع المفردات الادویہ والاغذیہ (پہلی اور دوسری جلد کا اردو ترجمہ)، ابن زہر کی کتاب التیسیر (اردو ترجمہ)، زکریا رازی کی کتاب المنصوری (اردو ترجمہ) اور ابن ابی اصیبعہ کی کتاب عیون الانباء فی طبقات الاطباء (پہلی اور دوسری جلد کا اردو ترجمہ) شائع کی ہیں۔

جراحت کے موضوع پر ایک اہم کتاب "عمدۃ الاصلاح فی عمل صناعۃ الجراحۃ"

جو کتاب العمدہ کے نام سے مشہور ہے اور بیس مقالات پر مشتمل ہے، مشہور معالج، جرّاح اور معلم طب و جرّاحی امین الدولہ ابوالفرج ابن القف المسیحی (۱۲۳۳ء - ۱۲۸۶ء) کی تالیف ہے۔ یہ کتاب ۱۹۳۷ء میں دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدر آباد نے دو جلدوں میں شائع کی تھی۔ اس کتاب کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر کونسل نے اس کے اردو ترجمہ کا منصوبہ بنایا۔ چنانچہ اس کی پہلی جلد کا ترجمہ، جو گیارہ مقالات پر مشتمل ہے، کونسل پہلے ہی شائع کر چکی ہے اور اب دوسری جلد جس میں باقی نو مقالات ہیں شائع کی جا رہی ہے۔ مؤلف کی زندگی، کارناموں اور اس کی جرّاحی مہارت کا تعارف پہلی جلد میں مقدمہ کے طور پر شائع کر دیا گیا تھا۔ اس حقیقت کو دہرانے کی چنداں ضرورت نہیں ہے کہ کتاب العمدۃ جراحت کے موضوع پر ایک بہت اہم اور نایاب علمی کارنامہ ہے۔ مختلف بیماریوں کے اسباب، ان کے علاج اور ان میں جراحی طریقوں کا استعمال اس کتاب میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ جراحی علاج میں کام آنے والی مفرد اور مرکب دواؤں کا تذکرہ دو الگ الگ مقالات میں کیا گیا ہے۔

دوسری جلد کا اردو ترجمہ ابتداً حکیم ظفر اللہ (مرحوم) اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر (یونانی) نے کیا تھا۔ بعد ازاں حکیم سید غلام مہدی (اسسٹنٹ ڈائریکٹر (یونانی) اور حکیم خالد جاوید شمسی اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر (یونانی) نے نظر ثانی کرکے اس کو موجودہ شکل دی ہے۔ اس کتاب کی طباعت و اشاعت کے سلسلہ میں حکیم سید صفی الدین علی، ریسرچ آفیسر (یونانی)، حکیم سید ضیاء الدین احمد ندوی، اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر (یونانی)، سخی حسن صدیقی، پبلیکیشن آفیسر اور ڈاکٹر ماجد حسین، اسسٹنٹ ایڈیٹر کی خدمات شامل رہی ہیں۔

کونسل یہ امید کرتی ہے کہ یہ کتاب یونانی طب کے طلبا، اساتذہ اور دانشوروں کے لئے یکساں مفید ہوگی اور طبی حلقوں میں اس کی پذیرائی کی جائے گی۔

کونسل نے حال ہی میں فیصلہ کیا ہے کہ طبی تحقیقاتی پروگرام کو مزید وسعت دی جائے تاکہ یونانی طب کے ذخائر، عام معالجوں اور ابتدائی مراکز تک پہنچ سکیں۔ کونسل کا پروگرام ہے کہ قدیم طبی کتابوں میں مذکور طریق علاج کی بنیاد پر مختلف عام بیماریوں سے تحفظ اور ان کے علاج پر مشتمل مختصر کتابچے شائع کئے جائیں اس کام کو مزید بہتر بنانے کی تجاویز

۷
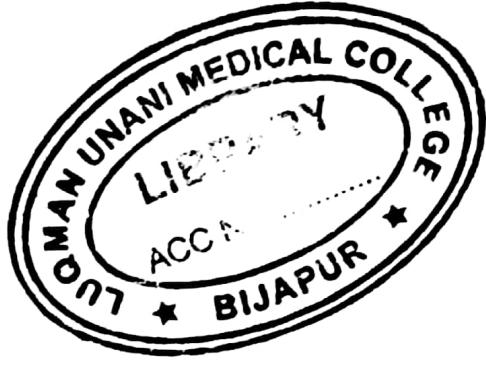
کو خوش آمدید کہا جائے گا۔

(آر۔ کے۔ منکھی)
ڈائریکٹر
سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن
نئی دہلی

بارہواں مقالہ

اس مقالہ میں ان امراض کا ذکر ہے جو خون کے فساد سے لاحق ہوتے ہیں ان امراض کو سات ابواب کے تحت بیان کیا گیا ہے ۔

پہلا باب

فلغمونی کا علاج

فلغمونی کے اسباب دو قسم کے ہیں

(۱) اسباب بادیہ (۲) اسباب بدنیہ

اسباب بادیہ اس وقت اثر انداز ہوتے ہیں جبکہ بدن ممتلی ہو اور کبھی امتلائے بدن کے بغیر بھی اثر انداز ہوتے ہیں اگر بدن ممتلی ہو تو فصد کی جائے پہلے محاذی جانب کی فصد کی جائے جہاں فلغمونی لاحق ہوا ہے۔ فصد میں اخراجِ خون حسبِ حاجت اور حسبِ برداشت کیا جائے۔ اگر مریض بچہ ہے تو سینگھیاں کھنچوائیں اور اس میں بھی اخراجِ خون کے لئے حاجت اور مریض کی قوتِ برداشت کا لحاظ ضروری ہے۔ پھر مقام ورم پر مرخی ادویہ لگائی جائیں۔ رادع ادویہ سے احتراز ضروری ہے کیونکہ اس سے انصباب پانے والا مادہ سبب بادی کی وجہ سے رک جانے کا اندیشہ ہے۔ اگر گرمی کا زمانہ ہو تو بالفعل بارد مرخیات کا استعمال کریں اور اگر سردی کا موسم ہو تو حار مرخیات استعمال کی جائیں۔ فصد سے پہلے نہ تو رادع اشیاء لگائی جائیں اور نہ مرخی۔ رادع ادویہ سے احتراز کی وجہ تو پہلے ذکر کر دی گئی ہے۔ مرخی ادویہ سے احتراز کی وجہ یہ ہے کہ فصد سے پہلے اس کا استعمال مادّہ کو ورم کی جانب جذب و قبول کرتا ہے۔ فصد سے خون کے بہاؤ کے ساتھ مادّہ عضوئے ضعیف کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ پھر مرخی اشیاء کے استعمال سے اسکی طرف انصباب پانے والے باقی مادہ کو مقام ورم قبول کرتا ہے۔ تاکہ تحلیل کر سکے۔ تحلیل کا عمل یا تو نفسِ ورم (کی حرارت سے) یا اس کے اطراف و اکناف کے مادّہ (صالح خون کی حرارت) سے واقع ہوتا ہے اس کے بعد رادع ادویہ کے استعمال کی حاجت ہوتی ہے تاکہ بھرے ہوئے مجاری کو قوی اور کثیف بنائیں اور وہاں کی ساخت کی سختی و مخصوص مزید مادّہ کے نفوذ میں مانع بن سکے اور مادّہ کا عضوئے ضعیف کی طرف امالہ ہو جائے۔

مرخی ادویہ پر مشتمل ایک نسخہ

گل بنفشہ، تخم خطمی، تخم خبازی ہر ایک ۵ء۱۷ گرام۔
روغنِ گل ۷۰ م ل۔ موم سفید ۵ء۲۲ گرام۔

موم کو روغن میں پگھلائیں پھر اس پر ادویہ مذکورہ ڈالیں اس سے پہلے انہیں کوٹ لیں

اور اچھی طرح حل کرلیں اور آگ پر رکھ کر خوب ہلاتے رہیں پھر آگ سے نیچے اتار لیں اسکو پرانی روئی کے پھایہ کے ذریعہ سے لگائیں۔

مرخی ادویہ کا دوسرا نسخہ جو کا آٹا اور گیہوں کا آٹا ہر ایک ۱۷٫۵ گرام۔ موم سفید ۲۵ گرام تازہ مکھن ۳۵ گرام روغن گل ۷۰ م ل

مکھن اور موم کو روغن میں پگھلائیں پھر اس میں دیگر ادویہ کو ڈالیں اور اچھی طرح ہلاتے رہیں اور آگ سے اتار کر استعمال کریں۔

مرخی ادویہ کا تیسرا نسخہ مرغ کی چربی اور تازہ مکھن ہر ایک ۳۵ گرام۔ موم سفید ۲۱ گرام۔ آب کشنیز سبز ۳۵ گرام۔

مرغ کی چربی، موم اور مکھن کو پگھلا کر آب کشنیز میں ملائیں اور ہلاتے رہیں یہاں تک کہ قیروطی بن جائے جب مادہ مکمل طور پر نضج پا جائے اور پیپ بن جائے تب استعمال کریں۔

رادع ادویہ پر مشتمل ایک نسخہ صندل سفید اور صندل سرخ ہر ایک ۳۵ گرام مامیثا ۱۰٫۵ گرام، کھریا مٹی ۱۴ گرام باریک پیس لیں حیّ العالم یا آب کشنیز سبز یا آب خس یا آب خرفہ یا عرق کاسنی یا عرق عنب الثعلب یا عصیٰ الراعی یا آب کدوئے سبز وغیرہ میں سے کسی ایک میں کسی قدر سرکہ کا اضافہ کرکے شامل کریں تاکہ نفوذ میں آسانی ہو یا ستو ۷۰ گرام فوفل اور اقاقیا ہر ایک ۱۴ گرام باریک پیس کر مذکورہ آب (عرقیات) میں گوندھ کر ضماد تیار کریں یا گل ارمنی کو عرق گلاب میں گوندھ کر مقامی طور پر ضماد کریں۔

رادع ادویہ کے استعمال میں مبالغہ نہیں کرنا چاہیئے تاکہ حرارت غریزہ میں ضعف نہ ہو جائے۔ اگر علامات سے یہ ظاہر ہو کہ حرارت قوی درجہ کی ہے مذکورہ آب (عصارہ جات یا عرقیات) میں کافور کا اضافہ کرنا چاہیئے اور ورم کے اطراف اس کو طلاء کیا جائے۔ مریض کو گوشت سے پرہیز کرائیں۔ غذا میں شوربہ جات کا استعمال کرائیں۔ پالک، بتھوا، خبازی، کدو، خطمی، خرفہ جیسی سبزیاں انار سے تر کرکے یا سادہ کھائیں۔

ورم کے دوران بالجملہ اس بات کا خیال رکھیں کہ تلئین طبعیت ہو (یعنی ملینات کا استعمال بھی ساتھ میں جاری رکھیں) اس مقصد کے لئے حقنہ ملینہ جس کے نسخہ میں حسب ذیل ادویہ شامل ہوں استعمال کریں:

تخم خطمی اور تخم خبازی ہر ایک ۱۰٫۵ گرام، گل بنفشہ اور سنا مکی ہر ایک ۲۴٫۵ گرام

چقندر کے ڈنٹھل اور جو کا میدہ (آٹا) کتان کے کپڑے میں پوٹلی باندھ کر ہر ایک ۱۴ گرام۔ اُن ادویہ کو تقریباً ۲ لیٹر پانی میں جوش دیں جب تین چار ملی لیٹر پانی رہ جائے تو اس میں ۷۰ گرام فلوس خیار شنبر اور ۳۵ گرام شکر صاف کر کے ملا دیں اور دوبارہ چھانیں اور چھنے ہوئے پانی میں بورق ۲۳٫۵ گرام۔ سقمونیا مشوی ۸۷۵ ملی گرام اور (شیرج) تل کا تیل ۳۵ گرام لیکر سب کو ملا کر حقنہ کریں اگر مریض کو براز حسب عادت آنے لگا ہو تو ٹھیک ہے ورنہ دوبارہ حقنہ کریں۔ اگر ضرورت دامنگیر ہو تو تیسری مرتبہ بھی حقنہ کیا جا سکتا ہے اس کے بعد سویرے سب سے پہلے اور بوقتِ شب آلو بخارہ اور شربتِ نیلوفر، تخم خرفہ و تخم خیارین کے شیرہ جات کے ساتھ دیں جبکہ یہ موجود ہو اور ضرورت بھی تبرید کی محسوس ہو رہی ہو۔ اس سے سکون نہ پیدا ہو تو مذکورہ تخم کا شیرہ سبز، خربزہ کے پانی میں نکالیں اس سے بھی سکون نہ حاصل ہو تو ۲۵ ملی گرام کافور ہمراہ شربت آلو بخارہ سوتے وقت اور سویرے دو مرتبہ دیں حسب ذیل نقوع بھی اس مقصد کے لئے نافع ہے۔

ٹر ا آلو بخارہ ۷ عدد، انار دانہ اور تمر ہندی ہر ایک ۳۵ گرام۔ عناب، مشمش یا بس لوزی (خوبانی خشک) ہر ایک ۲۰ عدد، گل نیلوفر ۵ گرام۔ ان ادویہ کو سردی کے موسم میں گرم پانی میں اور گرمی کے موسم میں ٹھنڈے پانی میں بھگو دیں اور صبح چھان لیں ۱۷۵ گرام شکر سفید ملا کر قوام تیار کر لیں اور استعمال میں لائیں۔

اگر مسہل کی ضرورت محسوس ہو اس میں گل بنفشہ، سنائے مکی ہر ایک ۲۲٫۵ گرام۔ ہلیلہ زرد، ہلیلہ زرد، ہلیلہ کابلی تخم دور کئے ہوئے ہر ایک ۱۴ گرام ان سب کو مذکورہ نسخہ میں ملا دیں۔ پھر شکر کا قوام تیار کریں۔ برتن کے کنارے سے سقمونیا چوتھائی درہم (۸۷۵ ملی گرام) کتیرا ۴۳۷ ملی گرام، زراوند ۱٫۷۵ گرام شامل کریں۔ موسم گرما کی آدھی رات کے وقت اور موسم سرما کے دن میں دوپہر کے وقت اور موسم بہار و موسم خزاں میں صبح سویرے طبعیت کا لحاظ کرتے ہوئے استعمال کرائیں۔

مسہلات کے استعمال میں قوتِ برداشت اور فاسد مادّہ کے اخراج کی صورت کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے اور اس اعتبار سے مسہل ادویہ کی مقدار بھی تجویز کریں۔ نیز مسہلات کا استعمال فاد و رنا میں نضج ظاہر ہونے کے بعد کیا جائے۔ لیکن حاذق جراح طبیعت کا لحاظ کرتے ہوئے جو رائے دے اس پر عمل کرنا ضروری ہے ورنہ ہماری مذکورہ ہدایات جراحی کے دوران ملحوظ رکھیں۔

قارورہ کا رنگ طبعی نضج کی حالت میں اترنجی اور اس کا ثفل چمکدار اور مشابہ الاجزا ہونے چاہیئے جو قارورہ کی گہرائی میں رسوب کی طرح بچھے ہوئے ہوں ۔
جب پیپ پڑنے کا امکان ہو تو ہماری مذکورہ تدبیر کو کام میں لائیں جسکو عنقریب ہم ذکر کرنے والے ہیں ۔ صلابت کی صورت میں علاج کا تذکرہ بھی عنقریب آنے والا ہے ۔ اگر مرض تحلیل کا طالب ہو تو مادہ کے اخراج میں اعانت کرنے والی ادویہ کے جوشاندہ کا نطول کیا جائے ۔ مثلاً بابونہ ، اکلیل الملک شبت وغیرہ کے جوشاندہ کا مقامی طور پر نطول کریں ۔ پھر حمام کرائیں اسکے بعد اسکو طبعی عادات پر بتدریج لایا جائے ۔ مذکورہ تدابیر فلغمونی کی اس وقت کے لئے ہیں جبکہ سبب بادی کی وجہ سے واقع ہوا ہو اور جسم میں امتلا ہو ۔ لیکن جسم غیر ممتلی ہو اور فصد کی حاجت نہ ہو تو مقام ورم پر مرخیات لگائی جائیں اور مقام ورم کے اطراف رادعات لگائیں ۔ مریض کی غذا کی مقدار کم کرائیں ۔ پھر تلیین طبیعت کی طرف توجہ کریں اسکے لئے ملین حقنوں کا یا مسہل فتیلوں کا استعمال کیا جائے اگر اس کے ساتھ درد شدید ہو جو عصب کے قریب ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے تو چاہیئے کہ درد کی تسکین کی تدابیر اختیار کریں ۔ اس کے لئے قیروطی آب کشنیز سبز اور آب کاسنی ، روغن بنفشہ ، موم اور کافور خفیف بنج کے اضافہ کے ساتھ استعمال کریں اور غذا میں کمی کریں ۔ ورنہ استفراغ کرائیں اگر اس سے بھی درد کم نہ ہو تو تھوڑی سی افیون کا اضافہ کریں ۔ بہر حال تسکین کے لئے ایسی تدابیر ضروری ہیں جو مادہ کو ورم سے جذب کریں ۔
اگر سبب بدنی ہو اور بدن ممتلی ہو اور عضو رئیس سے دفع نہ ہو رہا ہو تو فصد کریں ۔ خون کا اخراج حسب حاجت اور حسب احتمال قوت ہونا چاہیئے ۔ اس کے بعد رادع ادویہ استعمال کریں ۔ مقامی طور پر ایسی رادع .... یہ جس میں ارخا بھی ہو درجہ تزائد میں استعمال کرائیں مثلاً جو کا آٹا ، تخم خطمی ، آب عنب الثعلب یا آب کشنیز میں بھگو کر استعمال کریں ۔ درجہ منتہا میں رادع اشیاء (رادع عصارات) کو ترک کریں اور تخم خطمی ، خبازی ، گل بنفشہ اور دیگر محلل ادویہ مثلاً بابونہ ، اکلیل الملک وغیرہ کا استعمال کریں پھر انحطاط کے دوران محللات کو کم کر دیں اگر ان سب باتوں کا ایک ساتھ استعمال ضروری ہو تو اس کا علاج عنقریب ہم ذکر کریں گے ۔ اگر صلابت کا علاج کرنا ہو تو وہ بھی عنقریب آئے گا ۔ اگر تحلیل کی حاجت ہو تو مذکورہ محللات لگائے جائیں ۔ اس کا خیال رکھیں کہ زیادہ قوی محللات استعمال نہ کریں اور کثیف مادہ کو باقی رکھیں ۔ نیز اس دوران طبیعت سے غافل نہ ہو اور مریض کو مذکورہ غذائیں اور شوربہ جات وغیرہ

دی جائیں. اگر بھوک نہ لگتی ہو تو ماء الشعیر شکر سفید کے ساتھ صبح و شام دیں مذکورہ بزور
کو پانی میں پیسکر شیرہ نکالکر شربت مذکورہ (یعنی شربت آلو بخارا) کے ساتھ دیں۔ اگر بدن ممتلی
ہے اور فصد کافی نہ ہو تو مسہلات کا نقوع بھی دیں۔ جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ اگر بدن
ممتلی نہ ہو تو فصد نہ کریں۔ اس کے بجائے حجامت کی جائے (یعنی سینگھیاں کھینچوائی جائیں)
اگر فلغمونی میں مواد اعضاء رئیسہ سے آرہا ہو تو بھی محاجم ٹھیک ہیں اس نوع کے ورم کی
ابتداء میں رادع کا استعمال مناسب ہے لیکن ارخاء میں کمی کریں۔ اس ورم کا تذکرہ
طاعون کے ساتھ کیا جائے گا اور فلغمونی کی تدبیر میں اس کا لحاظ رکھیں کہ خراج کی صورت
میں پہلے خراج کو ٹھیک کیا جائے جسکی علامت شدید ہوتی ہے جو سرخ اور تیز سرے والا
ہوتا ہے اور اسکی شکل صنوبر کی طرح ہوتی ہے جو مادہ کو باہر کی طرف اخراج کی دعوت
دیتا ہے اور اس سے اخراج مادہ بھی مکمل ہو جاتا ہے۔ لیکن فلغمونی میں مادہ اندر کی
طرف جذب ہونا چاہتا ہے۔ اس لیے سینگھیاں کھینچوانے میں بھی احتیاط کی ضرورت
ہے اور اگر سینگھیاں (محاجم) استعمال ہی کی جائیں تو اس امر کے وثوق کے حاصل
ہونے کے بعد کریں کہ جسم سے فلغمونی کے مادہ کا مکمل تنقیہ ہو گیا ہے۔ اگر محاجم کا استعمال
ممکن نہ ہو تو مقام ورم پر منضج ادویہ لگائی جائیں اور مریض کی غذا کم کر دی جائے
خیال رہے کہ (فلغمونی کے) نضج میں دیر کے پانچ اسباب ہیں ——

۱۔ ٹھنڈی ہوا کا خارجی طور لگنا۔ اس سے فلغمونی کا مادہ غلیظ ہو جاتا ہے اور عضو کی
حرارت غریزیہ کم ہو جاتی ہے۔

۲۔ ضعف حرارت غریزیہ اور جسم کی قوتوں کا کم ہو جانا۔ اس لئے امراض کے بعد کی
نقاہت والوں میں خراج آہستہ آہستہ نضج پاتا ہے۔

۳۔ قوام مادہ کا غلیظ ہو جانا۔ جب ایسا ہو جائے تو طبیعت انضاج پر دیر میں آمادہ
ہوتی ہے۔

۴۔ کثرت مقدار مادہ، اس صورت میں طبیعت نضج میں زمانۂ دراز تک مشغول ہوتی ہے۔

۵۔ جلد کا دبیز ہونا۔ اس صورت میں ادویہ منضجہ کے اندر کی طرف نفوذ میں رکاوٹ ہوتی
ہے اس لئے نضج میں تاخیر ہوتی ہے۔

جب ورم خراج کی شکل اختیار کرلے تو حمیٰ (بخار) بھی بڑھ جاتا ہے اور مقام ورم پر
حرارت شدید ہو جاتی ہے نیز مقام ورم پر ٹیسیں بھی بڑھ جاتی ہیں اور بالجملہ طور پر تمام عوارض

قوی ہو جاتے ہیں کیوں کہ یہ وقت مقاومت اور غلیان مادّہ کا ہوتا ہے۔

فصول بقراط کے دوسرے مقالہ میں فلغمونی وخراج کے بعد لاحق ہونے والے درد اور بخار کی مدت کے بارے میں تفصیل موجود ہے چوں کہ اس بارے میں زیادہ تفصیل درکار ہے اور جراحت سے اس کا کوئی تعلق نہیں معلوم ہوتا ہے۔ صرف اتنا بتادینا بہتر معلوم ہوتا ہے (جس کا ذکر ہم شرح فصول میں بھی کر چکے ہیں) کہ جب ان امراض میں شدت واقع ہو تو سمجھ لیں کہ ورم میں مادہ جمع ہو کر قیح (پیپ) کی شکل اختیار کر رہا ہے ایسے وقت میں یہ ضروری ہے کہ طبیعت دوسرے امور کی طرف توجہ نہ کرے چنانچہ غذا میں کمی کر دیں اور مریض کو تمام حرکات نفسانیہ و بدنیہ سے روک دیں اور طبیعت کا اندازہ کریں اگر طبیعت میں قبض ہو تو ملین حقنے جن کا ذکر ہم کر چکے ہیں، استعمال کئے جائیں البتہ دوائے مسہل نہ استعمال کریں کیوں کہ طبیعت آنتوں کی طرف متوجہ ہو جائے گی۔ اور انضاج مادّہ کا فعل کمزور پڑ جائے گا۔ مقام ورم سے نہ صرف اس مادہ کے اخراج کی ضرورت ہوتی ہے جو ورم کا باعث ہے بلکہ اس مادّہ کے بھی اخراج کی احتیاج ہوتی ہے جو مقام ورم پر درد کی وجہ سے انصباب پا رہا ہے۔ چنانچہ مادّہ انصباب کو عضوئے ضعیف کی طرف ہٹایا جائے بلکہ مادہ حاصلہ کا بھی نضج ہو جائے تو بہتر ہے۔ اس کے لئے جو دوائیں استعمال کی جائیں ان کی حرارت بدن انسانی کی حرارت سے قریب ہونا چاہیئے اور اس میں لزوجت ہونی چاہیئے تاکہ حرارت غریزیہ (جو عضو میں نضج کے لئے حاصل ہوتی ہے) کی حفاظت ہو سکے لیکن جب حرارت ضعیف ہو اور مادّہ فاسد ہو جائے تو عضو میں خرابی لاحق ہونے کے خوف سے گرم پانی جس میں بابونہ، اکلیل الملک، خطمی اور خبازی کو جوش دیا گیا ہو، نطول کیا جائے۔ اگر عضو میں خبث (خرابی) پیدا ہو چکی ہو تو اس کے علاج کا ہم عنقریب ذکر کریں گے۔

اور اگر حرارت غریزیہ کم نہ ہو اور نہ مادّہ فاسد ہو رہا ہو تو منضجات (ورم کو پکانے والی دوائیں) کا استعمال کریں اور اس منضج میں حسب ذیل ادویہ ہیں۔

گھی ۳۵ گرام، زعفران، انزروت ہر ایک ۷ گرام اور ایک انڈے کی زردی لے کر سب ادویہ کو زعفران، انزروت کے پیس لینے کے بعد ملائیں اور روئی پر لتھیڑ کر مقام ورم پر رکھیں۔

منضج کے دوسرے نسخہ میں حسب ذیل ادویہ ہیں

الیہ (دنبہ کی چکتی کا گوشت) باریک کوٹا ہوا لے کر اس کے نصف وزن چھوارہ اور کشمش پیس کر ملالیں اور روئی پر لتھیڑ کر مقام ورم پر لگایا جائے۔

منضج کا ایک اور نسخہ مکھن تازہ ۳۵ گرام، تخم خطمی و تخم خبازی ہر ایک ۵ء۱۰ گرام، گل بنفشہ ۷ گرام۔ باریک پیس کر سب ادویہ کو ملالیں اور ۵ء۱۷ گرام جو کا آٹا ملالیں اور آگ پر گرم کر کے مقام ورم پر لگائیں۔

منضج کا ایک اور نسخہ موٹے و شیریں انجیر ۲۰ عدد اچھی طرح پکائیں یا پانی مل کر صاف کرلیں اور حلبہ، تخم کتان ہر ایک ۷ گرام، زعفران ۵ء۳ گرام لے کر تمام ادویہ کو ملالیں اور مقام ورم پر ضماد کریں۔

منضج کا ایک اور نسخہ سور کی چربی تازی ۳۵ گرام، تخم کنوچہ ۷ گرام، پرسیاؤشان ۵ء۱۰ گرام، اصل السوس آسمانجونی ۷ گرام سب ادویہ کو باریک سفوف کرلیں اور اس ہی میں ۵ء۱۷ گرام جو کے آٹے کا اضافہ کردیں۔

منضج کا ایک اور نسخہ پیاز کو پانی میں پکا کر نرم ہونے کے بعد اس کا نصف وزن گھی ملائیں اور مقام ورم پر ضماد کریں۔

منضج کا ایک اور نسخہ چقندر کو اتنا پکائیں کہ وہ نرم ہو جائے پھر کوٹ کر مقام ورم پر ضماد کریں۔

منضج کا ایک اور نسخہ بصل نرگسی کو اتنا پکائیں کہ نرم ہو جائے پھر کوٹ کر مساوی الوزن الیہ (بکرے کی چکتی کا گوشت) اور نصف وزن مکھن تازہ ملالیں اور مقام ورم پر ضماد کریں۔

جب درد اور حمّی (بخار) کم ہو جائے اور طبیعت عادت کے موافق کام کرنے لگے اور بھوک اچھی لگ رہی ہو تو سمجھ لیں کہ مادہ پیپ میں تبدیل ہو گیا ہے اور اس وقت پیپ کے اخراج کی تدبیر کریں۔ اگر خراج کے کناروں میں خارش ہو اور جلد پتلی ہو تو یہیں سے خراج کو کھولا جائے اور اگر اس قسم کی علامات ظاہر نہ ہوں اور نہ ہی پیپ کے فاسد ہونے کا خوف ہو اور اس کے اطراف واکناف کی ساختوں کو تباہ کرنے کا خدشہ ہو مثلاً اعصاب، اوتاد رباطات وغیرہ کے متاثر ہونے کا اندیشہ ہو نسبتاً پتلی جلد پر مقام خراج سے نیچے لگائی جائے۔ تمام مذکورہ احتیاطوں کو شگاف کے دوران ملحوظ رکھنا ضروری ہے پھر اس کے بعد جب شگاف لگا چکیں تو پیپ کے اخراج کی کوشش حسب برداشت کی جائے۔ مریض قوی ہو تو ایک ہی مرتبہ سارا پیپ نکال دیا جا سکتا ہے لیکن جب مریض کمزور ہو تو کئی مرتبہ تھوڑا تھوڑا نکالا جائے۔ ایک مرتبہ میں سارا پیپ نکال دینا زیادہ بہتر ہے بہ نسبت تھوڑا تھوڑا کئی مرتبہ نکالنے

کے جبکہ قوت برداشت اچھی ہو۔ یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ پیپ تو مادّہ موذی ہے تو اسکے ایک ہی مرتبہ میں نکالنے سے ضعف کیونکر واقع ہو سکتا ہے۔ بلکہ اس کے اخراج سے قوت اور بھی ابھرنا چاہئے۔ کلیات قانون کی شرح میں ہم اسباب ضعف نبض کے ذیل میں اس کا تذکرہ کر چکے ہیں اسکے بارے میں بحث بہت طویل ہے۔ یہاں اتنا ذکر کر دینا مناسب ہے کہ طبیعت بدنیہ کلی طور پر اجزاء بدن میں پھیلی ہوئی ہے۔ کوئی جزء بھی خالی نہیں۔ چنانچہ ورم کی جگہ بھی اور مادّہ صالحہ میں بھی طبیعت کارفرما ہے اسوجہ سے کہ یہ مادّہ ہی طبیعت کا محل (جائے پناہ) ہوتی ہے اور مواد فاسدہ میں طبیعت کا وجود اس مادّہ کی اصلاح کے لئے ہوتا ہے۔ جب یہ بات بخوبی سمجھ لی جائے اور اس کا سمجھنا بھی کوئی مشکل کام نہیں ہے کیونکہ جب مادّہ اچانک ایک ہی مرتبہ دفع کیا جائے گا اور خارج ہونے والا مادّہ زیادہ مقدار میں خارج ہوگا تو نتیجہ کے طور پر ضعف کا باعث ہوگا۔ کیونکہ اس مادہ کے ساتھ قوت بدنیہ اور حرارت غریزیہ کا بھی اخراج اسی تناسب سے ہوگا جتنا کہ مادّہ خارج ہوا ہے۔

خراج میں شگاف لگانے کے بعد قوت برداشت کے مطابق زخم کو دبا کر پیپ نکال دی جائے اور زخم کی مناسبت سے اس میں روئی کا فتیلہ رکھدیا جائے اگر زخم کو بھٹا کر مزید پیپ نکالنا مقصود ہو تو فتیلہ کو اولاً ایسے مراہم میں لتھیڑ لیا جائے جسے جاذب ادویہ سے تیار کیا گیا ہو۔ عنقریب قرابادین میں ہم ایسے مرہم کا تذکرہ کریں گے۔ خراج کے باقی اجزاء میں جہاں نضج کی ضرورت ہو روئی پر تازہ مکھن لتھیڑ کر یا منضجات مذکورہ میں سے کوئی ایک لگا کر فتیلہ رکھیں یہ تدبیر اسوقت تک جاری رکھیں جب تک کہ اس مقام سے پیپ کا مکمل طور پر اخراج نہ ہو جائے۔ اسکے بعد مراہم محلّی کا استعمال کریں عنقریب قرابادین میں اسکا تذکرہ بھی مل جائے گا۔ اسکے ساتھ ساتھ مریض کی عمر طبیعت کی طرف بھی توجہ رکھیں۔ چنانچہ تلیین کا عمل حقنہ ملینہ کے ذریعہ یا ملین فتیلوں کے ذریعہ جاری رکھیں۔

غذائیں سادا (گوشت کا پتلا شوربہ) جلاء اور طبیعت کی امداد کے لئے دیتے رہیں تاکہ مواد کا اخراج بسہولت ہو سکے۔ ہمارے زمانہ میں جراحت کے وقت مریض کو قلیہ اور طنجن کے استعمال کی ہدایت کی جاتی ہے اور اس سے مقصد یہ ہوتا ہے کہ پیپ کم مقدار میں بنے۔ بعض جاہل جراح تمام اغذیہ کو ملا کر کھانے کی ہدایت کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ موادِ صالح کی

پیدائش موادِ فاسدہ کو خارج کر دیگی۔ ان کی یہ غلطی دو وجوہات سے ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ طبیعت کو غذائے مختلفہ کے ہضم میں مشغول رکھتے ہیں بجائے اس کے کہ نضج مادّہ میں مشغول رکھیں دوسری وجہ یہ ہے کہ اس میں پیپ وافر مقدار میں پیدا ہوتی ہے۔ لہٰذا غذا ہیں وہی مناسب ہے جنکا ہیں نے اول ذکر کیا ہے۔

جب خراج میں گہرے سوراخ و گڑھے ہو جائیں تو قروح کے طور پر علاج کیا جائے۔

دوسرا باب

جدری (چیچک) کا علاج

جب جدری کی کوئی علامت ظاہر ہو تو مریض کی اکحل سے فصد لیں اور احتمال قوت کے اعتبار سے کثیر مقدار میں خون کا اخراج کیا جائے۔ جب خون کا اخراج کثیر مقدار میں ہو جائے یہاں تک کہ غشی کے قریب تک حالت پہنچ جائے تو یہ علاج ہی کافی ہے اور مرض سے چھٹکارہ حاصل ہو جاتا ہے۔

غذا میں مٹر کا شوربا، عناب و خبازی کے اضافہ کے ساتھ دیں یا پالک کا ساگ یا کدو کا شوربہ یا دھلی ہوئی مسور کی دال (عدس مقشر) کڑوے انار کے پانی میں پکا کر دیں۔ جب براز کھل کر ہو جائے تو پانچ امور سے احتراز ضروری ہے۔

۱۔ ان میں پہلا امر فصد ہے کیونکہ یہ مادّہ کو باہر کی جانب میلان ہونے کے بعد اندر کی جانب کھینچتا ہے، صرف اس صورت میں فصد جائز ہے جبکہ مادّہ کثیر مقدار میں ہو اور حرارتِ غریزہ کے بجھ جانے کا خوف ہو۔

۲۔ دوسرا امر تبرید کے افراط سے احتراز ہے کیونکہ یہ مادہ کو اندر ہی غلیظ کر کے محتبس کر دیتا ہے۔

۳۔ تیسرا امر جس سے احتراز ضروری ہے وہ جلد پر روغنیات کا لگانا ہے کیونکہ اس سے مسامات بند ہو جاتے ہیں اور یہ امر مادہ کو خارج ہونے سے روکتا ہے۔

۴۔ چوتھا امر ٹھنڈے مقامات پر رہنا ہے کیونکہ یہ بھی مواد کے قوام میں غلظت پیدا کر کے سدہ کا باعث ہوگا۔

۵۔ بالفعل بارد اشیاء کا استعمال یہ اپنی کیفیت فعلیہ سے مادہ میں غلظت کا باعث ہوتی ہے۔

مریض کو نہار منہ قبل غذا اور سوتے وقت شب میں حسب ذیل نقوع دیں۔ عدس مقشر، کشنیز خشک ہر ایک ۵ ر ۲۴ گرام۔ عناب ۲۰ عدد۔ کھجور ۵ر۷ گرام۔ گل نیلوفر ۵ عدد۔ آلو بخارا (بڑے) ۷ عدد پانی میں سب ادویہ کو بھگو دیں اور ایک شب بھیگنے کے بعد صبح مل چھان کر ۷۰ گرام
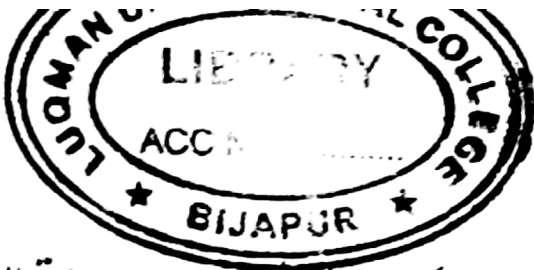
شکر سفید کا اضافہ کریں اور استعمال میں لائیں۔

یہ نقوع زمانہ سرما میں گرم استعمال کریں اور موسم گرما میں کم ٹھنڈی حالت میں استعمال کیا جائے۔

غذا وہی ہوگی جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا ہے اگر قبض ہو تو سبزیوں کے شوربے دیں اور اگر قوت کم ہو تو چوزے مٹر کے ساتھ دیں یا وہی غذا دیں جس کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

سوتے وقت بھی مذکورہ نقوع دیں جب حرارت سخت اور غشی میں کمی ہو جائے تو کافور، عرق گلاب اور عرق بیدمشک اور سرکہ کے شموم سے دوران تنفس کی ہوا کو ٹھنڈا کیا جائے۔ جب حمیٰ ظاہر ہو جائے تو مکان میں پانی چھڑکا جائے پانی میں ٹھنڈی اشیاء جوش دی جائیں تو اچھا ہے۔ شربتِ انار و شربتِ نیلوفر پلایا جائے۔ اگر طبیعت میں قبض ہے تو شربت آلو بخارا اور شربت نیلوفر پلائیں اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو شیر خشت اور ترنجبین گرم پانی میں حل کر اور صاف کر کے مذکورہ شربتوں کے ساتھ پلائے جائیں تاکہ تلیین کا عمل ہو اگر طبیعت ان ادویہ کو گوارہ نہ کرتی ہو تو مذکورہ نقوع میں شیر خشت اور ترنجبین کا اضافہ کریں اور مریض کو لعوق خیار شنبر، ریوند، ہلیلہ زرد اور تھوڑی سی سقمونیا کا اضافہ کر کے دیں۔ ان ادویہ کا اضافہ احتمالِ قوت اور مادہ کی مقدار کے اعتبار سے کیا جائے۔

اگر چیچک نکلنے میں تاخیر ہو تو مذکورہ نقوع ترک کر دیں اور شراب کاذی (کیوڑہ کا شربت) ۵ر۳۲ گرام کی مقدار میں ہمراہ شربتِ عناب صبح قبل غذا دیں۔ حسب ذیل شربت چیچک کو جلد ظاہر کریگا۔

انجیر خشک ۱۰ عدد، عدس مقشر ۵ر۱۲ گرام، بسر (کھجور - رطب) ۲۵ گرام، بادیان ۱۸ گرام، کاذی (کیوڑہ) ۵ر۲۲ گرام ان کو تقریباً ایک لٹر پانی میں جوش دیکر جب نصف پانی باقی رہ جائے تو صاف کر کے ۶۰ درہم شکر سفید کا اضافہ کر لیں اور چھان لیں جب قوام گاڑھا ہو جائے اور جھاگ دور کر دیا جائے تو زعفران ۷ گرام، کتیرا، ۵ر۱۷ گرام ملادیں اور آگ سے الگ کر دیں۔ ۳۵ تا ۷۰ ملی لٹر کی مقدار میں شربت عناب کے اضافہ کے ساتھ موسم سرما میں گرم پانی کے ساتھ اور موسم گرما میں کم ٹھنڈے پانی کے ساتھ پلائیں۔

اگر ساتھ میں سعال وخشونت الصدر بھی ہو تو عناب، بزر قطونا (اسپغول) اور لعاب سفرجل (بہدانہ) دیں۔ اور بعض اوقات انار بھی ملادیں اگر اسہال ہوں یا نرم (ڈھیلا) براز ہو رہا ہو تو صبح و شام شربتِ آس و شربتِ صندل دیں اور کچھ طباشیر اور گلِ ارمنی ملالیں۔ ابتداء میں تھوڑا سا شہد ملا کر چٹائیں پھر سارا شربت پلادیں۔

چوزے بھون کر زیتون کے تیل میں تل کر پتلے شوربے میں چھوڑ دیں اس شوربے کو جوش

دیگر بطور غذا استعمال میں لائیں۔ اگر قوت عمدہ ہو تو ستو شربت سیب اور شربت صندل کے ہمراہ دیں۔ اگر اسہال کی زیادتی ہو تو ہلکی غذا اور حسب ذیل قرص مذکورہ شربتوں کے ساتھ دیں۔

نسخہ قرص طباشیر، گل ارمنی ہر ایک ۲۴٫۵ گرام، زرورد (پنکھڑیوں کو الگ کرکے) تخم حماض، صمغ عربی ہر ایک ۱۷٫۵ گرام، حب الآس مصفی ۲۲٫۵ گرام، املتاس تخم دور کردہ ۱۷٫۵ گرام، تخم صندل ۷٫۵ گرام خوب باریک پیسکر لعاب اسپغول اور عرق گلاب میں گوندھ کر ۲۴٫۵ گرام وزن کے قرص تیار کرلیں۔ خشک ہونے کے بعد آب آسی اور شربت صندل کے ساتھ استعمال کریں۔

البتہ ساتویں دن مادہ جو ظاہر بدن کی طرف خارج نہیں ہوسکا وہ آنتوں کی جانب رخ کرتا ہے اس وقت مسہلات کے استعمال کی ضرورت ہوتی ہے۔

چیچک کے علاج کے وقت آنکھ، حلق، نتھنوں، پھیپھڑوں اور آنتوں کی جانب پوری توجہ رکھنی چاہیئے۔ بعض مرتبہ حلق میں خناق لاحق ہوتا ہے جو حلق اور مجرائے ریہ میں بثور کی وجہ سے واقع ہوتا ہے اور ٹھنڈی ہوا کے حلق اور پھیپھڑوں میں داخل ہونے سے رکاوٹ پیدا کرتا ہے یا مجرائے مری میں بثور واقع ہوتے ہیں جو نگلنے میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں۔

بعض مرتبہ بینائی زائل ہوجاتی ہے اور کبھی بیاض واقع ہوتا ہے۔ نتھنوں میں بعض مرتبہ قروح پیدا ہوتے ہیں جو مجرائے نسیم میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں۔ پھیپھڑوں میں بعض مرتبہ بثور اور کبھی ضیق النفس واقع ہوتا ہے جب زخم واقع ہوتا ہے تو سل کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ آنتوں میں براز کے راستہ میں سحج لاحق ہوتا ہے اور جریان خون بھی لاحق ہوسکتا ہے۔

حلق کے عوارض کے لئے شہتوت کے عصارہ سے غرغرہ کرائیں۔ اگر بچہ کم عمر ہو اور غرغرہ کرانا ممکن نہ ہو تو پکے ہوئے شہتوت کھلائیں۔ اگر شہتوت ترش ہوں تو شکر سے میٹھے کرلیئے جائیں۔ اگر رب توت نہ ملے تو آب انار تلخ یا رب انار تلخ سے غرغرہ کیا جاسکتا ہے۔ آنکھوں کی حفاظت کے لئے ان امراض کے واقع ہونے سے پہلے عرق گلاب میں سماق بھگوکر یا آب کشنیز سبز میں سماق بھگوکر دیں۔ جب آنکھوں میں امراض ظاہر ہوجائیں تو اس میں کحل اصفہانی عرق گلاب میں پیسکر یا آب کشنیز سبز یا آب انار تلخ میں حل کرکے آنکھوں میں لگائیں یا قطور کریں۔

نتھنوں کے عوارض کے لئے عصارہ مامیثا نتھنوں میں سڑکا جائے اور سرکہ اور صندل کا شموم سونگھا جائے۔ پھیپھڑوں کے عوارض کے لئے ماالشعیر اور لعوق خشخاش سفید ۱۴ گرام صمغ عربی ۵ گرام، نشاستہ ۱۴ گرام مغز کدو ۸٫۷۵ گرام، نبات سفید (مصری) ۳۵ گرام۔ باریک پیسکر آب انار شیریں میں معجون کرلیں اور ہمیشہ پلاتے رہیں۔ مریض کو ہدایت کریں کہ وہ دوا کو نگل نہ جائے بلکہ

منہ میں مستقل چوستا رہے ۔

آنتوں کے عوارض کے لئے مغزیات کا استعمال جاری ہو تو مذکورہ قرص دیں ۔

بہر حال مذکورہ اعضائ کے عوارض کی جانب چیچک میں خصوصی توجہ دینی چاہیئے ۔ جب چیچک اپنی انتہا کو پہنچ جائے اور تقیح مکمل ہو جائے پھر بھی اسکے آبلے نہ پھوٹ رہے ہوں تو سونے کی سوئی سے ان میں آہستہ سے سوراخ کر دیا جائے ۔ ویسے ہی چھوڑے نہ رہیں کیونکہ جب پیپ مدت دراز تک خارج نہیں ہوتی ہے تو اس میں فساد واقع ہوتا ہے ۔ اگر سردی کا موسم ہو تو اس کے اطراف میں گرم اشیائ سے سینکائی کر دی جائے اس مقصد کے لئے انار کی لکڑی اور رطرفار کا استعمال کیا جا سکتا ہے اور اگر موسم گرمی کا ہو تو زرورد (تخم گلاب) صندل، اور اس کے پتوں کی دھونی دی جائے اگر چیچک میں رطوبت بکثرت ہو تو مریض کو کچھ دیر کے لئے چاول یا جاورس کے آٹے پر یا جو کے آٹے اور گلاب پر پنکھڑیاں دور کر کے سلایا جائے اور قروح کے نشانات پر نمک چھڑکا جائے ۔ جب خشک ہو جائے تو حمام کرایا جائے ۔ حمام مرض کے ۴۰ دن کے بعد کرایا جائے اگر چیچک کے آبلے کچھ باقی رہ گئے ہوں تو حمام مسلسل کراتے رہیں اور حمام کے دوران جسم پر بیسن، باقلا اور ترمس کا آٹا جسکو ہم تمس اور برش کے علاج کے تحت بیان کریں گے نکالتے رہیں ۔

تیسرا باب

دمل کا علاج

ابتدائے ظہور میں محاذی جانب کی فصد کرائیں۔ اس طرح بمقدار حاجت اور بمقدار احتمال قوت خون کا اخراج کریں۔ اگر مریض بچہ ہو تو سنگھیاں کھینچوائیں اور اس میں بھی بقدر کفایت خون کا اخراج کیا جائے۔ غذا میں شوربے دیں جو آب انار سے ترش کر لیے گئے ہوں۔ دن کے شروع میں یہ نقوع دیں۔

تمر ہندی، انار دانہ ہر ایک ۵ر۳۸ گرام، عناب اور خوبانی ۲۱ عدد، گل نیلوفر ۵ عدد، گل بنفشہ ارزق ۵ر۲۴ گرام، املتاس ۱۴ گرام سب ادویہ کو ایک شب گرم پانی میں بھگو کر نقوع نکالیں اور صاف کر کے ۷۰ گرام شکر سفید ملا کر سوتے وقت استعمال کرائیں۔

اگر بدن میں امتلا ہو اور اسہال کی ضرورت ہو، قارورہ میں نضج کے آثار ہوں تو مذکورہ بالا ادویہ میں سنا مکی ۵ر۲۴ گرام، ہلیلہ زرد و ہلیلہ کابلی تخم دور کردہ ہر ایک ۵ر۱۷ گرام اور سقمونیا ۸ ملی گرام ملا کر ریوند ۷۵ر۱ گرام کا اضافہ کر لیں۔

ان ادویہ کے استعمال کے دن انار دانہ کے اضافہ کے ساتھ چوزے دیں اگر سعال ہو تو ترش انار سے پرہیز کریں۔ صبح سویرے آلو بخارا اور شربت بنفشہ مکرر دیں۔ اس کے علاوہ غذا میں خبازی، پالک، بھتوا اور ملوخیہ (خطمی) دیں۔

دمل پر آب کشنیز سبز اور آب کاسنی اور آب حی العالم لگایا جائے اسکے بعد قیروطی، آب کشنیز اور روغن بنفشہ اور موم زرد کے ساتھ تیار شدہ لگائیں۔ جب دمل پھوٹ جائے تو خوب دبا کر پیپ کا مکمل اخراج کیا جائے لیکن ہلکے ہلکے بڑھایا جائے اور مریض کو روزانہ حمام کے جاری رکھنے کی ہدایت کریں۔ جب تحلیل کی ضرورت ہو تو ان ادویہ کا استعمال کریں۔ جن کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

چوتھا باب

بنات اللیل[1] اور داخس[2] اور آنکھوں کے دیگر امراض کا علاج

بنات اللیل کے مریض میں پہلے یہ دیکھا جائے کہ غلبۂ خون کی علامات ہیں یا نہیں۔ اگر غلبۂ خون کی علامات ہوں تو اکحل کی فصد کریں جبکہ بثور اوپر اور نیچے سب جگہ پر ہوں۔ اگر بثور صرف نیچے ہوں تو باسلیق کی فصد کریں اگر بثور صرف اوپر ہوں تو قیفال کی فصد کریں۔ فصد سے خون بقدر حاجت اور بقدر احتمالِ قوت خارج کرنا چاہئے۔ پھر مریض کی پنڈلی میں محاجم کریں اس سے بھی وافر مقدار میں خون کا اخراج کریں۔ گوشت اور میٹھی اغذیہ سے پرہیز کرائیں۔ غذا میں شوربے انار دانہ سے ترش کئے ہوئے دیں پھر مریض کو حمام پابندی سے کرنے کو کہیں۔ اور پسینہ کے اخراج کی تدبیر کریں۔ اس کے لئے حمام یا شدید حرکت (ورزش) کا التزام رکھیں۔ جلد کے مسامات پر روغن بالکل نہ لگائیں مریض کو گرم کپڑے پہنائیں۔ جلد پر شہد خالص یا آب کرفس اور بورہ ارمنی وصبر اور عدس مقشر کے آٹے کے ساتھ لگائیں۔ اگر صفرا کی علامات ظاہر ہوں تو ماء الفواکہ پلائیں۔

ایک نسخہ یہ بھی مفید ہے ہلیلہ زرد، ہلیلہ کابلی تخم دور کردہ، ہر ایک ۱۴ گرام، آلو بخارا (بڑے) ۷ عدد، تمر ہندی، انار دانہ ہر ایک ۳۵ گرام عناب

---

[1] بنات اللیل چھوٹے سے بثور ہیں جو آنکھوں پر بدن کے رنگ کے مشابہ خوشدار اور سخت ہوتے ہیں انکی وجہ سے شدید بے چینی ہوتی ہے سردی کے موسم میں اور رات میں یہ واقع ہوتے ہیں کھجانے سے پہلے تو لذت محسوس ہوتی ہے لیکن بعد میں شدید درد و سوزش ہونے لگتی ہے اسکا سبب ان فضلات و بخارات کا احتباس ہے جو طبعی طور پر تحلیل ہو جائے۔

[2] داخس — وہ ورم حار ہے جو انگلی پر ناخن کے قریب ہوتا ہے

اور مشمش[1] یا بس لوزی ہر ایک ۲۰ عدد، گل بنفشہ و سنا مکی ہر ایک ۵ء۲۴ گرام، گل نیلوفر ۵ عدد، املتاس ۱۴ گرام، ککڑی اور کھیرے کے بیج (تخم خیارین) اور تخم کاسنی ہر ایک ۷ گرام کوٹ چھان کر شامل کریں۔ تازہ گلاب اگر میسر آجائے یا زرورد پنکھڑیاں دور کی ہوئی 17.5 گرام ان سب ادویہ کو تقریباً ۴ء۱ لیٹر پانی میں جوش دیں۔ یہاں تک کہ ۴ء۲ لٹر پانی باقی رہ جائے پھر مل چھان کر شہد ۱۷ گرام فلوس خیار شنبر ۳۵ گرام کا اضافہ کرکے گوندھ لیں یا بنفشہ کو مل چھان کر ۷۰ گرام شکر سفید ملا کر برتن کے کنارے سے سقمونیا ۵ء۸۷ ملی گرام۔ ریوند ۲۷۵ گرام آہستہ آہستہ چھوڑیں۔ اس دوا کو گرمی میں آدھی رات میں اور سرما میں دوپہر کے وقت اور موسم بہار اور خزاں میں وقت سحر استعمال کریں۔ طبیعت میں توقف یا ٹھہراؤ ہو تو گرم پانی سے تحریک دیں اور قے کرائیں۔ قے کے بعد تازہ گلاب و نیلوفر کا شربت یا شربت سیب و نیلوفر پر اسپغول ۴ء۵ گرام چھڑک کر استعمال کریں اسکے بعد مرغی کا لطیف گوشت انار دانہ کے ساتھ یا آب انگور خام کے ساتھ یا سادہ استعمال کرائیں۔ پھر مریض کو حمام کی پابندی کرائیں لیکن حمام یابس ہو جس سے تفریق کا عمل بکثرت ہو۔ اس مرض کیلئے مذکورہ تدابیر ہی کافی ہیں۔

داخس اس کے علاج کی ابتداء مقابل جانب کی فصد قیفال سے کریں اور بقدر حاجت خون کا اخراج کریں۔ پھر اسکے بعد گوشت اور شیریں اغذیہ سے پرہیز کرائیں۔ غذا میں شوربے جو ملین ہوں مثلاً خبازی پالک، چوکر اور چوزوں کا شوربہ دیں۔ اگر طبیعت میں قبض و توقف ہو تو حقنہ ملینہ کا استعمال کیا جائے۔ ورم کی ابتدا میں جو کا آٹا آب کاسنی یا آب کشنیز یا آب حی العالم میں گوندھ کر تمام ہاتھ پر لگا دیں اس میں صندل برف سے ٹھنڈا کیا ہوا ملالیں تو اچھا ہے۔ یا مقام ورم پر اسپغول پانی یا سرکہ انگوری کے ہمراہ جو برف سے ٹھنڈا کیا ہوا ہو لگائیں۔ اور اگر وہاں حرارت زیادہ ہو تو مریض کو رادع اغذیہ تخم خرفہ خبازی کے اضافہ کے ساتھ دیں۔ اس میں کسی قدر افیون کا اضافہ شدید درد کی صورت میں کیا جا سکتا ہے۔

بقراط نے ابیذیمیا کے دوسرے حصہ میں بیان کیا ہے کہ داخس پر مازو سبز باریک پیس کر سرکہ میں ملا کر لگانا درد کو دور کرتا ہے۔ اور فائدہ بھی اچھا خاصا ہوتا ہے۔ بشرطیکہ مبردات قویہ کا مسلسل استعمال نہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ اشیا جلد کو کثیف کرتی ہیں۔ اور مادہ کو محتبس کرتی ہیں یہ ضماد داخس میں مفید ہے۔

صبر، گلنار، کندر، مازو ہر ایک ایک جزء پانی میں پیس کر دو گنے شہد کا اضافہ کرکے ضماد کریں۔

---

[1] مشمش یا بس لوزی ۔ زرد آلو یا خوبانی۔

ضماد دیگر | انزروت، سفیدہ، توبال النحاس، شونیز ہر ایک ۱۷ء۵ گرام باریک پیس کر شہد میں ملالیں اور مقامی طور پر ضماد کریں۔

اگر درد زیادہ ہوا ور مذکورہ نسخوں سے فائدہ نہ ہو تو مقام مرض پر بھنگ اور افیون سرکہ میں ملا کر طلاء کریں اور لعاب اسپغول و سرکہ میں کپڑا تر کر کے مقام مرض پر رکھیں۔ جب درد کم ہو جائے تو وہ مذکورہ ضماد لگائے جائیں جو فلغمونی کے ذیل میں بطور منضجات بیان کئے جا چکے ہیں۔ جب مادّہ میں نضج واقع ہوا ور پیپ مکمل بن چکے تو پھٹنے پر دبا کر پیپ کا مکمل اخراج کیا جائے۔ اگر خود بخود نہ پھٹے تو نشتر (دھاردار آلہ) کے رأس سے ورم کو پھاڑ دیں اور پیپ کا مکمل اخراج کیا جائے۔ پھر اس پر عدس مطبوخ (مسور پانی میں پکائی ہوئی) بغیر نمک کے لگائی جائے یا مقام مرض پر مرہم احمر لگایا جائے۔ اسکے استعمال کو مسلسل جاری رکھا جائے کیونکہ منبت لحم ہے اور زخم کو بھرتا ہے۔ اگر ناخن بھی متاثر ہوا ور گر گیا ہو تو اچھا ہی ہے اور اگر نہ گرا ہو تو اس کا نکالنا ضروری ہے۔ کیونکہ اس کی موجودگی نئے ناخن کے نکلنے میں رکاوٹ پیدا کریگی۔ ناخن کے نکالنے کی تدبیر ہے کہ سرو کا گوند کئی دن تک ناخن پر لگایا جائے اس سے وہ نرم ہو گا اور اسکی جڑ سوئی کے لگانے سے بہ آسانی نکل آئے گی۔ اس سے خون کثیر مقدار میں خارج ہوتا ہے پھر اس پر کوٹا ہوا لہسن لگایا جائے ایک دن اور ایک رات تک لہسن کا ضماد رکھا جائے۔ اس دوران اس ضماد کو دو مرتبہ بدلا بھی جائے جب لہسن کا ضماد گر جائے تو کشمش سیاہ منقّٰی باریک کوٹ کر یا جاؤ شیر بھی ساتھ میں کوٹ کر اور گندھک ملا کر ناخن پر ضماد کیا جائے۔ کیبکج اور زنا فیسا اور ہڑتال زرد اور ہڑتال سرخ مساوی الوزن علک البطم اور موم زرد کے اضافہ کے ساتھ پرانے روغن زیتون کے ہمراہ مقامی طور پر ضماد کیا جائے۔

ضماد کا ایک اور نسخہ | ہڑتال سرخ، ہڑتال زرد، اور جاؤ شیر کو ملا ون میں روغن بادام شیریں کے ساتھ رکھ چھوڑا جائے اور ناخن پر لگایا جائے جب ناخن نکل جائے تو ان تمام اشیائے سے احتراز ضروری ہے جو ناخن کے نکلنے میں مانع ہوتی ہیں۔ گرمی اور سردی اور کھردرے اجسام سے احتراز تو بے حد ضروری ہے۔ اس مقصد کے لئے انگلی میں انگوٹھی جسکے نیچے عمدہ روئی رکھی ہو پہنائی جاتی ہے اور ایک ماہ اس طرح احتیاط کی ضرورت ہے اور وقتاً فوقتاً یہ دیکھتے رہیں کہ بخارات کی وجہ سے اس میں تعفن تو نہیں واقع ہو رہا ہے۔

نفخ اصابع | موسم سرما میں انگلیاں کبھی پھول جاتی ہیں اسکا سبب مسامات کا بند ہو جانا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ گیہوں کی بھوسی کا جوشاندہ سرکہ شراب کے ساتھ

انگلیوں پر لگایا جائے۔ گیہوں کی بھوسی سمندر کے پانی میں یا نمک کے پانی میں جوش دیکر نطول کریں۔ یا شلجم اور چقندر کو جوش دیکر انگلیوں پر نطول کیا جائے۔ یا کرسنہ، ترمس اور انجیر جوش دیکر نطول کریں۔ یا انجیر خشک پرانی شراب خالص میں جوش دیں اور کوٹ کر ضماد کریں۔ اگر ان ادویہ سے فائدہ نہ ہوا اور انگلیوں کا رنگ سیاہ ہو تو خون کا اخراج (بذریعہ شرط[1]) اسوقت تک کریں جب تک کہ خون خود بخود نہ رک جائے۔ پھر مقامی طور پر عدس کو پانی میں پکا کر ضماد کریں اس سے ورم اصابع تحلیل ہو جائے گا۔

بعض مرتبہ انگلیوں پر ناخن کے نیچے ضربہ یا جانور کے کاٹنے کی وجہ سے خون جم جاتا ہے اگر حالات اجازت دیتے ہوں تو اس صورت میں فصد کی جائے اور بقدر حاجت خون کے اخراج کے بعد آس اور انار کے پتوں کو اچھی طرح کوٹ کر اور پانی میں گوندھ کر ناخن پر ضماد کیا جائے یا گیہوں کا آٹا تیل اور بکری کی چربی میں ملا کر ضماد کریں اگر ناخن فاسد ہوا اور اس کا اکھڑنا ناگزیر ہو تو مذکورہ طریقہ پر اس کو نکالا جائے۔

---

[1] شرط — جلد میں ہلکا سا شگاف لگانا۔ عام طور پر شرط کے ساتھ محاجم بھی کئے جاتے ہیں۔

پانچواں باب

بادشنام[1] و دم میت تحت الجلد[2] کا علاج

بادشنام کا علاج یہ ہے کہ مریض کی فصد کھولی جائے اور بقدر حاجت خون کا استفراغ کیا جائے۔ اس کے بعد ماء الشعیر شکر سفید میں حل کرکے کئی دن تک دیتے رہیں۔ پھر میووں کا جوشاندہ دیں۔ پھر کوئی رگ کھول کر (شرط لگاکر) اچھی طرح ملا جائے۔ پھر سارے جسم پر نمش و برش کے ذیل میں بیان کئے جانے والی ادویہ ملی جائیں۔ اس سے مرض دفع نہ ہو تو مطبوخ افتیمون دیں۔ اس کا ذکر جذام کے تحت آنے والا ہے۔ سودا کے نضج پا جانے کے بعد دوبارہ جونک لگا دیں اور محاجم کریں۔ عمل دلک کے ذریعہ تنقیہ کا کام لیں۔

دم میت کا علاج بھی فصد اور مطبوخ فواکہہ کا استعمال ہے۔ پھر جونک (علق) اور محاجم کا استعمال کیا جائے۔ جس کا ہم اوپر تذکرہ کر چکے ہیں۔ پھر مقام مرض پر نطول اس مطبوخ سے کریں جس میں اکلیل الملک، شبت نخالہ حلبہ جوش دیئے گئے ہوں پھر جالی اشیائے سے جسم کی تدلیک کریں ان کا تذکرہ عنقریب نمش و کلف کے ذیل میں کرنے والے ہیں۔

---

[1] بادشنام: اس میں چہرہ ہاتھ پاؤں کی جلد جذام کی طرح سرخ ہو جاتی ہے اور کبھی اس پر قروح بھی بن جاتے ہیں یا اکثر موسم سرما میں شدید سردی سے جلد کے نیچے دموی بخارات کے کثیر مقدار میں جمع ہو جانے سے واقع ہوتا ہے۔ جب یہ بخارات فاسد ہو جاتے ہیں تو قروح نمودار ہوتے ہیں۔ اکثر یہ ان لوگوں میں یہ مرض ہوتا ہے جن میں خون گرم اور سوداوی ہو یعنی خون میں حدت کے ساتھ سوداویت کا غلبہ ہو۔

[2] دم میت تحت الجلد: اس میں خون جلد کے نیچے جمع ہو کر سیاہ یا نیلگوں شکل اختیار کر لیتا ہے۔ عام طور پر چوٹ سے یا کسی خراش سے ایسا ہوتا ہے۔

نطرون[1] مشوی، بورق[2]، دوق الحمام[3] دکندر مساوی الوزن باریک پیس کر شہد میں ملاکر مقام مرض پر کئی دفعہ لگائیں۔ بدن کی اچھی طرح مالش کی جائے۔

دوسرا نسخہ جرجیر، گائے کا مرارہ، بارز[4] د، ورق الیادروج بقدر ضرورت باریک پیس لیں۔ شہد میں سب ادویہ ملاکر جسم پر مالش کریں۔

ایک اور نسخہ مرزنجوش، نشارہ العاج[5]، دارچینی مساوی الوزن باریک پیس کر اور آب اترج میں ملاکر ضماد کریں اور مدت دراز تک لگائے رکھیں اس کی پابندی سے دم میت غائب ہو جاتا ہے۔

ایک اور نسخہ اکلیل الملک یابس، زعفران ہر ایک ۵ر۷ اگرام، قسط ۴۶ گرام، رائی ۵ر۷ اگرام زرنیخ احمر و اصفر ہر ایک ۵ر۱۰ اگرام شیرہ تخم خربزہ سبز اور مغز تخم خیارین اور بادام ہر ایک ۱۲ گرام، باقلا و ترمس کا آٹا ہر ایک ۷۰ گرام کندش ۳۵ گرام۔ سب ادویہ کو باریک پیس لیں اور حماض اترج کے پانی کے ہمراہ بدن کی تدلیک کریں اور اگر آب صابون کے ساتھ ملیں تو اور بھی اچھا ہے۔

---

[1] نطرون: سرخ رنگ کی مٹی جو مصر سے آتی ہے، بورہ سلیمانی بھی کہلاتی ہے۔ لغوی اعتبار سے سوڈیم کاربونیٹ کو نطرون کہا جاتا ہے اسمیں سوڈیم کاربونیٹ کے علاوہ اکسائڈ آف آئرن (لوہے کا نمک) بھی ہوتا ہے۔

[2] بورق: جو سفید یا گلابی رنگ کی مٹی ہے، اس میں سیسہ، سوڈیم و پٹاشیم کے علاوہ لوہے کے نمکیات بھی شامل ہوتے ہیں۔ سوڈا بائی کاربونیٹ کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ لغوی اعتبار سے بورکس کا معرب ہے جس کے معنی سہاگہ کے ہیں۔

[3] کبوتر کی بیٹ ۴۔ بہروزہ ۵۔ ہاتھی دانت کا برادہ

چھٹا باب

طاعون کا علاج

جب طاعون ظاہر ہو تو مقابل کی جانب کی فصد کھولیں اور بقدر حاجت و بقدر احتمال قوت خون کا اخراج کریں۔ جب طاعون اچھی طرح ظاہر ہو جائے تو پھر فصد کسی طرح بھی جائز نہیں نہ تو محاذی جانب کی فصد کریں نہ مخالف جانب کی۔

جب محاذی جانب کی فصد کھولی جاتی ہے تو مادہ کمزور عضو کی جانب جذب ہوتا ہے اور اگر مخالف جانب کی کھولی جاتی ہے تو اس سے ورم کے مقام سے فاسد اور سمی مواد جذب ہو جاتا ہے اور اخراج سے پہلے قلب اور جانب مخالف میں پناہ گزیں ہو جاتا ہے اس کے استفراغ کی سوائے اسہال کے اور کوئی تدبیر نہیں ہے کیونکہ اس سے مواد نیچے کی جانب کھینچے جاتے ہیں۔ بغیر اس کے کہ قلب کی جانب ان مواد کا رخ ہو۔ اس لئے اسہال ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جو بدن کو سمیت سے پاک کر سکتا ہے

یہ مسہل اسوقت کے لئے مفید ہے

تمر ہندی، انار دانہ، انبر باریس (زرشک) ہر ایک ۳۵ گرام، خوبانی، خشک عناب، سپستاں ہر ایک ۲۰ عدد، زر گل ۱۷٫۵ گرام، ہلیلہ زرد و ہلیلہ کابلی تخم دور کردہ ہر ایک ۱۴ گرام سب ادویہ کو ایک شب کے لئے گرم پانی میں بھگو دیں اور صبح مل کر صاف کر لیں اور ۷۰ گرام شکر سفید ملا لیں برتن کے کنارے سے سقمونیا مشوی (جو سیب یا بہی میں مشوی کی گئی ہو) ۸٫۷۵ ملی گرام کو مل کر کپڑے سے چھان کر ان ادویہ میں ٹپکائیں اور ۴۳٫۷ کتیرا اور 1.75 گرام۔ ریوند شامل کریں۔ تحریک کے لئے یہ ادویہ گرم پانی کے ہمراہ استعمال کریں۔ قے سے احتراز کیا جائے کیونکہ قے مادہ بدن کے اوپر اعضاء کی طرف جذب کرتی ہے۔ دوپہر میں مریض کو شربت سیب یا شربت نیلوفر دیں اور برتن کے منہ پر اسپغول ۵٫۴ گرام چھڑکیں۔ عرق گلاب اور عرق بید مشک سے خوشبودار بنائیں۔ غذا میں چوزوں کے سادہ

پتلے شوربے دیں۔

اگر تلئین طبیعت کی ضرورت ہو تو مریض کو حقنہ ملینہ دیں۔ کبھی شیرخشت آب نیلوفر و عرق گلاب و عرق بید مشک میں مل کر صاف کر کے شکر سفید اضافہ کر کے دیتے ہیں۔ سینہ کو عرق گلاب عرق بید مشک اور کافور صندل سرخ و صندل سفید سے تبرید پہنچائیں۔ خوشبودار ادویہ مثلاً کافور، عنبر، مشک، گلاب، بنفشہ، عرق گلاب چھڑک کر اور نیلوفر اور شاہسفرم (تخم ریحان)، بید مشک، گل خیری، گل آس، گل بہی، گل سوسن اور زنبق (موتیا) و یاسمین (چنبیلی) سنگھائیں پھلوں میں سیب، بہی، امرود اور کیلا کھلائیں۔ اس حال میں کہ ان کے اندر تخم ریحان داخل کیا گیا ہو۔ سرکہ میں گل ارمنی گھولکر گھر میں چھڑکیں۔ گلدان کا گلدستہ بھی رکھیں جسکے بخارات گھر میں پھیلتے رہیں آب خلاف (عرق بید مشک) اور آب نیلوفر (عرق نیلوفر) اور عرق آس ہر ایک ۱۷۵ گرام صندل سرخ و صندل سفید کوبیدہ ہر ایک زرورد پنکھڑیاں دور کیا ہوا خوشبودار ۲۴۵ گرام صندل اور عود کو باریک کوٹ لیں اور تمام ادویہ کو ملا لیں۔ تمام ادویہ کو برتن میں لیکر آگ پر رکھیں جب تھوڑا سا جوش پا جائے تو اسی برتن میں ادویہ کو تھوڑی دیر کے لئے رکھ چھوڑیں۔ اگر طبیعت اجازت دے تو صبح و شام شربت حماض و شربت نیلوفر مذکورہ عرقیات کے ساتھ دیں اگر طبیعت میں وقوف (قبض) ہو تو حقنہ ملینہ استعمال کیا جائے۔ بعض اوقات حقنہ میں جواہرات مثلاً مروارید ناسفتہ اور زمرد اور یاقوت کا باریک سفوف مذکورہ شربتوں کے ساتھ شامل کیا جاتا ہے اور اس میں سونے اور چاندی کے ورق کا بھی اضافہ کر لیا جاتا ہے۔ حقنہ میں بجائے خیارشنبر کے شیرخشت مصفی شامل کیا جائے۔ اس مرض میں اس صورتحال میں ملینات کا استعمال حقنہ میں بہ نسبت مسہلات کے استعمال کے زیادہ بہتر ہے۔ یہ ضروری ہے کہ تقویت قلب کا خیال رکھیں اسکے لئے وہ ضمادات جن کو ہم بیان کر چکے ہیں استعمال کریں۔

ورم بنفسجیہ یہ چاہتا ہے کہ محض رادع اشیا سے مادہ کے قلب کی جانب لوٹنے کا خوف ہوتا ہے اور مرخی اشیائے سے اعضا میں قبول مادہ کی استعداد بڑھ جاتی ہے اس صورت میں عضو کے ضعف میں اور بھی زیادتی ہو جائے گی البتہ رادع اور مرخی اشیاء کا ایک ساتھ استعمال مفید ہے۔ اس مقصد کے لئے سرکہ اور شراب اور روغن گل نیز آب کشنیز سبز اسفنج سے یا بغیر اسفنج سے چھنا ہوا ملا کر استعمال کیا جائے۔

اگر مادہ ردی ہو تو مقامی طور پر شرط (خون کا اخراج) کیا جائے اور خون کا اخراج اسوقت تک کریں جب تک کہ جریان خون

خود بخود نہ رک جائے۔ جب خون کا اخراج بند ہو جائے اور حسب حاجت مادّہ کا اخراج نہ ہو تو محاجم بھی کئے جائیں اور آہستہ آہستہ دباکر خون کا اخراج کیا جائے۔ اسی جگہ پر دوبارہ شرط کیا جائے لیکن پہلی بار کی بہ نسبت کم مقدار میں خون کا اخراج کرنا چاہیئے۔ تنقیہ بدن ہو جائے تو اس کی دوبارہ ضرورت نہیں۔ مقامی طور پر محلل، مقوی اور مرخی اشیاء کا نطول کریں۔ اس مقصد کے لئے بابونہ، اکلیل الملک، شبت، گل بنفشہ، تخم خطمی و تخم خبازی، گلاب کی پنکھڑیاں دور کر کے زر ورد کا جوشاندہ استعمال کریں۔ اسکے ساتھ ساتھ مفرحات کا استعمال بھی خارجی اور داخلی دونوں طور پر (یعنی بشکل شموم یا طلاء اور بشکل شربت) جاری رکھیں۔ تلیین طبیعت کا لحاظ رکھیں۔ اسکے لئے مذکورہ حقنوں کا استعمال وقتاً فوقتاً کیا جاتا رہے۔

اس کا خیال رکھیں کہ مریض کو اذیت دینے والی اور غمگین کرنے والی خبریں نہ پہنچائی جائیں۔ مریض کو عمدہ اور خوشبودار بستر پر سلائیں۔ روزانہ حمام کراتے رہیں اس میں سستی نہ کریں۔ اور اسکے اطراف عرق گلاب چھڑکا جائے۔ اسکے علاوہ کیوڑہ اور شاہسفرم (ریحان) کی تازہ شاخیں بھی اسکے قریب بکثرت رکھی جائیں۔

ساتواں باب

علاج انورسمأ و توثہ

انورسما اگر انورسما بڑی شریان میں واقع ہو تو فوراً اہی لوہے کے آلات سے بذریعہ جراحی دور نہ کیا جائے کیونکہ اس سے بکثرت خون خارج ہو کر مریض موت کا شکار ہو جاتا ہے بلکہ مقابل جانب سے فصد کی جائے اور لبقدر حاجت اور لبقدر احتمال قوت خون کا اخراج کیا جائے۔ مقامی طور پر اسرب (سیسہ) کا ٹکڑا مضبوطی سے باندھا جائے تاکہ شریان کا منفذ تنگ ہو اور خون کے بیرونی جانب اخراج میں رکاوٹ ہو۔ اگر چھوٹی شریان میں انورسما ہو تو شریان پر طول میں شگاف لگایا جائے اور انورسما میں بھرے ہوئے خون کا اخراج کیا جائے پھر شریان کو الصنارہ (مڑی ہوئی) کی مدد سے ٹانکا لگایا جائے۔ سوئی لیکر ابریشم کے دھاگے سے شریان کے کٹے ہوئے کناروں کو ٹانکے لگا کر سیا جائے پھر دوسری جانب بھی اسی طرح شگاف اور ٹانکے لگائے جائیں۔ مقامی طور پر نکلے ہوئے خون کو جذب کر کے صاف کیا جائے۔ اسکے بعد مازو اور روغن گل میں تر کردہ کپڑا شریان پر رکھا جائے پھر مدمل وملحم ذرور چھڑکے جائیں اور ان کا ذکر ملحم مراہم کے ذیل میں آئے گا۔

توثہ اس کا علاج فصد قیفال سے شروع کیا جائے اور لبقدر حاجت و لبقدر احتمال قوت خون کا استفراغ کیا جائے۔ پھر مریض کے بدن سے صفرا اور سودا کا استفراغ کیا جائے۔ پھر مریض کو غذا میں شوربے دیئے جائیں۔

توثہ میں بعد استفراغ صبح وسویرے رادع وملین شربت دیئے جائیں مثلاً آلو بخارا و نیلوفر ہمراہ شیرہ جات مبرد (مثلاً شیرہ تخم کدو، شیرہ تخم کاہو وغیرہ) دیں۔ تنقیہ بدن کے بعد مقامی طور پر بذریعہ شرط خون کا اخراج کیا جائے پھر مقام متاثرہ پر اکال مرہم قروح سے لحم زائد کو قطع کرنے کے بعد لگایا جائے۔ مثلاً مرہم زنگار، مرہم رسل، جب لحم زائد سارا کا سارا فنا ہو جائے تو پھر منبت لحم (نیا گوشت اگانے والے مرہم) استعمال کیے جائیں۔ زخم کے اطراف ٹھنڈا پانی یا بالقوی بارد پانی۔ مثلاً آب کشنیز سبز یا آب کاسنی وغیرہ اور رادع ادویہ لگائی جائیں۔

توثہ نرم و وسیع زخم پیدا کرنے والی پھنسی ہے جو رخسار کے اندرونی جانب گہرائی میں واقع ہوتی ہے۔ کبھی یہ مقعد و فرج پر بھی واقع ہوتی ہے۔ یہ خون فاسد مخلوط و بصفرادی یا بلغم غلیظ محترق معہ صفرائے محیہ اور کبھی مادہ فاسدہ خون سے بنتی ہے۔ یہ پھنسی کبھی سلیم اور کبھی خبیث ہوتی ہے اس میں درد شدید ہوتا ہے۔

تیرہواں مقالہ

امراض (اورام) بلغمیہ کا علاج

اس مقالہ میں پانچ ابواب ہیں:

باب ۱

اوذیما کا علاج

اس مرض کے علاج میں پہلی بات جسکو ملحوظ رکھنا ہے وہ یہ ہے کہ ان تمام چیزوں سے جو بلغم پیدا کرتی ہوں پرہیز کیا جائے۔ اس قسم کی اشیائ میں میوہ جات ٹھنڈی ترکاری مثلاً خس کاسنی، وغیرہ نیز گوشت میں جوان بکری کا گوشت، چھوٹی بھیڑ کا گوشت، سور کے بچہ کا گوشت اور تازہ مچھلی شامل ہے۔ ابتدائے مرض میں یہ جوشاندہ استعمال کریں ؛

بیخ کرفس، اصل السوس، بیخ بادیان، بیخ کبر ہرایک ۷ گرام، بیب اشقر منزوع الحب یعنی مویز منقی 15 عدد، گاؤ زبان اور ترنج ہر ایک 4 پتے، تخم کرفس بادیان (کوفتہ بیختہ) ہرایک ۷ گرام ان ادویہ کو جوش دیکر صاف کرلیں اور ۵ ر ۱۷ گرام شربت لیموں اور گلقند جو شہد میں تیار کیا ہوا ہو ۵ ر ۱۷ گرام کے ہمراہ استعمال کریں۔ غذا میں مرغی کا گوشت، طیہوج[2] کا گوشت، دراج[3] اور قبیج[4] کا گوشت یا بکری کا گرم مصالحہ دار لطیف و سرخ گوشت اس وقت تک استعمال کریں جب تک قارورے میں علامات نضج ظاہر نہ ہو جائیں پھر مریض کو ان گولیوں کا استعمال کرائیں۔

نسخہ تربد، زنجبیل، ہلیلہ کابلی، سورنجان، بوزیدان، قنطوریون دقیق ہرایک ۷ ر ۱ گرام غاریقون ابیض باریک چھنی ہوئی ۵ ر ۳ گرام شحم حنظل حب نیل و فرفیون ہرایک ۵ ، ۸ ملی گرام سقمونیا

۱ـ اوذیما۔ ڈھیلی ساختوں میں مائیت کے اجتماع سے سادہ سوجھن ہو جاتی ہے سرخی، حرارت اور درد جو ورم حار کی علامت ہیں اسمیں موجود نہیں ہوتیں۔

۲ـ طیہوج : پاموز ایک سرخی مائل پرندہ ہے جسکے پر جاڑوں میں سفید اور گرمیوں میں سیاہ ہو جاتے ہیں۔ برطانیہ میں زیادہ تر دیکھا جاتا ہے۔

۳ـ دراج : ایک قسم کا تیتر جو چکور کے مشابہ ہوتا ہے عربی میں ابوظہہ بھی کہلاتا ہے اور انگریزی میں فرانکولین۔

۴ـ قبیج : حجل کے مانند چھوٹا پرندہ (بٹیر) انگریزی میں پٹیرڈ ج کہلاتا ہے۔

مشوی ۲۵۰ ملی گرام، ریوند ۵ر۷ ملی گرام، انیسون ۲۵۰ ملی گرام باریک پیس لیں اور سقمونیا کو آب کرفس لعاب گاؤزباں میں حل کرلیں۔ ساری ادویہ کو گوندھکر چنا کے برابر گولیاں بنالیں۔ عرق گلاب کے ساتھ نصف شب میں کھلائیں اور صبح سویرے گرم پانی پلاکر تحریک پہنچائیں اس سے کام نہ چلے تو حسب ذیل محرک کا استعمال کیا جائے۔

بسفائج کچلی ہوئی ۵ر۲۴ گرام، سنائے مکی، گل بنفشہ ہر ایک ۵ر۲۴ گرام مویز منقی ۲۰ عدد، اسطوخودوس ۱۴ گرام جوش دیکر صاف کرکے ۷ گرام شکر سفید ملالیں اور استعمال کرائیں۔ پھر دوپہر میں گرم پانی کا استعمال کیا جائے اور قے کرائی جائے قے کرکے ہونے کے دو گھنٹہ بعد عرق گلاب ۲۱۰ ملی لیٹر میں شکر سفید ۷ گرام ملاکر اور تخم ریحان ۵ر۳ گرام چھڑک کر پلائیں اسکے استعمال کے ۲ گھنٹہ بعد مرغی کا سادہ ولطیف شوربا یا بستمازج[1]، لطیف گوشت سے تیار کرکے دیں۔ دوسرے دن حمام کروائیں اور غذا میں کمی کریں اسکے بعد یا تو شوربے مثلاً لیموں سے ترش کئے ہوئے اور قرطم شامل کئے ہوئے دیں یا زیرباج[2] یا آب چنا دیں۔ ترکاریوں میں ہلیون، لفت[3]، رازیانج (بادیان) وغیرہ دیں۔ اندرونی تدابیر کا ذکر ختم ہوا۔ مقام ورم پر یہ قیروطی ورم کی تحلیل کے لیئے لگائی جائے۔

پہلا نسخہ روغن گل ۷۰ ملی لیٹر، موم زرد ۵ر۲۴ گرام، آب کشنیز سبز ۳۵ گرام، سرکہ ۵ر۱۷ ملی لیٹر اور بورق ۲۱ گرام سب کو ملاکر قیروطی بنالیں اور استعمال کریں۔

دوسرا نسخہ صبر، افسنتین، انگور کی راکھ، شبت ہر ایک ۵ر۱۷ گرام روغن گل ۵ر۱۰۱ گرام موم زرد ۳۵ گرام۔ موم کو روغن میں پگھلائیں اور مذکورہ ادویہ کو ملالیں اور استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ سعد، سنبل، بابونہ ہر ایک ۵ر۱۷ گرام، مصطگی، کندر ہر ایک ۲۱ گرام مر ۱۴ گرام ۱۴۰ ملی لیٹر روغن گل میں صمغ گوند شامل کرکے پگھلائیں اور ساتھ ہی موم زرد ۳۵ گرام بھی شامل کردیں پھر باقی ادویہ کو باریک پس کر اس میں اچھی طرح ملادیں اور استعمال کریں۔

جب مرہموں کو مقام ورم سے ہٹائیں تو گرم پانی کا نطول کریں۔ اگر گرم پانی راکھ ملا ہوا ہو تو اچھا

---

[1] بستمازج: مصالحدار

[2] زیرباج: ایک قسم کا کھانا ہے جو گوشت اور سرکہ سے تیار ہوتا ہے

[3] لفت: شلجم

ہے پھر مذکورہ مرہموں میں سے کوئی ایک مرہم دوبارہ لگایا جائے جب تک اس کی [illegible] ہو۔ اگر تحلیل کی زیادہ ضرورت ہو تو بابونہ، اکلیل الملک، شبت ہر ایک مشت (قبضہ) حلبہ مرضوضہ ۲۵ گرام گیہوں کی بھوسی کتان کے کپڑے میں پوٹلی باندھی ہوئی دو کف، نمک طعام ۷۰ گرام کو پانی میں جوش دے کر نطول کریں اور اس نطول کا مسلسل استعمال جاری رکھیں۔ جب مادہ کے غلبہ کی علامات ظاہر ہوں تو استفراغ کرائیں۔ اس مقصد کے لئے وہ نسخے استعمال کریں جن کا ہم نے ابھی تذکرہ کیا ہے۔ جب بدن کا مکمل تنقیہ ہو جائے اور ورم بھی تحلیل کی طرف مائل ہو اس صورت میں تلیین کی ضرورت پیش آئے تو ملین حقنوں کا استعمال کیا جائے۔

یہ نیز قسم ملین حقنہ ہے قرطم و حلبہ مرضوضہ ہر ایک ۲۴٫۵ گرام قنطوریون دقیق اور سورنجان ہر ایک ۱۰٫۵ گرام سنائے مکی اور گل بنفشہ ہر ایک ۱۷٫۵ گرام چقندر کے پتے ایک گڈی ان سب ادویہ کو ۴۰۰ ملی لیٹر پانی میں جوش دیں یہاں تک کہ ۲۰۰ ملی لیٹر پانی رہ جائے پھر مل کر صاف کرلیں اور بورق ۳٫۵ گرام اور سقمونیا ۱۷٫۵ ملی گرام اور روغن ۳۵ ملی لیٹر حقنہ کریں جبکہ وہ ابھی گرم ہی ہو۔

معتدل قسم کا ملین حقنہ یہ ہے مذکورہ ادویہ میں تخم خطمی، خبازی، عناب سپستاں حسب ضرورت ملادیں اور مسہلات میں ان کی جتنی مقدار ہوتی ہے اتنی ہی مقدار حقنہ میں شامل کی جا سکتی ہے اور پینے والی ادویہ میں مسہلات کی تعداد حسب احتمال قوت اور حسب مقدار مادہ رکھی جاتی ہے

ان ادویہ سے اگر ورم تحلیل ہو جائے تو ٹھیک ہے اور اگر مقام ورم میں مادہ جمع ہو گیا ہو تو ان منضجات کا استعمال کریں جن کا ذکر فلغمونی کے تحت کیا گیا ہے جب مادہ بننے کے بعد طبعی طور پر ورم پھٹ جائے تو اچھا ہے۔ بہتر ہے کہ نشتر خارج کے نیچے کی جانب لگایا جائے۔ اگر اندر جوف بن گیا تو پرانی روئی کا فتیلہ رکھا جائے اور مقام ورم پر منضجات لگائے جائیں پھر دوسرے دن ورم کو کھول کر دبا کر مادہ نکالیں یہی علاج اس وقت تک جاری رکھیں۔ یہاں تک کہ ورم کا پوری طرح تنقیہ ہو جائے پھر فتیلہ کو مندمل کرنے اور صالح گوشت پیدا کرنے والے مراہم لگا کر رکھیں۔ ایسے مراہم کا تذکرہ قرابادین کے ذیل میں عنقریب آنے والا ہے۔

باب ۲

سلع[1] کا علاج

جب بدن میں سلع ظاہر ہو تو یہ ضروری ہے کہ قبل اس کے کہ اتنا بڑا ہو جائے کہ عمل جراحی کے بغیر چارہ کار نہ ہو دوائی علاج کیا جائے ۔ اس کا علاج یہ ہے کہ تمام مولد بلغم اشیائ سے پرہیز کرایا جائے مولد بلغم اشیائ میں دودھ اور دودھ سے تیار کی ہوئی اشیائ (مکھن، گھی، دہی، چھاچھ وغیرہ) مرطب ترکاریاں شامل ہیں۔ مسخن اغذیہ گرم مصالحوں کے ساتھ استعمال کئے جائیں روزانہ صبح سویرے مذکورہ جوشاندہ پلائیں۔ اسی طرح اوذیما کے تحت ذکر کئے ہوئے حبوب استعمال کرائے جائیں۔ جبکہ قارورہ میں علامات نضج ظاہر ہو جائیں۔ پھر سلع کے اقسام کے بارے میں غور و خوض کیا جائے کہ سلع کس قسم کا ہے آیا عسلی ہے اگر عسلیہ ہو تو محلل ادویہ مقامی طور پر لگائی جائیں اگر اس سے سلعہ تحلیل ہو جائے اور غرض پوری ہو جائے تو فبہا ورنہ ادویہ محرقہ استعمال کی جائیں یا عمل ید (جراحی) کو استعمال میں لایا جائے جس کی زیادہ ضرورت محسوس ہو وہی استعمال کریں۔ ادویہ محللہ میں مرہم داخلیون جیسی دوا لگائیں یا حسب ذیل ضماد لگایا جائے ۔

نسخہ بابونہ، اکلیل الملک، شبت ہر ایک ۱۷٫۵ گرام، حلبہ ۲۱ گرام۔ خوب باریک سفوف کرلیں پھر زقوم کا روغن یا روغن زنبق (چنبیلی کا تیل) یا روغن سوسن ۲۱۰ ملی لیٹر، جند بید ستر ۷ گرام، فرفیون ۳٫۵ گرام، زعفران وسنبل ہر ایک ۴٫۵ گرام، موم زرد ۷۰ گرام۔ موم کو روغن میں پگھلائیں پھر مذکورہ ادویہ کا اضافہ کوٹنے اور چھاننے کے بعد کریں پھر سب ادویہ کو ملالیں یہاں تک کہ سب ایک ذات ہو جائیں پھر روئی پر لتھیڑ کر مقام سلع پر لگائیں ۔

---

[1] سلع (سلعات اور اس کے اقسام) ۔ کسی بھی نسیج کی غیر طبعی بڑھوتری ہے اس کی دو بڑی قسمیں (۱) سلیم (۲) ۔ خبیث ہیں۔ دوسری قسم سرطان کے نام سے موسوم ہے اس لئے زیادہ تر قسم اول ہی مراد ہوتی ہے ۔ سلعہ عسلیہ اس کی ایک قسم ہے ۔

دوسرا نسخہ صبر (ایلوا) مر میعہ سائلہ، لاذن، علک البطم زفت ہر ایک ۳۵ گرام، موم زرد ۷۰ گرام، زعفران ۷ گرام پہلے نسخہ میں مذکورہ روغنوں میں سے کوئی ۲۱۰ گرام۔ موم کو روغن میں پگھلالیں اور جن ادویہ کا سفوف کرنا ضروری ہو سفوف کرلیں اور تمام ادویہ کو ملاکر خوب حرکت دیں تاکہ ایک ذات ہوجائے اور آگ سے اتارلیں۔ پہلے نسخہ کی طرح ہی استعمال کریں۔

تحلیل سلع کے لئے تیسرا نسخہ راتینج، سکبینج، جاؤشیر ہر ایک ۱۷٫۵ گرام، مر، حجر الیہود، سنبل ہر ایک ۴٫۵ گرام، عاقر قرحا ۱۷٫۵ گرام، سعد ۲۱ گرام، روغن قسط ۲۱۰ گرام، موم زرد ۷۰ گرام۔

موم کو روغن میں پگھلالیں۔ جن ادویہ کو پیسنا ہو پیس لیں اور تمام ادویہ کو روغن میں ملالیں اور یہاں تک ہلائیں کہ سارے اجزا مل کر ایک ذات ہو جائیں پھر مسلسل استعمال کریں۔ ان نسخہ جات سے سلع تحلیل ہوجائے گی لیکن اگر تحلیل نہ ہو بلکہ متعفن ہو جائے تو اس نسخہ میں پرانی چربی کا اضافہ کریں۔ اگر تعفن پھر بھی نہ کم ہو تو دیگ بر[1] دیگ مقامی طور پر لگائیں تاکہ تاکل واقع ہو۔ اگر مریض اس دوا کی تکلیف کو برداشت نہ کرسکے تو حسب ذیل دوا استعمال کی جائے۔

نسخہ تخم انجرہ، اشق، زرنیخ، احمر واصفر (ہڑتال سرخ وزرد) بغیر بجھا چونا ہر ایک ۱۷٫۵ گرام، خربق اسود وابیض ہر ایک ۳۵ گرام، زنگار ۱۷٫۵ گرام، موم زرد ۷۰ گرام، روغن قسط ۲۱۰ ملی لیٹر۔ موم کو روغن میں پگھلالیں اور جن چیزوں کو سفوف کرنا ہو سفوف کرلیں تمام ادویہ آپس میں ملالیں اور آگ پر پگھلائیں تاکہ تمام اجزاء ایک ذات ہو جائیں مذکورہ طریقہ پر استعمال کریں۔

اگر اس نسخہ سے کام نہ چلے یعنی سلعہ کی کسی قسم سے مواد نہ نکل پائے تو عمل جراحی ضروری ہوجاتا ہے۔ عمل جراحی مذکورہ منقی ادویہ سے تنقیہ بدن کے بعد ہی استعمال کیا جائے اور ہماری مذکورہ دواؤں میں سے بھی کوئی دوا بغیر تنقیہ کے نہ دی جائے اور اگر قبض ہوجائے تو حقنہ ملینہ کا استعمال کیا جائے۔ ضرورت پر حقنہ ملینہ سادہ کا بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ عمل جراحی کے لئے خادم کو حکم دیں کہ سلعہ سے نیچے کی جانب کھینچے اور تانے رکھے۔ پھر آہستہ سے جلد میں شگاف لگایا جائے جب شگاف سلعہ کے کیسہ (غلاف) تک پہنچ جائے تو سلعہ اور اس کے اخراج کے لئے شگاف دیا جائے پھر جلد کو صناروں سے لٹکائے رکھیں اور نرمی سے جدا کریں۔ کوشش اس بات کی کریں کہ سلعہ کے کیسہ کو شگاف نہ لگنے پائے اور کیسہ کا مادہ صحیح

---

[1] دیگ بر دیگ۔ آرسینیٹ آف کاپر اینڈ مرکیوری یعنی تانبہ، پارہ اور سم الفار کا مرکب۔

[2] صنانیر۔ جمع

وسالم نکل آئے۔ سلعہ کے اخراج کے بعد دیگر جراحات کی طرح علاج کیا جائے جس کا ذکر عنقریب آنے والا ہے۔ اگر جلد چھوٹی ہونے کی وجہ سے علیحدہ ہو گئی ہو تو زخم کو ماء العسل سے دھوکر دھاگہ سے ٹانکا لگا یا جائے اور اس طرح علاج کریں جس کا ذکر عنقریب آئے گا۔

اگر سلعہ بڑا ہو تو اس میں فضلات کا اخراج کرکے یعنی سلعہ کو دور کرنے کے بعد دھاگے سے سی دیا جائے اور اس کا بھی عنقریب ذکر کیا جائے گا۔ اور اگر کیسہ سلعہ پھٹ گیا ہو اور اس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا ہو تو اس کو صنانیر سے پکڑ کر لٹکا دیں۔ یہاں تک کہ اس کو کاٹ کر نکال دیا جائے۔ پھر بھی کچھ حصہ باقی رہ جائے تو اس پر دوائے حار لگائی جائے جو ساختوں کو جلا دے گی اور خشک کرے گی پھر اس پر پرانا گھی لگا یا جائے اس سے وہ ساخت تعفن کے بعد جھڑ جائے گی۔ یہ بہتر علاج ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ قوت کی حفاظت کا خیال بھی رکھا جائے کیوں کہ جب ایسے شخص میں غشی لاحق ہو جائے تو غشی کے اسباب کو دور کرنا اور اس کا علاج کرنا ضروری ہے اگر مریض نہ تو جراحت کی تکلیف کو برداشت کرسکتا ہے اور نہ ادویہ حارکی تکلیف تو اس صورت میں بط کے ذریعہ علاج کیا جائے اس مقصد کے لئے فلغمونی کے نضج کے لئے مذکورہ لطوخ لگائیں۔ یہاں تک کہ مادّہ پک جائے اور اس کا قوام معتدل ہو جائے۔ اور پھر شگاف لحم صحیح کے کناروں تک لگا کر دبا کر مادہ کا اخراج کریں اور کیسہ سلعہ کو ویسے ہی چھوڑ دیں پرانا گھی بھر دیں۔ بط[۵] لگانے کے دن مقوی شربت اور چوزوں کے پتلے شوربے دیں اور مریض کی طبیعت سے بالکل غفلت نہ برتیں اگر قبض ہو تو حقنہ ملینہ کا استعمال کریں۔ کیسہ سلعہ اور اس میں جو کچھ ہے نکالیں اور دوبارہ پرانا گھی بھر دیں۔ کیسہ سلعہ میں جو باقی رہ گیا وہ خود بخود متعفن ہوکر باہر نکل آئے گا پھر قروح کے مانند علاج کیا جائے۔ عسلی کے علاوہ سلعہ کے دوسرے اقسام کا علاج سوائے عمل بالحدید (جراحی) کے اور کچھ نہیں ہے جیسا کہ ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں لیکن عمل جراحی تنقیہ بدن کے بعد ہونا چاہیئے اس مقصد کے لئے مسہلات اور گرمی کا پہنچانا (حمام) اور اصلاح غذا ضروری ہیں۔

---

۵ بط اس مقصد کے لئے پہلے مقامی ساخت کو نضج دے کر قیح میں تبدیل کیا جاتا ہے اور جب درد اور گرمی کم ہو جائے تو شگاف لگا کر پیپ کو دور کر دیا جائے۔

باب ۳

خنازیر کا علاج

پہلے غلبہ خون (غلبہ دم) کی علامات دیکھی جائیں۔ اگر یہ علامات ظاہر ہوں تو مریض کو مقابل جانب کی فصد کی جائے۔ اور فصد میں بقدر حاجت اور بقدر برداشت مریض خون کا اخراج کیا جائے۔ پھر ہر مولد بلغم چیز سے پرہیز کرایا جائے نیز اغذیہ غلیظہ مثلاً ہریسہ، ترید، عصائد[1]، گیہوں کا نمکین حریرہ، بڑی گائے، بڑی بکری اور بڑی بھیڑ کا گوشت وغیرہ سے بھی پرہیز کیا جائے۔ کھانے کے فوری بعد ورزش یا حرکات جسمانی اور حمام سے احتراز کرایا جائے۔ حسب موسم حسب ذیل جوشاندہ گرم و ملطف حالت میں دیا جائے۔

نسخہ جوشاندہ منضج مادہ خنازیر اسطوخودوس ۱۰٫۵ گرام، تخم کرفس بادیان، انیسون (کوفتہ بیختہ) ہر ایک ۷ گرام۔ بیخ اذخر، اصل السوس، بیخ کبر اور بیخ بادیان ہر ایک ۱۰٫۵ گرام، مویز منقی ۲۰ عدد، گاؤزبان اور ترنج ہر ایک ۴ پتے سب ادویہ کو اچھی طرح جوش دیں اور صاف کر کے ۱۰٫۵ گرام گلقند عسلی اور شربت لیموں کے ہمراہ صبح استعمال کرائیں۔

نسخہ حب ایارج فیقرا ۴٫۵ گرام، غاریقون سفید ۳۵ گرام، سکبینج، جاؤشیر، اشق ہر ایک ۸۷۵ ملی گرام تربد اجوف زنجبیل ۱٫۷۵ گرام، شحم حنظل، فرفیون اور حب نیل ہر ایک ایک ملی گرام، سقمونیا ۸٫۵ ملی گرام، کتیرا ۴۳۷ ملی گرام۔ جن ادویہ کا سفوف کرنا ہو سفوف کرلیں۔ تمام ادویہ کو ملا کر آب کرفس یا گندنے کے پانی میں گوندھ کر چنا کے برابر گولیاں بنالیں۔ عرق گلاب کے ساتھ نصف شب میں استعمال کرائیں۔ ان مسہل ادویہ کی مقدار اور احتمال قوت مریض کے اعتبار سے مقرر کرنی چاہیئے پھر کچھ دن اصلاح غذا کے ساتھ مریض کو طبیعت پر چھوڑے رکھیں پھر مذکورہ حبوب کا استعمال کیا جائے۔ پھر کچھ دن کا وقفہ دیں پھر تیسری مرتبہ مسہل ادویہ کی مذکورہ حب استعمال کی جائیں پھر اس کے بعد اطریفل (حسب ذیل نسخہ سے تیار کردہ) دیا جائے۔

---

[1] عصائد۔ جمع عصیدہ۔ جو وغیرہ کا دلیہ

ہلیلہ زرد و ہلیلہ کابلی منقی آملہ اور شیر آملہ ہر ایک ۵ر۱۷ گرام، ایارج فیقرا ۵ر۲۲ گرام، سقمونیائے مشوی مابعد ۵ر۴ گرام۔

سقمونیا کو مل کر باقی ادویہ کے سفوف میں ملا دیا جائے اور ہلیلہ جات روغن بادام شیریں میں ملا دیئے جائیں اور سب ادویہ کو عرق گلاب کے ساتھ موسم گرما میں اور شہد خالص جھاگ دور کردہ کے ساتھ موسم سرما میں ایک برتن میں ملا کر سوتے وقت ۵ر۱۷ گرام کی مقدار میں ایک شب کے وقفہ سے یا دو شب کے وقفہ سے استعمال کریں۔ اور حسب ضرورت دیں۔ بدن کا تنقیہ ثابت ہو جائے تو منضج مادہ ادویہ استعمال کی جائیں مثلاً چربیاں۔

حسب ذیل ضماد خنازیر کے مادّہ کو نرم کرتا ہے۔

تخم خطمی، خبازی ہر ایک ۵ر۱۰ اگرام جو کا آٹا اور گیہوں کا آٹا اور گل بنفشہ ہر ایک ۵ر۱۷ گرام، حلبہ ۵ر۴۲ گرام ان سب ادویہ کا باریک سفوف کریں اور گرم پانی کے ساتھ ضماد کرائیں۔ یہ ضماد ایک رات کے لیے لگائے رکھیں پھر الگ کر دیں۔ ضماد مویز منقی اسود یا کھجور اور بکری کے دم کی چربی کوٹ کر یہاں تک کہ تمام اجزاء یکساں و ایک ذات ہو جائیں ضماد کیا جائے۔

مرہم داخلیون کی اس بارے میں بہت تعریف کی جاتی ہے۔ یہ مرہم بھی دافع خنازیر ہے:

باقلا اور ترمس کا آٹا، بیخ سوسن آسمانجونی، بیخ خطمی، موم سفید اور چربی یا گھی ہر ایک ۳۵ گرام، اس لڑکے کا پیشاب جو ابھی جوان نہ ہوا ہو (احتلام نہ واقع ہوا ہو) ۲ دقیقے (منٹ) کے لئے لتھیڑ کر یہ اشیاء زیت عتیق (پرانا روغن زیتون) میں پگھلائی جائیں پھر استعمال کرایا جائے۔

دوسرا نسخہ نافع خنازیر

جو کا آٹا، ترمس کا آٹا لڑکے کے پیشاب میں گوندھ کر، بیخ حنظل اور شب یمانی اور زفت ہر ایک ۳۵ گرام، موم زرد ۷۰ گرام، زیت عتیق (پرانا روغن زیتون) ۲۱۰ گرام، پگھلائی جانے والی روغن میں پگھلا کر اور باقی ادویہ کو ملا کر آگ سے اتار لیں۔ پرانی روئی پر لگا کر مقامی طور پر استعمال کیا جائے۔

نافع خنازیر کا دوسرا نسخہ

خردل، تخم انجرہ، کبریت، زبد البحر، زراوند طویل و مدحرج اور منقل ارزق اور واشق ہر ایک ۵ر۱۷ گرام، موم زرد ۷۰ گرام، پرانا روغن زیتون ۶۰ ملی لیٹر جن ادویہ کا سفوف کرنا ہو سفوف کر دیں اور واشق و موم کو روغن میں پگھلائیں اور تمام ادویہ کو ملا دیں۔ یہاں تک کہ تمام اشیاء ایک ذات ہو جائیں۔ اور استعمال کریں۔
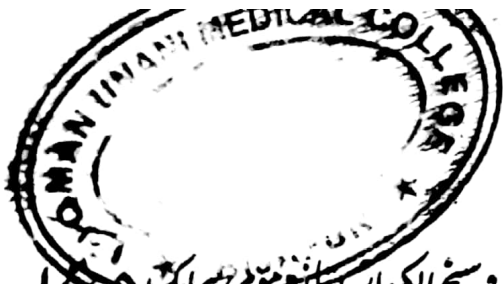
ایک اور نسخہ حلبہ، ان بجھا چونا، نطرون، قنہ اور سیخ الکوائر [illegible] ہر ایک [illegible] گرام، بیخ قثاء الحمار، ورق عناب ہر ایک ۲۱ گرام، شحم الخنزیر، غیر مملوخ، ۷۰ گرام، علک البطم ۳۵ گرام، موم زرد ۷۰ گرام، روغن مطہر ۲۱۰ گرام۔ جن ادویہ کو پگھلانا ہو روغن میں پگھلا لیا جائے اور باقی ادویہ کو باریک پیس لیا جائے اور چھان کر ملا لیا جائے پھر استعمال کرائیں

ایک اور نسخہ زرنیخ احمر و اصفر (ہڑتال سرخ و زرد) کندش کبوتر کی بیٹ حرف، مویز منقی، دقیق کرسنہ ہر ایک ۱۷٫۵ گرام، موم زرد ۷۰ گرام روغن قسط ۲۱۰ ملی لیٹر۔ موم کو روغن میں پگھلا لیں اور باقی ادویہ کو خوب باریک پیس کر ملا لیں پھر استعمال کرائیں۔

ایک اور نسخہ حیہ (سانپ) مار کر ایک صراحی میں بند کر دیں اور گل حکمت کر کے گرم تنور میں رکھ کر ایک رات کے بعد تنور سے نکال کر صراحی کا منہ کھولیں۔ اگر ٹھیک طور پر جلا نہ ہو تو دوبارہ تنور میں رکھیں پھر اس کی راکھ، تخم کتان ۳۵ گرام، فراسیون ۲۱ گرام، شحم خنزیر غیر مملوخ ۷۰ گرام، زفت ۷ گرام، موم زرد ۷ گرام، روغن بان ۱۷۵ گرام۔ جن ادویہ کو پگھلانا ہو انہیں پگھلا لیں پھر باقی ادویہ کو حسب ضرورت باریک پیس کر سب کو ملا لیں اور اس دوا کا لگانا اس وقت تک جاری رکھیں جب تک کہ قرحہ نہ بن جائے۔ جب قرحہ بن جائے اور تآکل واقع ہو جائے اور پھر بھی خنازیر کا ورم کچھ باقی دکھائی دے تو دیگ بردیگ لگایا جائے۔ اگر جراحی کی ضرورت ہو تو عمل جراحی کی جائے پس اس کے لئے طول میں شگاف لگایا جائے۔ اس طرح پر شگاف کہ ورم کی سطح تک نہ پہنچے پھر شگاف کے کناروں کو ضاریہ سے کھینچا جائے اور جلد کو ورم سے ہٹائیں اور اس ورم سے متصل صحت مند ساختیں سب ہٹا دیں اور پھر سارے متورم ساخت کو آہستہ سے نکال لیں جس طرح سلعہ نکالا جاتا ہے۔

اگر خنازیر زیادہ بڑے ہوں تو ان کو صنارات لگائیں۔ پھر اوپر کی طرف کھینچ کر جلد سے اور دوسرے متعلقات سے الگ کریں اس طرح پر کہ شریان یا عصب کو جراحت نہ پہنچنے دیں۔ اگر عروق غلطی سے کٹ جائیں تو آبریشم کے دھاگے سے باندھ دیں اور خنزیر کی تمام ساختوں کو قطع کر دیں اور مقامی طور پر مکمل تنقیہ کیا جائے۔ جب یہ یقین ہو جائے کہ مکمل تنقیہ ہو چکا ہے تو جلد کو مقام شگاف پر جوڑ دیں اگر جلد میں فضلات خنازیر کے زیادہ ہونے کی وجہ سے باقی رہ گئے ہوں تو قینچی کی مدد سے فضلات قطع کر دیں اور جلد کو اتنے حصہ سے محروم کر دیں۔ پھر دھاگے سے سی کر ذرور اصغر چھڑکیں اس کا ذکر عنقریب قرابادین کے ذیل میں آئے گا پھر جراحت کا علاج یا اگر قرحہ بن گیا ہو تو قروح کا سا علاج کیا جائے۔

خنازیر کا علاج مجرب جو کہ جراحی اور دیگر تدابیر وادویہ مذکورہ سے خلاصی دلاتا ہے یہ ہے کہ شوحہ[1] کے موٹے پتوں کو گرم کر کے تر و یق کر لیں اور مروق پانی کو پلائیں نیز پکے ہوئے پتوں کے ساگ کھلائیں۔ یہ علاج پانچ دن تک جاری رکھیں اس سے مکمل طور پر مرض جاتا رہے گا اگر ۵ دن سے زیادہ کھلایا جائے تو بہتر ہے۔

---

۱ شوحہ۔ ایک پہاڑی درخت ہے جو باذریون کی خبیث قسموں میں شمار ہوتی ہے گرم وخشک ہوتا ہے اس شئے کے تمام اجزا قابض ومانع اسہال ہیں۔

باب ۴

تعقد العصب اور تحجر مفاصل کا علاج

تعقد العصب کے مریض کو مولد بلغم اشیأ سے پرہیز کرائیں اور منضج بلغم ادویہ دے کر استفراغ کرائیں۔ تفنیج کے لئے حسب ذیل نسخہ بھی دیا جا سکتا ہے۔

نسخہ منضج بیخ کرفس، بیخ بادیان، بیخ کبر، اصل السوس، ہر ایک ۷ گرام، تخم کرفس، تخم بادیان انیسون (کوفتہ بیختہ) ہر ایک ۴۰۵ گرام، مویز منقی سرخ ۲۰ عدد گاؤزبان اور ترنج ہر ایک ۴ پتے اسطوخودوس ۳۰۵ گرام سب ادویہ کو جوش دے کر صاف کر کے گلقند عسلی اور شربت لیموں ۱۰۰۵ گرام کے ہمراہ گرم حالات میں استعمال کریں۔

غذا میں لطیف و سادہ گوشت آب لیموں سے ترش کیا ہوا دیں۔ جب قارورہ میں نفنج ظاہر ہو تو مریض کو حسب ذیل حبوب سے استفراغ کرائیں۔

نسخہ حب مسہل جاؤشیر، سکبینج، اشق، فرفیون، حب النیل، شحم حنظل مقرض روغن بادام میں ملا کر ہر ایک ۱۴ گرام، ماہودانہ[۵۱] ۶ عدد، تربد اجوف مصفیٰ، زنجبیل، سورنجان، بوزیدان، قنطوریون دقیق مقشر بیخ ماہی زہرہ[۵۲] ۱۰۷۵ گرام، غاریقون مغز بل ۳۰۵ گرام ایارج فیقرا ۴۰۵ گرام، ہلیلہ کابلی تخم دور کردہ، ہلیلہ اسود، حجر ارمنی مغسول ہر ایک ۱۰۷۵ گرام محمودہ (سقمونیا) مشوی ۷۵ ۸ ملی گرام، صمغ کو آب کرفس میں بھگولیں باقی ادویہ کو اس میں گوندھ کر چنا برابر حبوب تیار کر لیں۔ نصف شب عرق گلاب کے ساتھ دیں صبح میں گرم پانی ملا کر تحریک پہنچائیں جبکہ ان ادویہ کی تاثیر ظاہر ہونے میں دیر لگ رہی ہو اگر اس سے زیادہ تحریک کی ضرورت ہو تو حسب ذیل محرک دیں۔

---

۵۱ ماہودانہ۔ حب الملوک بھی کہلاتا ہے اسہال کے لئے بغیر دوسری دوا کے معاونت کے کافی ہوتا ہے نیز مدر بول بھی ہے۔

۵۲ ماہی زہرہ۔ اس کی جڑ کا پوست مچھلیوں کے لئے زہر ہے اس لئے ماہی زہرہ کہلاتی ہے۔

نسخہ اسطوخودوس ۵ء۱۰ گرام، بسفائج (کوفتہ) ۵ء۲۴ گرام، زبیب اشقر (مویز منقی سرخ) ۲۰ عدد، پانی میں سب ادویہ کو جوش دے کر ۷۰ گرام شکر سفید کا اضافہ کرکے استعمال کریں۔

غذا لطیف اور سادہ دیں پھر دوسرے دن حمام میں داخل کریں پھر غذا کو لیموں سے ترش کرکے دیں یا قرطم ملاکر دیں نیز شکار کئے ہوئے پرندوں کا گوشت بھی اس میں نفع مند ہے۔ ترکاریوں میں لھیون، بادیان، المقدونس[1]، کرفس اور لوبیہ دیں۔

اس کے بعد قارورہ کا معائنہ کریں۔ اگر قارورہ میں ثقل ہوتا ہو تو جوشاندہ مکرر استعمال کریں پھر مذکورہ حب بھی استعمال کرائیں جب بدن کا تنقیہ مکمل طور پر ہو جائے تو مقامی طور پر استعمال کی جانے والی ادویہ لگائیں۔

حسب ذیل دوا عصب کی طرف آنے والے مادے کی تحلیل کرتی ہے۔

فرفیون، جند بیدستر ہر ایک ۷ گرام میعہ سائلہ ۵ء۱۷ گرام، لاذن ۳۵ گرام، قسط ۷۰ گرام، موم زرد ۵ء۱۰ گرام۔

موم کو روغن میں پگھلالیں اور پھر باقی ادویہ کو ملالیں جب سب ادویہ مکمل طور پر پگھل جائیں تو آگ سے اتارلیں اور مقام مرض پر لگائیں۔

دوسرا نسخہ اشق، سکبینج، جاؤشیر ہر ایک ۵ء۱۷ گرام، قطران ۳۵ گرام، روغن یاسمین اور روغن سوسن ۷۰ گرام، موم زرد ۵ء۱۷ گرام۔ تمام ادویہ کو پگھلاکر آگ سے اتارلیں۔ اور استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ حصا لبان[2] ۳۵ گرام، یا روغن بان یا روغن زقوم ۷۰ گرام، لامی[3] اور فلفونیہ ۵ء۱۰ گرام، زفت ۵ء۲۴ گرام، قفر الیہود ۵ء۱۰ گرام، موم زرد ۳۵ گرام تمام ادویہ کو پگھلاکر استعمال کریں۔

جب یہ دوا مقام عصب سے دھودی جائے تو حسب ذیل نطول کیا جائے۔

نسخہ حلبہ کوفتہ ۳۵ گرام، بابونہ، اکلیل الملک ہر ایک ایک مشت گیہوں کی بھوسی کتان کے

---

[1] المقدونس۔ اجمود، انگریزی میں پارسلے (PARSLEY) کہلاتی ہے۔

[2] حصا لبان۔ اکلیل الجبل ایک قسم کا خوش بودار سدا بہار پیڑ ہے جس کے پتوں سے خوش بو تیار کی جاتی ہے۔

[3] لامی ایک ہندی درخت کا گوند ہے جس کی بو مصطگی اور مر جس اور رنگ سفید اور زم دی کے درمیان ہوتا ہے۔

کپڑے میں پوٹلی باندھ کر تخم خطمی، تخم خبازی، گل بنفشہ ہر ایک ایک مشت۔ تمام ادویہ کو جوش دے کر مقامی طور پر نطول کریں۔

آرام کے وقت سیسہ کا ٹکڑا تعقد عصب کے مساوی مقامی طور پر باندھا جاتا ہے۔ اس سے بھی مادّہ تحلیل ہو کر مقام مرض سے خارج ہو جاتا ہے۔

یہ بھی مجربات میں سے ہے کہ تعقد عصب کی صورت میں مریض کو لٹا کر صبح سویرے عصب کو کھینچا جائے یا کسی سخت چیز سے آہستہ آہستہ مقامی طور پر ضرب لگائی جائے اس سے بھی مادّہ تحلیل ہو جاتا ہے

تحجر المفاصل

تحجر المفاصل کے لئے یہ دیکھا جائے کہ اگر بدن میں امتلاً زیادہ ہو جیسا کہ اکثر ہوتا ہے تو تنقیہ بدن کے بعد مقامی طور پر شحوم (چربیاں) مثلاً مرغی کی چربی بطا ورخانز کی چربی اور سور کی تازہ چربی اور بکرے کی چربی اور تازہ مکھن لگائیں پھر اس کے بعد تعقد العصب کے تحت مذکورہ نطول استعمال کریں بغیر اس کے کہ اس میں بابونہ، اکلیل الملک، حلبہ اور تخم مرو شامل ہو کیوں کہ ان سے تحلیل کا عمل زیادہ ہوتا ہے اور اس کا خوف ہوتا ہے کہ لطیف مادّے کا اخراج ہو جائے گا اور غلیظ مادّہ رقیق بن جائے گا۔ اس خوف کے تحت حمام سے بھی احتراز کرایا جائے۔ یہ تدبیر اس وقت تک جاری رکھیں جب تک کہ علامت میں نرمی نہ آجائے پھر اس کے بعد نطول میں مذکورہ ادویہ کا اضافہ کیا جائے اور حمام مسلسل روزانہ کرایا جائے۔ اس سے مادّہ مرض انشاء اللہ تحلیل ہو جائے گا۔

باب ۵

برص اور بہق سفید کا علاج

ان دونوں امراض کے علاج میں جلدی کی جائے کیوں کہ جب مادہ عضو میں قرار پکڑ لیتا ہے تو اس کا اخراج مشکل ہو جاتا ہے۔ مریض کو مولد بلغم اشیائے سے پرہیز کرایا جائے مثلاً دودھ تازہ مچھلی، مرطب میوہ جات۔ غذا کے بعد حرکات جسمانی یا حمام وغیرہ اس کے بعد مریض کو منضج بلغم ادویہ دی جائیں جو معروف ہیں۔ لیکن یہ منضج برص و بہق سفید میں مفید ہے۔

منضج کا نسخہ پوست بیخ کرفس، پوست بیخ بادیان، پوست بیخ کبر، پوست اصل السوس ہرایک ۱۰٫۵ گرام، تخم کرفس، بادیان، انیسون ہرایک ۷ گرام، نانخواہ ۴٫۵ گرام، گاؤزبان، نرنج ہرایک ۴ پتے سب ادویہ کو اچھی طرح پانی میں جوش دیا جائے اور ۱۰۵ گرام شربت لیموں اور گلقند عسلی ملا کر دوبارہ چھان لیا جائے اس کو اس حالت میں استعمال کریں کہ ابھی وہ گرم ہو غذا میں کبوتر کے چوزے، حجل (فاختہ)، دراج (تیتر) یا عصافیر (چڑیاں) یا لطیف گوشت کا شوربہ مصالحہ ملا ہوا دیں جب نضج مکمل طور پر ظاہر ہو تو مریض کو ایسی ادویہ دی جائیں جو مادہ کا اخراج کر سکیں اس مقصد کے لئے حسب ذیل حب جوشاندے سے زیادہ مفید ہے کیوں کہ حب معدے میں زیادہ عرصہ تک رکی رہتی ہے اور اس کا عمل بھی فوری ہوتا ہے۔

نسخہ حب مسہل تربدا جوف مصفی، زنجبیل ہرایک ۱٫۷۵ گرام، شحم حنظل باریک کٹی ہوئی اور روغن بادام شیریں ۹۸۸ ملی لیٹر میں مل کر حب نیل ۴۶۹ ملی گرام جاؤشیر، اشق ہرایک ۸۷۵ ملی گرام ایارج فیقرا ۴٫۵ گرام، غاریقون ابیض، ماہی زہرہ، ہرایک ۱٫۷۵ گرام، ماہو دانہ ۵ دانہ (عدد)، سقمونیا ۸۷۵ گرام، مقل ازرق وانیسون ہرایک ۴۳۷ ملی گرام، صموغ (گوندوں) کو لعاب گاؤزبان میں حل کریں اور سقمونیا کو اس میں مل دیں پھر جن ادویہ کا سفوف کرنا ہو سفوف بنالیں پھر ساری ادویہ

کو ملا کر چنا کے برابر گولیاں بنائیں اور آدھی رات میں عرق گلاب کے ساتھ کھلائیں۔ اگر
گاؤزبان نہ ہو تو عرق بادیان یا مطبوخ حلبہ میں یا آب کرفس میں صموغ کو حل کر لیں۔
اگر مسہل کا عمل ظاہر نہ ہو تو حسب ذیل محرک سے تحریک پہنچائیں۔

نسخہ سورنجان، بوزیدان، قنطوریون دقیق ہر ایک ۷ گرام، بیخ سوسن ۳۰.۵ گرام
بسفائج مرضوض ۱۴۰ گرام، اسطوخودوس ۵ر۱۰ گرام مویز منقی سرخ ۲ عدد
پانی میں جوش دے کر چھان کر ۱۰۵ گرام شکر سفید ملالیں اور استعمال کرائیں اگر دوا کا
عمل جب انتہا کو پہنچ جائے تو مریض کو گرم پانی پلا کر قے کرائیں یہاں تک کہ معدہ کا تنقیہ ہو جائے
قے کے بعد شکر سفید بقدر ضرورت لعاب گاؤزبان میں ملا کر اور تخم ریحان چھڑک کر دیں۔
غذا میں دو گھنٹے کے بعد مرغی کا سادہ ولطیف شوربا دیں پھر دوسرے دن حمام کرائیں
پھر کچھ دن آرام کے بعد دوبارہ نضج دیں اور قارورہ میں نضج کے ظاہر ہونے کے بعد مذکورہ
بالا دوا پلائی جائے۔ اس کے بعد مسخن اغذیہ کا اہتمام کریں یا تو مذکورہ گوشت دیں یا شکار
کیئے ہوئے پرندوں کا گوشت دیا جائے۔ ترکاریوں میں ہلیون، شلجم، کرفس، مقدونس،
نعناع (پودینہ) اور شومر دیں۔ کچھ دوا کے استعمال کے بعد مشرودیطوس بقدر حاجت کئی
مرتبہ دیں اور شربت لیموں کا استعمال جاری رکھیں نیز ماءالاصول بھی استعمال کرتے رہیں۔
مشرودیطوس کے استعمال کے بعد ایارج لوغاذیا دیا جانا چاہیئے۔ ہر ہفتہ میں تین دن اس معجون
کو استعمال کرنے کی ہدایت کریں مقدار خوراک ۵ر۱۰ تا ۲۱ گرام ہے۔

نسخہ معجون فلفل ابیض و اسود، زنجبیل، خولنجان، قرفہ قرنفل، پوست سلیخہ، سعد ہر ایک ۳۵
گرام۔ ترنج جوز بوا ہر ایک ۵ر۱۷ گرام، حب نیل، تربد مجوف، سورنجان و بوزیدان
ہر ایک ۵ر۲۴ گرام۔ اسطوخودوس ۷۰ گرام ماہو دانہ ۴ عدد۔
سب ادویہ کو خوب باریک سفوف کر لیں اور چھان لیں اور جھاگ دور کیئے ہوئے شہد
میں بقدر ضرورت ملا دیں۔ وقت ضرورت استعمال کراتے رہیں۔ جب بدن کے تنقیہ کا یقین ہو
جائے تو مقامی ادویہ کا استعمال کریں۔

مقرح مقرح ادویہ مقامی طور پر لگائی جائیں جس کا نسخہ یہ ہے۔
کبوتر کی بیٹ، چونا (ان بجھا)، نوشادر ہر ایک ۳۵ گرام، قلی ۵ر۱۷ گرام ان ادویہ
کا باریک سفوف کریں اور سرکہ مرتکز میں ملا کر دھوپ میں ایک ہفتہ تک رکھ چھوڑیں۔ پھر اس کے
بعد مقام مرض پر کئی بار لگایا جائے یہاں تک قرحہ بن جائے پھر قروح کا علاج اکال و مدمل مرہموں

کے ساتھ کیا جائے یا نشتر سے صاف کر کے دیگ بر دیگ چھڑ کی جائے۔

یہ نسخہ بھی مجرب ہے۔

کبیکج ۵ر۱۷ تا ۳۵ گرام باریک پیس کر لعاب گلاب کے ساتھ نہار منہ چٹائیں تاکہ یہ سریع النفوذ ہو اور جلد تک جلد پہنچ کر قرحہ پیدا کرے۔

دوسرا مقرح نسخہ خردل، حرف، تخم مولی، کندر، شیطرج، مساوی الوزن سب ادویہ کو پیس کر سرکہ میں ملا کر پہلے نسخہ کی طرح استعمال کریں۔

ایک اور مقرح نسخہ لتو بال ۱۴ گرام، پیاز اور بصل النرجس ہر ایک ایک جزو اور انجیر کے پتے نصف جز، اصل اللوف ۵ حصے سب ادویہ کو باریک کوٹ لیں۔ یہاں تک کہ تمام اجزا ایک ذات ہو جائیں۔ پھر مقامی طور پر طلا کریں۔

ایک اور مقرح نسخہ عسل البلادر، فرفیون، سکبینج، ثافیثا، کبوتر کی بیٹ، ہڑتال زرد ہر ایک مساوی الوزن لیں۔ ہر ایک دوا کو علیحدہ علیحدہ باریک پیس کر سب ادویہ کو ملا لیں اور پہلے کی طرح طلا کریں۔ جب قرحہ بن جائے تو دوسرے قروح کی طرح علاج کیا جائے۔ اگر مریض ان دواؤں کی شدت تکلیف برداشت نہ کر سکے یا دوائیں دستیاب نہ ہوں تو مرض کے مقام کو رنگ دیں۔ یہ رنگ اس مقصد کے لئے عمدہ ہے۔

خبث الحدید، انار کا چھلکا ہر ایک ایک حصہ سرکہ انگوری مرتکز میں بھگو دیں اور ۱۰ دن تک دھوپ میں رکھیں پھر مل چھان کر مرصفی شیطرج اور شب یمانی ہر ایک ۳۵ گرام سرکہ میں ساری ادویہ کو پگھلا لیں اور شیطرج کو باریک سفوف کر لیں اور تمام ادویہ کو ملا دیں پھر مقام برص پر لیپ لگائیں۔

یہ نسخہ بھی رنگنے کے لئے عمدہ ہے۔

مجیٹھ، زبد البحر (کف دریا)، ہڑتال، گندھک ہر ایک مساوی الوزن سب ادویہ کو باریک پیس کر قطران میں ملا لیں اور مریض کو تیز دھوپ میں بٹھا کر مقامی طور پر لگایا جائے کچھ دن تک یہی عمل کرتے رہیں۔

مقام مرض کو رنگنے کا ایک اور نسخہ۔

کبریت، کندش، شیطرج، تخم مولی، ماذریون سب ادویہ کو باریک سفوف کر لیں اور مرتکز سرکہ میں ملا کر لگائیں اور اس سے پہلے مذکورہ نسخہ کا سا عمل کریں۔

ایک اور نسخہ ترش انار کا چھلکا، برگ آس، مازو سبز مساوی الوزن خوب باریک پیس کر مرتکز سرکہ میں بھگو دیں۔ اور سات دن تک تیز دھوپ میں رکھیں اور رات میں ہٹا دیا کریں۔ پھر صاف کر کے زاج اساکفہ (پھٹکری کی ایک قسم) اور شیطرج مساوی الوزن باریک پیس کر بھگوئی ہوئی ادویہ میں ملا کر طلا کریں۔

ایک اور نسخہ قرظ[1]، شیح، عفص، زاج الاساکفنہ اور حنا (مہندی) لے کر حبس کو پیسنا ہو پیس لیں اور سرکہ میں بھگو دیں۔ پہلے بیان کردہ نسخوں کی طرح طلا کریں۔

---

[1] قرظ۔ ببول کی پھلی۔

چودھواں مقالہ

امراض صفراوی کا علاج

اس مقالہ کو ہم ۳ ابواب میں تقسیم کرتے ہیں

باب ۱ حمرہ کا علاج
باب ۲ نملہ کا علاج
باب ۳ حصبہ کا علاج

باب ۱

حمرہ[۱] کا علاج

حمرہ کا علاج فلغمونی کا سا ہے اس کے دو وجوہ ہیں۔ ایک وجہ یہ ہے کہ ہر دو امراض تبرید کے محتاج ہوتے ہیں۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ دونوں میں فصد سے فائدہ ہوتا ہے البتہ فلغمونی سے اس کا علاج چار وجہ سے مختلف ہے۔ ایک بات یہ ہے کہ فلغمونی میں فصد کی حاجت حمرہ کے مقابلہ میں زیادہ ہوتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ فلغمونی میں رادع ادویہ کے استعمال کی حاجت ہوتی ہے نیز مبرد دوائیں ابتدا میں استعمال کی جاتی ہیں۔ لیکن حمرہ میں ان ادویہ کی کم حاجت ہوتی ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ فلغمونی میں تخفیف مادہ اسہال کے ذریعہ کرنے کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اس کے بالمقابل حمرہ میں اس کی کم حاجت ہوتی ہے کیوں کہ مسہل دوا سے دم (خون) کا استفراغ نہیں ہو سکتا جو دوائیں براز میں خون کو خارج کرتی ہیں وہ سمی ہیں اور معالجات میں استعمال نہیں کی جاتیں چوتھی بات یہ ہے کہ فلغمونی میں مقامی طور پر لگائی جانے والی ادویہ منضج ہوتی ہیں اور تقیح کا باعث ہوتی ہیں اور حمرہ میں ان کا استعمال کم اور مادے کی صفائی کے لئے ہوتا ہے۔

مذکورہ تفصیل کے بعد اب یہ بتانا ہے کہ حمرہ جب کسی عضو میں ہو تو غلبہ کی علامات دیکھی

---

[۱] حمرہ۔ وہ ورم ہے جو صفرا سے پیدا ہوتا ہے چوں کہ اس میں سرخی لازمی طور پر موجود ہوتی ہے اس لئے حمرہ کہلاتا ہے۔ فارسی میں اس مرض کو سرخبادہ کا نام دیا جاتا ہے۔ خصوصاً جبکہ بچوں میں لاحق ہو۔ اگر ورم کا باعث خالص صفرا ہو تو ورم شفاف و سرخ، شدید جلن کے ساتھ ہوتا ہے۔ التہاب کے ساتھ پیاس اور حمی بھی موجود ہوتا ہے اور بہت جلد دوسری ساختوں میں پھیل جاتا ہے۔ حمرائے غیر خالص وہ ہے جو صفرا ملے ہوئے خون سے لاحق ہو جلد منتقل نہیں ہوتا سرخی کم ہوتی ہے قارورہ سرخ و غلیظ نبض مائل بہ عظم ہوتی ہے۔

جائیں جب یہ ظاہر ہوں تو مریض کے مقابل جانب کا فصد کیا جائے اور بقدر حاجت اور بقدر احتمال قوت خون کا اخراج کیا جائے۔ اگر غلبہ دم کی علامات ظاہر نہ ہوں تو فصد و محاجم کی حاجت نہیں۔ کیوں کہ دونوں طریقے یعنی فصد اور محاجم چاروں اخلاط کا مشترکہ طور پر استفراغ کرتے ہیں جب مقامی طور پر مادّہ میں قلت واقع ہوجائے تو رادعات لگائی جائیں اور ایسی اشیا لگائی جائیں جو مقامی ساختوں کو قوی کرتی ہوں مثلاً کدو کا چھلکا ماء حی العالم اور عرق گلاب اور تھوڑا سا سرکہ انگوری اور کافور حسب حاجت لگائیں۔

مریض کی غذا میں کمی کریں اور غذا میں صرف شوربے خوب ترش کئے ہوئے استعمال کریں ملینات بذریعہ حقنہ یا فتایل مسہل دیں۔ اگر طبیعت حمرہ کے ساتھ ساتھ قبض کی طرف مائل ہو اور مادوں کے محتبس رکھنے کی طرف رجحان ہو اس کی وجہ آنتوں کی طرف خارج ہونے والے صفرا کا رخ مقام ورم کی جانب ہے اس صورت میں ترش شوربوں کے ساتھ خبازی پکائی ہوئی یا پالک دیں اور صبح مذکورہ ترش نقوع میں شکر حل کرکے اور برف سے ٹھنڈا کرکے دیں جبکہ موسم گرمی کا ہو، حلیب البزور (شیرہ مغز تخم کدو، شیرہ تخم خیارین، شیرہ تخم کاہو وغیرہ) کسی رادع شربت کے ساتھ سوتے وقت دیں۔ مرض کا ابتدائی زمانہ گزرنے کے بعد قیروطی جو آب کشنیز سبز، آب خس، روغن بنفشہ اور موم سفید سے تیار کی گئی ہو دیں۔ پھر قارورہ میں نضج کی علامات ظاہر ہونے کے بعد مسہل دیں اس مقصد کے لئے مذکورہ نقوع ہلیلہ زرد، و ہلیلہ کابلی (تخم دور کردہ) کے اضافہ کے ساتھ دیں اور نقوع کو چھانکر مغز فلوس خیار شنبر، سقمونیا، زراوند[1] اور کتیرا کا اضافہ کرکے دیں۔ عمل میں توقف کی صورت میں گرم پانی سے تحریک دیں۔ پھر شراب، سیب و تازہ گلاب اور نیلوفر پر برتن کے منہ سے اسپغول چھڑک کر پلائیں۔

غذا میں انار دانہ سے ترش کئے ہوئے چوزے یا ترش انگور کے پاک عصارہ سے ترکیا ہوا چوزوں کا شوربا دیں جبکہ قوت کی کمی غذا کی طالب ہو۔ اگر قوت زیادہ نہ گھٹی ہو تو شوربوں میں انار دانہ کدو اور پالک ملاکر دیں مطلب یہ ہے کہ اس وقت کے لحاظ سے جو مناسب ہو اور جیسی طبیب کی رائے ہو اس پر عمل کیا جائے۔

---

[1] آصفیہ لائبریری کے نسخہ جات میں زراوند ہے لیکن دائرۃ المعارف العثمانیہ سے شائع شدہ نسخہ کے حاشیہ میں یہ ہے کہ شاید یہ ریوند ہو۔ اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ اور اعظم گڈھ کے نسخوں میں انار دانہ کا ذکر نہیں ہے۔

مرض کے زمانہ انتہا میں ماء الخس (آب خس) استعمال کریں اور محلل اور مرخی ادویہ پر اکتفا کریں۔ درد اور حرارت موجود ہو اور قارورہ میں ثقل موجود ہو اور رنگ احمر ناصع ہو تو مذکورہ مسہل دوا کا استعمال کرائیں اور بدن سے صفراء کا استفراغ کرائیں اس کے بعد اگر ورم تحلل کی طرف مائل ہو تو مذکور محلل ادویہ استعمال کرائیں اور اگر جمع و نضج کی طرف مائل ہو تو منضج ادویہ دیں۔ جب ورم کھل جائے یا جلد کے مقام پر نشتر لگایا جائے اگر نشتر کا مقام ورم کی نچلی جانب ہو تو یہ بہت عمدہ ہے۔ پیپ کا اخراج مقدار کے اعتبار سے حسب برداشت کیا جائے۔ نشتر لگانے کے دن مریض کو چھوڑ دیئے جائیں اور شگاف کے جوف میں معطر روئی یا روئی کے فتیلے کو تازہ مکھن یا پانی میں یا منضجات کے جوشاندہ میں لتھیڑ کر ہر دوسرے دن یا اسی دن کے آخر میں دوسرا فتیلہ بدلیں اور دبا کر پیپ کا اخراج کریں۔ پھر فتیلہ پر کوئی جاذب مرہم لگا کر مقامی طور پر لگایا جائے پھر زخم کو کھول کر دوسرے دن باقی پیپ نکالیں پھر فتیلہ پر مرہم اسود یا مرہم زفت لتھیڑ کر لگائیں جب زخم کا داخلی حصہ پیپ سے بالکل خالی ہو جائے تو زخم کے مقام پر مدمل و ختام ادویہ کے مراہم جن کا ذکر قرابادین کے ذیل میں عنقریب آنے والا ہے لگائیں۔ اگر قرحہ بن جائے تو قروح کا سا علاج کریں جس کا ذکر عنقریب آئے گا۔

باب ۲

نملہ[1] کا علاج

اس مرض کے ظہور کے وقت مریض کی فصد کروانا ضروری ہے اور بقدر حاجت خون کا اخراج کریں یا حجامت کروائیں۔ مریض کو دودھ اور اس سے بننے والی اشیاء مثلاً خالص چھاچھ اور مسکہ وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔ نیز اغذیہ مسخنہ و مجففہ مثلاً شکار کئے ہوئے پرندے اور گرم ترکاریاں جیسے مقدونس، کرفس، شلجم اور شومر اور طیہون، لغناع اور حب الرشاد سے بھی احتراز کرایا جائے اور میٹھی اور چرپری اغذیہ سے بھی بچایا جائے۔ غذا میں ترش چیزیں لیں خواہ شوربے ہوں یا لطیف گوشت اور ترکاریاں مثلاً پالک، خبازی، بتھوا اور ملوخیہ استعمال کرائیں اور مقامی طور پر رادع اور مقوی ادویہ لگائیں۔ مریض کی غذا کی مقدار کم کر دی جائے اور تلیین کا لحاظ رکھا جائے۔

جب قارورہ میں نضج کی علامات ظاہر ہو جائیں تو مذکورہ مسہل استعمال کرایا جائے اور مسہل کے بعد مذکورہ تدابیر اختیار کی جائیں۔

جب مقامی طور پر جلد میں قرحہ پیدا ہو جائے تو علاج مرکب قسم کا ہوگا اگر قرحہ کی مدت طویل ہو جائے تو قروح کے ذیل میں بیان ہونے والے احکامات کو کام میں لایا جائے۔

مرتک (مردار سنگ) ۲۱ گرام، سفیدہ ۵ر۱۷ گرام، کافور ۸۷۵ ملی گرام، موم سفید ۳۵ گرام، روغن گل اور روغن بنفشہ ہر ایک ۱۰ گرام موم کو روغن میں پگھلائیں دوسری ادویہ کو ملا لیں اور خوب اچھی طرح مخلوط کریں۔ پھر آگ سے اتار کر صاف روئی میں لتھیڑ کر لگائیں

دوسرا نسخہ عفص اخضر (مازوئے سبز)، شب یمانی (زاج ابیض)، قلقدیس (زاج احمر و زاج اخضر) ہر ایک ۵ر۱۷ گرام، زراوند طویل و مدحرج ہر ایک ۵ر۱۰ گرام

---

[1] نملہ: بثور صفراوی ہیں جن کے اطراف ورم ہو کر بڑھنے لگتا ہے اور بعض مرتبہ قرحہ بن جاتا ہے کیوں کہ اوپر کی جلد مادۂ صفراء کی تیزی اور سوختگی سے تحلیل ہو جاتی ہے۔ نملہ کی بثور زرد رنگ کی، حدت و التہاب والی ہوتی ہے ان کی جڑ چوڑی ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ شدید بخار اور پیاس ہوتی ہے۔

خوب باریک پیس کر آس کے پانی اور عرق گلاب میں گوندھ لیں اور سایہ میں خشک کریں اور قرص بنالیں۔ خشک ہونے پر دوبارہ آس کے پانی میں یا عرق گلاب میں خوب باریک پیس لیں یہاں تک کہ کبوتر کی بیٹ کی طرح ہوجائے اور قرحہ پر اس کا لطوخ کریں یا باریک پیسنے کے بعد موم سفید ۳۵ گرام کو روغن گل ۷۰ گرام اور روغن بنفشہ ۳۵ گرام میں پگھلائیں اور باقی ادویہ کو خوب گھس کر اور ملا کر استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ مامیثا، اقاقیا، حضض، طین ارمنی ہر ایک ۱۷٫۵ گرام عدس ۳۵ گرام خوب باریک پیس کر ۷۰ ملی لیٹر روغن اور ۷۰ گرام روغن بنفشہ میں ۳۵ گرام موم پگھلائیں اور باقی ادویہ اس میں شامل کرکے خوب ملالیں اس کے بعد آگ سے اتار دیں اور پاک کپڑے پر لتھیڑ کر لگائیں۔

ایک اور نسخہ جو سوختہ، کندر، خبث الفضہ (چاندی کا میل) توتیا مغسول ہر ایک ۳۵ گرام زرورد متنزع الاقماع ۱۷٫۵ گرام خوب باریک پیس کر عفص (مازو کی شراب) میں گوندھ کر قرص بنالیں اور خشک کریں۔ ضرورت پر خوب باریک پیس کر قیروطی بنالیں۔ اس طرح پر کہ ماء الآس موم اور روغن گل گرم کرکے اس میں مذکورہ دوا ملائی جائے پھر مقامی طور پر لگائیں۔

ایک اور نسخہ گلنار، کمیلہ (قنبیل) ہر ایک ۳۵ گرام، قرص یمانی (بابونہ) طراثیث، خرنوب نبطی ہر ایک ۱۷٫۵ گرام سب ادویہ کو خوب باریک پیس لیں۔ پھر موم سفید ۳۵ ملی لیٹر کو روغن گل ۱۰۵ ملی لیٹر میں پگھلالیں اور سب ادویہ ملا کر اچھی طرح مخلوط کرلیں پھر آگ سے اتار کر ٹھنڈا ہونے کے بعد روئی پر لتھیڑ کر لگائیں۔

ایک اور نسخہ عنب الثعلب، لسان الحمل (بارتنگ) دونوں خشک کئے ہوئے ہر ایک ۳۵ گرام رماد خشب الکرم (انگوری لکڑی کی راکھ) اور لبعر الغنم (بکریوں کی مینگنیاں) خشک کی ہوئی ہر ایک ۵ درہم (۱۷٫۵ گرام) قابل سفوف ادویہ باریک پیس لی جائیں اور موم سفید ۳۵ گرام روغن ۱۴۰ ملی لیٹر میں پگھلائیں اور باقی ادویہ کو شامل کرکے اچھی طرح ملالیں۔

قروح کا علاج ان تدابیر سے اس وقت تک جاری رکھیں جب تک کہ قروح میں تجفیف اور اندمال نہ پیدا ہوجائے۔

اگر قروح میں رطوبت کی کثرت ہو تو قارورہ پر نظر ڈالیں اگر نضج ظاہر ہو تو مذکورہ مسہل دیا جائے۔ اگر غلبۂ دم کی علامات ہوں تو پہلے فصد کریں پھر مقامی طور پر وہ ادویہ لگائی جائیں جن کا ابھی تذکرہ ہوا ہے

یہاں تک کہ زخم خشک ہو جائے ۔ ابن القف کا خود کا تجربہ ہے کہ اس کو نملہ لاحق ہوا تھا جس سے بکثرت پانی نکلا کرتا تھا اس پر اس نے عمدہ پھٹکری تیز سرکہ میں پگھلاکر مقامی طور پر کئی مرتبہ لگایا اس سے ابتدا میں زخم و بثور بڑھے لیکن بالآخر صحت یاب ہو گیا اور دوبارہ یہ مرض واقع نہیں ہوا۔

باب ۳

حصبہ کا علاج

حصبہ (خسرہ) کا علاج جدری (چیچک) سے بہ وجوہ سے مختلف ہے۔ پہلی وجہ اختلاف یہ ہے کہ حصبہ میں فصد کی حاجت جدری کے مقابلہ میں کم ہوتی ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ حصبہ میں مبردات کے استعمال کی حاجت جدری کے مقابلہ میں زیادہ ہوتی ہے۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ رادع اغذیہ ادویہ کے استعمال کی حاجت جدری کی بہ نسبت حصبہ میں زیادہ ہوتی ہے۔ اور چوتھی وجہ یہ ہے کہ ملطفات و مجففات کے استعمال کی حاجت جدری کے علاج میں ان کی حاجت کے مقابلہ میں زیادہ ہوتی ہے۔

جب یہ بات واضح ہوگئی تو یہ پہلی بات معاینہ کی ہے کہ غلبۂ دم کی علامات دیکھی جائیں اگر یہ علامات ظاہر ہوں تو فصد کریں اور بقدر حاجت خون کا اخراج کریں چھٹے دن کی فصد کی مدت ہے جب حصبہ کے دانے مکمل طور پر ظاہر ہو جائیں تو اس سے احتیاط برتی جائے کیوں کہ فصد مادے کو بدن کے اندرونی جانب لوٹاتا ہے اس صورت میں فصد کی اجازت صرف اس وقت دی جاسکتی ہے جب کہ مادہ وافر مقدار میں ہو اور باہر کی جانب مائل ہو اور بدن کے باطن میں بھی مادہ بھرا ہوا ہو۔ بقدر حاجت خون کا اخراج کریں۔ اگر خون کم اور ضعف کے ساتھ نکل رہا ہو تو شربت الکاذی[1] کے ہمراہ شربت عناب دیں۔ اس وقت مریض کو ٹھنڈی ہوا سے بچائیں اور ٹھنڈے پانی کے پینے سے بھی پرہیز کرائیں۔ البتہ جلد کی صفائی و تنقیہ کے لئے ٹھنڈے پانی کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن تنفسی ہوا بارد نہ ہو اور نہ شموم باردہ استعمال کئے جائیں کیوں کہ اس صورت میں مریض پر غشی طاری ہونے کا اندیشہ ہے اگر مریض بچہ ہو تو پنڈلی یا کان پر محاجم کریں۔

---

[1] الکاذی۔ کیوڑہ

مریض کو نہار منہ اور سوتے وقت شربت عناب و نیلوفر تھوڑے سے شربت آلو بخارا و خبازی دیں۔ اگر سعال ہو تو ان مزورات میں کھٹائی نہ ڈالی جائے اور سعال نہ ہو تو نارنگی یا انار دانہ کے رس سے شکر کے محلول (سرکہ) سے ترش کیا جا سکتا ہے اگر سہر (بے خوابی) کی شکایت ہو تو خشخاش سفید کا حریرہ دیں اور اگر اس کی قوت ضعیف ہو تو مزاو یرد گاڑھے شوربے) کے چیڑ کے پتلے شوربے (مرق) دیئے جائیں اور صبح سویرے یہ نقوع دیں۔

نسخہ نقوع عناب، مشمش یا لس لوزی (خوبانی خشک) ۲۰ عدد گل نیلوفر ۵ عدد، عدس مقشر ۵ء۱۷ گرام، کشنیز خشک ۱۷ گرام، آلو بخارا ۷ عدد، املتاس ۵ء۱۷ گرام ان سب ادویہ کو گرم پانی میں بھگو دیں اور مل چھان کر شکر سفید ملا دیں اور استعمال کریں

اگر امتلاء کی علامات موجود ہوں اور قارورہ میں دلائل نضج بھی ظاہر ہو چکے ہوں تو ان میں گل بنفشہ ۱۰۵ء۷ گرام، سنائے مکی ۵ء۱۷ گرام۔ ہلیلہ زرد تخم دور کردہ ۵ء۱۷ گرام گرم پانی میں بھگو دیں اور ۱۰۵ درہم شکر سفید ملا دیں اور برتن کے منہ سے پینے سے پہلے سقمونیا سرخ مشوی جلد ٹوٹنے والی ۷۵ ۸ ملی گرام ملا دیں اور خیساندہ کو صاف کر کے شیر خشت ۳۵ گرام کا اضافہ کر دیں اگر سعال ہو تو اس نقوع کے استعمال سے احتراز کیا جائے۔ مریض چاہے قوی ہو کہ ضعیف مادے کے قطع کرنے اور اخراج کی کوشش کریں لیکن مذکورہ ادویہ کی اصلاح کر لیں تاکہ سحج امعائنہ ہو۔ اس مقصد کے لئے صبح سویرے تخم خرفہ کا شیرہ ترش کیا ہوا، شراب صندل، شراب انار، اور شراب بیب کے ساتھ دیں غذا میں چوزوں کے بھنے ہوئے شوربے اور ماحصرم سے یا انار دانہ سے ترش کئے ہوئے دیں شوربے میں خشخاش سفید کا حریرہ بھی شامل کر لیں۔ اگر پیاس زیادہ ہو تو مریض کو مذکورہ شراب کے ساتھ قرص کافور یا قرص طباشیر کافوری دیا جائے۔

اگر اسہال کے ساتھ پیچش بھی ہو تو اس میں اسپغول مسلم اور تخم بارتنگ ترش کئے ہوئے اور روغن گل میں چرب کئے ہوئے دیں ہر ایک کی مقدار ۵ء۳ گرام ہونی چاہیئے۔ اس کے ساتھ گل ارمنی ۵ء۳ گرام کسی شراب مذکورہ کے ساتھ دیں۔

اگر اسہال بھی ہوں تو شربت انار کے بجائے شربت حب الآس دیں۔ اسی طرح شوربہ کو بھی ترش کریں اس سے سوہان یا فطیری روٹی کے ٹکڑے ملا کر بنالیں۔ اگر اسہال نہ ہوں تو تدابیر مذکورہ ضرور استعمال کریں۔ جلد پر کسی روغن کی تدہین سے احتراز کیا جائے اس سے مسامات مسدود ہو جاتے ہیں اور مادے کے اخراج میں رکاوٹ ہوتی ہے۔ اس طرح مبردات کے استعمال میں افراط سے بھی بچیں کیوں کہ اس سے مادہ منجمد ہو جاتا ہے۔ اور مکمل اخراج مانع ہوتا ہے چنانچہ بقدر ضرورت

مبردات کا استعمال ہو اور جب تفنج مکمل ہو جائے تو طرفا اور انار کی اور آس کی لکڑی کی دھونی دی جائے اور مریض کو چاول، جاورس باقلا اور جو کے آٹے پر ملائیں. غذا میں پستے دیں پھر مریض کو حمام کرایا جائے.

اگر حصبہ کے آثار ابھی باقی ہوں تو جلد پر غمیر (ابٹنہ) لگایا جائے جس سے جلد کا تنقیہ ہو جائے گا. مریض کی آنکھوں کی طرف سے غفلت نہ برتیں بلکہ احتیاط کے پیش نظر سرمہ اصفہانی لگایا جائے. اسی طرح لوزتین اور لہاۃ کی حفاظت کے لئے نبات سفید (مصری) اور لعاب بہدانہ کے استعمال اور غرغرہ کی تکمید کریں زیادہ تر ان چیزوں کے استعمال سے احتراز کریں اور مریض کو غصہ اور زیادہ حرکات جسمانی سے روکیں. تعریق کے لئے مذکورہ تدابیر کام میں لائی جائیں.

پندرہواں مقالہ

سودائے سے واقع ہونے والے امراض (اورام) کا علاج

اس مقالہ کو ۵ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے

باب ۱
سرطان کا علاج

فصول بقراط کے چھٹے حصہ میں ہے کہ جس کو سرطان پوشیدہ طور پر ہو یعنی علامات و تکالیف ظاہر اور نمایاں نہ ہوں تو بہتر یہ ہے کہ اس کا علاج نہ کیا جائے۔ کیوں کہ اگر علاج کیا جائے تو مریض تیزی سے ہلاک ہو جائے گا۔ اور اگر علاج نہ کیا جائے تو زمانہ دراز تک مریض زندہ رہے گا۔ پوشیدہ (خفی) کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ اس کے ظہور کی ابتدا ہو اور علامات واضح نہ ہوں۔ دوسرا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ اندرونی اعضا میں ہو مثلاً نتھنوں کے اندر، عورتوں میں فرج کے اندر یا مقعد کے اندر ہو۔

سرطان کے علاج کا مطلب یا تو جسم سے مادہ کے تنقیہ و اخراج کی تدابیر اور مقامی طور پر لگائی جانے والی ادویہ دونوں اس میں شامل ہیں۔ یا اس کے علاج کا مفہوم عمل جراحی بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ جالینوس کا خیال ہے اور یہی زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے اس سے بقراط کے قول کی تائید بھی ہوتی ہے۔

اگر سرطان مطلق ہو خواہ بدن کے اندرونی جانب ہو یا ظاہر بدن پر ہو ابتدائی حالت میں ہو یا انتہائی صورت میں ہو تو دوائی علاج سے نفع ہوتا ہے۔ البتہ عمل جراحی مرض کی ابتدا میں اس کی جڑ کو جو عروق متصلہ کے اندر ہوتی ہے نکالنا مشکل ہوتا ہے اور عمل جراحی کے بعد دوبارہ واقع ہونا ممکن ہوتا ہے۔ کیوں کہ عروق میں سوداوی خون عمل جراحی کے باوجود موجود ہوتا ہے اور مریض کو اتنی سخت تکلیف پہنچتی ہے کہ اس کی قوت برداشت نہیں کر سکتی۔ برخلاف اس سرطان کے جو کسی جگہ پر پوری طرح ظاہر ہو چکا ہو اس کے قطع کرنے پر زیادہ درد نہیں ہوتا اس کی وجہ وہاں کے مادہ مرض کی وجہ سے مقامی حس و شعور کا باقی نہ رہنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قطع کرنے پر درد محسوس نہیں ہوتا۔

اور جب خفی (پوشیدہ) باطن کے مفہوم میں لیا جائے تو ظاہری طور پر ہونے والے سرطان کے ضرر سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا اور سرطان چاہے ظاہر ہو باطن، اگر شریان اور عروق متاثر ہوئی ہوں تو نزف الدم کی کثرت سے ہلاکت واقع ہوتی ہے۔

مذکورہ بحث کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ مولد سوداء اغذیہ مثلاً عدس (مسور) کرنب (کرم کلا)، بڑی بکری کا گوشت، گائے کا گوشت اور اغذیہ غلیظہ سے پرہیز کرایا جائے۔ اس کے بعد مریض کو فصد کرائیں دموی علامات ظاہر ہوں اور بقدر حاجت اور بقدر احتمال قوت خون کا اخراج کریں۔ پھر اس سودا کی طرف توجہ دیں جو مرض کا باعث ہو رہا ہے۔ اگر سودا طبعی سے ہو تو ماء الشعیر مدبر دیں اور اگر سودائے محترق سے ہو تو ماء الشعیر مبرد دیں۔

ماء الشعیر مدبر کا نسخہ۔

جو کا آٹا ایک کف (مٹھی) عرق سوسن ۷ ملی لیٹر تخم خطمی، تخم خبازی ۵ر۱۰ گرام، عناب سپستان ہر ایک ۲۰ عدد، گاؤزبان اور ترنج ہر ایک ۵ عدد ان سب کو پانی میں خوب جوش دے لیں اور مل چھان کر ۱۰۵ گرام شکر سفید ملا لیں اور استعمال کریں اور غذا میں لطیف اور چربی دار گوشت اور چربی دار مرغی نارنگی کے رس سے ترش کر کے استعمال کریں۔ جب قارورہ میں نضج کی علامات ظاہر ہو جائیں تو نصف شب میں حسب ذیل مطبوخ پلایا جائے۔

نسخہ سنا مکی، اسطوخودوس، گل بنفشہ، بسفائج (کوفتہ) ہر ایک ۵ر۲۴ گرام، ہلیلہ زرد و ہلیلہ کابلی تخم دور کردہ اور ہلیلہ سیاہ ہر ایک ۱۰۵ گرام شاہترہ ایک قبضہ (ایک مٹھی) تسکاعی، بادآورد ہر ایک ایک قبضہ (ایک مشت) آلو بخارا بڑے ۷ عدد، تمر ہندی اور انار دانہ ہر ایک ۳۵ گرام، عناب، مشمش یا بس لوزی (خوبانی)، سپستان ہر ایک ۳۰ عدد، گل نیلوفر ۵ عدد، املتاس ۱۴ گرام، غاریقون سفید گرام، سورنجان، لوزیدان، قنطوریون دقیق قشر اصل ماہی زہرہ ہر ایک ۵ر۱۰ گرام، بزر قثا و بزر خیار، مرتوصنہ (تخم خیارین کوفتہ بیختہ) ہر ایک ۷ گرام، تخم کاسنی ۵ر۴ گرام، افتیمون افریطشی کتان کے کپڑے میں صرہ بستہ ۱۴ گرام ان ادویہ کو ۴ ۲۲ر ۲ لیٹر پانی میں جوش دیں۔ یہاں تک کہ ۴ر ۲ ملی لیٹر پانی رہ جائے۔ جب آدھا جوش ہو جائے ہلیلہ جات اور ۲ تہائی جوش پا کر اڑ جانے کے بعد اور بالکل آخر میں (برتن کو آگ سے اتارنے سے پہلے) افتیمون شامل کریں کریں پھر مل چھان کر فلوس خیار شنبر (مغز املتاس) ۵ر۱۷ گرام شامل کر کے دوبارہ چھان لیں اس کے بعد شکر سفید ۱۰۵ گرام ملا لیں اور اس میں ریوند چینی، حجر ارمنی، لاجورد مغسول ہر ایک ۷۵ر ۱ گرام، سقمونیا ۸۷۵ ملی گرام کا اضافہ کریں موسم ربیع یا خریف (بہار یا خزاں) میں صبح میں استعمال کرائیں اگر گرمی کا موسم ہو تو نصف شب میں اور موسم سرما ہو تو صبح میں دیں اور گرم پانی سے تحریک پہنچائیں جبکہ اس کا عمل ظاہر ہونے میں دیر ہو رہی ہو پھر دوا کے اثر کے ختم ہونے کے بعد بھی گرم پانی دیں اور کئی بار

قے کرائیں۔ قے کرانے کے دو گھنٹہ بعد شراب (شربت) سیب و نیلوفر، اسپغول مسلم اور تخم ریحان چھڑک کر اور عرق گلاب و عرق بید مشک سے خوش بودار بنا کر پلائیں جب یہ شراب معدہ سے آگے بڑھ جائے تو غذا میں مرغی کا سادہ شوربا دیں پھر دوسرے دن حمام میں داخل کریں۔ مرطبات کا استعمال خوب کرائیں۔ گوشت میں بچھڑے اور جوان بکریاں، بھیڑ (دنبہ) مرغی، بطخ، قاز، چربی دار دیں اور میووں میں انار شیریں، خوبانی، انگور، انجیر، پکے ہوئے دیں کچھ دنوں کے بعد مذکورہ جوشاندہ منضج دیں اور قارورہ میں نضج کی علامت ظاہر ہونے کے بعد مسہل دیں اور پھر کچھ دن آرام دیں اور مذکورہ اغذیہ دی جائیں اور ان اغذیہ کے بعد شراب ریحانی ذائقہ دار اور کم قوت والی دیں اور نرم و عمدہ بستر پر سلائیں جب بدن کا تنقیہ مکمل ہو جائے تو مذکورہ دوائیں ایک عرصہ تک مکمل دی جائیں پھر مقامی ادویہ کا استعمال کریں جو آگے مذکور ہیں اگر سودائے محترق کی وجہ سے مرض لاحق ہوا ہو تو ماء الشعیر بزوری استعمال کریں جس کا نسخہ یہ ہے۔

نسخہ مغز تخم خیارین، مغز تخم کدو ہر ایک ۵ر۴ گرام، تخم خشخاش سفید ۱۴ گرام، تخم خرفہ ۵ر۱۷ گرام، آرد جو ۳۵ گرام، پہلے جو کو جوش دیں یہاں تک کہ اچھی طرح پک جائے پھر اس میں مذکورہ تخم شامل کریں۔ پھر اتنا جوش دیں کہ اچھی طرح پک جائے اور صاف کر کے شکر سفید ۷۰ گرام ملالیں۔

غذا میں مذکورہ اشیائیں دیں اور ترطیب میں مبالغہ کریں پھر مذکورہ جوشاندہ مسہل سودا دیں۔ پھر کچھ دن آرام دے کر دوبارہ ماء الشعیر استعمال کیا جائے اس کے بعد شیرہ افتیمون کچھ دن مسلسل استعمال کرائیں۔ ہر مرتبہ ۳۵ ملی لیٹر، اور گرام افتیمون سے حاصل ہوا ۷۰ گرام شکر ملا کر دیں۔ یہ مسہل خصوصیات میں بہتر بدل ہے۔ جب بدن کا مکمل تنقیہ ہو جائے تو مقامی طور پر ادویہ لگائی جائیں مقامی ادویہ چار قسم کی ہیں۔ پہلی نوع ایسی ادویہ کی ہے جو سرطان کو بالکل ختم کر دے اور اس کے تولید کو روک دے۔ دوسری انواع ان ادویہ کی ہے جو بڑھنے سے روکتی ہیں اور تیسری قسم وہ ہے جو قرحہ والے کا علاج کرتی ہیں۔

سرطان کو بالکل ختم کرنے والی اور اس کے دوبارہ تولید میں رکاوٹ پیدا کرنے والی ادویہ دو قسم کی ہیں۔ پہلی قسم ان ادویہ کی ہے جو اس مادہ کو تحلیل کرتی ہیں جو سرطان کا موجب ہے۔ دوسری قسم ان ادویہ کی ہے جو عضو کو اس مادہ کے حصول کی استعداد سے عاری بناتی ہوں۔

محلل مادہ ادویہ زیادہ قوی محلل نہیں ہونی چاہئیں تاکہ عضو دوسرے مادے کو قبول و جذب

نہ کرے۔ اس مقصد کے لئے قیروطی جو روغن گل، آب کشنیز سبز اور آب مکو اور توتیائے مغسول سے تیار کیا ہوا مفید ہوتا ہے یا سیسہ کا سل پتھر سیسہ کے ہاون دستہ میں آب کشنیز سبز اور آب مکو اچھی طرح گھس کر یہاں تک کہ ان آبیات کا قوام گھاڑھا ہو جائے اس میں روغن گل کچھ موم پگھلا کر اچھی طرح ملائیں مقامی طور پر اس کا طلاء کریں۔

مادہ کے حصول کی استعداد کو دفع کرنے کے لئے مذکورہ مسہلات اور زیادتی سے روکنے کے لئے تین چیزوں کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔

۱۔ مادہ کی مقدار تاکہ مذکورہ مسہلات کے استعمال کی حاجت کا اندازہ ہو۔

۲۔ غذا کی اصلاح اس مقصد کے لئے چکنے (مرغن) شوربے گوشت کے استعمال کرائے جائیں مذکورہ مشروبات اور میوجات دیئے جائیں۔

۳۔ رادعات کے ذریعہ عضو کو تقویت پہنچائی جائے ان میں ادویہ معدنیہ کا ہونا ضروری ہے۔ کیوں کہ عضو پر مضبوطی سے جم جاتی ہیں۔ اس مقصد کے لئے حجر الرحی یا حجر المسن محرق (آب مکو سے دھویا ہوا یا آب کشنیز سبز سے دھویا ہوا) ضماد کیا جائے۔ یا سفیدہ کاشغری یا آب حی العالم (سدابہار بوٹی کا رس) اور اسپغول لگایا جائے۔ یا گل ارمنی مذکورہ آبیات میں پگھلا کر ضماد کیا جائے یا صبر سقوطری آب کشنیز سبز اور موم کو روغن میں پگھلا کر سب ادویہ کو ملا کر ضماد کریں۔

قرحہ کو روکنے یا اندمال کے لئے دو باتوں کا خیال رکھیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ زخم پیدا کرنے والے مادہ کا اخراج کریں پھر بدن کو اچھے مادوں سے تقویت پہنچائیں۔ اس مقصد کے لئے چکنے شوربے، تازی نہری مچھلیاں، انڈے کی زردی نیم برشت، تازہ مکھن، دودھ اور آش جو مصالحہ دار صبح سویرے دیں۔ اگر ممکن ہو تو رات میں بھی دیں۔

ترطیب اور تقویت قلب کے لئے مفرح شربت مثلاً شراب حماض وسیب، لعاب گاؤزبان اور عرق گلاب وعرق بید مشک اور آب نیلوفر کے اضافہ کے ساتھ دیں۔ مفرح بارد تھوڑی مقدار میں دیں۔ خوشبودار، رقیق وسفید شراب کھانے سے پہلے دیں لیکن اغذیہ میں مختلف مذکورہ اشیاء جمع ہوں تو اچھا ہے۔

قرحہ کا علاج یہ بھی ہے کہ سرطان نہری کو پیش کر ضماد کیا جائے۔ پیسنے سے پہلے اس کو آلائش سے پاک کر لیا جائے۔ اس کا ضماد دن رات کیا جائے۔ یا جلا کر اس کی راکھ ۷۰ گرام اقلیمیائے فضہ اور اقلیمیائے الذہب (روپا مکھی وسونا مکھی) مغسول ہر ایک ۱۷٫۵ گرام روغن گل سرخ ۱۷۵ ملی لیٹر موم زرد ۳۵ گرام قیروطی بنائیں اور استعمال کریں۔ یا لعاب اسپغول، آب کشنیز یا آب مکو میں

نکال کر توتیا کو شیرہ تخم خرفہ میں مغسول کر کے خشک کرنے کے بعد ۳۵ گرام ملا دیں اور موم کو روغن میں پگھلا کر سب ادویہ ولعابات اچھی طرح ملا لیں۔ یہاں تک کہ قیروطی تیار ہو جائے۔ اور استعمال کریں۔ اگر یہ ادویہ قرحہ کے علاج میں فائدہ مند نہ ہوں تو عمل ید (جراحی) کو کام میں لائیں سوائے اس وقت جبکہ فرج میں شریانات یا اعصاب کے قریب سرطان واقع ہوا ہو۔ اس وقت اس کا علاج عمل جراحی سے ہرگز نہ کریں بلکہ مذکورہ علاج بالدواء کام میں لایا جائے۔

اس کے برخلاف دوسرے اعضاء مثلاً پستان وغیرہ پر ہو تو جراحی جائز ہے لیکن اس سے پہلے بدن کے تنقیہ کے بارے میں وثوق سے معلوم ہونا چاہیئے۔

عمل جراحی کی تدبیر یہ ہے کہ استرہ سے کوئی نشان لگایا جائے اور پھر اس کو اس طرح قطع کیا جائے کہ سرطان کا کوئی حصہ باقی نہ رہ جائے خون کو اس وقت تک بہتے رہنے دیں جب تک خود بخود نہ رک جائے۔ پھر اطراف کے عروق پر دباؤ ڈال کر نچوڑا جائے تاکہ خون جو اندر مجتمع ہے خارج ہو سکے پھر قروح پر لگائے جانے والے مرہم لگائے جائیں جن کا عنقریب تذکرہ آنے والا ہے۔

باب ۲

جذام کا علاج

جراحت کا اس مرض میں زیادہ کام نہیں سوائے اس کے کہ جو زوائد جذام کی وجہ سے پیدا ہوئے ہوں انہیں قطع کیا جائے ۔ہم نے اس کا علاج ذکر کر دیا۔ اس لئے مناسب سمجھا کہ جراح اس کے علاج سے واقف رہیں کہ اس صورت میں کیا عمل اختیار کیا جائے ۔

پس جب جذام کی علامت ظاہر ہو تو دونوں قیفال کی فصد کی جائے اس کے بعد دونوں ورید وداج کی فصد کریں یہ دونوں قسم کے فصد ایک ہی دن میں نہ کئے جائیں ۔فصد کے ذریعہ وافر مقدار میں خون کا اخراج کیا جائے ۔ اس کے بعد ناک کے ورید کی فصد کی جائے ۔مریض کو مولد سوداء اغذیہ سے پرہیز کرایا جائے ان میں مختلف ترکاریاں مثلاً کرنب، کراث، رائی، کماہ، قطر (کمبھی) اور جرجیر اور اناج میں عدس (مسور) گوشت میں بکری، گائے، شکار کئے ہوئے پرندے شامل ہیں اس کے علاوہ غم وفکر سے مریض دور رہے۔ نیز حرکات جسم کی کثرت اور حمام میں زیادہ دیر تک رہنے سے بھی احتراز کریں۔

مرطبات استعمال کئے جائیں۔ ان میں مختلف گوشت مثلاً بکری، فربہ بھیڑ (دنبہ) اور دودھ پینے والے بچھڑے، مرغیاں، بطخ، قاز، چرس داس اور خنابیص[1] شامل ہیں حیوانات سے حاصل ہونے والی اشیاء مثلاً دودھ مکھن، تازہ گھی بغیر نمک کے اور عرلیشی[2]، نیم برشت انڈا، میوں میں خوبانی (جو عمدہ وشیریں ہو)، انار شیریں، انگور، انجیر، پکے ہوئے آڑو، میٹھے زرد خربزہ جو خوب میٹھا ہوا ور ترکاریوں میں شلجم، ہلیون، مقدونس کرفس بھی دے سکتے ہیں۔

جب جذام کو سبب جمودت اخلاط ہو جو یا تو سودائے محترق سے واقع ہوتا ہے تو ان مذکورہ اشیا کی بجائے خس، کاسنی، قطف، خطمی، خبازی اور کدو دیں ۔گرم مصالحوں سے پرہیز کرائیں

---

[1] خنابیص ۔سور کا بچہ۔ [2] عرلیشی ۔الحلو ۔پنیر شکر ملا ہوا۔

اس کے بعد منضج سودا ادویہ دیں اس مقصد کے لئے ماء الشعیر مدبر بھی مناسب ہے اس کا نسخہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ اس کے بعد استفراغ سودا کے لئے ادویہ دیں (جن کے بارے میں سرطان کے ذیل میں ذکر ہو چکا ہے) اس کے بعد ماء الشعیر دیں۔ جب سودا نضج پا جائے دوسری مرتبہ مسہل سوداء دیں یہی ترتیب تیسری اور چوتھی مرتبہ دہرائیں۔ یہاں تک کہ بدن کا تنقیہ ہو جائے۔ تنقیہ کے بعد ماء الجبن سفوف سوداء کے ہمراہ دیں۔ اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور مریض کو شیرہ افتیمون دودھ کے ساتھ دیں۔ اس کے بعد تریاق کبیرا ور پھر مفرح معتدل کئی مرتبہ دیں۔ اس کے بعد تریاق کبیر کے افاعی کا گوشت دیا جائے تو بہتر ہے لیکن اس کو جوش اس طرح دیں جیسا کہ انکلیس[۱] کو جوش دیا جاتا ہے جیسا کہ جالینوس نے اغلوقن کے تیسرے مقالہ میں ذکر کیا ہے اور یہ جوشاندہ مرق بیضا میں تیار کیا جائے۔ مرق بیضا (سفید پتلا شوربہ) پانی کی زیادہ مقدار اور تیل کی مقدار کی کمی سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس میں کراث اور شبت (سویا) ڈالے جاتے ہیں۔ اس کے بعد اس میں گوشت ڈالیں یہاں تک کہ گل جائے۔ روغن کی مقدار کو نہ بڑھایا جائے۔ انکلیس کا سر اور اذناب کاٹ دیئے جاتے ہیں۔ سر اور دم دونوں کی طرف سے (۴) انگل کا حصہ کاٹ دیا جاتا ہے۔ اس کے آلائش سے پاک کریں اور پانی سے کئی مرتبہ دھو دیں پھر اس کی جلد کو کھرچ کر صاف کریں۔ جالینوس نے اس مرق بیضا میں نمک کے اضافہ سے منع کیا ہے جبکہ تریاق کبیر میں نمک بھی ڈالا جاتا ہے۔ جب گوشت گل جائے تو ریض کو شوربہ پلایا جائے اور گوشت سے بغیر مزید علاج کے جذام سے مکمل شفایاب ہو گئے۔ پھر بدن پر یہ طلاء لگائیں۔

نسخہ نطرون، آس فرفیون، کبریت اصغر، سرو کے پتے مساوی الوزن باریک کوٹ کر سرکہ ملالیں اور حمام سے نکلنے کے بعد جسم پر اس کا طلا کریں۔ اس کے طلاء سے پہلے بافلا، ترمس و کندش کے سفوف مالش کر دیں۔

دوسرا نسخہ زرد گندھک، ہڑتال سرخ، و ہڑتال زرد ہر ۱۷٫۵ گرام، قسط ۲۸ گرام ان بجھا چونا ۲۱ گرام، صنوبر کے درخت کے پتے اور حب الفار یا لبس سب کو باریک پیس کر آب برگ دھنورہ یا جوشاندہ برگ دھنورہ میں اچھی طرح گوندھ لیں اور حمام سے نکلنے کے بعد دھوپ میں یا حمام کے اندر ہی اس کا لطوخ کیا جائے۔

---

[۱] انکلیس۔ پانی کا سانپ۔

ایک اور نسخہ شیطرج ہندی، کندش، زبیب الجبل (کشمش کوہی) اور پیاز ہر ایک ۳۵ گرام خوب باریک پیس کر چھان کر سرکہ ملا کر اچھی طرح مخلوط کرلیں اس کا لطوخ جلد پر رکھیں۔

اس کے بعد سحنہ کی طرف توجہ دیں۔ اگر جسم میں زرا وند ظاہر ہوں اور بآسانی زائل نہ ہو رہے ہوں ان ادویہ سے جن کا ہم نے تذکرہ کیا ہے تو قارورہ کا معائینہ کیا جائے اگر اس میں نضج پائے ہوئے ثقل ہوں تو مسہلات مذکورہ سے استفراغ کرائیں۔ پھر زوائد کو نشتر سے قطع کر دیا جائے اور اس پر جونک لگا دیں اس سے بھی وہ زائل نہ ہو تو اس پر حاد واکال دوا لگائی جائے جو ساری سلعتوں کو کھا جائے گی۔ پھر قروح کی مانند علاج کیا جائے۔ بعض اوقات قے کی صورت دامن گیر ہو تو مقیات کے استعمال کے ذریعے قے کرائی جائے۔ مقیات کا استعمال اس مرض میں مفید ہوتا ہے اس کتاب میں جذام کے اس علاج پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

باب ۳

برص اسود و بہق ابیض کا علاج

چاہیئے کہ پہلے غلبہ دم کی علامات کی طرف نظر کی جائے اور اگر یہ علامات ہوں تو فصد کیا جائے اور بقدر ضرورت خون کا اخراج کریں پھر مولد سوداؔ اشیائے سے پرہیز کرائیں۔ مثلاً شکار کیئے ہوئے پرندے کا گوشت، عدس، کرنب، بڑی بکری اور گائے کا گوشت وغیرہ اس کے بعد منضج سوداؔ ادویہ جن سے تمہیں واقفیت ہو چکی ہے دیں پھر مسہل سوداؔ ادویہ دیں۔ اس مقصد کے لئے مطبوخ کے بجائے حبوب کا استعمال زیادہ اچھا ہے۔

یہ حب مفید ہے۔ حجر ارمنی، لاجورد مغسول ہر ایک ۷۵ر۱ گرام غاریقون ابیض چھنی ہوئی ۳ر۵ گرام، ہلیلہ اسود، افتیمون اقریطمشش ہر ایک ۲ر۲۵ گرام، خربق اسوذ ۴۶۸ ملی گرام سنا مکی ۳ر۵ گرام، سقمونیا ۸۷۵ ملی گرام کتیرا اور انیسون ہر ایک ۵۰۰ ملی گرام جن ادویہ کو پیسنا ہو پیس لیں اور چھان کر لعاب گاؤزبان میں گوندھ کر چنا کے برابر گولیاں بنالیں اور آدھی رات کے وقت عرق گلاب کے ساتھ دیں۔ اگر اس سے اسہال ہو جائیں تو فبہا ورنہ حسب ذیل محرک دیں۔

نسخہ ۱۴ — بسفائج صاف کر کے کوٹا ہوا ۵ر۲۴ گرام، اسطوخودوس، سنا مکی، گل بنفشہ ہر ایک گرام، کشمش سرخ منقی ۲۰ عدد، عرق سوس ۴۰۵ گرام، تخم خطمی و تخم خبازی ہر ایک ۳ درہم تمام ادویہ کو جوش دے کر صاف کر کے ۱۰۵ گرام شکر سفید ملا کر استعمال کریں جب اسہال ختم ہو چکیں یعنی مسہل کا اثر ختم ہو جائے تو گرم پانی پلا کر قے کروائی جائے یہاں تک کہ معدہ تنقیہ ہو جائے اس کے بعد شراب سیب لعاب گاؤزباں ملا کر دیں اور اس پر تخم ریحان اور اسپغول ہر ایک ۳ر۵ گرام چھڑک کر دیں۔ پھر اس کے دو گھنٹے بعد غذا میں مرغی کا سادہ و لطیف شوربا دیں۔ پھر دوسرے دن حمام کرائیں اور حمام کے بعد ہر روز عرق گاؤزبان میں شکر ملا کر دیتے رہیں اور غذا کی اصلاح کی طرف پوری توجہ دیں۔ غذا میں مرطبات کا زیادہ استعمال کریں۔ پھر قارورہ کا معائنہ کریں اگر قارورہ سے امتلاؔ کی علامات

ابھی باقی ہونا معلوم ہو تو مذکورہ منضج و مسہل دیں۔ جب بدن کا مکمل تنقیہ ہو جائے تو مقام مرض پر جالی اور نشانات کو مٹانے والی ادویہ لگائی جائیں جن کا ذکر پہلے بھی ہو چکا ہے اور آگے بھی آنے والا ہے۔ یہ لطوخ بھی اس مقصد کے لئے عمدہ ہے۔

نسخہ حرمل، تخم مولی، ہر ایک ۳۵ گرام، پوست بیخ کبر ۷۰ گرام چنا کا آٹا ۱۰۵ گرام، بورق ۳۵ گرام ان سب ادویہ کو باریک پیس کر اور سرکہ ملا کر طلا کریں۔

دوسرا نسخہ الزراز بر جو چاول کھلانے کے بعد حاصل ہوئی ہو پیاز کو فتہ بیختہ میں شامل کر کے خوب باریک کوٹ لیں اور مقام مرض پر لگائیں۔

ایک اور نسخہ ترمس، تخم مولی، اصل السوس ہر ایک ۳۵ گرام خربق اسود ۱۷٫۵ گرام باریک پیس کر سرکہ ملا کر طلا کریں۔

ایک اور نسخہ تخم مولی، بورق ہر ایک ۳۵ گرام، حرف ۷۰ گرام، بکرے کی ہڈی ۳۵ گرام ان سب ادویہ کو خوب باریک پیس کر سرکہ ملا کر طلا کریں۔ اس کو مسلسل مرض کے زائل ہونے تک استعمال کرتے رہیں۔

ایک اور نسخہ ہڑتال، پھٹکری، گندھک مساوی الوزن لے کر سرکہ ملا کر طلاء کریں انشاء اللہ مرض جاتا رہے گا۔
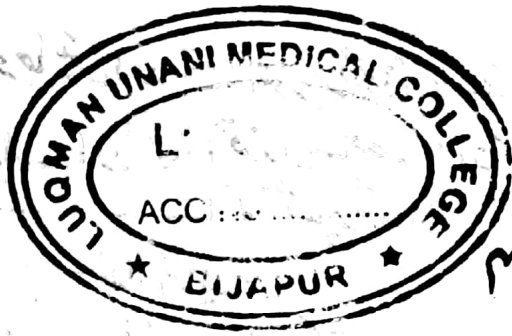
باب ۴

تشقق الاطراف کا علاج

چاہیئے کہ یہ دیکھا جائے کہ اس کا سبب آیا مادہ سوداوی ہے یا سوٗ مزاج بارد یابس ہے اگر مادہ سوداوی کی وجہ سے ہے تو غلبہ مواد کی علامات کی طرف نظر کی جائے اگر غلبۂ دم ہو تو فصد کریں اور حسب عادت خون کا اخراج کریں۔ تمام مولد سودا اشیائ سے پرہیز کرایا جائے پھر اس کے بعد منضج سودا ادویہ دیں پھر وہ ادویہ دیں جو مسہل سودا ہوں اس مقصد کے لئے جوشاندہ بہتر ہے۔ حبوب کے مقابلہ میں مریض کے لئے مذکورہ تدابیر بعد مسہل اختیار کی جائیں۔ پھر اس کے بعد ماء الجبن ہمراہ سفوف سودا چند بار متواتر دیتے رہیں۔ اس کے بعد ماء الشعیر مبزر شراب نیلوفر کے ہمراہ چند دن مسلسل دیں اور مریض کو حمام کی پابندی کی ہدایت کریں۔ ماء الشعیر کے پینے کے بعد خطمی برگ کنجد کے جوشاندہ سے تنقیہ کریں۔ بعض اوقات بکرے کی چربی تازہ کا لگانا اور پھر حمام کرنا بھی مفید ہوتا ہے۔ دودھ کے پینے کی ہدایت کریں لیکن دودھ بھیڑ کا شکر سفید ملا کر پینا بہتر ہے۔ میوجات کے استعمال سے پرہیز کرائیں۔ اس کے مکان کی کھڑکیاں مغربی اور مشرقی ہواؤں کے لئے کھلی ہونی چاہئیں۔ غم و فکر سے احتراز کرنے کی ہدایت کریں۔ شراب ریحان قوی آمیزش والی پینے کا حکم کریں اور مفرح معتدل بقدر حاجت دیں۔ مریض کو بستر و تکیہ (آرام دہ) پر سلائیں۔

بالجملہ طور پر ترطیب بدن میں مبالغہ کریں پھر مقامی طور پر لگائی جانے والی ادویہ لگائی جائیں۔ اگر اس کا سبب سوٗ مزاج ہو تو مرطبات بغیر استفراغ کے استعمال کرائیں۔ اور پھر مقامی طور پر لگائیں۔

یہ دوا سوٗ مزاج سے لاحق ہونے والے مرض تشقق الاطراف میں مفید ہے۔

نسخہ مازو باریک پیس کر بکری کے گردے کی چربی دو گنے وزن میں ملا کر آگ پر رکھ کر اچھی طرح مخلوط کرلیں اور ملہون میں گھس لیں یہاں تک کہ ایک ذات

ہو جائیں اور مقامی طور پر لگائی جائے۔

ایک اور نسخہ قند ایک حصہ، دہن کار الضان[1] ۲ حصے موم نصف حصہ تمام ادویہ کو آگ پر پگھلائیں۔ ہاون میں گھس لیں یہاں تک تمام اجزا متحد ہو جائیں پھر استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ مازو، کتیرا، سندروس ہر ایک جز تمام اجزار کو باریک پیس کر موم سفید نصف حصہ، گائے کی پنڈلی کی ہڈی کا گودا ۲ حصے بغیر نمک والا تازہ مکھن نصف حصہ آگ سے پگھلا کر ہاون میں اتنا گھسیں کہ ایک ذات ہو جائیں اور مقامی طور پر لگایا جائے۔

ایک اور نسخہ روغن بنفشہ ۲ حصے، موم سفید ایک حصہ، مردار سنگ ایک حصہ باریک پیس کر تمام اجزا کو مخلوط کر لیں۔ اور آگ پر پگھلائیں۔ اور پہلے کی طرح عمل کر کے استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ علک البطم، میعہ سائلہ ہر ایک ایک حصہ دہن حل ۲ حصے موم سفید نصف حصہ تمام ادویہ کو پگھلا کر پہلے نسخوں کی طرح استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ سرطان نہری محرق باریک پیس کر روغن ملالیں اور ہاون میں گھس کر مقامی طور پر طلا کریں یہ ہاتھ کے پھٹے (شقوق الیدین) میں بہ نسبت پاؤں کے پھٹے (شقوق القدمین) کے زیادہ مفید ہے۔

ایک اور نسخہ پیاز کا اندرونی پرت لے کر زیتون کے تیل میں جوش دیں یہاں تک کہ گل جائے پھر گھسیں یہاں تک کہ اس کے اجزا حل ہو جائیں پھر اس میں نصف حصہ علک البطم کا اضافہ کریں پھر اتنا گرم کریں کہ علک البطم بھی پگھل جائے اور اچھی طرح مخلوط ہو جائے۔ پھر پہلے نسخہ کی طرح استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ سرطان نہری کے پیروں کو قطع کر کے دہن حل[2] میں پکائیں یہاں تک کہ گل جائے پھر گھس کر مقام مرض پر لگائیں۔

---

[1] دہن کار الضان۔ بھیڑ کی چربی

[2] دہن حل۔ تل کا تیل

ایک اور نسخہ بسفائج نصف حصہ، کہربا، کندر، علک البطم ہر ایک ایک جزء، کتیرا نصف جزء، موم ایک جزء جن ادویہ کا سفوف کرنا ہو سفوف کر لیں اور موم کو دہن حل تازہ میں پگھلالیں پھر باقی ادویہ کو ملا کر آگ پر پگھلالیں پھر اچھی طرح گھس کر استعمال پہلے نسخوں کی طرح کریں۔ اس دوا کے استعمال سے پہلے مقام مرض کو گرم پانی سے دھولیں۔ یہاں تک کہ میل کچیل سے پاک و صاف ہو جائے۔ یا جالی ادویہ کے استعمال کے ذریعہ صفائی کی تدبیر کریں مثلاً چنا کا آٹا اور باقلا کا آٹا استعمال کریں۔ اس کے ساتھ مرطبات کا استعمال کریں۔ اور ہاتھ پاؤں گل بنفشہ، تخم خبازی اور تخم خطمی کے جوشاندوں کا نطول کریں۔ اگر مسہل مذکور کے استعمال کی حاجت ہو تو دوبارہ دیا جائے۔

باب ۵

دوالی اور داء الفیل کا علاج

دوالی کا علاج یہ ہے کہ مولد سوداء اور غلیظ اغذیہ سے پرہیز کرایا جائے نیز حرکات جسمانی سے بھی احتراز کرایا جائے بشرطیکہ ممکن ہو۔ ثقیل اور زیادہ دیر تک رہنے والی ادویہ لگائی جائیں اس پنڈلیوں کو سخت چیز پر رکھیں جبکہ وہ آرام کر رہا ہو۔ اس کے علاوہ فصد سے بقدر حاجت خون کا اخراج کیا جائے۔ پھر اصلاح کی تدبیر کے لئے منضج سوداء دیں جب یہ مادہ پوری طرح نضج پا جائے تو مسہل سوداء دیں۔ حبوب بہ نسبت جوشاندہ کے اس مقصد میں زیادہ مفید ہیں۔ اگر ممکن ہو تو جذب مادہ اور عضو سے اخراج کی تدبیر کریں۔ جب بدن کے تنقیہ پر وثوق حاصل ہو جائے تو عروق میں فصد کیا جائے اور بقدر حاجت خون کا اخراج کیا جائے۔ فصد کے وقت احتمال قوت کا بھی لحاظ رکھا جائے۔ فصد کے فصد دونوں پنڈلیاں جسم سے اوپر اٹھا کر رکھے جائیں اور اس پر حسب ذیل ضماد کیا جائے۔

نسخہ زرورد اقماع (پنکھڑیوں) سمیت، پھول کی پھلی، مازو سبز گلنار ہر ایک ایک جز سنبل نصف جز، زعفران نصف جز، خوب باریک پیس کر مطہر شراب میں جوش دیں پھر آب آس یا عرق گلاب ملا کر مقام مرض پر طلاً کیا جائے اور قدم سے لے کر پنڈلی، گھٹنے تک باندھ دیں۔ جب دونوں پنڈلیوں سے ضماد رفع کریں تو مقام مرض کو مذکورہ ادویہ کے جوشاندہ سے دھویا جائے اور اس پر زمانہ دراز تک اس کا نطول کیا جائے اس سے عروق اپنی سابقہ حالت پر لوٹ آئیں گی یا ان میں جو کچھ ہے خارج ہو جائے گا اور بتدریج اس کی اصلاح ہو جائے گی۔

داء الفیل ایک خبیث مرض ہے جب قرار پکڑ لے یعنی مزمن ہو جائے تو بہت کم علاج پذیر ہے۔ اگر ابتدائے مرض میں علاج کیا جائے تو شفا کا امکان ہوتا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ مریض کو مولد سوداء اشیاء اور غلیظہ سے پرہیز کرایا جائے پھر اگر ضرورت ہو تو فصد کرائیں اور بقدر حاجت

اور بقدر احتمال قوت خون کا اخراج کیا جائے۔ اس کے بعد مریض کو منضج سوداء اشیاء دیں مسہل سوداء سے تنقیہ کرائیں۔ پنڈلی کو اوپر باندھ دیں۔ اور مریض کو حرکت سے بچائیں۔ ممکن ہو تو، ورنہ کم از کم حرکت میں کمی کا مشورہ دیں۔ بعض مرتبہ مقئی ادویہ کے استعمال کے ذریعہ قے کرائی جائے اس سے پہلے ملطف ادویہ کا استعمال کیا جائے۔ اور مادہ کو خارج ہونے کے لئے تحریک دی جائے۔ اس مقصد کے لئے صبح سویرے گلقند کو عرق گاؤزبان میں جوش دے کر مل چھان کر شراب لیموں کا اضافہ کر کے دیں۔ غذاؤں میں مرغیوں کے مرق (پتلے شوربے جس میں روغن کم ہو) سادہ لیموں کے رس سے یا نارنگی کے رس سے ترش کر کے اور شلجم، ہلیون اور شومر[1] میں دیں۔

پھر اس کی پنڈلی پر جونک کئی جگہوں پر لگائی جائیں۔ یہ علاج اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک کہ بدن کا تنقیہ نہ ہو جائے۔ پھر دونوں پنڈلیوں کو اوپر اٹھا کر باندھے رکھیں اور حسب ذیل ضماد کریں۔

نسخہ تخم کرنب، تخم کرفس، نطرون، رماد الکرم (انگور کی لکڑی کی راکھ) ترمس، دقیق الباقلا (باقلا کا آٹا) اور بکری کی میگنیاں اور سکبینج مساوی الوزن لیں۔ سکبینج کو آب حلبہ یا آب کھجور میں حل کریں اور باقی ادویہ کو ملا کر گوندھ کر پنڈلی پر لگایا جائے اور ٹخنہ سے لے کر گھٹنہ تک مخصوص پٹی باندھ دی جائے۔

ایک اور نسخہ صبر، اقاقیا، مر، رامک[2]، عصارہ لحیتہ التیس تمام ادویہ کو باریک پیس کر مذکورہ آب میں گوندھ لیں اور مقام مرض پر لطوخ کریں اور پٹی باندھ دیں۔

ایک اور نسخہ بابونہ، اکلیل الملک، شبت مساوی الوزن، حلبہ ۲ جزء تمام ادویہ کو باریک پیس کر مذکورہ عصارہ جات میں جوش دیں اور ضماد کریں۔

یہ سب علاج اس وقت کے لئے ہے جبکہ داء الفیل ابتدائی درجہ میں ہو اور اگر اس کا امکان ہو کہ شفایابی حاصل ہو جائے گی تو فبہا ورنہ اسی حالت پر چھوڑ دیا جائے۔

---

[1] شومر۔ ایک نبات ہے جس کے دانے الائچی دانوں کی طرح ہوتے ہیں۔

[2] رامک۔ فارسی میں آرام دارو کہلاتی ہے ایک خوش بودار مرکب دوا ہے جو مفرح ہوتی ہے۔

اور بقدر احتمال قوت خون کا اخراج کیا جائے۔ اس کے بعد مریض کو منضج سوداء اشیاء دیں مسہل سوداء سے تنقیہ کرائیں۔ پنڈلی کو اوپر باندھ دیں۔ اور مریض کو حرکت سے بچائیں۔ ممکن ہو تو، ورنہ کم از کم حرکت میں کمی کا مشورہ دیں۔ بعض مرتبہ مقئی ادویہ کے استعمال کے ذریعہ قے کرائی جائے۔ اس سے پہلے ملطف ادویہ کا استعمال کیا جائے۔ اور مادہ کو خارج ہونے کے لئے تحریک دی جائے۔ اس مقصد کے لئے صبح سویرے گلقند کو عرق گاؤزبان میں جوش دے کر مل چھان کر شراب لیموں کا اضافہ کرکے دیں۔ غذاؤں میں مرغیوں کے مرق (پتلے شوربے جس میں روغن کم ہو) سادہ لیموں کے رس سے یا نارنگی کے رس سے ترش کرکے اور شلجم، ہلیون اور شوم[1] میں دیں۔

پھر اس کی پنڈلی پر جونک کئی جگہوں پر لگائی جائیں۔ یہ علاج اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک کہ بدن کا تنقیہ نہ ہو جائے۔ پھر دونوں پنڈلیوں کو اوپر اٹھا کر باندھے رکھیں اور حسب ذیل ضماد کریں۔

نسخہ تخم کرنب، تخم کرفس، نطرون، رماد الکرم (انگور کی لکڑی کی راکھ) نرمس، دقیق الباقلا (باقلا کا آٹا) اور بکری کی مینگنیاں اور سکبینج مساوی الوزن لیں۔ سکبینج کو آب حلبہ یا آب کھجور میں حل کریں اور باقی ادویہ کو ملا کر گوندھ کر پنڈلی پر لگایا جائے اور ٹخنہ سے لے کر گھٹنہ تک مخصوص پٹی باندھ دی جائے۔

ایک اور نسخہ صبر، اقاقیا، مر، رامک[2]، عصارہ لحیتہ التیس تمام ادویہ کو باریک پیس کر مذکورہ آب میں گوندھ لیں اور مقام مرض پر لطوخ کریں اور پٹی باندھ دیں۔

ایک اور نسخہ بابونہ، اکلیل الملک، شبت مساوی الوزن، حلبہ ۲ جزء تمام ادویہ کو باریک پیس کر مذکورہ عصارہ جات میں جوش دیں اور ضماد کریں۔

یہ سب علاج اس وقت کے لئے ہے جبکہ داء الفیل ابتدائی درجہ میں ہو اور اگر اس کا امکان ہو کہ شفایابی حاصل ہو جائے گی تو فبہا ورنہ اسی حالت پر چھوڑ دیا جائے۔

---

[1] شوم۔ ایک نبات ہے جس کے دانے الایچی دانوں کی طرح ہوتے ہیں۔

[2] رامک۔ فارسی میں آرام دارو کہلاتی ہے ایک خوشبودار مرکب دوا ہے جو مفرح ہوتی ہے۔

سولہواں مقالہ

ان امراض (اورام) کا علاج جوایک سے زیادہ مواد سے لاحق ہوتے ہیں

اس مقالہ کو دس[1] ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے

باب - ۱ ریح الشوکہ کا علاج

باب - ۲ داءالثعلب اور داءالحیہ کا علاج

باب - ۳ حزاز، سعفہ، قوبا اور حصف کا علاج

باب - ۴ جمرہ و شریٰ کا علاج

باب - ۵ سقیروس کا علاج

باب - ۶ ثالیل اور عرق مدنی کا علاج

باب - ۷ اورام غدد کا علاج

باب - ۸ آکلہ کا علاج

باب - ۹ جرب وحکہ کا علاج

باب - ۱۰ نفاطات اور نفاخات کا علاج

باب ۱

ریح الشوکہ کا علاج

پہلے بدن کا تنقیہ کرنا چاہیئے اس مقصد کے لئے مواد کا استفراغ کیا جائے اس کے پہلے منضجات مواد کا استعمال کریں۔ لیکن مسہل کا استعمال حسب مقدار مادہ اور حسب احتمال قوت ہونا چاہیئے۔ بعد تنقیہ مریض کو مفرحات میں اشربہ دیئے جائیں مثلاً شربت حماض، شربت سیب، شربت نیلوفر، شربت گلاب تازہ وغیرہ میں بعض مفرح عرقیات ملا کر دیئے جائیں۔ مریض کو شراب ریحانی اس سے پہلے باب میں مذکور عرقیات کے استعمال کی تائید کریں۔ بعض مفرح معاجین دیئے جائیں اور مزاج کی رعایت رکھیں۔ عضو سے مناسبت رکھنے والی ادویہ دی جائیں اگر مرض معمولی درجہ کا ہو تو عضو میں سحج (خراش) پیدا کی جائے یہاں تک کہ یہ حالت موضع سلیم (صحت مند جگہ) تک پہنچ جائے۔ اگر اس سے مقصود حاصل نہ ہو تو مکوائے شعبی سے ہڈی پر داغ اس مقام پر دیں جہاں کہ ہڈی میں فساد لاحق ہوا ہے۔ اس سے مقام کئی پر کھرنڈ جم جائے گا اور قشور نکلیں گے۔

حسب ذیل دوا ہڈی کو ریزہ ریزہ کر کے خارج کرتی ہے۔

نسخہ پوست زراوند، مدحرج، ایرسا، قشور لحا نیات الجاؤ شیر (جاؤ شیر کی لحاء یعنی ہوائی جڑوں کی پوست) قنبل محرق (کمیلہ سوختہ)، توبال النحاس، قشور الصنوبر (پوست صنوبر) ہر ایک دوا کو علیحدہ علیحدہ پیس کر چھان لیں۔ چھننی زیادہ باریک ہو پھر سب ادویہ کے سفوف کو اچھی طرح مخلوط کر لیں۔ پھر اس کو ہڈی پر ذرور کریں۔ تھوڑی تھوڑی مقدار میں ابتدا ہی سے ذرور سے ہڈی ٹوٹ کر خارج ہو جاتی ہے اگر اس سے غرض حاصل نہ ہو تو عمل جراحی سے ہڈی کو نکال دیا جائے اور لحم فاسد کو بھی کاٹ کر علیحدہ کر دیں۔ یہاں تک کہ ہڈی گوشت سے خالی ہو جائے۔ پھر آرے کی مدد سے جس کے دانت ابھرے ہوئے ہوں فاسد حصہ کو قطع کر دیا جائے اگر ہڈی کا فاسد حصہ مفاصل میں ہو تو وہاں سے بھی قطع کر کے نکالا جائے لیکن عظم الفخذ کے راس پر ہو یا عظم الورک پر

یا پشت کے مہروں پر تو اس صورت میں اس سے احتراز کریں۔ آرے سے کاٹنے کے بعد عضو کو روغن گل میں ڈبو دیا جائے پھر اس پر گوشت پیدا کرنے والی ادویہ لگائی جائیں۔
(ریح الشوکہ)[1]

---

[1] ریح الشوکہ۔ ایک مرض ہے جس میں تیز مادّہ ہڈی میں سرایت کر کے اس کو گلا دیتا ہے اور وہ ٹوٹ جاتی ہے۔

باب ۲

دائ الثعلب و دائ الحیہ کا علاج

اگر اس کا سبب حار مادہ ہو تو فصد قیفال کریں اور بقدر حاجت اور بقدر احتمال قوت خون کا اخراج کریں۔ اس کے بعد اگر صفراوی علامات واضح ہوں تو منضج صفرا دیں۔ منضج صفرا کے بارے میں پہلے بیان ہو چکا ہے اس کے بعد مسہل سے استفراغ کریں۔ تنقیہ بدن میں مبالغہ کریں پھر مریض کو ایسا اطریفل دیں جس کا عمل سقمونیا اور صبر کے اضافہ سے قوی کیا گیا ہو۔ اس کے بعد اگر سر کا تنقیہ مکمل ہو جانے کا وثوق ہو جائے تو متواتر طور پر بار بار جونک لگائی جائے اور اس دوران لطیف گوشت انار دانہ سے ترش کر کے دیں اگر طبیعت میں توقف ہو تو حقنہ لینہ دیا جائے اس کے بعد مقامی طور پر ادویہ لگائی جائیں۔ مریض کو حمام کی مداومت کی تاکید کریں اور روزانہ سر کو جوشاندہ خطمی سے دھوتے رہنے کا حکم دیں۔ عدس، چنا اور باقلا کے آٹے سے رگڑ کر سر کی جلد کا خوب تنقیہ کیا جائے نیز کھردرے کپڑے سے سر کی جلد کو رگڑنے سے مسامات کھل جاتے ہیں۔ اور بخارات بآسانی سے خارج ہو سکتے ہیں۔ حمام سے نکلنے کے بعد یہ طلاء لگایا جائے۔

نسخہ طلاء پوست ریٹھہ سوختہ، بادام تلخ و بادام شیریں، حب بان محرق ہر ایک ۰۔۷ گرام، شیح محرق، زبد البحر (سمندر جھاگ) ہر ایک ۵ر۱۷ گرام۔ سب ادویہ کو خوب باریک پیس لیں اور روغن بنفشہ ملا کر سر کی جلد پر طلاء کریں۔

دوسرا نسخہ چوہے کی مینگنی ۳۵ گرام، گنّے کا چھلکا جلایا ہوا ۷۰ گرام جو سوختہ اور حضض (رسوت) ہر ایک ۷۰ گرام، شیح محرق اور زبد البحر ہر ایک ۵ر۱۷ گرام سب ادویہ کو باریک پیس لیں اور روغن آس میں ملا کر سر کی جلد پر لطوخ کریں۔

ایک اور نسخہ سرو کے پتوں کی راکھ اور انگور کے پتوں کی راکھ ہر ایک ۳۵ گرام مغز تخم خیارین اور مغز خربوزہ ہر ایک ۵ر۱۷ گرام ان سب ادویہ کو خوب باریک پیس کر روغن بادام شیریں جس میں گل بنفشہ بسائے گئے ہوں

ملاکر سر کی جلد پر لطوخ کریں۔

ایک اور نسخہ حب الخضرا[1] اور حب الغار دونوں جلائے ہوئے ہر ایک ۳۵ گرام باریک پیس کر روغن بان میں ملاکر سر کی جلد پر لطوخ کیا جائے۔

ایک اور نسخہ غالیہ[2] روغن بان میں پگھلا کر سر کی جلد پر لطوخ کریں۔

ایک اور نسخہ ورق صفصاف[3] برگ کنجد اور برگ نیم سکھا کو باریک چھان لیں ان میں سے ہر ایک ۷۰ گرام لے کر بیج کنجد کے خیسانده میں ملالیں اور بالوں پر لگائیں خاص طور پر حمام کے اندر سر کی جلد پر۔ حمام سے نکلنے کے بعد بھی اس کا طلا کیا جائے کچھ دن متواتر اس کے لگاتے رہنے اور پابندی سے حمام کرنے اور سر کو مذکورہ جوشاندوں سے روزانہ دھوتے رہنے مجفف اور مسخن غذاؤں کے استعمال سے نیز حرکات جسمانی اور زیادہ غصہ سے بچنے سے سر میں بال اگتے ہیں۔

اور اگر اس کا سبب مادہ سوداویہ ہے تو ان کی علامات کی طرف توجہ دی جائے۔ اگر غلبہ دم کی علامات ہو تو فصد کریں اور بقدر حاجت اور بقدر احتمال قوت خون کا اخراج کریں اگر بچہ ہو تو دونوں پنڈلیوں پر محاجم کریں اور خون کا اخراج فصد کی طرح یعنی حاجت اور برداشت کا خیال رکھ کر کیا جائے اس کے بعد منضج سودا ادویہ دیں۔ اگر علامات دموی ظاہر نہ ہوں تو ابتدا ہی سے منضج سودا دے سکتے ہیں۔ منضج سودا کی تفصیل تو پہلے آچکی ہے۔ اس کے بعد اطریفل مقوی، جمرا رمنی، لاجورد اور ایان کے ساتھ دیں ان ادویہ کی مقدار حسب قوت مریض مقرر کی جائے اس میں مادہ کی مقدار کا بھی لحاظ رکھا جائے۔

مریض کو مولد سودا اغذیہ مثلاً عدس (مسور)، کرنب بڑی بکری کے گوشت اور گائے کے گوشت سے پرہیز کرائیں۔ غذا میں چکنے شوربے لطیف گوشت سے تیار کئے ہوئے اور نارنگی کے رس سے ترش کئے ہوئے دیں۔ اس کے بعد قارورہ کا معائنہ کیا جائے۔ اگر امتلاء سودا کی علامت ظاہر ہو تو منضج دیں پھر استفراغ کی تدبیر کریں۔ اس کے بعد اطریفل

---

[1] حب الخضرا۔ بطم کے دانے (پھل) ہیں۔ (کتاب الحشائش)

[2] غالیہ۔ ایک خوشبودار مرکب دوا ہے جو چہرہ وغیرہ پر ملنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

[3] ورق صفصاف برگ بید سعید سادہ کو کہتے ہیں۔

مذکور دیں ۔ اطریفل روزانہ رات سوتے وقت پابندی سے استعمال کی ہدایات کریں ۔لیکن سونے کے وقت ہی استعمال کریں ۔اگر طبیعت میں توقف لاحق ہو تو حقنہ ملینہ دیا جائے ۔ جب بدن کے مکمل تنقیہ پر وثوق حاصل ہو جائے تو حسب ذیل غرغرہ استعمال کرائیں ۔

نسخہ غرغرہ عرق سوس مجرود مرضوض (اصل السوس) مفرداً (کچلی ہوئی) ۵ر۱۷ گرام گاؤزبان اور ترنج کی پتیاں ہر ایک ۱۰ عدد پانی میں جوش دے کر اور صاف کر کے سکنجبین سادہ ۳۵ گرام، ایارج فیقرا ۵ر۴ گرام کا اضافہ کریں ۔اس کا غرغرہ صبح سویرے کریں چند دن تک اس کا استعمال متواتر کرتے رہیں ۔

جب سر سے مواد کا مکمل استفراغ ہو جائے اور تنقیہ کے بارے میں وثوق حاصل ہو جائے تو جونک لگائی جائے اور اس کا بدل یہ ہے کہ سر کی جلد سے مادہ کے جذب کرنے کے لئے تدابیر اختیار کریں (یعنی جاذب ادویہ اس پر ضماد کریں) پھر سر کی جلد پر ریچھ کی چربی یا بجھیڑ کی چربی یا شحم ضبع[ا] یا شیر کی چربی لگائیں ۔ بہتر پرانی چربی ہے کیوں کہ اس میں منفعت بڑھ جاتی ہے ۔ اگر ان چربیوں میں قوت تسخین کم ہو تو مغز بادام شیریں گل بنفشہ میں بسائے ہوئے ساتھ ملالیں ۔اگر اس سے بھی مرض کم نہ ہو تو موخرالذکر دوا مفرداً استعمال کریں اور سر کو جوشاندۂ حلبہ یا جوشاندۂ تخم کتان وخطمی سے دھوئیں پھر اس پر مذکورہ دوا دوبارہ لگائی جائے اگر اس سے بھی فائدہ نہ ہو تو سر پر گائے کا مرارہ یا بھیڑ کا مرارہ پیس کر طلا کریں ۔ اگر اس سے بھی فائدہ نہ ہو رہا ہو تو عاقرقرحا اور اورمویزج (تخم مویز) جلا کر ہر ایک ۷۰ گرام لیں اور اس میں بورۂ ارمنی ۵ر۱۷ گرام ملا کر باریک پیس لیں اور روغن بان تازہ مکھن ملا کر سر پر لطوخ کریں یہ دوا پابندی سے لگانے کا حکم دیں ۔ قدرت خداوندی سے بال اگ آئیں گے اگر اس کا سبب بلغم ہو تو منضج بلغم دینے کے بعد بلغم کا استفراغ کرائیں ۔مسہل بلغم کا استعمال اس وقت تک نہ کریں جب تک کہ قارورہ میں نضج کی علامات ظاہر نہ ہوں مسہلات کا استعمال باربار کرائیں ۔یہاں تک کہ مکمل تنقیہ ہو جائے اس کے بعد حسب ذیل صورت میں اطریفل دیں ۔

اطریفل صغیر ۷ گرام ، ایارج ۵ر۴ گرام ، غاریقون ۵ر۳ گرام، سورنجان اور ہلیلہ کابلی ہر ایک ۴۵ر۱ گرام، شحم حنظل اور حب نیل ہر ایک ۴۶۹ ملی گرام، سقمونیا اور کتیرا ہر ایک ۴۳۰ ملی گرام اس اطریفل کو ہر شب یا دو راتوں کے وقفہ سے استعمال کریں اور مریض کو مولد

[ا] ضبع ۔ شعایا کا شیر ۔اس کو چرخ بھی کہتے ہیں

بلغم اشیائے سے پرہیز کرائیں۔ جب بدن کا اور خصوصًا سر کا مکمل تنقیہ ہوجائے تو حسب ذیل غرغرہ استعمال کرائیں۔

عود صلیب ۱۴ گرام، سورنجان ۱۰.۵ گرام، اسطوخودوس ۱۴ گرام، کشمش منقی ۲۰ دانے، تخم کرفس، بادیان، انیسون (سب ادویہ پانی میں کوٹی ہوئیں) ہر ایک ۱۰.۵ گرام، حلبہ مرضوضہ، کشمش کو ہی ان ادویہ کو ۸۱۶ ملی لیٹر پانی میں جوش دیں یہاں تک کہ نصف پانی رہ جائے اور مل کر صاف کرکے شربت سکنجبین عنصلی اور شربت بزوری نیم گرم دن میں دو مرتبہ یا بار بار قبل غذا دیں اور منہ میں ایک گھنٹہ تک پکڑے رہنے کی ہدایت کریں اس کے بعد غرغرہ کرکے باہر نکال دیں۔ صبح سویرے ۵ مرتبہ اور سوتے وقت ۵ مرتبہ غرغرہ کریں

اگر اس سے سر میں موجود بلغم خارج ہوجائے تو سر کی جلد پر مالش کریں یہاں تک کہ سرخ ہوجائے۔ پھر اس پر حسب ذیل طلاء کریں

نسخہ حب البان[1]، حب محلب[2] دونوں جلائے ہوئے ہر ایک ۳۵ گرام، شیح ارمنی محرق ۱۷.۵ گرام، حب الخضرا ۳۵ گرام خوب باریک پیس کر روغن چنبیلی ملا لیں اور سر پر لطوخ کریں۔ ۲ دن اسی طرح لگائے رکھیں پھر آب چقندر سے دھوئیں یا اس پانی سے جس میں بورہ ارمنی یا نمک ملایا گیا ہو دھوئیں۔

ایک اور نسخہ زفت ۳۵ گرام، زبد البحر (سمندر جھاگ) ۳۵ گرام، بورہ ارمنی ۳۵ گرام، خردل ۳۵ گرام سب کو باریک پیس لیں اور زفت کو روغن میں پگھلا کر سب ادویہ کے سفوف کو ملالیں اور سر پر لطوخ کریں۔ دن لگا رہنے کے بعد پانی اور نمک سے حمام میں سر کو دھوئیں

ایک اور نسخہ مویز ج، مامیران، خربق ابیض و خربق اسود ہر ایک ۳۵ گرام باریک پیس لیں اور روغن غار یا روغن کدو ملا کر مقامی طور پر لطوخ کریں۔ لطوخ سے قبل حمام میں اس پانی سے جس میں بورۂ ارمنی یا نمک ملایا گیا ہو مریض کے سر کو دھو دیا جائے پھر پہلے ذکر کئے ہوئے پانی سے دھوئیں۔

---

[1] حب البان۔ تخم یکائن کو کہتے ہیں۔
[2] حب محلب۔ ایک میوہ ہے جو پیوند یم بھی کہلاتا ہے اس کا شمار افادیہ میں ہوتا ہے۔ قوی جالی اور محلل ہے۔

سر پر مقامی طور پر چربیاں بھی لگائی جائیں۔ کوشش اس بات کی کریں کہ یہ چربیاں زیادہ سے زیادہ پرانی ہوں اگر سر کی جلد اس سے سرخ نہ ہو تو قارورہ کا معائینہ کریں اگر قارورہ میں ثقل (رسوب) ہو تو استفراغ کریں اس مقصد کے لئے مسہل بلغم ادویہ جن کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں استعمال کی جائیں ۔ اس کے بعد مریض کو اطریفل دیں پھر حسب ذیل غرغرہ کا استعمال کریں

نسخہ غرغرہ مویزج ، سورنجان ہر ایک ۱۴ گرام ، بابونہ واکلیل الملک ہر ایک ۲۴ گرام، حلبہ مرضوضہ (پسی ہوئی میتھی) ۳۵ گرام پانی میں جوش دے کر صاف کر کے ۱۰۵ گرام سکنجبین عنصلی اور ایارج فیقرا ۷ گرام کا اضافہ کر کے ہر روز غرغرہ کرائیں جیسا کہ ہم نے پہلے بھی ذکر کیا ہے پھر سر کی جلد کے بالوں کو حمام میں استرہ سے مونڈیں پھر سر کی جلد پر لہسن یا پیاز دشتی کا طلاء کیا جائے یا حسب ذیل طلاء کریں

نسخہ طلاء فرفیون ۵ر۱۰ گرام ، ثافسیا ۵ر۱۰ گرام ، ذراریح سرا ور پروں کو دور کئے ہوئے ۵ر۱۰ گرام ، مشک ۱۲۵ ملی گرام ، خردل ۵ر۱۰ گرام لے کر سب کو اچھی طرح پیس لیں اور روغن بان ملا کر دو دن تک رکھ چھوڑیں اگر زخم پڑ جائے تو ایک دن استعمال کریں اور ایک دن نہ استعمال کریں ۔ جس دن اس کا استعمال نہ کریں روغن گل میں موم پگھلا کر سفیدہ ملا کر یا تازہ مکھن یا بطخ کی چربی یا مرغی کی چربی لگائیں ۔ کہا جاتا ہے کہ اگر مکھیوں کے سر سے سر کی جلد پر مالش کی جائے تو داء الثعلب میں بال اگ آتے ہیں ۔

ایک اور نسخہ طلاء رؤوس الفار ، روغن گل کہنہ میں ملا کر جوش دیں یہاں تک کہ جل جائیں اور ہاون میں خوب باریک پیس لیں سر پر اس کا لطوخ کریں لطوخ سے پہلے حمام میں سر کو بیریوں کے پانی میں آب چقندر اور آب قرنفل اور نمک و بورہ ارمنی ہر ایک ۳۵ گرام ، خردل ۵ر۱۷ گرام ملا کر دھوئیں ۔ بغیر تنقیہ کئے اس لطوخ کو نہ استعمال کیا جائے ورنہ مرض اور بھی بڑھ جائے گا ۔

تین باتوں کا ذکر ہم یہاں کرنا مناسب سمجھتے ہیں گو وہ اس کتاب کی غرض و غایت سے خارج ہے ۔

۱ ۔ بالوں کی پیدائش میں رکاوٹ پیدا کرنے والے اسباب ۔
۲ ۔ بالوں کے رنگ میں تبدیلی پیدا کرنے والے اسباب ۔
۳ ۔ بالوں کو طول میں بڑھانے والے سطح پر اگانے اور پھیلانے والے اسباب ۔

(۱) پہلی غرض کے لئے اطباء کہتے ہیں کہ بالوں کے اگنے سے پہلے مقامی طور پر موسمی مینڈک

کا خون لگایا جائے یا کچھوے کا خون یا اس کا دماغ یا اونٹ کا خصیہ یا وہ روغن جس میں عصایہ[1] جوش دیا گیا ہو یا ایسا تیل جس میں قنفذ[2] جوش دیا گیا ہو یا اجوائن خراسانی کے پودے کے عصارہ میں افیون پگھلا کر لگائیں۔ ان سے بال بانو اگتے ہی نہیں یا اگر اگ گئے ہوں تو گر جاتے ہیں۔ یا تو مذکورہ بالا ادویہ طلاء کریں یا حسب ذیل نسخہ طلاء کیا جائے۔

نسخہ طلاء صدف مروارید سوختہ، بورق احمر، مردار سنگ مساوی الوزن باریک پیس کر پانی میں گوندھ کر مقام مرض پر لطوخ کیا جائے۔

حسب ذیل لطوخ بالوں کو مونڈتا ہے۔

بجھا ہوا چونا، ہڑتال ہر ایک ایک حصہ، صبر سقوطری چوتھائی حصہ تمام ادویہ کو پانی میں جوش دیں۔ پھر ٹھنڈا کر کے بالوں کی جگہ لطوخ کیا جائے یہ نسخہ ایک گھنٹہ میں بالوں کو مونڈ دے گا۔

(۲) دوسری بات یعنی بالوں کے رنگ میں سفیدی وقت سے پہلے ظاہر ہو تو بلغم کا استفراغ کیا جائے۔ غذاؤں میں چربی دار گوشت تشویہ کر کے شوربا بنا کر اور گرم مصالحوں کے ساتھ پکا کر دیں۔ ترکاریوں میں شلجم شوم[3]، کرفس اور پودینہ دیئے جائیں۔ پھلوں کا استعمال کم ہو۔ دودھ مچھلی اور اغذیہ غلیظہ مثلاً عصائد[4] اور ہریسہ سے پرہیز کرائیں۔ نیز فصد کی کثرت اور زیادہ نشہ اور کثرت جماع سے احتراز کرائیں۔ کافور اور عرق گلاب کے سونگھنے سے بھی بچائیں۔ عرق گلاب کے سر پر چھڑکنے سے بھی منع کریں روغن چنبیلی کے لگانے سے بھی روک دیں سفید بال کے مونڈنے یا اکھاڑنے سے بھی منع کریں کیوں کہ اس سے بڑھاپا اور بڑھتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بال کے اکھاڑے ہوئے مقام پر ضعف پیدا ہو جاتا ہے بقے کروائیں۔ اطریفل جو ایارج سے قوی کیا گیا ہو دیں۔ گرم معجونوں کا استعمال عرصہ دراز تک کرائیں۔ مثلاً معجون فلاسفہ، مربائے زنجبیل، تریاق کبیر اور مثرودیطوس، ہلکے درجے کی شراب ریحانی اور سرخ رنگ کی پانی شراب مناسب مقدار میں دیں

(۳) بالوں کو لمبے کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ ایسے لطوخ لگائے جائیں جو اس کے مزاج کی حفاظت

---

[1] عصایہ۔ شتر خار یا اونٹ کا کٹارا۔

[2] قنفذ۔ مشہور حیوان ہے۔ (معتمد) بری، جبلی اور بحری تین قسم کا ہوتا ہے۔ بحری دراصل مچھلی کی قسم ہوتی ہے (القالون) یہ ساہی کہلاتا ہے۔

[3] شوم: ایک نبات ہے جس کے تخم الایچی دانے جیسے ہوتے ہیں

[4] عصائد۔ عصیدہ کی جمع ہے ایک قسم کا کھانا ہے جو گھی اور آٹا ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔

کریں اور بالوں کی جڑ کے اطراف چپکنے والے مادوں کو تحلیل کر سکیں مثلاً قطران جو قوام میں رقیق ہو یہ دواً بال پر چار گھنٹوں تک رکھ چھوڑی جاتی ہے پھر حمام کے اندر نمک حل کئے ہوئے پانی سے دھویا جاتا ہے اور زفت رطب کا طلاً کیا جاتا ہے پھر اس کو بھی مذکورہ طریقہ پر دھویا جاتا ہے یا روغن قسط چند گھنٹوں کے لئے لگا کر چھوڑا جاتا ہے پھر مذکورہ طریقہ پر دھویا جاتا ہے۔

اسی طرح روغن بان، روغن شونیز اور روغن خردل کی تدہین سے فائدہ ہوتا ہے ان کے تخم کو خوب باریک کوٹ کر اور پانی میں جوش دے کر جیساکہ کنجد سے روغن نکالا جاتا ہے ان سے بھی روغن نکالتے ہیں۔ زیتون بری سے حاصل کئے ہوئے روغن کی سر پر تدہین بڑھاپے کو روکتی ہے یا تین اقساط[1] کچے زیتون کے تیل میں ۵ر۴۲ گرام سنبل اور ۵ر۱۷ گرام، اظفار الطیب ۵ر۱۷ گرام، فقاح الاذخر ۵ر۱۷ گرام نمک حل کئے ہوئے پانی میں جوش دیں یہاں تک کہ سب ادویہ نرم ہو جائیں پھر اس پانی میں کچے زیتون کا تیل ڈیڑھ قسط[2] اقاقیا پرانی شراب میں پگھلایا ہوا ۳۵ گرام ملکی آگ پر گرم کریں یہاں تک کہ شراب اڑ جائے۔ اور روغن باقی رہ جائے اس کو بالوں پر تدہین کیا جائے۔ چند گھنٹے لگائے رکھنے کے بعد خطمی کے خوشاندہ سے دھویا جائے۔

ایک اور نسخہ سعد، سلیخہ، سنبل، شونیز، قرنقل، شحم حنظل، قسط، عوم خام، فقاح الاذخر، قصب الزیرہ، ہر ایک ۳۵ گرام باریک کوٹ لیں اور عصارہ شحم حنظل سبز ۸۱۶ ملی لیٹر میں خیساندہ کرلیں اگر یہ موجود نہ ہو تو جاوتری ۸۱۶ گرام کچے زیتون کا تیل ۸۱۶ ملی لیٹر مذکورہ روغنوں میں کوئی روغن ملکی آنچ پر پکائیں یہاں تک کہ پانی اڑ جائے اور روغن باقی رہ جائے اس کو بالوں پر لگایا جائے کچھ گھنٹے لگائے رکھنے کے بعد مذکورہ طریقہ پر دھودیں۔

ایک اور نسخہ ہلیلہ سیاہ، آملہ، مازو ہر ایک ۳۵ گرام، لاذن ۷۰ گرام، برگ آس دحب الآس ہر ایک ۱۰۵ گرام باریک پیس کر سبز رنگ کی جاوتری کے پانی ۳۵۰ ملی لیٹر میں جوش دیں یہاں تک کہ پانی اڑ جائے اور روغن باقی رہ جائے۔ چار دن

---

[1] اقساط۔ قسط کی جمع ہے جو نصف صاع کے مساوی ہوتا ہے جو حجاز میں ڈھائی سیر (۴ر۲ کلوگرام) اور عراق میں ۴ سیر (۸۴ر۳ کلوگرام) کا سمجھا جاتا ہے

[2] قسط ۴ر۲ کلوگرام حجازی پیمانے کے اعتبار سے اور ۸۴ر۳ کلوگرام عراقی پیمانے کے اعتبار سے

اس میں ادویہ کو بھگوئے ہوئے رکھیں اور اس کے بعد استعمال کریں ۔

ایک اور نسخہ اقاقیا، حلبہ، مازو، بزر البنج، کشنیز، سنبل، لاذن، عصارہ، جاوتری عصارہ شقائق النعمان، خبث الحدید، نحاس المحرق، شب اسود سب ادویہ کو باریک پیس لیں پھر مذکورہ عصارات میں بھگودیں اور قرص بنالیں اور خشک کرنے کے بعد مہینے میں تین مرتبہ طلاءً استعمال کریں۔ پھر دوبارہ سفوف بنالیں اور آملہ کے پانی میں یا آس کے پانی میں بھگو کر بالوں پر طلا کریں ۔

خضاب جو بالوں کو سیاہ کرتا ہے شیشہ (کانچ) کی بوتل میں کچھ زیتون کا تیل بھر دیں اور آخروٹ کی جڑ (عرق) کی ایک شاخ کاٹ کر اس کی تہہ میں بھگودیں موسم بہار کے شروع میں بوتل کے منہ میں ڈاٹ لگا دیں اور وسط سرما تک رکھ چھوڑیں موسم بہار کی ابتداء میں جڑ (عرق) روغن کو جذب کر لیتا ہے اور موسم سرما کے وسط میں خارج کر دیتا ہے بوتل کو دھوپ میں ۲۰ دن تک لٹکا دیں پھر یہ تیل بالوں پر لگایا جائے اس سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں ۔

ایک اور نسخہ خضاب وسمہ ہندیہ[۲]، حنا ہر ایک ایک حصہ، لوہے کا برادہ عمدہ قسم کا اور خبث الحدید خوب باریک پسا ہوا۔ ہر ایک نصف حصہ سماق کے خیساندہ میں یا آب آنار ترش یا آب قشور الجوز الاخضر (سبز جاوتری کے پانی) میں بھگودیں۔ بالوں پر مہندی لگانے کے بعد یہ خضاب لگا دیں جب بال خوب سرخ ہو جائیں تو خطمی کے جوشاندہ سے دھودیں۔

خضاب کا ایک اور نسخہ مازو کو مٹی کے برتن میں اچھی طرح سوختہ کر لیں اسے ۷۰ گرام لے کر تانبہ سوختہ ۳۵ گرام، پھٹکری ۷ گرام ملح اندارانی ۵ر۳ گرام ملا کر باریک پیس لیں اور آس کے پانی کے ساتھ بالوں پر خضاب کریں اس میں وسمہ ہندیہ اور حنا ہر ایک ۳۵ گرام ملا لیا جائے تو بال بہت زیادہ سیاہ ہو جاتے ہیں

---

[۱] فارسی میں گل لالہ اور ہندی و اردو میں مالنسی کہلاتا ہے اس کے پھول دن کے مختلف حصوں میں اپنے رنگ (سفید، زرد، سرخ) بدلتے ہیں۔

[۲] وسمہ ہندیہ۔ نیل کے پتے۔

خضاب کا ایک اور نسخہ ان بجھا چونا، مرتک[1] ہر ایک ۷۰ گرام مرتک کو باریک پیس کر چونا ملا دیں۔ چھ گنا پانی میں تین دن کے لئے بھگو دیں اور دھوپ میں رکھ دیں۔ روزانہ تین مرتبہ ہلاتے رہیں پھر صاف کر کے اون بھگو کر دیکھیں اگر وہ سیاہ ہو جائے تو بہتر ورنہ مرتک دوبارہ بھگو دیں جب سیاہ ہو جائے تو پانی میں وسمہ اور حنا گوندھ کر بالوں پر خضاب کریں۔ بال بے انتہا سیاہ ہو جائیں گے۔

ایک اور خضاب بال کی انتہائی سیاہی چھ ماہ تک اس نسخہ سے قائم رہتی ہے اگر اس کی تیاری اچھی ہو تو ایک سال تک بھی اس کی سیاہی باقی رہ سکتی ہے اس نسخہ کو ہاتھ سے نہ لگائیں بلکہ ہاتھ پر چمڑے کا دستانہ پہن کر لگایا جائے کیوں کہ یہ ہاتھ کو بے انتہا سیاہ کر دیتا ہے چہرے کی جلد پر بھی اس کا کوئی ذرہ نہ پڑے کیوں کہ وہ بھی سیاہ ہو جائے گا۔ جب چہرے پر اس کا کوئی ذرہ لگ جائے تو فوراً ہی حلبہ اور کشنیز کے پانی سے دھویا جائے۔ ۱۵ دن تک مسلسل دھونے کے بعد اس کا رنگ چھوٹتا ہے۔ دھونے کے لئے لکڑی مسواک کی مانند لے کر مذکورہ آب میں بھگو کر بالوں کی جڑ کے قریب کی جلد دھوئی جائے اس خضاب کا نسخہ حسب ذیل ہے۔

خضاب کا نسخہ کچے زیتون کا تیل ۳۵ گرام، شقائق النعمان ۷۰ اگرام تیل کو وسیع منہ والے برتن میں لے کر اس میں شقائق النعمان کے پھول ڈالتے جائیں اور برتن کا منہ بند کر کے اس پر چونا کی تہہ لگا دی جائے۔ جب خشک ہو جائے تو اس کو گوبر میں ۴۰ دن کے لئے دفن کیا جائے پھر نکال کر تیل کو چھان لیں اور شقائق کو اچھی طرح نچوڑ لیں اور تیل پر مساوی الوزن سرکہ انگوری ڈالا جائے پھر ۱۱ عدد مازو لے کر روغن میں جوش دیں اگر مذکورہ تیل ہی میں جوش دیں تو زیادہ اچھا ہے پھر خوب باریک کوٹ لیں اور روغن کو سرکہ میں ملا لیں۔ مردار سنگ ۶۳۰ گرام اور زاج قبرص ۶۷ر۵ گرام عدس ۹ گرام باریک کوٹ کر چھان لیں اور سرکہ اور روغن ملا لیں اور ہلکی آگ پر رکھ کر جوش دیں۔ یہاں تک کہ سرکہ اڑ جائے اور روغن باقی رہ جائے۔ پھر اس کے ثقل کو علیحدہ کر کے برتن میں محفوظ کر لیا جائے۔ بالوں پر خضاب کرنے کے بعد چقندر کے پتہ کو خضاب پر باندھیں صبح ہونے کے بعد بالوں پر خضاب کے اوپر جو کا آٹا یا گیہوں کا آٹا لگائیں۔

---

[1] مرتک - مردار سنگ

یہاں تک کہ دوا بالوں میں اچھی طرح جذب ہو جائے پھر حمام کرایا جائے۔ حمام سے نکلنے سے پہلے اور نکلنے کے بعد کسی قدر روغن لگا دیا جائے اور روغن گل غالیہ و عنبر اور کم مقدار میں حب الکاذی ملا ہونا چاہیئے۔ دھونے کا طریقہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

ایک اور نسخہ جو بالوں کو کوے کے پر کے مانند سیاہ کرتا ہے۔ رصاص (رانگہ) کی صراحی تنگ منہ والی لے کر ۴۱ علقہ[1] (جس سے زخموں کے کھرنڈ گرائے جاتے ہیں) روغن زیتون مغسول کے ساتھ ڈالیں اور صراحی کا منہ مضبوطی سے بند کر دیں اور گوبر میں ۴۰ دن دفن رکھیں پھر وہاں سے نکال مسواک کے مشابہ لکڑی کا برش ڈبوئیں اور بالوں کو لگائے جائیں۔ اس سے بال بالکل سیاہ ہو جائیں گے

نسخہ خضاب جو بالوں کو سرخ کرتا ہے ترمس مقشور ۳۵ گرام، مر ۵ر۱۷ گرام، ملح الدباغین ۵ر۱۰ گرام، شراب کی دردی مجفف و مشوی ۵ر۱۰ گرام خوب باریک پیس لیں اور گرم حالت میں چھوڑے رکھیں پھر انگور کی لکڑی کی راکھ لے کر اس پر پانی ڈالیں اور ایک دن کے لئے رکھ چھوڑیں پھر صاف کر کے ادویہ مذکورہ کو گوندھ کر خضاب کریں اور ایک رات کے لئے رکھ چھوڑیں پھر دھو کر دوبارہ لگائیں اس سے بال سرخ ہو جائیں گے۔

خضاب جو بالوں کو سفید کرتا ہے ذرق الخطاطیف (چمگادڑ کی بیٹ)، ماش، تخم مولی گل نسرین مجفف کبریت اور فلاع الکبر مجفف کوٹ کر گائے کا مرارہ اور سرکہ انگوری ملا کر بالوں پر خضاب کیا جائے۔ خضاب سے پہلے گندھک کی دھونی دی جائے اس عمل کو چند بار دہرایا جائے۔ جب بال سفید ہو جائیں تو روغن چنبیلی لگایا جائے۔

حسب ذیل روغن بالوں کو طول میں بڑھاتا اور جلد اگاتا ہے انڈے کا چھلکا توڑ کر زردی نکال لی جائے اور اس کو لوہے کے توے میں رکھ کر ہلکی آگ پر گرم کیا جائے تلے ہوئے حصے کو ایک طرف سے دبایا جائے اس کے بعد روغن گل کو الگ کر لیا جائے اور اس کی بالوں پر تدہین کی جائے اس سے بال لمبے ہوتے ہیں۔

---

[1] علقہ۔ جونکیں

دوسرا نسخہ جو بالوں کو لانبا کرتا ہے جو عمدہ و مقشر لے کر پانی میں بھگو دیں یہاں تک کہ اچھی طرح بھیگ جائیں پھر اس کا عصارہ حاصل کر کے نشاستہ بنا لیں اس میں لاذن اور آملہ ہر ایک ۵ء۷ ا گرام اور روغن بان سب ادویہ کے مجموعہ کے ہم وزن لے کر ہلکی آگ پر جوش دیں یہاں تک کہ پانی اڑ جائے اس سے بالوں کی تدہین کی جائے اور تدہین کا عمل بار بار کریں۔

خضاب جو بالوں کو مضبوطی سے جماتا ہے لعاب اسپغول، لعاب تخم کتان، لعاب بہدانہ لعاب حلبہ ہر ایک ایک جزء اور کنجد (تل) کے خشک پتے نصف جزء لے کر پتوں کو کوٹ لیں اور لعابات ملا لیں اور سب کو خطمی کے جوشاندے میں ملا کر سر پر لگائیں۔

خضاب جو بالوں کو گھنگریالے بناتا ہے ان بجھا چونا ایک جزء، آملہ، مرتک (مردار سنگ) مازوئے سبز ہر ایک دو جزء سب ادویہ کو خوب باریک کوٹ لیں اور آس کے پانی میں بھگو دیں اور بالوں پر اس کا طلاء کریں۔ اس حال میں تین دن کے لئے رکھ چھوڑیں پھر دھو کر روغن گل کی تدہین کریں۔

یہ چند نسخہ جات تھے جن کو ہم نے مضمون سے متعلق نہ ہونے کے باوجود ذکر کر دیا ہے۔

باب ۳

حزاز[1]، سعفہ[2]، حصف[3] اور قوبا[4] کا علاج
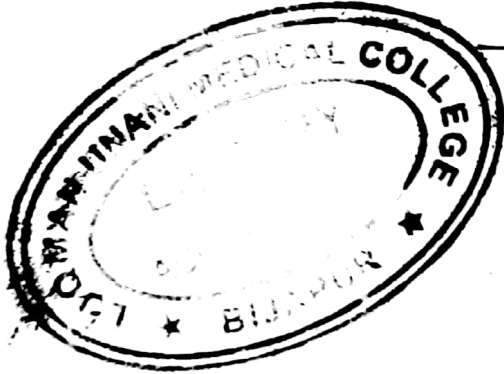
اگر حزاز کا سبب بلغم ہو تو مریض کو مولد بلغم اشیائے سے پرہیز کرائیں۔ پھر منضج کے بعد مسہل دیں۔ ان ادویہ کے بارے میں پہلے بیان ہو چکا ہے۔ سر کے تنقیہ میں مبالغہ کیا جائے اس مقصد کے لئے ایارج استعمال کئے جائیں پھر اطریفل مقوی دیں۔ جب بدن اور خاص طور پر سر کے تنقیہ پر وثوق حاصل ہو جائے تو مقامی طور پر ادویہ استعمال کی جائیں۔ اس مقصد کے لئے مریض کو ہدایت کریں کہ روزانہ پابندی کے ساتھ حمام کرے اور سر کو بیری بھگوئے پانی سے یا چقندر کے پانی پر بورۂ ارمنی ملا کر دھوئے۔ یا چنا اور باقلا جوش دے کر جب یہ گل جائیں تو اس میں بقدر حاجت بیری کے پتوں کا اضافہ کریں اور اس سے سر کو دھویا جائے۔ یا گائے کا مرارہ سرکہ انگوری مرتکز میں پگھلا کر حلبہ، ترمس اور چنا کا آٹا ہر ایک ۱۰۵ گرام بورۂ ارمنی ۳۵ گرام باریک پیس کر ساری ادویہ کو بھگو دیں اور حمام میں بیری یا چقندر کے پانی سے دھو کر دوا لگائی جائے۔ یا گل قیمولیا (کھریا مٹی) میں بھگو کر سر کو دھونے کے بعد لگائیں۔

مویز ۳۵ گرام، چنا کا آٹا ۳۵ گرام پرانی شراب کی دردی خشک کردہ ۱۰۵ گرام کبریت ۳۵ گرام باریک پیس کر (بچہ جو ابھی جوان نہ ہوا ہو) کے پیشاب میں یا اونٹ کے پیشاب میں بھگو کر

---

[1] حزاز۔ بفا [2] سعفہ۔ گنج

[3] حصف۔ چھوٹی چھوٹی کانٹے دار یا جرے سے چھوٹی پھنسیاں (دانے) ہیں جو جلد پر نمودار ہوتی ہیں ان سے کانٹے کی سی چبھن اور جلن ہوتی ہے انکی جڑوں میں سرخی ہوتی ہے انکو گرمی دانے بھی کہا جاتا ہے۔

[4] قوبا۔ دادیہ ایک قسم کی خشونت اور خشکی ہے جس کے ساتھ کھجلی ہوتی ہے اس کا مادہ جلد کی گہرائی میں ہوتا ہے اور مچھلی کے چھلکوں کی طرح گول گول چھلکے اترتے ہیں کبھی یہ منتقل ہوتی ہے اور کبھی ایک جگہ قائم رہتی ہے۔

غسل کے بعد لگائیں ۔

اگر اس کا سبب دم سوداوی ہو تو فصد کریں اور فصد میں حسب حاجت وحسب برداشت (قوت) خون کا اخراج کریں اس کے بعد مریض کو منضج سوداء دیں اور پھر سوداء کا استفراغ کرائیں ۔ منضج ومسہل سوداء کا بیان پہلے ہی ہو چکا ہے اس کا بعد اطریفل مقوی، حجر ارمنی، افتیمون، ریوند اور لاجورد کے ساتھ دیں اس کے بعد مریض کو حمام کرائیں اور اس کی پابندی کرنے کا حکم دیں ۔ سر کو خطمی اور برگ کنجد کے جوشاندہ جس میں شہد اور سرکہ مخلوط ہوں بھگو کر دھوئیں ۔ مغز بادام شیریں اور مغز بادام تلخ ہر ایک ۷۰ گرام مغز تخم خربزہ زرد اور تخم خیارین وتخم کدو ہر ایک ۳۵ گرام باریک پیس کر برگ کنجد اور برگ شہدانج پانی میں بھگو کر حمام میں خطمی یا بیری کے پانی سے بالوں کو اچھی طرح پانی سے دھونے کے بعد لگائیں ۔ غذا میں گوشت بکری، بھیڑ (چربی دار) و بھیڑوں کے بچوں کا گوشت، مرغی، بطخ، موٹی قاز اور نیم برشت انڈا دیں حمام کی پابندی کریں اور تدبیر سے انشاء اللہ مرض جاتا رہے گا ۔

سعفہ کی صورت میں غلبۂ دم کی علامات ہوں تو فصد کریں اور فصد میں بقدر حاجت اور بقدر احتمال قوت، خون کا اخراج کریں ۔ اس کے بعد مریض کو تمام مولد بلغم و مولد سوداء اشیاء سے پرہیز کرائیں اور منضج بلغم وسوداء ادویہ دیں ۔

یہ دوا منضج کے طور پر بھی استعمال کی جاتی ہے ۔

اصل السوس مقرداً چھلی ہوئی ہو، بیخ کرفس، بیخ بادیان ہر ایک ۱۰٫۵ گرام، برگ گاؤزبان وترنج ہر ایک ۶ پتے، زبیب اشقر منزوع الحب (کشمش احمر منقی) ۷۰ گرام پانی میں جوش دے کر چھان کر ۱۰۵ گرام شکر سفید ملا کر صبح میں استعمال کرائیں ۔ غذا میں لطیف گوشت لیموں کے رس سے ترش کیا ہوا بغیر نمک کے یا نارنگی کے رس کے ساتھ ترش کیا ہوا دیں ۔ قارورہ میں نضج کے ظاہر ہونے کے بعد مطبوخ افتیمون دیں پھر کچھ دن مذکورہ بالا جوشاندہ دیں ۔ اس کے بعد دوبارہ مطبوخ افتیمون دیں ۔ اگر سوداء کی علامت ظاہر ہو تو مریض کو ماء الجبن دیں جو سفوف سوداء[1]* سے قوی کیا گیا ہو ۔ سفوف سوداء کے بارے میں بھی پہلے تذکرہ کیا جا چکا ہے ۔ غذا میں گوشت کے سادہ شوربے روغن اور نارنگی کے رس کی ترشی کے ساتھ دیں ۔

اگر بلغم کی علامات ظاہر ہوں تو بعض حبوب جو بلغم کا استفراغ کرنے والی ہوں دیں ان کا ذکر

لہ * سفوف سوداء ۔ اصل متن میں اسی طرح ہے ۔ مفہوم واضح نہیں ہو سکا ۔

بھی پہلے ہو چکا ہے۔ پھر اس کے بعد شربت لیموں اور ماء الاصول دیں غذا میں شکار کیئے ہوئے پرندے اور پالتو پرندے گرم مصالحوں کے ساتھ کوفتہ کر کے دیئے جائیں۔ ترکاریوں میں شلجم، شوربہ، جنجل اور لیموں دیں۔ اگر دوسرے مسہل کی ضرورت ہو تو مذکورہ حب دیں اس کے بعد مقامی طور پر دواؤں کا استعمال کیا جائے۔

یہ طلاء سعفہ میں نافع ہے زراوند طویل و مدحرج، مازوئے سبز، بورق، گلنار، ہر ایک ۷۰ گرام باریک پیس کر روغن گل اور سرکہ انگوری میں ملا کر طلاء کریں۔

طلاء کا دوسرا نسخہ راتینج، کمیلہ، عروق بادام تلخ، ورق دفلی، اقلیمیائے فضہ، اقلیمیائے الذہب ہر ایک ۳۵ گرام سب ادویہ کو خوب باریک پیس لیں اور پتھر کے کھرل میں سرکہ و روغن گل کے ساتھ کھرل کریں۔

ایک اور نسخہ کاغذ سوختہ، اسرب سوختہ مغسول، انزروت، کبریت ہر ایک ۳۵ گرام تراب الزیبق (پارہ ملی مٹی) مردار سنگ ہر ایک ۲۸ گرام باریک پیس کر سرکہ اور روغن گل ملا کر استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ نمک طعام و پھٹکری دونوں سوختہ اور مقل ہر ایک ۳۵ گرام پرانے تنور کی مٹی اور کبوتر کی بیٹ ہر ایک ۵ ر ۲۱ گرام لے کر مقل کو سرکہ میں بھگو دیں یہاں تک کہ پگھل جائے پھر باقی ادویہ کو پتھر کے کھرل میں روغن گل کے ساتھ پیس لیں اور استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ تنور کا دخان ایسے بچہ کے پیشاب میں جو ابھی جوان نہ ہوا ہو ملا کر سرخ تانبہ کے غیر قلعی شدہ برتن کے اندر تہہ چڑھا دی جائے۔ غبار سے بچا کر ایک دن اسی حالت میں رکھیں اس کے بعد اس کو روغن گل میں حل کر کے سر پر طلاء کریں۔ ان ادویہ کو تبدیل کرتے وقت سر کو بیری یا چقندر کے پانی سے دھونا چاہیئے اس پانی میں کسی قدر بورق بھی ملا لیں پھر صابن رگڑ کر نہلائیں یہاں تک کہ مقام مرض سرخ ہو جائے۔ پھر مذکورہ نسخہ لطوخ کیا جائے

اگر مرض کا سبب سودا ہو تو جسم اور سر کے تنقیہ کے بعد سر پر جونک لگا دیں اور جونک بدلتے رہیں جب جلد کے قریب کا مادّہ کم ہو جائے تو مقامی ادویہ لگائی جائیں اس مقصد کے لئے طلاء کا استعمال کیا جائے۔

نسخہ طلاء حنا، وسمہ، مازو محرق مغز بادام تلخ مقشر اور مردار سنگ ہر ایک ۳۵ گرام لے کر سب ادویہ کو خوب باریک پیس لیں اور بکرے کی چربی یا روغن بادام شیریں یا تازہ

مکھن میں یا پارہ کے ساتھ پتھر کے کھرل میں پیس لیں اور سر کو حمام میں خطمی کے جوشاندہ سے دھونے کے بعد لگائیں اس کے بعد کچھ صابون لگا کر دھولیں۔

ایک اور نسخہ صبر سقوطری، زعفران، اصل السوس، توتیا، عود البلسان اور حب بان ہر ایک ۳۵ گرام کو روغن بادام شیریں یا روغن تخم کدو یا روغن بنفشہ اور کسی قدر سرکہ میں مخلوط کر کے ہاون میں گھس کر مذکورہ طریقہ پر استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ سفیدہ، زبل العضب (چھپکلی کی بیٹ)، زبل الزرازیر (مینا کی بیٹ) کدو کی راکھ انگور کی لکڑی کی راکھ، ہلدی ہر ایک ۳۵ گرام لے کر سب ادویہ کو خوب باریک پیس کر اور مذکورہ روغنوں کو ملا کر لگائیں اگر اس سے مرض نہ جائے تو کان کے پیچھے دونوں عروق کا فصد کریں اور سر پر خارج ہونے والے خون کا طلا کریں۔ اس سے انشاء اللہ مرض جاتا رہے گا۔ حصف کی صورت میں قیفال کی فصد کریں پھر اس کے بعد دونوں پنڈلیوں سے محاجم کھینچوائیں اس کے بعد مریض کو مسخن اور مجفف اشیائے سے پرہیز کرائیں۔ مثلاً شکار کئے پرندے، جنگلی پرندے، مسخن ترکاریوں نیز میٹھی، نمکین اور گرم مصالحہ والی اغذیہ کے استعمال سے منع کریں۔ اس کے بعد منضج صفرا ادویہ دیں۔ اگر حرارت ظاہر ہو تو ترش نقوع شکر سفید حل کر کے اور غذا میں انار دانہ سے ترش کئے ہوئے شوربے دیں اگر حرارت نہ ہو تو ماء الشعیر سادہ میں شکر سفید حل کر کے دیں۔ غذا میں لطیف گوشت نارنگی کے رس سے ترش کئے ہوئے دیں۔ جب قارورہ میں نضج کی علامات ظاہر ہوں تو مریض کو پھلوں کا جوشاندہ دیں پھر کچھ دن آرام دینے کے بعد دوبارہ منضج دیں پھر دوائے مذکور قارورہ میں کمال نضج کے وقت دیں اس کے اطریفل صغیر دیں اور اس دوران حمام کی پابندی اور بالوں کے منڈوانے یا کم از کم چھوٹے کرانے کا حکم دیں۔ سر کو حمام میں خطمی کے جوشاندے سے دھولیں۔ جب بدن کے تنقیہ پر وثوق حاصل ہو جائے اور مادہ وافر مقدار میں ہو تو سر کی جلد پر جونک لگوائیں اور ہر وقت بدلتے رہیں اس وقت مقامی طور پر یہ دوائیں بھی لگائیں۔

حسب ذیل طلا حمام سے نکلنے پر سر پر لگایا جائے مازوئے سبز، سفیدہ ہر ایک ۳۵ گرام، مرتک (مردار سنگ) اور خبث الفضہ ہر ایک ۸ء۷۵ گرام، صندل ۲۱ گرام، کلو ۵ء۳۷ ملی گرام خوب باریک پیس کر آب کشنیز سبز یا روغن گل اور مرتکز میں ملا کر حمام سے نکلنے کے بعد طلا کیا جائے۔ کچھ دن تک اسی طرح رکھ چھوڑیں۔ پھر حمام میں خربزہ کے مغز اور مسور کے آٹے سے رگڑ کر دھویا جائے اگر خربزہ کا مغز میسر نہ ہو تو جو کی بھوسی کو پانی میں بھگو کر سر پر رگڑیں اور بعد میں خطمی کے جوشاندہ سے دھوئیں۔

ایک اور نسخہ ہلیلہ زرد، ہلیلہ کابلی، ہلیلہ سیاہ ہر ایک ۲۱ گرام مغز بادام شیریں مقشر ۳۵ گرام، اقماع الرمان[1] ہر ایک ۵ء۱۷ گرام کافور قصوری ۳۷۵ ملی گرام خوب باریک پیس کر روغن آس آب کاسنی اور آب خس سرکہ آمیز میں مخلوط کر کے حمام سے نکلنے کے بعد مقام مرض پر لطوخ کریں۔ اس کے بعد چند روز مسلسل حمام کرائیں۔ تلیین کی رعایت رکھیں اس مقصد کے لئے حقنے بھی استعمال کئے جا سکتے ہیں یہ تدبیر مرض کے زائل ہونے تک جاری رکھیں۔

قوبا کے علاج کی ابتدا فصد سے کریں۔ بقدر حاجت و بقدر احتمال قوت خون کا اخراج کیا جائے۔ اس کے بعد مریض کو تمام مولد سودا اشیا سے پرہیز کرایا جائے۔ مولد سودا اشیا کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ مریض کو منضج استعمال کرانے کے بعد استفراغ (مسہل) کی تدبیر کریں۔ اس کے بعد قارورہ کا معائنہ کیا جائے اگر اس میں علامات امتلا ظاہر ہوں اور ثقل موجود ہو تو دوبارہ منضج و مسہل دیں۔ اس وقت مریض کی غذا پتلے روغن دار شوربوں پر مشتمل ہونی چاہیئے۔ یہ شوربے لطیف چربی دار گوشت سے بنائے جائیں اور نارنگی کے رس سے ترش کر لئے جائیں۔ جب بدن کے تنقیہ کے بارے میں یقین ہو جائے تو مقامی طور پر ادویہ لگائی جائیں۔ اگر مقامی طور پر جونک کے استعمال کی ضرورت ہو تو اس مقامی ادویہ کے استعمال سے پہلے لگائی جائے۔

یہ طلاء قوبا کے لئے اچھا ہے صمغ عربی کو انرج کے ترش پانی میں بھگو دیا جائے جب یہ پگھل جائے یعنی حل ہو جائے تو مقامی طور پر لگایا جائے۔

ایک اور نسخہ صمغ الاجاص[2] یا صمغ عربی[3] سرکہ میں بھگو کر مقام مرض پر لگائیں۔

ایک اور نسخہ چوہے کی مینگنی، اور چھپکلی کی مینگنی دونوں ملا کر خوب باریک پیس لیں اور سرکہ میں ملا کر مقام مرض پر طلاء کیا جائے۔

یا

---

[1] قمع۔ پھول کے قیف نما باہر کی پنکھڑیوں (SEPALS) کو کہتے ہیں یہی جب پھل میں مستقل طور پر رہ جاتا ہے تو پھل کا قمع کہلاتا ہے اس کی جمع اقماع ہے۔ اس سے مراد انار کا چھلکا بھی ہو سکتا ہے۔

[2] آصفیہ کے عربی نسخہ کے مطابق جیسا کہ دائرۃ المعارف سے شائع شدہ کتاب کے حاشیہ میں مذکور ہے۔

[3] کلکتہ اور اعظم گڑھ کے عربی نسخہ کے مطابق جیسا کہ دائرۃ المعارف سے شائع شدہ کتاب کے حاشیہ میں مذکور ہے۔

میعہ سائلہ سے مقام مرض کی مالش کریں۔

یا

عصل البلادر روغن بادام شیریں ملاکر اور روغن بادام تلخ کی مفرداً روزانہ مالش کریں اس سے قوبا کا نشان جاتا رہے گا۔

یا

روغن گندم یا روغن شیلم[1] (جو ریوان اسود بھی کہلاتا ہے یہ روغن گندم سے زیادہ بہتر ہے) حجر الرخام (سنگ مرمر پر رکھ کر ایک لوہے یا تانبہ کی تختی کو گرم کر کے (لوہے کی تختی تانبہ کی بہ نسبت اچھی ہے) جب خوب سرخ ہو جائے اور رکھ کر ہتھوڑے سے پیٹا جائے یہاں تک کہ تختی کا رنگ سیاہ ہو جائے پھر اس تختی اور ہتھوڑے کو ہٹا کر اس سے بہنے والی رطوبت جو سیاہ اور قطران کے مشابہ ہوتی ہے لے کر مقام مرض پر لطوخ کیا جائے۔

یہ لطوخ قوبا کو جڑ سے اکھاڑتا ہے۔ بادام تلخ کا گوند اترج کے پانی میں بھگو کر گندھک، بکری کی مینگیاں سوختہ اور زبد البحر خوب باریک پیس کر قطران میں ملا کر مقام مرض پر لطوخ کیا جائے۔

ایک اور نسخہ حب بان، تخم جرجیر، صبر، بورق (بورۂ ارمنی) پھٹکری خوب باریک پیس کر روغن گندم میں ملا کر لطوخ کریں اور چند دن تک لگائے رکھیں۔

ایک اور نسخہ لہسن کی راکھ، شونیز، گندش، حرف، قردمانا اور ہلدی باریک پیس کر قفر الیہود ۳۵ گرام کو ۱۰۵ گرام قطران میں پگھلالیں اور تمام ادویہ کو ملا کر لطوخ کریں۔

ایک اور نسخہ ہڑتال زرد و ہڑتال سرخ ہر ایک ۱۷٫۵ گرام تخم سنبھالو اور کندر ہر ایک ۳۵ گرام باریک پیس کر مقامی طور پر لطوخ کریں جب قوبا پر لگایا جائے تو ان ایام میں ترک غذا کریں یعنی روزہ رکھیں اس سے انشاء اللہ بہت جلد قوبا جاتا رہے گا۔

---

[1] گیہوں کے مانند ایک نبات ہے۔ گیہوں سے زیادہ بھورا رنگ ہوتا ہے (داؤد انطاکی)۔ زاون یا زیوان جو گیہوں میں ہوتا ہے۔ گیہوں کے کھیت میں اگتا ہے۔ گیہوں سے زیادہ ہلکا ہوتا ہے۔ گندھک کے ساتھ قوبا میں مفید ہے۔

باب ۴

جمرہ[1] اور شری[2] کا علاج

جمرہ کے علاج کی ابتدائً فصد سے کریں بقدر حاجت اور بقدر احتمال خون کا اخراج کریں۔ اس کے بعد مریض کو مسہل صفرا و مسہل سودا دیں اگر نضج نہ ظاہر ہوا ہو تو یہ مرض خراش (ہیجان) پیدا کرنے والے امراض میں سے ہے۔ یہ دوا جمرہ کے مادہ کا استفراغ کرتی ہے۔

اس کا نسخہ یہ ہے ہلیلہ زرد و ہلیلہ سیاہ (تخم دور کردہ) ہر ایک ۱۴ گرام شاہترہ ایک ایک قبضہ (مشت)، آلو بخارا بڑے سات عدد، تمر ہندی، انار دانہ ہر ایک ۲۰ عدد، تخم خطمی و خبازی ہر ایک ایک کف (ہتھیلی بھیلی ہوئی) املتاس ۷،۵ گرام سنا مکی، گل بنفشہ ہر ایک ۲۴،۵ گرام، تخم خیارین ۷ گرام، گلاب پنکھڑیاں دور کیا ہوا ایک قبضہ (مشت) افیتمون، کتان کے کپڑے میں پوٹلی باندھ کر ۱۷،۵ گرام ان ادویہ کو ۲۲۴،۱ لیٹر پانی میں جوش دیں یہاں تک کہ تہائی رطل پانی بچ جائے پھر مل کر صاف کر کے ۴۰ گرام شکر سفید ملالیں برتن کے اوپر سقمونیائے مشوی ۵ ۸۷ ملی گرام ریوند ۱،۷۵ گرام، لاجورد[3] مغسول و حجر ارمنی مغسول ہر ایک ۱،۷۵ گرام تمام ادویہ کو بقدر احتمال قوت آدھی رات کے وقت دیں ہلیلہ جات

---

[1] جمرہ۔ علیحدہ یا مجتمع سرخ دانے ہیں جو گوشت میں گڑھے ہوتے ہیں اس میں درد و سوزش ہوتی ہے جس کی وجہ سے مریض بے چین ہوتا ہے۔

[2] شری۔ پھیلے ہوئے دانے (ددوڑے) ہوتے ہیں جو مائل بہ سرخی ہوتے ہیں۔ ان میں شدید کھجلی اور بے چینی ہوتی ہے۔ یہ مرض دفعتاً شروع ہوتا ہے سرخ اور حاد رطب ہوتا ہے جبکہ دموی ہو اور اگر بلغمی ہو تو نسبتاً سفید ہوتا ہے اور رات میں واقع ہوتا ہے خون صفراوی یا بلغم شور سے لاحق ہوتا ہے

[3] لاجورد اور حجر ارمنی کا ذکر کلکتہ اور اعظم گڑھ کے نسخوں میں نہیں ہے۔

کو نصف جوش کے وقت اور بزور کو جب تہائی پانی رہ جائے اور افتیمون کو آگ سے اتارنے سے قبل ملایا جائے۔ اگر طبیعت میں توقف ہو اور مسہل کا عمل دیر تک ظاہر نہ ہو تو گرم پانی سے تحریک دی جائے۔ دوپہر کے وقت شربت سیب اور شربت نیلوفر ۵۰ ا گرام اسپغول ۵ ر ۴ گرام چھڑک کر دیں۔

غذا میں سویق (ستو) یا مزورات (شوربے) دیں جبکہ قوت عمدہ ہو اور اگر ضعف زیادہ ہو تو پتلے شوربے چوزوں سے تیار کئے ہوئے اور انار دانہ سے ترش کئے ہوئے دیں۔

اگر مسہل کے عمل میں کافی دیر ہو جائے اور گرم پانی سے بھی تحریک نہ ہو رہی ہو اور دوائی کے پینے والے کے معدہ نے اس کے اثر کو قبول نہ کیا ہو تو آلو بخارا مربی ۳۵ گرام اور سقمونیا ۸۷۵ ملی گرام دیں پھر چند دن آرام کرائیں۔ اور پھر مذکورہ دوا دوبارہ دیں پھر سہ بارہ اس کا استعمال کرائیں اس طرح بدن کے تنقیہ میں مبالغہ کیا جائے اور بدن سے فاسد مادوں کا اخراج کیا جائے۔ مریض کو بعض اوقات ماء الجبن حسب ذیل سفوف کے ساتھ دیتے رہیں۔

نسخہ حجر ارمنی، لاجورد، ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ زرد، ریوند ہر ایک ۵ر۱۰ گرام، سقمونیا ۴۶۰ ملی گرام کو پیس کر سفوف بنالیں۔ آب شاہترہ اس مرض کے دوران اور استفراغ کے بعد فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

اگر جمرہ میں سودا کی علامات صفرا کی علامات کے مقابلہ میں زیادہ نمایاں ہوں تو مقامی طور پر محاجم گہرے اور شرط کے ساتھ کھنچوائیں جائیں جبکہ ممکن ہو یا نہ ہو۔ خون کو خود بخود رکنے تک جاری رکھا جائے پھر جہاں سر پر خون کا اتنی دیر تک جاری رکھنا مناسب نہ ہو۔ جونک لگا دیئے جائیں اور ہر گھنٹہ جونک کو بدلا جائے پھر مقام مرض کو پرانی شراب ماز وسے دھوکر عمدہ کتان کے کپڑے سے خشک کیا جائے۔ پھر مقام مرض پر مبردات لگائے جائیں اور اگر علامات صفرا زیادہ واضح ہوں تو شرط سے احتراز کریں کیوں کہ صفرا کو جذب کرتا ہے اور زہر کا باعث ہوتا ہے نیز مقامی طور پر تاکل پیدا کرتا ہے اس صورت میں خوشبودار مبردات لگائے جائیں اس میں زیادتی سے بچیں خصوصاً جبکہ سودا کا غلبہ ہو۔

ان ادویہ کے ساتھ ساتھ تقویت قلب اور تلیین طبیعت کا بھی خیال رکھیں۔ پہلے مفرحات کا استعمال کریں۔ پھر حقنہ ملینہ استعمال کیا جائے۔ حقنہ کے مبردات کو آب نیلوفر میں یا بید مشک میں جوش دیں۔

یہ ضروری ہے کہ اس میں استعمال ہونے والے مبردات جمرہ کے مقابلہ میں زیادہ

قوی ہوں اس کی دو وجہیں ہیں ۔

(۱) یہاں مادہ حمرہ کے مقابلہ میں زیادہ غلیظ ہوتا ہے اور قوی ٹھنڈک غلظت کو زیادہ کرتی ہے۔

(۲) یہاں مادہ سمی ہوتا ہے اور قوی برودت اس کو اندر کی طرف واپس لوٹاتی ہے۔ اس لئے قابض اشیاء ابتدائے مرض میں غلظت مادہ کے لئے بھی استعمال نہ کی جائیں اور نہ ابتداً میں صرف محلل ادویہ استعمال کی جائیں کیونکہ مادہ کے زیادہ تحلیل سے حدت کا خوف ہوتا ہے اور نہ انحطاط کے وقت خاص محلل استعمال ہوں تاکہ مادہ ہیجان میں نہ آجائے اور اخلاط کی حدت مادہ کے ہیجان میں معاون ہوتی ہے۔

روزانہ مریض کو صبح مفرح شربت دیئے جائیں مثلاً شربت حماض، شربت سیب، شربت نیلوفر، شربت گلاب تازہ ان شربتوں کو علیحدہ علیحدہ بھی دیا جا سکتا ہے۔ یا سب کو ملا کر ایک ساتھ بھی دے سکتے ہیں۔ ساتھ میں عرق گاؤزبان آب نیلوفر یا عرق گلاب یا عرق بید مشک بھی دیں۔ غذا میں چوزوں کا پتلا شوربہ انار دانہ یا نارنگی کے رس سے ترش کر کے دیں۔ اگر شراب ریحانی مذکورہ عرقیات میں ملا کر دی جائے تو بہتر ہے بالبعض مفرحات حارہ یا مفرحات باردہ یا معتدل مفرحات دیئے جائیں۔ مرض کی حالت اور مریض کے مزاج وغیرہ کی رعایت سے یہ مفرحات استعمال کیئے جائیں۔ بدن کے تنقیہ کے بعد اور پچھنے لگا کر مادہ کے اخراج کے بعد مقام ورم پر حسب ذیل ضماد لگائیں۔

نسخہ عرق گلاب، آب آس ہر ایک ۷۰ گرام، سفیدہ و مردار سنگ ہر ایک ۱۷٫۵ گرام، صندل سفید و صندل سرخ ہر ایک ۱۰٫۵ گرام، کافور قیصوری ۱۰٫۵ گرام، گل ارمنی ۳۵ گرام سب ادویہ کو پگھلائیں اور کتان کے کپڑے پر لتھیڑ کر مقام مرض پر لگائیں اور جب کبھی کپڑا خشک ہو جائے تو تبدیل کر دیں یہی عمل دہراتے رہیں یہ ایسے حمرہ کے لئے مفید ہے جو صفراوی نوعیت کا ہو لیکن اس میں سوداء کا بھی غلبہ ہو۔ یہ ضروری ہے کہ یہ ضماد ابتداً میں سارے ورم پر لگایا جائے اور اس ضماد کو عرق گلاب، آب کدو، آب خس، آب کاسنی، آب کشنیز سبز اور سرکہ ملا کر لگایا جائے تو بہتر ہے یہ آبیات ایک ساتھ یا ان میں سے کوئی ایک گل ارمنی ملا کر بھی لگایا جا سکتا ہے۔

نسخہ عدس مقشر، ۳۵ گرام اور زیادہ بھوسی والے گیہوں کا آٹا کی روٹی کا گودہ حسب ضرورت لے کر عدس (مسور) کا چھلکا دور کر کے روٹی کا گودہ ملا لیں اور بارتنگ کے پانی میں گوندھ لیں

ایک اور نسخہ انجیر خشک، ۲۰ عدد شربت ماء زوم میں جوش دیں یہاں تک کہ نرم ہو جائے اس کے بعد اوکھلی میں کوٹ لیں اور خشخاش سیاہ ملا کر لگائیں۔

ایک اور نسخہ انار سبز ترش سرکہ میں پکایا جائے یہاں تک کہ گل جائے پھر پتھر کی اوکھلی میں پیس لیا جائے تانبہ پر نہ پیسا جائے کیوں کہ اس سے زنگار خارج ہوگا اور

انار کو بے اثر کردے گا۔ پھر ایک برتن میں مخلوط کرلیں ہر وقت استعمال کرتے رہیں۔ ورم پر اس کے لطوخ سے مرض جاتا رہے گا

ایک اور نسخہ مازو کو سرکہ میں بھگو کر ۱۰ دن دستے میں کوٹ لیا جائے یہاں تک کہ اس کے اجزأ حل ہو جائیں۔ اس میں پھٹکری ملالی جائے۔ مازو ملے ہوئے سرکہ کو پلایا بھی جائے اور مقامی طور پر لطوخ بھی کیا جائے۔

ایک اور نسخہ گل ارمنی، آس اور گلاب کا پانی سرکہ اور کافور ہم وزن مخلوط کرلیں اور مقام مرض پر لطوخ کرلیں۔

ایک اور نسخہ جوز اخضر ۲۰ عدد او کھلی میں باریک کوٹ لیں پھر اس میں نصف مازوئے سبز باریک پیس کر گل ارمنی ۳۵ گرام کا اضافہ کردیں اور تمام ادویہ کو عرق گلاب اور آس سبز کے پانی کے ساتھ مقام مرض پر لطوخ کریں۔

ایک اور نسخہ مقام مرض پر لگایا جائے افیون ۵ر۳ گرام زاج قبرصی ۱۰۵ گرام قشور النحاس ۷ گرام، گلا جوائن خراسانی ۱۰۴ گرام تمام ادویہ کو باریک پیس لیں اور عرق گلاب کے ساتھ مقام مرض پر لطوخ کریں۔ التہاب کے کم ہونے تک لگاتے رہیں یہاں تک کہ مقام مرض کا رنگ ٹھیک ہو جائے اور سیلان رطوبات کے علاوہ کوئی چیز باقی نہ رہے اس کے بعد نملہ کے تحت بیان کیے ہوئے مجففات کا استعمال کیا جائے۔

شری کے ابتدأ میں دموی علامات کی طرف نظر کی جائے اگر وہ ظاہر ہوں تو فصد کیا جائے اور وافر مقدار میں خون کا اخراج کیا جائے۔ پھر محاجم کیے جائیں اور اس میں بھی وافر مقدار میں خون کا اخراج کریں۔ اگر دموی علامات ظاہر نہ ہوں تو صرف محاجم پر اکتفا کیا جائے پھر شکر سفید کے محلول سے بنا ہوا سرکہ دیں اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے یا آب انار دانہ دیں اور غذا میں انار دانہ سے ترش کیے ہوئے یا زیرباج[1] خبازی، پالک کا ساگ پکا کر لیموں یا نارنگی کے رس سے ترش کر کے دیں اگر مادہ میں زیادتی ہو اور بیماری ذکر کی ہوئی دواؤں سے تخفیف نہ ہو رہی ہو تو نملہ کے تحت مذکورہ مسہل دیں یا حسب ذیل لعوق دیا جائے۔

نسخہ تلوس خیار شنبر ۳۵ گرام گرم گرم پانی میں مل چھان کر شہد مصفی، ہلیلہ زرد، ریوند، ہلیلہ سیاہ سنائے مکی ہر ایک ۲.۳۵ گرام، سقمونیا سرخ اور جلد ٹوٹنے والا ۴۶۵ ملی گرام، کتیرا ۳۹۲ ملی گرام

---

[1] زیرباج۔ ایک قسم کا کھانا ہے جس میں گوشت سرکہ اور لونگ پڑتے ہیں۔

شکر بنات سفید (مصری) ۱۲ گرام روغن بادام شیریں ۵ر۴ گرام تمام ادویہ کو ملالیں۔ نصف شب میں چٹایا جائے۔ اگر دوا کا عمل ظاہر نہ ہو تو گرم پانی سے تحریک دیں مٹی پر عرق گلاب و سرکہ چھڑک کر سونگھایا جائے یا پودینہ سرکہ میں حل کر کے یا بہدانہ، سیب یا انار ترش دیا جائے تاکہ قے نہ ہونے پائے اس کے بعد پھر گرم پانی پلا کر قے کرائیں تاکہ دوا کے مواد کا انقطاع ہو جائے اور قے میں مبالغہ کریں تاکہ دوا کا کوئی ذرہ محل معدہ میں باقی نہ رہے پھر قے کے کچھ گھنٹوں کے بعد شربت سیب و نیلوفر برف سے ٹھنڈے کئے ہوئے پانی کے ساتھ اسپغول ۵ر۴ گرام چھڑک کر دیں۔ شربت کے پینے کے چند گھنٹے کے بعد غذا میں مرغی کا لطیف گوشت انار دانہ یا ترش انگور سے ترش کر کے دیں۔ پھر دوسرے دن حمام میں داخل کریں حمام کی پابندی سے تعریق کا فعل انجام پائے گا۔ اس کے بعد آب انار ترش اور آب انار شیریں ان کے مغز کے ساتھ دیں یا آب نقوع حامض (اس کا نسخہ پہلے ذکر ہو چکا ہے) دیں۔ اگر قوت برداشت کر سکتی ہو تو گوشت کو ترک کر کے صرف شوربہ جات دیئے جائیں۔ انار ترش کے پابندی سے استعمال کرنے کی ہدایت کریں۔ اور خیارین اور خربوزہ کا گودا کھانے کی ہدایت کریں۔ اگر حمی موجود ہو تو سوتے وقت شیرہ تخم خرفہ، شربت آلو بخارا اور شربت نیلوفر کے ساتھ دیں۔ اگر یہ اشربہ قوی ہوں تو ان میں کافور قیصوری بھی ملالیں اگر حرارت نہ ہو تو شراب کے ساتھ ٹھنڈا پانی دیں اس کے ساتھ ساتھ شیریں، نمکین اور چرپری اشیاء سے بھی پرہیز کرائیں مریض کے اطراف و اکناف میں زرد رنگ کی اشیاء رکھیں۔ مریض کو حمام کی پابندی کی ہدایات کریں لیکن حمام ایسا کہ اس میں تعریق کا فعل بھی انجام پا جائے۔ اگر مرض میں تخفیف ہو جائے تو دوبارہ اور سہ بارہ حسب ضرورت اس تدبیر استفراغ کو دہرایا جائے۔ اس سے انشاء اللہ مرض میں سکون واقع ہوگا۔

باب ۵

سقیروس[1] کا علاج

اس کا سبب مادہ دمویہ کا صفراء میں منتقل ہونا ہو تو غلبۂ دم کی علامات کا معائنہ کیا جائے۔ اگر یہ ظاہر ہوں تو فصد کریں اس کے بعد مریض کو استفراغ صفراء کرائیں۔ مسہل صفراء ادویہ کا ذکر نملہ کے تحت ہو چکا ہے۔ اس کے بعد مریض کو اصلاح غذا کا حکم کریں۔ تلیین کے لئے حقنہ ملینہ دیئے جائیں اس کے بعد قوام مادہ کو نرم کرنے والی ادویہ مقامی طور پر لگائی جائیں اس مقصد کے لئے ادویہ مسخنہ و مرطبہ لگائی جائے اور حسب ذیل ملین دیا جائے۔

نسخہ گائے کی پنڈلی کی ہڈی کا گودہ، تازہ مکھن ہر ایک ۳۵ گرام، مقل ازرق ۷ گرام، موم سفید ۳۵ گرام، روغن بنفشہ ۱۷۵ گرام موم کو روغن میں پگھلالیں اور مقل کو باریک پیس لیں پھر سب ادویہ کو ملاکر پرانی روئی پر لتھیڑ کر مقام مرض پر لگایا جائے۔

ایک اور نسخہ اشق ۵ر۱۰ گرام، قاز کی چربی، مرغی کی چربی، جنگلی گائے کی چربی ہر ایک ۳۵ گرام موم سفید ۳۵ گرام بنفشہ ۱۵۰ گرام لے کر چربیوں کو پگھلالیں پرانی روئی پر لتھیڑ کر ضماد کریں۔

---

[1] شقیروس۔ ورم صلب ہے جو بلغم صفراء و سودا سے لاحق ہوتا ہے۔

اسباب: (۱) خون کا صفراء میں تبدیل ہونا (۲) بلغم کی صفراء میں تبدیلی (۳) بلغم (۴) سوداء پہلی اور دوسری صورتوں میں بلغم بھی شامل ہوتا ہے اور تیسری اور چوتھی صورتوں میں خالص بلغم اور خالص سودا سبب مرض ہوتا ہے۔

علامات: نضج مادہ (پیپ کے بننے) تک درد شدید ہوتا ہے حمی بھی ہو سکتا ہے۔ ورم سخت ہوتا ہے۔

ایک اور نسخہ بہروزہ، میعہ، اشنہ ہر ایک ۳۵ گرام، بکرے کی چربی، گائے کے بچھڑے کی چربی، بطخ کی چربی، لومڑی کی چربی ہر ایک ۷۰ گرام لے کر سب ادویہ کو پگھلا کر صاف کر کے اس روغن میں ملا لیں جس میں موم سفید ۳۵ گرام شیرج طری ۱۴۰ گرام ہوں۔ سب ادویہ کو ہلکی آگ پر پگھلا لیں پھر آگ سے اتار لیں۔ اس کو پرانی روئی پر لگا کر مقام مرض پر ضماد کیا جائے۔

یا خوب موٹے چربی دار دنبہ کی دم کی چربی پگھلا کر اوپر کی تہہ مقام ورم پر لگائیں مذکورہ ضماد کے نکالنے کے بعد حسب ذیل نطول کیا جائے۔

نسخہ تخم خطمی و خبازی، گل بنفشہ، ہر ایک ۴۲ گرام، حلبہ* مرضوضہ ۳۵ گرام، بابونہ، اکلیل الملک ۴۲ گرام ان ادویہ کو جوش دے کر صاف کر کے مقامی طور پر نطول کریں۔ اس تدبیر کو جاری رکھیں یہاں تک کہ ورم نرم ہو جائے۔ اگر مزید تحلیل کی ضرورت ہو تو مزید نطول کو جاری رکھا جائے اور حمام کرایا جائے۔ اگر مادہ جمع ہو کر نضج کی طرف مائل ہو جائے تو فلغمونی میں مذکورہ منضجات استعمال کئے جائیں اس سے وہ خود بخود پھٹ پڑے تو فبہا ورنہ عمل بط (نشتر) کے ذریعہ مادہ کا اخراج کیا جائے۔ مذکورہ ادویہ کو مقام مرض کے مکمل تنقیہ تک استعمال کرتے رہیں۔ پیپ (قیح) سے صفائی کے بعد ملحمات و مدملات کا استعمال کیا جائے ان کا ذکر عنقریب آئے گا۔ اگر بلغم سے مادہ منتقل ہوا ہے تو منضج بلغم اور پھر مسہل بلغم دیں ہم نے ان کا ذکر مداوات اوذیما کے تحت کیا ہے جب بدن کا تنقیہ ہو جائے اور تنقیہ پر وثوق حاصل ہو جائے تو مقامی طور پر ایسی ادویہ لگائی جائیں جس سے صلابت میں نرمی پیدا ہو۔ دموی سقیروس میں ملینات کی گرمی کے مقابلہ میں بلغمی سقیروس کے ملینات کی گرمی زیادہ ہونی چاہیئے۔ کیوں کہ ان میں سختی بلغم کی برودت کی وجہ سے ہوتی ہے

نسخہ ملین ورم ریچھ کی چربی، شحم ضبع (شمایا کے شیر کی چربی) شحم السبع (شکاری کتے کی چربی) ہر ایک ۲۰ گرام روغن بان، روغن زیبق ۱۴۰ ملی لیٹر لے کر چربیوں کو پگھلا کر صاف کر لیں اور روغن میں ملا کر دوبارہ آگ پر گرم کی جائے اس کو پرانی روئی پر لتھیڑ

شیرج طری۔ تل کا تازہ تیل۔

* حلبہ مرضوضہ کا ذکر اعظم گڑھ کے نسخہ میں نہیں ہے۔

کر استعمال کیا جائے۔

ایک اور نسخہ خبازی کا گودہ، شحم کرکی[1]، شحم خنزیر بری، شحم حمار الوحشی، گھوڑے کی چربی یا توسب کے سب ایک ساتھ ان میں سے بعض ہر ایک ۷۰ گرام لیں چربیوں کو پگھلالیں اور صاف کرلیں پھر اس میں پرانے گھی ۳۵ گرام کا اضافہ کردیں اور موم زرد ۷۰ گرام روغن بان، روغن زنبق ۴۰ گرام زعفران وسنبل ہر ایک پسی ہوئی ۳ء۵ گرام ملا کر تمام ادویہ کو پگھلالیں اور پرانی روئی پر لتھیڑ کر لگائیں۔

ایک اور نسخہ الیہ[2] تازہ ۷۰ گرام، کشمش سیاہ منقی، تمر (کھجور) تخم دور کردہ ہر ایک ۳۵ گرام، زعفران وسنبل ہر ایک ۳ء۵ گرام لے کر باریک پیس لیں اور تمام ادویہ کو ملا کر زوفائے رطب اور مرہم داخلیون کا پہلے ضماد لگا کر اس کے اوپر مذکورہ ضماد لگانا سقیروس میں زیادہ مفید پایا گیا ہے۔ جب مقام مرض سے ضماد کو ہٹائیں تو مذکورہ نطول کا استعمال کیا جائے۔ نطول کے بعد ایک گھنٹہ تک عضو کو بغیر ضماد خالی چھوڑا جائے۔ اس کے بعد مذکورہ ضماد لگائیں حمام میں زیادہ دیر نہ ٹھہریں۔ حمام میں آبزن کرنا زیادہ بہتر ہے۔ حمام سے تعریق کا فعل انجام پانا چاہیئے۔

اگر سقیروس ابتدائی درجہ میں ہو اور سودا کی وجہ سے ہو تو مریض کو پہلے منضج سودا دیں اس کے بعد استفراغ کرائیں۔ منضج ومسہل سودا کا تذکرہ کئی مرتبہ ہو چکا ہے۔ مسہل کے بعد کچھ دن مریض کو آرام کا موقع دیں پھر دوبارہ منضج ومسہل دیں۔ اسی طرح آرام کے بعد سہ بارہ منضج ومسہل کا استعمال کریں۔ سودا غلظت کی وجہ سے ایک مرتبہ میں نضج نہیں پاتا بلکہ کئی مرتبہ منضج کے استعمال کے بعد نضج پاتا ہے۔ جب بدن کے تنقیہ کا تعین ہو جائے تب وہ مقامی ادویہ مذکورہ استعمال کی جائیں جس کا انتقال دم سے ہونے والے سقیروس کے تحت ہم ذکر کر چکے ہیں۔ مریض کی غذا مسخن ومرطب رکھیں مثلاً چکنے پتلے شوربے جو موٹے بچھڑوں کے گوشت سے تیار کئے گئے ہوں یا چربی دار مرغیوں کے گوشت سے یا جوان بھیڑوں (دنبہ) کے گوشت سے تیار کئے ہوئے ہوں نارنگی یا لیموں کے رس سے ترش کر کے دیں۔ پھلوں میں انار شیریں، خوبانی شیریں انجیر اور انگور پکے ہوئے

---

[1] شحم کرکی۔ کلنک (مور کی چربی)

[2] الیہ۔ چکتی، بالعموم دنبہ کی چکتی مراد ہوتی ہے جو چربی سے بنتی ہے اور اس کے دم سے قائم مقام ہوتی ہے

دیں اور حمام پابندی سے کریں لیکن زیادہ دیر تک اس میں نہ ٹھہریں۔

اگر بلغم کی وجہ سے مرض کا وقوع ہوا ہو تو منضج کا استعمال کریں اور نضج کے ظاہر ہونے کے بعد استفراغ کرائیں۔ اس کے بعد انتقال بلغمی کے تحت مذکورہ مقامی ادویہ استعمال کی جائیں۔ حمام کی پابندی کریں۔ لیکن جیسا کہ پہلے بھی بیان ہوا ہے زیادہ دیر تک حمام میں نہ ٹھہریں۔ غذاؤں چربی دار پتلے شوربے اور چربی دار گوشت گرم مصالحوں کے ساتھ پکائے ہوئے دیں۔ پھلوں میں مذکورہ پھل پابندی سے دیئے جائیں۔ اگر ورم تحلیل چاہتا ہو تو محلل نطول استعمال کریں۔ اگر نضج کی ضرورت ہو تو منضجات معروفہ دینے کے بعد نشتر لگایا جائے اور مادہ کا مکمل اخراج کیا جائے اس کے بعد منبت لحم اور مدمل ادویہ لگائی جائیں۔ ان کا ذکر عنقریب آنے والا ہے۔

باب ۶

ثاٰلیل اور عرق مدنی کا علاج

جب ثاٰلیل (مسّے) ظاہر ہوں اور غلبۂ دم کی علامات موجود ہوں تو فصد کریں اس کے مسہل سوداٰ ادویہ سے استفراغ کیا جائے اگر دموی علامات ظاہر نہ ہوں تو سوداٰ اور بلغم غلیظ کا استفراغ (بغیر فصد کے) کرایا جائے ۔ اس سے پہلے منضج بلغم سوداٰ ادویہ جن کا ذکر سرطان کے تحت کیا گیا ہے استعمال کرائے جائیں۔

حسب ذیل جوشاندہ سوداٰ اور بلغم غلیظ کا استفراغ کرتا ہے ۔

غاریقون مغتر بل ۵ء۱۰ گرام ، سورنجان ، بوزیدان ، قنطوریون دقیق ، قشر اصل ماہی زہرہ ہر ایک ۷ گرام ، اسطوخودوس ۱۴ گرام ، ہلیلہ زرد و ہلیلہ کابلی تخم دور کردہ اور ہلیلہ اسود ہر ایک ۱۷ گرام بسفائج مرضوض ، سنا مکی ، گل بنفشہ ہر ایک ۵ء۲۴ گرام ، گاؤزبان ، ترنج جعدہ ، قشار اور شاہترہ ہر ایک ۲۴ گرام ، تخم خطمی و خبازی ہر ایک ۵ء۱۰ گرام عرق سوس یعنی اصل السوس ۷ گرام ، کشمش اشقر منقی ۲۰ عدد ، تخم کاسنی ، تخم خیارین ، تخم خربزہ زرد ہر ایک ۷ گرام ، املتاس ۱۴ گرام شکاعی اور بادآورد ہر ایک ایک قبضہ (مشت) افتیمون اقریطش کتان کے کپڑے میں صرہ بستہ ۵ء۱۷ گرام ، آلو بخارا بڑے ۷ عدد تمر ہندی و انار دانہ ہر ایک ۳۵ گرام عناب ، سپستاں ، خوبانی ہر ایک ۲۰ عدد لے کر تمام ادویہ کو مذکورہ طریقہ پر جوش دیں اور مل چھان کر ۷۰ گرام شکر سفید شامل کر لیں۔ اس میں ریوند چینی ، حجر ارمنی ، لاجورد مغسول ہر ایک ۵ء۱۷ گرام سقمونیا ۸۷۵ ملی گرام چھڑک کر نصف شب میں پلائیں ۔ اس کے بعد انار ترش یا بہدانہ یا سیب دن میں ایک مرتبہ دیں اگر مریض کو قے کرانا چاہتے ہوں تو اسطوخودوس شاہترہ ، بسفائج ، گل بنفشہ ہر ایک ۵ء۱۷ گرام تخم خطمی و خبازی ہر ایک ایک کف ، عناب و خوبانی ہر ایک ۱۰ عدد ، کشمش اشقر منقی ۲۰ عدد سب ادویہ کو پانی میں جوش دے کر چھان کر ۷۰ گرام شکر سفید ملا لیں اور سقمونیا ۸۷۵ ملی گرام ، کتیرا ۸۷۵ ملی گرام چھڑک کر پلائیں اگر قے نہ ہو تو گرم پانی اور جوشاندہ جب جوش دینے کے

بعد تہائی رہ جائے استعمال کر کے تحریک دیں اور دوپہر کے وقت گرم پانی دیا جائے تین مرتبہ قے ہونے کے تین گھنٹہ کے بعد شربت سیب و نیلوفر ۵۰ ا ملی لیٹر اسپغول اور تخم ریحان چھڑک کر دیں۔ شربت کے معدہ سے گزر جانے کے بعد غذا میں مرغی کا سادہ لطیف گوشت دیں اس کے بعد دوسرے دن حمام میں داخل کریں دوسرے دن بھی غذا پچھلے دن کی طرح جاری رکھیں۔ پھر قارورہ کا معائنہ کریں اگر ثقل موجود ہو تو دوبارہ مذکورہ منضج و مسہل دیں کچھ دن کے بعد پھر قارورہ کا معائنہ کریں اگر اس میں ثقل ہو تو تیسری منضج و مسہل دینے کے بعد قارورہ کا معائنہ کریں۔

اگر امتلاء کی علامات ہوں تو مذکورہ ادویہ دیں ورنہ حسب ذیل مقامی ادویہ لگائی جائیں۔

نسخہ طلاء برگ کبر، جوز السرو، زیتون خام و پختہ ہر ایک ۱۴ گرام باریک پیس کر ایسے پانی میں بھگو کر جس میں سجی اور صابون حل ہوں مقامی طور پر ضماد کرنے کے بعد چقندر کے پتہ سے ڈھانپ کر پٹی باندھ دی جائے۔

ایک اور نسخہ بکری کی مینگنیاں، بورہ ارمنی، قلی، اشنان، نوشادر باریک پیس کر گائے اور بیل کے مرارہ میں گوندھ کر ضماد کیا جائے اور چقندر کا پتہ اوپر سے باندھ دیں۔

ایک اور نسخہ ان بجھا چونا، حرمل، حلتیت، بلادر کبیکج (جل دھنیا)، شونیز ہر ایک گرام لے کر حلتیت کو نابالغ بچے کے پیشاب میں بھگو لیں پھر باقی ادویہ کو پیس کر چھان کر ضماد کر کے چقندر کے پتے سے ڈھانک کر پٹی باندھ دیں۔

ایک اور نسخہ اشق، شحم حنظل، کاغذ و تانبہ سوختہ، زنگار ہر ایک ۱۴ گرام خوب باریک پیس کر اشق کو نابالغ لڑکے کے پیشاب میں بھگو لیں اور پھر سب ادویہ کو مخلوط کر کے ثالیل (مسّوں) پر ضماد کریں اور چقندر کا پتہ اوپر سے باندھ دیں۔ جب یہ ادویہ مسے کی جڑ تک تاکل پیدا کر دیں تو جڑ پر مرہم زنگار لگا دیں یا دیگ بر دیگ لگائی جائے یہاں تک کہ جڑ بھی اکھڑ آئے اس کے بعد گوشت پیدا کرنے والے مراہم لگائے جائیں ان کا ذکر عنقریب آئے گا۔

اگر مذکورہ ادویہ سے فائدہ حاصل نہ ہو رہا ہو تو عمل جراحی کو کام میں لایا جائے عمل جراحی کے تین طریقے ہیں۔

(۱) عمل کئ۔ اس مقصد کے لئے لوہے یا چاندی کا انبوبہ لیا جاتا ہے جو مسّے کے برابر موٹا ہو اس انبوبہ کے کنارے تیز دھار دار ہونا چاہیئے اس کو آگ سے خوب گرم کر لیں

اور مسے میں داخل کر کے آہستہ سے حرکت دیں یہاں تک کہ دھار دار کنارہ مسے کے اطراف کے گوشت میں چبھ جائے اور مسہ جل جائے اس کے بعد مسے کو اطراف کے حصہ میں پرانا گھی لگائیں تاکہ کھرنڈ نرم ہو پھر مسے کو منقاص (چمٹے) سے پکڑ کر کھینچ لیں اس سے وہ نکل آئے گا۔ اس کی جڑ پر مرہم زنگار لگایا جائے تاکہ جو کچھ مسے کا حصہ باقی رہ گیا ہے وہ بھی نکل جائے پھر اس پر منبت لحم و مدمل ادویہ لگائی جائے۔

(۲) مسے کے اطراف دھاگہ سے ٹانکہ دے کر منقاص کی مدد سے عمدگی سے کھینچا جائے پھر اس کو نیچے سے قطع کر دیا جائے۔ نیچے سے قطع کرنا اس لئے ضروری ہے کہ دوبارہ اس کی پیدائش نہ ہو پھر سونے کے داغنے والے آلے (مکوی) سے داغ دیا جائے۔ مکوی کا آلہ مستدیر ہوتا ہے۔ اس کو اندر دھنسا دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ مسہ کی جڑ تک پہنچ جائے اس کے بعد گھی کی تدہین کی جائے۔ تاکہ کھرنڈ جم کر اکھڑ جائے اس کے بعد قروح کی طرح علاج کیا جائے۔

(۳) تیسرا طریقہ۔

ابریشم کے دھاگہ سے فتیلہ بنالیا جائے اور مسہ کے اطراف مضبوطی سے باندھ دیا جائے۔ اس حالت میں ایک دن کے لئے چھوڑے رکھیں پھر دوسرے دن دھاگہ پہلے دن سے بھی زیادہ مضبوطی سے باندھ دیں۔ اسی طرح تیسرے دن اور چوتھے دن اور زیادہ مضبوطی سے باندھتے رہیں حتیٰ کہ مسہ کی جڑ کٹ جائے اور مسہ گر جائے۔ پھر اس کی جڑ کو عمل کئی سے تباہ کیا جائے اس کے بعد گھی لگاتے رہیں۔ حتیٰ کہ کھرنڈ گر جائے پھر قروح کی مانند علاج کریں ان کا ذکر انشاءاللہ عنقریب آئے گا۔

عرق مدنی* ایسے شہروں سے صحت مند اشخاص دور رہیں جہاں اس کا تعدیہ ہو چکا ہو۔ اس کا علاج خون کے اخراج کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے فصد باسلیق کیا جائے پھر صافن سے فصد لی جائے۔ پھر ایسے آدمی کو منضج بلغم و سودا دینے کے بعد استفراغ کرائیں۔ حسب ذیل منضج اس میں نافع ہے۔

بیخ کرفس، بیخ بادیان، اصل السوس ہر ایک ۵ء۱۰ گرام، برگ گاؤزبان و تخم خیارین ہر ایک ۶ عدد کشمش، انجیر منقی ۲۰ عدد اچھی طرح جوش دیں اور چھان کر ۲۵ء۱۰ گرام شکر سفید ملالیں اور صبح میں استعمال کریں۔ غذا میں لطیف گوشت لیموں یا نارنگی کے رس سے ترش کر کے دیں۔ جب مادہ

*———— حاشیہ اگلے صفحہ پر ہے

نضج پا جائے اور قارورہ میں ثقل ظاہر ہو اور ثقل سفید، چکنا، چمکدار متشابہ الاجزأ ہو تو مسہل بلغم و سوداء کا استعمال کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے یہ " حب " جو شاندہ کے مقابلہ میں زیادہ بہتر ہے۔ کیوں کہ یہ معدہ میں زیادہ عرصہ تک موجود رہتی ہے۔

نسخہ حب مسہل بلغم و سوداء شحم حنظل، حب نیل ہر ایک ۶۵ء۴ ملی گرام سکبینج، جاؤشیر، اشق ہر ایک ۸۷۵ ملی گرام، حجر ارمنی، لاجورد مغسول ہر ایک ۸۷۵ ملی گرام، غاریقون مغربل، سنائے مکی، افتیمون اقریطش ہر ایک ۵ء۳ گرام سقمونیا ۸۷۵ ملی گرام، ریوند عمدہ ۱۰۷۵ ملی گرام، کتیرا ۴۳۷ ملی گرام جن ادویہ کو پیسنا ہو باریک پیس لیں۔ صمغ کا لنقوع آب کرفس میں تیار کرلیں اور سقمونیا کو باریک کرکے شامل کریں۔ تمام ادویہ کو اچھی طرح مخلوط کرلیں اور گوندھ کر چنا کے برابر حبوب (گولیاں) تیار کریں۔ عرق گلاب کے ساتھ نصف شب میں پلائیں ان مسہلات کی مقدار مادہ کے اعتبار سے مقرر کی جائے اور احتمال قوت کی بھی رعایت رکھی جائے۔ دوا کا عمل ظاہر نہ ہو رہا ہو تو گرم پانی سے تحریک دی جائے پھر کئی مرتبہ قے کرائیں پھر قے کے بعد معروف شراب پلائی جائے

غذا پہلے بیان کی ہوئی استعمال کی جائے۔ حمام کی پابندی کرائی جائے اغذیہ میں مرطبات زیادہ اور پابندی سے استعمال کرائے جائیں۔ اس صورت حال میں بہت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے جب مقام مرض پر آبلہ ظاہر ہو۔ اس صورت میں علاج کی ابتداء ترطیب بدن سے کریں اس مقصد کے لئے امراق دسمہ (چکنے پتلے شوربے) استعمال کئے جائیں، حمام کی پابندی کی جائے اور مقامی طور پر تخم خطمی، خبازی اور گل بنفشہ کے جوشاندہ سے نطول کیا جائے۔ روزانہ صبح سویرے صبر سقطری ۷ گرام عرق گلاب یا آب کاسنی میں حل کرکے دیں اور مقامی طور پر بھی صبر، عرق گلاب میں ملا کر طلا کریں اگر اس سے مرض کم ہو جائے تو فبہا ورنہ یہ دیکھا جائے کہ آیا التہاب زیادہ اور طبیعت میں احتباس تو نہیں ہے اگر ایسا ہو تو محاذی جانب کی فصد کی جائے اور بقدر حاجت اور

گزشتہ صفحہ کا حاشیہ

* عرق مدنی۔ ہندی میں نارو کہلاتا ہے اس میں پہلے سوزش اور شدید خارش ہوتی ہے اگر پھنسی نکل آئی ہے تو اس میں سوجن بڑھتی جاتی ہے اور پھنسی آبلہ نما دکھائی دیتی ہے اس کے بعد اس میں سوراخ ہوکر یا ایک سرخ دھاگہ کے مانند ایک چیز جو کیڑے سے مشابہ ہوتی ہے آہستہ آہستہ باہر آتی ہے ورم اور درد شدید ہوتا ہے۔ کبھی یہ زیر ناف کبھی ہاتھ میں اور کبھی بازو میں لاحق ہوتی ہے، بعض لوگوں میں پشت پر اور کبھی اعضاء تناسل پر بھی واقع ہوتی ہے۔

بقدر احتمال قوت خون کا اخراج کیا جائے۔ اس کے بعد مریض کو مطبوخ فاکہہ (پھلوں کا جوشاندہ) دیا جائے۔

نسخہ مطبوخ فاکہہ ہلیلہ کابلی زرد تخم دور کردہ، ہلیلہ سیاہ ہر ایک ۱۴ گرام سنائے مکی، گل بنفشہ، شاہترہ ہر ایک ۲۴ء۵ گرام تخم خطمی و خبازی ہر ایک ۲۴ گرام، آلو بخارا بڑے ۷ عدد، تمر ہندی، انار دانہ ہر ایک ۳۵ گرام، املتاس ۲۱ گرام، تخم خیارین، کاسنی مرضوضہ ہر ایک ۷ گرام، عناب، سپستان، خوبانی ہر ایک ۱۰ گرام ۸۱۶ ملی لیٹر پانی میں جوش دیں یہاں تک کہ ۲۱۰ ملی لیٹر پانی باقی رہ جائے پھر مل چھان کر شکر سفید ۱۰۵ گرام، سقمونیا ۸۷۵ ملی گرام، ریوند ۱ء۷۵ ملی گرام، کیترا ۴۳۷ ملی گرام چھڑک کر نصف شب میں پلائیں۔ اس کے بعد حمام کرائیں۔ روزانہ صبح سویرے ماء الشعیر دیں جب عرق مدنی سے مواد نکلنے لگے تو آہستہ آہستہ دباؤ دباؤ ڈالکر مادہ کے خارج کرنے کی تدبیر کریں جب سارا مواد قطع ہوجائے تو حسب ذیل مواد لگایا جائے۔

نسخہ موم سفید ۷۰ گرام، مکھن تازہ و روغن کنجد ہر ایک ۷۰ گرام روغن بادام شیریں ۷۰ گرام مرداسنگ اور بانس کی راکھ ہر ایک ۱۷ء۵ گرام موم کو روغن میں پگھلائیں پھر مرداسنگ کو باریک پیس کر سب ادویہ کو مخلوط کرلیں پھر پرانی روئی پر لتھیڑ کر ضماد کیا جائے۔

کبھی بھی نشتر بغیر نضج و تلیین مادہ کے نہ لگایا جائے کیوں کہ اس سے شدید درد ہوگا جب مادہ کے پکنے کے بعد نشتر لگائیں کو پیپ کے اخراج میں کوشش کریں اور زخم میں گھی لگانے کے بعد قطن الخلق[۱] باندھ دیں یہاں تک کہ تاکل ہوجائے اور بقیہ مادہ کا اخراج ہوجائے۔ اس کے بعد قرحہ کے مانند علاج کیا جائے یعنی منبت لحم ادویہ لگائی جائیں۔

---

[۱] قطن الخلق۔ طبعی (قدرتی) روئی جو پونڈوں سے الگ کی گئی ہو۔

باب ۷

اورام غدد کا علاج

جب تک ورم غدد کے سبب کی تحقیق نہ ہو جائے علاج میں جلدی نہ کی جائے۔ اگر اورام غدد بحران کے طور پر واقع ہوں یا عضوئے رئیس سے فضلات کے دفع ہونے کی وجہ سے ہوں تو اس صورت میں ورم پر مرخیات اور ضعیف رادع اشیاء لگائی جائیں۔ جسم سے مادہ کو خشک کرنے کے لئے فصد کی جائے یا ہلکے اسہال لائے جائیں۔ لعوق خیار شنبر، ریوند، ہلیلہ زرد و ہلیلہ کابلی سے قوی کر کے استعمال کرنا اس صورت میں مفید ہے۔ خیار شنبر سے معمولی اسہال ہوں گے اس لئے کہا جاتا ہے کہ مسہلات حبالی میں اس کا شمار ہے۔ ریوند قابض مقوی احشاء اور مقوی اعضائے رئیسہ ہے۔ خصوصاً عطریت کی وجہ سے مقوی قلب ہے۔ ہلیلہ جات قابض و مقوی احشا ہیں۔ سقمونیا کی حاجت ہو تو بقدر ضرورت اس کا اضافہ کیا جائے۔ سقمونیا شامل کرنے سے پہلے بہی یا سیب بھی رکھ کر مشوی کر لیا جائے۔ اس سے سقمونیا کی مضرت جگر معدہ اور قلب کے لئے کم ہو جائے گی اور سیب و بہی کی خوش بو فائدہ مند ہو گی لیکن عطریت کی تیزی دوائی کے اصل فعل (اسہال) میں مانع ہو۔ اس وجہ سے غیر مشوی سقمونیا کے مقابلہ میں مشوی سقمونیا کی مقدار زیادہ رکھی جاتی ہے۔ اگر ایک مرتبہ مسہل کے استعمال سے مادہ کی تجفیف حسب منشا نہ ہوئی ہو تو دوسری اور تیسری مرتبہ حسب حاجت استعمال کیا جائے ان ادویہ کے استعمال میں ان کے مضرات کی اصلاح بھی پیش نظر ہونی چاہیئے۔ چنانچہ اگر حرارت ہو تو شیرہ مغزیات تخم خیارین، وتخم کدو، شربت[1] آلو بخارا و شربت نیلوفر کے ہمراہ دیں۔ اگر طبیعت میں توقف ہو یعنی مسہل کا اثر ظاہر نہ ہو رہا ہو تو شراب حماض و شربت نیلوفر

---

[1] عربی عبارت شربت اجاص ہے لفظ شراب ہے جس کے معنی خود شراب خمر (نشہ دار) کے بھی ہیں اور شربت کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ یہاں سیاق و سباق کے اعتبار سے شربت آلو بخارا زیادہ موزوں معلوم ہوتا ہے۔

دیئے جائیں یا شراب سیب کا استعمال کرایا جائے۔ یہ اشربہ خالص شربت نیلوفر کے مقابلہ میں بہتر ہیں ان اشربہ سے تفریح اور تقویت قلب کا فائدہ ہوگا۔ نیز دیگر اعضائے رئیسہ کی تقویت کی احتیاج بھی پوری ہوگی۔ غذا میں چوزوں کے پتلے شوربے انار دانہ سے سرکہ شکر سے ترش کرکے دوا کے استعمال کے دن دیں اور دوسرے دنوں میں سادہ شوربے یا نارنگی کے رس سے ترش کئے ہوئے شوربے دیئے جائیں۔ پہلے بیان کیا ہوا رادع کا نسخہ مرخیات کے ساتھ مثلاً قیروطی جو روغن بنفشہ، موم سفید، آب کشنیز سبز اور آب کاسنی سے تیار کئے ہوئے ہوں یا تخم خطمی و خبازی ہر ایک گرام سب ادویہ کو خوب باریک پیس لیں اور مذکورہ قیروطی کا اضافہ کر دیں اور استعمال کریں اگر درد زیادہ شدید ہو جائے تو گرم تیل میں اسفنج بھگو کر لگائیں۔ غذائیں کم کر دی جائیں حقنہ سے تلیین کا عمل کیا جائے۔ جب امتلاً کی علامات دیکھی جائے تو دوبارہ اور سہ بارہ تنقیہ کے بعد حسب ذیل ادویہ لگائی جائیں۔

نسخہ بابونہ، اکلیل الملک، شبت ہر ایک ۵ر۱۰ گرام تخم خطمی و خبازی ہر ایک ۱۴ گرام حلبہ ۵ر۱۷ گرام خوب باریک پیس کر اس کا وزن لکھ لیا جائے پھر موم سفید ۳۵ گرام، مکھن تازہ ۱۰ اور روغن کنجد ہر ایک ۷۰ گرام لیں۔ موم کو روغن میں پگھلا لیں اور مذکورہ ادویہ اس میں شامل کر لیں۔ پھر خوب ہلا کر پرانی روئی پر لتھیڑ لیں۔ شحم خنزیر بھی اس میں مفید ہے۔ جب ورم میں نضج ظاہر ہو جائے اور خود بخود پھٹ جائے تو مادّہ کے اخراج اور تنقیہ وغیرہ کی تدبیر کریں۔ اس مقصد کے لئے کسی جاذب مرہم کو کسی قدر فتیلہ پر لتھیڑ کر داخل کریں۔ جب یہ خود بخود نہ پھٹے تو رقیق مقام سے نشتر سے پھاڑا جائے۔ اس کے بعد مذکورہ دوائیں لگائی جائیں جب عضو کا تنقیہ اچھی طرح ہو جائے تو ملحمات سے علاج کیا جائے۔ ان کے بارے میں کچھ بیان پہلے ہو چکا ہے اور کچھ بیان آگے آنے والا ہے۔

جب یہ ورم عضو رئیس سے واقع نہ ہوا ہو اور بحران بھی نہ ہو بلکہ ضعف کی وجہ سے مادّہ کے امالہ (میلان) سے لاحق ہوا ہو تو مادّہ کی نوعیت کے بارے میں غور کیا جائے۔ اگر مادّہ حار ہو تو فصد کیا جائے اور بقدر حاجت خون کا اخراج کیا جائے اور خون کے اخراج کے وقت احتمال قوت کا بھی لحاظ رکھا جائے پھر مقام پر رادع ادویہ لگائی جائیں پھر درجہ تزید، درجہ انتہا اور درجہ انحطاط کے زمانہ میں یہ تدابیر اختیار کی جائیں جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے جب مادہ بارد ہو اور بلغمی قسم کا ہو تو اودیما کے طور پر علاج کیا جائے اسی طرح سوداوی ورم کی تدبیر اور دیگر اورام کی تدابیر بھی پہلے بیان ہو چکی ہے۔

باب ۸

آکلہ کا علاج

اس مرض کا علاج دو طرح سے کیا جاتا ہے ایک عمومی اور دوسرا مقامی۔ عمومی علاج میں اصلاح غذا، تنقیہ بدن اور پھر مفرحات کا استعمال شامل ہے۔ چونکہ اس مرض میں سوء مزاج ہوتا ہے اور قوت اچھی خاصی رہتی ہے اس لئے ماش کی دال یا انار دانہ پالک کے عرق کے ساتھ شکر سفید ملا کر، مرق (پتلے شوربے) کو خشخاص سے گاڑھا کر کے سویے یا پالک کا ساگ غذا میں دیا جائے۔ اگر ضعف زیادہ ہو تو چوزوں کا پتلا شوربا دیں۔ بدن کے تنقیہ کے لئے موٹی چربی دار مرغیوں کے پتلے شوربے اور بچھڑے کا گوشت دیا جائے، اس کے بعد منضجات مواد کا چند دن مسلسل استعمال کریں پھر مسہلات دیئے جائیں۔ تنقیہ بدن میں مبالغہ کیا جائے اس مقصد کے لئے جوشاندہ کا استعمال حب سے بہتر ہے کیونکہ حبوب سے استفراغ آہستہ آہستہ اور بآسانی ہوتا ہے کوئی تکلیف نہیں ہوتی

مفرحات کی تفصیل پہلے آچکی ہے۔ فساد مادہ کے مقام پر گل ارمنی سرکہ انگوری میں پگھلا کر اور عرق گلاب ملا کر طلاء کیا جائے۔ عنبر، مشک، خوش بودار پھول اور اس کی خوشبوئیں سونگھانا بہت مفید ہے۔ تنقیہ کے بعد مفرحات حارہ یا مفرحات بارہ یا مفرحات معتدلہ دیئے جائیں۔ مزاجوں کے اعتبار سے یہ عمومی تدابیر اختیار کی جائیں۔

آکلہ کے لئے مقامی علاج یہ ہے کہ گوشت کو پگھلانے والی تاکل پیدا کرنے والی ادویہ لگائی جائیں۔ مثلاً مرہم الرسل، مرہم زنگار، اگر یہ کافی نہ ہو تو اس پر دیگ پر دیگ چھڑکا جائے۔ اگر اس کا استعمال ممکن نہ ہو تو مقامی طور پر مختلف جگہوں پر داغ (کئی) دیا جائے۔ پھر ان مقامات پر مرہموں میں سے کوئی ایک لگایا جائے اگر کچھ گوشت کم رچنے کی ضرورت ہو تو اس کو بھی روبہ عمل لایا جائے۔ وہاں کی دریدیا شریان سے غافل نہ رہیں۔ (یعنی انہیں کوئی جراحت نہ پہنچے) اس کے بعد مقامی طور پر پرانا گھی کھی

مرتبہ لگایا جائے اس سے گوشت میں تعفن ہو کر گرنے لگے گا اس کے استعمال کو اس وقت تک دہراتے رہیں جب تک کہ مرض سے متاثرہ ساخت بالکل ختم نہ ہو جائے اور قابل تعفن ساخت ذرہ برابر بھی موجود نہ ہو ورنہ دوبارہ تعفن اور فساد کی صورت لاحق ہو سکتی ہے اس کے بعد جب مقام مرض کا اچھی طرح تنقیہ ہو جائے تو اس میں انزروت اور شہد لگائیں۔ مقام مرض کو عرق گلاب سے دھویا جائے پھر پھر گرم پانی سے دھوئیں جب تنقیہ کا یقین ہو جائے تو مراہم منبت لحم لگائے جائیں اس کے بعد ملحمات لگائے جائیں۔

باب ۹

جرب وحکہ کا علاج

جرب میں خلط حار کی علامات ظاہر ہوں تو فصد کی جائے مقابل جانب کی ہاتھ کی قیفال سے فصد کریں اگر جرب دونوں ہاتھوں میں ہو تو دونوں ہاتھ کی قیفال سے فصد کی جائے فصد کے بعد مریض کو ماءالشعیر سادہ شکر سفید حل کر کے دیں۔ اگر حرارت زیادہ ہو تو غذا کو ترش انار اور سکنجبین سے ترش کر کے دیں۔

غذا میں لطیف و چکنے گوشت کا پتلا شوربا انار دانہ سے ترش کر کے شکر حل کے دیں۔ جبکہ حرارت کی علامات ہوں ورنہ سادہ شوربے نارنگی یا لیموں کے رس سے ترش کر کے دیں۔ اگر حرارت نہ ظاہر ہو تو صبح میں ماءالشعیر کے بجائے نقوع حامض دیا جائے۔ اس کی تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ بڑے آلو بخارا ۷ عدد، تمر ہندی، انار دانہ ہر ایک ۳۵ گرام، عناب اور خوبانی ہر ایک ۲۰ عدد، املتاس ۱۴ گرام، گل نیلوفر ۵ عدد جوش دیئے ہوئے پانی میں بھگو دیں اور ایک شب بھیگنے کے بعد چھان کر شکر سفید ۷۰ گرام ملالیں اور برف سے ٹھنڈا کریں جبکہ گرمی کا موسم ہو جب قارورہ میں نضج کے علامات ظاہر ہوں تو حسب ذیل مطبوخ دیا جائے۔

مذکورہ نقوع حامض میں ہلیلہ زرد اور ہلیلہ کابلی اور ہلیلہ سیاہ منزوع الحب ہر ایک ۱۷ء۵ گرام گلاب پنکھڑیاں وڈنٹھل دور کردہ ایک قبضہ، تخم خیارین، تخم کاسنی مقشر ہر ایک ۷ گرام تخم خطمی و تخم خبازی ہر ایک ایک ایک قبضہ شاہترہ ۲۴۵ گرام، پانی ۲۴ء۱ لیٹر میں جوش دیں یہاں تک کہ ۳۵۰ ملی لیٹر باقی رہ جائے پھر مل چھان کر ۱۰۵ گرام شکر سفید ملالیں اور سقمونیا (مشوی) اشقر اللون اور جلد ٹوٹنے والا ۸۷۵ ملی گرام، ریوند ۲۵ء۲ گرام چھڑک کر نصف شب میں پلائیں۔ گرم پانی سے تحریک دیں اگر قے ہو تو صبح میں مربائے آلو بخارا ۲۴ء۵ گرام اور سقمونیا ۸۷۵ ملی گرام عرق گلاب سے خوش بودار بنا کر دیں۔ اس

پینے کے چند گھنٹے کے بعد گرم پانی سے تحریک دیں۔ جب دوا کو روکنا چاہیں تو چند گرم پانی پلا کر قے کرائیں۔ یہاں تک کہ معدہ کا تنقیہ ہو جائے پھر ۲ گھنٹے بعد شربت سیب اور شربت نیلوفر، اسپغول مسلم ۴ر۷۵ گرام چھڑک کر پلائیں۔ دوسرے دن حمام میں داخل کریں حمام کے دن وہی غذا استعمال کریں جس کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے پھر چند دن مسلسل آرام کے بعد آب شاہترہ میں شکر سفید حل کر کے روزانہ استعمال کراتے رہیں جبکہ موسم بہار ہو ورنہ حسب ذیل حب دیا جائے۔ تاکہ باقی فضلات کا اخراج ہو جائے۔

نسخہ ہلیلہ کابلی و ہلیلہ زرد تخم دور کردہ ہلیلہ سیاہ ہر ۳ر۵ گرام، ریوند ۱ر۷۵ گرام صبر سقوطری ۱ر۷۵ گرام، سقمونیا ۸۷۵ ملی گرام، سنائے مکی ۱ر۷۵ کتیرا ۴۳۷ ملی گرام مقل ازرق ۴۶۵ ملی گرام لے کر جن ادویہ کو باریک پیسنا ہو پیس لیں اور مجموعی وزن کو نوٹ کرلیں ان ادویہ کو فلوس خیار شنبر کے عصارہ میں جو روغن بادام شیریں ملا کر چھان لینے سے حاصل مخلوط کرلیں اور چنا کے برابر گولیاں بنالیں۔ عرق گلاب کے ساتھ نصف شب میں دیں جبکہ مریض کو مذکورہ عصارہ کا پینا مشکل ہو حبوب کا بنالینا استعمال میں آسانی پیدا کر دیتا ہے۔ اگر عمل کے ظاہر ہونے میں دیر ہو رہی ہو تو مذکورہ تدبیر (گرم پانی) سے تحریک دی جائے۔ اس دن کوئی غذا استعمال نہ کی جائے۔ اگر اس سے تنقیہ مکمل نہ ہوا ہو تو حسب ضرورت دوسری تیسری مرتبہ یہی دوا استعمال کرائیں۔

جب بدن کے تنقیہ پر وثوق حاصل ہو جائے تو شرط کے بعد جونک لگا دی جائے۔ اور اس کے استعمال کو دہرایا جائے۔ یہاں تک کہ مقام مرض سے مادہ کا استعمال ہو جائے اس کے بعد حسب ذیل مقامی ادویہ لگائی جائیں۔

طلا نافع جرب حار مردار سنگ، اقلیمیائے فضہ (روپا مکھی) اور چونا جو گرم پانی سے کئی مرتبہ مغسول کیا گیا ہو اور پھر ٹھنڈے پانی سے کئی مرتبہ دھویا (مغسول کیا) گیا ہو۔ نیز کنیر کے پتے باریک کوٹ کر عرق یا سرکہ انگوری میں سب ادویہ کو بھگو دیں۔ حمام سے نکلنے کے بعد مقامی طور پر دھوپ میں بیٹھا کر اس کا طلا کریں اور ہاتھوں پر اس کو طویل مدت تک لگائے رکھیں۔

ایک اور نسخہ خدائے ہندی ۱۰ انگور کی لکڑی کی راکھ، سفیدہ، سیرقون[۱]، مامیران، صبر

---

[۱] سیرقون۔ متن میں یہی ہے لیکن اس دوا کی تحقیق نہ ہو سکی۔

ہر ایک ۳۵ گرام سب ادویہ کو باریک پیس لیں اور عرق گلاب یا آب کشنیز سبز میں بھگو دیں اور حمام سے نکلنے کے بعد دھوپ میں یہ طلا کیا جائے۔

ایک اور نسخہ زیبق مقتول (پارہ مدبر) مغرہ (کبرو) خضض (دار ہلد) مغز تخم خیارین، مغز تخم کدو ہر ایک ۳۵ گرام جن ادویہ کو پیسنا ہو خوب باریک پیس لیں اور عرق گلاب اور آب کشنیز سبز میں بھگو دیں اور مقامی طور پر طلاء کیا جائے ہاتھوں پر زیادہ مقدار میں لگائیں اور طویل عرصے تک لگائے رکھیں اس کے بعد گرم پانی اور مسور کے آٹے اور باقلا اور چنے کے آٹے سے دھو دیں پھر ہاتھوں پر دن بھر کوئی دوا نہ لگائی جائے اس کے بعد دوسرے دن مذکورہ دوائیں لگائی جائیں ان ادویہ سے مرض انشاء اللہ جلد زائل ہو جائے گا۔

ایک اور نسخہ جب بلغم کی علامات ظاہر ہوں تو فصد میں جلدی نہ کریں بلکہ مریض کو منضج بلغم دیا جائے پھر ایسی دوائیں دیں جو بلغم کا استفراغ کریں۔ ابتداء میں غذا کم دی جائے اور زیادہ تر کدو اور ککڑی کی قاشیں ڈالکر یا پالک یا چنے کا پانی مصطگی اور دار چینی ملا کر دیں۔ جب حالت ان شوربوں کو برداشت کرنے کے قابل نہ رہے تو چوزوں کے پتلے شوربے لیموں یا نارنگی کے رس سے ترش کر کے دیں حمام کی پابندی کرائیں ٹھنڈے پانی سے غسل نہ کریں بلکہ گرم پانی کا استعمال کیا جائے جبکہ امتلاء کی علامات ظاہر ہوں دوسری اور تیسری مرتبہ مذکورہ دوا دیں یہاں تک کہ بدن کا تنقیہ ہو جائے جب تنقیہ پر وثوق حاصل ہو جائے تو مقامی ادویہ استعمال کی جائیں۔

یہ طلاء جرب بلغمی میں نافع ہے کندس، کبریت، ہڑتال سرخ، ورق الدفلی (کنیر کے پتے) ہر ایک ۳۵ گرام خوب باریک پیس کر عنب الثعلب میں یا آب کشنیز سبز میں بھگو دیں اور انگلیوں پر حمام سے نکلنے کے بعد تیز دھوپ میں بٹھا کر طلاء کریں۔ اگر موسم سرما کا ہو تو حمام کے اندر طلاء کیا جائے ان ادویہ کو زمانۂ دراز تک لگائے رکھیں اور انگلیوں کی ایک دوسرے سے مالش کریں۔

ایک اور نسخہ سنا ے رمکی، ماہیران، زراوند طویل، مویزج، قرنفل ہر ایک ۳۵ گرام خوب باریک پیس کر مذکورہ عرقیات (آب) میں بھگو کر مذکورہ طریقہ سے انگلیوں پر طلاء کریں۔

ایک اور نسخہ زاج الجبر[1]، تخم جرجیر، مغاث[2]، قنبل (کمیلہ) نوشادر، ہر ایک ۳۵ گرام خوب باریک پیس کر چقندر کا پانی اور شہد ملا کر انگلیوں پر مالش کی جائے۔

ایک اور نسخہ تخم حرمل، زبل الکلاب (کتے کا گو) جو بیاتوں کے احاطوں کے اندر یا باہر ملے، موز (کیلا) کا چھلکا، حلبہ، تخم مولی ہر ایک ۳۵ گرام خوب باریک پیس کر قطران اور آب چقندر میں ملا کر انگلیوں کی مالش کی جائے جیسا کہ ہم نے پہلے نسخہ میں ذکر کیا ہے۔ اس دوا کی پابندی سے انشاء اللہ مرض جڑ سے جاتا رہے گا۔

اگر سوداوی علامات ظاہر ہوں اور اس کے ساتھ غلبۂ دم کی علامات بھی موجود ہوں تو فصد کی جائے اور بقدر حاجت خون کا اخراج کیا جائے اس کے بعد منضج سودا دیں جب نضج کی علامات ظاہر ہوں تو استفراغ سودا کا نسخہ استعمال کیا جائے۔ چند دن آرام دیں اس کے بعد منضج دے کر مسہل سے استفراغ کرائیں اور آرام کے بعد سہ بارہ اس سلسلہ کا یعنی منضج، مسہل و آرام کا اعادہ کریں۔ اگر چوتھی بار بھی اس کی ضرورت ہو تو اس سے گریز نہ کیا جائے۔ بدن کے تنقیہ تک اس کا استعمال جاری رکھا جائے جب تنقیہ پر وثوق حاصل ہو جائے تو ماء الشعیر دیں اس کا نسخہ بھی پہلے بیان ہو چکا ہے۔ غذا میں چکنے چربی دار پتلے شوربے، لطیف گوشت سے تیار کئے ہوئے اور نارنگی کے رس سے معتدل طور پر ترش کئے ہوئے دیں۔ ورنہ لیموں کا رس بغیر نمک ملائے ہوئے دیں بعض اوقات ماء الجبن شکر سفید کے اضافہ کے ساتھ دیں۔

نسخہ ماء الجبن صاف چمکدار رنگ والی بکری سے جس کی آنکھیں نیلی ہوں دودھ حاصل کریں اگر یہ دونوں شرطیں ایک ساتھ پوری نہ ہوتی ہوں تو جوان بکری کا دودھ ۳۵۰ ملی لیٹر کوئلہ کی آگ پر اچھی طرح جوش دیں اور تکز سرکہ گرام قطرہ قطرہ ملایا جائے اور انجیر کی تازہ ٹہنی سے ہلاتے رہیں اور اس طرح انجیر کے دودھ سے قوت اسہال اس میں حاصل ہو جائے گی اس سے جسم سے مادہ بآسانی خارج ہو جائے گا۔ جب دودھ پھٹ جائے اور پنیر الگ ہو جائے تو آگ سے اتار کر چھان لیں اور ۵۰ گرام شکر سفید ملا لیں روزانہ استعمال کرتے رہیں۔ اس کے استعمال کے بعد حمام میں داخل کیا جائے تاکہ اعضاء کی جانب جلدی سے اس کا نفوذ ہو اگر مزید اسہال چاہیں جس کا اندازہ امتلاء کی علامات سے ہوتا ہے تو ماء الجبن میں

---

[1] زاج الجبر۔ وہ مٹی جس سے سیاہی تیار کی جاتی ہے جس کو طین السخام بھی کہا جاتا ہے۔
[2] مغاث۔ میدہ لکڑی۔

حسب ذیل سفوف کا اضافہ کیا جائے۔

نسخہ ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ زرد، ریوند[1]، افتیمون، اقریطش، حجر ارمنی مغسول، لاجورد مغسول ہر ایک ۵۔۳۲ گرام، سقمونیا ۴۶۵ ملی گرام سب ادویہ کو باریک پیس لیں سوائے سقمونیا کے کیونکہ اس کو ہاتھ سے مل کر باریک کر لیا جا سکتا ہے سب ادویہ کو ملا کر شکر سفید ۳۵ گرام شامل کر لیں اور سفوف بنا کر پلائیں اس کے بعد حمام میں نہ داخل کریں کیوں کہ حمام میں داخل کرنے سے دوا کی تاثیر ختم ہو جاتی ہے۔ اگر ماء الجبن کے بجائے دودھ ہی اس کے برابر وزن میں دیا جائے تو اس میں افتیمون ۳۵ گرام کا اضافہ کر لیا جائے۔ غذا وہی ہو گی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اس کے بعد ماء الشعیر حمام کی پابندی کے ساتھ دیں لیکن حمام سے تعریق کا فعل زیادہ انجام پاتا ہے۔ جب تنقیہ بدن پر وثوق حاصل ہو جائے تو مقام مرض پر جونک لگائیں۔ جونک لگانے سے پہلے شرط کر لیا جائے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اس کے استعمال کو دہرایا جائے جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے۔ اس کے بعد مقامی ادویہ لگائی جائیں۔ چنانچہ حمام میں یا دھوپ میں بٹھا کر گیہوں کا آٹا لگایا جائے۔ اور اس سے انگلیوں کی اچھی طرح تدلیک کی جائے

یا مغز پستہ، مغز صنوبر، اور جائفل کا مغز پیس لیں جیسے کنجد کو پیسا جاتا ہے اور انگلیوں پر لطوخ کیا جائے۔

یا با دام گل بنفشہ میں بسائے ہوئے یا گل نیلوفر میں دبائے ہوئے پیسے جائیں جیسے کنجد کو پیسا جاتا ہے اور اس کا لطوخ انگلیوں پر کیا جائے۔

یا مغز کدو و مغز تخم خیارین اور کنجد مذکورہ طریقہ پر پیس کر انگلیوں پر لطوخ کیا جائے۔

یا بھیڑ کی دم کی تازہ چربی اور مکھن ہر ایک ۷۰ گرام، موم سفید ۳۵ گرام سب ادویہ کو گھلا کر انگلیوں پر لطوخ کیا جائے۔ حمام کی پابندی کی جائے اور انگلیوں پر گل بنفشہ، تخم خطمی و خبازی مساوی الوزن کے جوشاندہ سے نطول کیا جائے۔ اغذیہ مذکورہ اس دوران دیتے رہیں تلئین طبیعت کی رعایت رکھیں اگر قبض ہو جائے تو حقنہ ملینہ دیئے جائیں اس تدبیر کو جاری رکھیں یہاں تک کہ مرض زائل ہو جائے۔

---

[1] کلکتہ اور اعظم گڑھ کے قلمی نسخوں میں زراوند ہے جو نسخہ کی جہت سے صحیح نہیں معلوم ہوتا (مترجم)

حکہ

اگر بوڑھے اور نقاہت والے اشخاص کے علاوہ کسی اور شخص کو عارض ہوا ہو اور دموی علامات ظاہر ہوں تو فصد کریں اور بقدر حاجت خون کا اخراج کریں پھر دونوں پنڈلیوں میں سینگھیاں لگائی جائیں اس کے بعد صفراء کے غلبہ کی علامات ہوں تو نقوع[1] الحامض[2] دیں اور جرہ میں بیان کردہ مسہلات دیئے جائیں۔ مریض کو حمام کی پابندی کا حکم دیں اور ماء الجبن پینے کی ہدایت کریں کبھی اس میں شکر بھی ملالیں۔ اگر صفراء پھر بھی باقی رہ جائے تو یہ سفوف مسہل صفراء دیں۔

نسخہ سفوف مسہل صفراء ہلیلہ زرد، ریوند، سنا، شاہترہ خشک ہر ایک ۲۵ء۲ گرام سقمونیا ۶۵ء۴ ملی گرام، شکر سفید ۳۵ گرام لے کر سب ادویہ کو خوب باریک پیس کر ملالیں اور سقمونیا کو ہاتھ سے مل کر شامل کر دیں اس کے بعد ماء الجبن پلائیں اگر آب شاہترہ شکر حل کے استعمال کرنا ممکن ہو تو استعمال کرائیں۔ غذا میں لطیف گوشت انار دانہ اور نارنگی کے رس سے ترش کر کے دیں۔ حمام میں جسم پر جو کا آٹا جو چھاچھ میں ایک شب کے لئے بھگویا گیا ہو لطوخ کریں۔ یا آب کشنیز سبز میں جو کا آٹا بھگو کر لگائیں اس کے بعد بدن کی مالش حسب ذیل نسخہ سے کریں۔

نسخہ باقلا کا آٹا، چنا کا آٹا، مسور کا آٹا ہر ایک ۷۰ گرام، مغز تخم خیارین، مغز تخم کدو، مغز تخم خربزہ اور مغز بادام شیریں و مغز بادام تلخ ہر ایک ۳۵ گرام سب ادویہ کو خوب باریک پیس کر اور مخلوط کر کے حمام میں مالش کی جائے چند گھنٹے اس لطوخ کو لگائے رکھیں اور مریض کو کھلانے سے منع کر دیں اگر حرارت کی علامات ظاہر نہ ہوں تو ماء الشعیر مبزر دیا جائے اور حمام کی پابندی کی ہدایت کریں بدن پر قیروطی کا لطوخ کیا جائے جو آب کاسنی آب کشنیز سبز ہر ایک ۳۵ ملی لٹر، موم سفید ۲۵ء۳ گرام روغن بادام گل بنفشہ میں بسایا ہوا یا روغن بنفشہ ۷۰ گرام سے

---

[1] آصفیہ کے نسخہ میں البقول الحامض ہے۔

[2] کلکتہ اور اعظم گڑھ کے مخطوطات میں نقوع الحامض ہے جو صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس نسخہ کا پہلے بیان ہو چکا ہے۔

بنائی گئی ہو موم کو روغن میں پگھلالیں اور دونوں آبیات مذکورہ میں افیون ۱۲۵ ملی گرام ملالیں پھر تمام ادویہ کو ملالیں اور آگ پر جوش دیں اور قیرطی بنالیں ان کی جسم پر اچھی طرح مالش کی جائے۔
غذا میں چربی دار گوشت کا پتلا شوربا جو نارنگی کے رس سے ترش کیا ہوا ہو دیں۔ اس تدبیر کو جاری رکھیں انشاء اللہ حکہ (خارش) ختم ہو جائے گی۔

اگر مادہ حار کی علامات ظاہر نہ ہوں اور سودا کی علامات ہوں تو فصد کا استعمال ممکن ہو تو کیا جائے اس کے بعد مریض کو ماء الشعیر دیں جب سودا طبعی ہو یا اس میں سکون ہو تو ماء الشعیر مدبر دیا جائے اگر سودائے محترق کی وجہ سے ہو تو ماء الشعیر مبزر دیا جائے ان کی تفصیل پہلے بیان کی جا چکی ہے جب مادہ میں نضج ظاہر ہو جائے مسہل سودا دیا جائے۔ یہ ضروری نہیں کہ سارا مادہ ایک ہی مرتبہ میں خارج کیا جائے بلکہ کئی مرتبہ مسہل کے استعمال سے استفراغ کیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد افیتمون کا شیرہ دودھ میں نکال کر دیا جا سکتا ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ حمام کی پابندی کرائیں اور گل بنفشہ بسائے ہوئے روغن بادام شیریں کی تدہین کریں۔ جسم پر تازہ جو کا آٹا لطوخ کیا جائے اور ماء الشعیر مبزر کے استعمال کی پابندی کرائیں۔ حمام میں آبزن کریں جس پانی میں تخم خطمی خبازی گل بنفشہ اور کوکنار بھگوئے گئے ہوں۔ حمام سے خوب پسینہ لے آئیں پھر بدن کو رطوبت کے پہنچانے میں مبالغہ کریں اس سے انشاء اللہ مرض زائل ہو جائے گا۔

جب بلغم کی علامات ظاہر ہوں تو منضج بلغم دیں پھر مسہل کا استعمال کریں منضج و مسہل بلغم کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اس کے بعد مریض کو حکم دیں کہ نمکین پانی مثلاً سمندر کے پانی سے حمام کی پابندی کریں۔ جب ماء البحر نہ مل سکے تو ایسے پانی میں آبزن کرائیں جس میں نمک حل کیا گیا ہو اور بابونہ واکلیل الملک اور شبت بھگویا گیا ہو۔ پھر حمام کے اندر حسب ذیل مالش کی جائے۔

نسخہ باقلے کا آٹا، چنے کا آٹا، نرس، آردکرسنہ ہر ایک ۷۰ گرام تمام ادویہ کو ملا کر بدن پر مالش کی جائے۔

ایک اور نسخہ بورق اور قسط ہر ایک ۳۵ گرام کنیر کے پتے خشک ۷۰ گرام تمام ادویہ کو خوب باریک پیس کر مخلوط کر لیں اور چقندر کے پانی میں بھگو لیں اور بدن پر مالش کی جائے پھر حمام کیا جائے۔ کثرت حمام سے تعریق کی تدبیر کی جائے۔ اگر بوڑھوں میں حکہ لاحق ہوا ہو تو حمام کی پابندی اور ماء الشعیر سادہ شکر حل کر کے پینے کی ہدایت کریں۔ چکنے چربی دار پتلے شوربے کا استعمال کریں۔ حمام میں شراب کی دردی سے مالش عمدہ ثابت ہوتی ہے۔

چنا، باقلا، اور ترمس کے آٹے میں میعہ سائلہ شامل کر کے مالش کی جائے اور زمانۂ دراز تک لگائے رکھیں یا اشنان کو ایسے بچہ کے پیشاب میں جس کو ابھی احتلام نہ ہوا ہو بھگو کر یا ماء البحر سے مغسول کر کے کندس میں ۱۷٫۲۵ گرام، بورق ۳۵ گرام، قسط ۳۵ گرام، تخم مولی و تخم کرفس ہر ایک ۳۵ گرام، نوشادر ۱۷٫۵ گرام، کرسنہ، چنا اور ترمس کا آٹا ہر ایک ۷۰ گرام چقندر کے پانی میں بھگو کر حمام میں تعریق کے بعد بدن پر لطوخ کریں اور چنا اور باقلا کے آٹے سے تدلیک کریں اور طویل مدت تک لگائے رکھیں اور چکنے پتلے شوربوں کے ذریعہ ترطیب بدن کی رعایت رکھیں۔ شراب ریحانی پلائیں اور عمدہ بستر پر سلائیں۔ غم و فکر سے دور رکھیں گل بنفشہ کے شموم اور روغن بادام گل بنفشہ بسائے ہوئے سے سر پر تدہین کے ذریعہ نیند کی تدابیر کریں۔ اگر ان سے بقدر ضرورت نہ آ رہی ہو تو روغن خشخاش سفید کی تدہین کریں۔ انشاء اللہ اس تدبیر سے مرض زائل ہو جائے گا۔

اگر نقاہت والوں کو حکہ لاحق ہوا ہو تو سوائے حمام کی پابندی اور چکنے اور پتلے شوربوں کے استعمال کے اور کسی علاج کی ضرورت نہیں۔ بتدریج غلیظ غذائیں استعمال کرائیں۔ جسم پر کسی بھی روغن کے لگانے سے احتراز کیا جائے کیوں کہ اس سے مسامات بند ہو جائیں گے بلکہ حمام میں جسم پر چنے ترمس اور باقلے کی آٹے کی مالش کی جائے اور حمام میں سر کو جوشاندہ خطمی سے دھوئیں اور اس تدبیر کی پابندی کی جائے اس سے ان کی حالت ٹھیک ہو گی اور مرض حکہ زائل ہو جائے گا۔

باب ۱۰

نفاطات[1] (آبلے) نفاخات[2] (تہبج) اور اورام ریحیہ کا علاج

نفاطات (آبلے) میں اگر دموی علامات ظاہر ہوں تو فصد کی جائے۔ اور بقدر حاجت اور احتمال قوت خون کا اخراج کیا جائے۔ اگر یہ علامات ظاہر نہ ہوں تو دونوں پنڈلیوں سے محاجم (سنگھیاں) کھینچوائی جائیں اس کے بعد کان سے محاجم کریں۔ غذا میں کمی کی جائے اور ترکاریوں کے مذکورہ شوربے دیئے جائیں اس کے بعد نفاطات کے مقام پر نظر ڈالی جائے اگر یہ موٹی جلد میں ہو تو سونے کی سوئی چبھو کر اس کے اندر کی رطوبت نکال دی جائے یہاں تک کہ ساری رطوبت نکل جائے کیونکہ دوسری مرتبہ آبلہ کو نشتر لگانے میں زیادہ شدید درد کا اندیشہ ہوتا ہے اگر آبلے باریک جلد کے مقام پر ہوں تو بعض مرتبہ خود بخود پھٹ جاتے ہیں اور معالج کو نشتر لگانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ صرف دبا کر مکمل طور پر رطوبت کا اخراج ضروری ہے۔ جب آبلہ میں ذرہ برابر بھی رطوبت نہ ہو تب انار کی شاخ آگ سے جلا کر زخم کے مقام پر داغ دیا جائے پھر اس پر مردار سنگ کے سفوف کا ذرور کریں۔ جب قرحہ بن جائے تو مسہل استعمال کریں اور صفراء کا استفراغ کریں پھر مریض کو حمام کی پابندی کی ہدایت کریں حمام سے نکلنے کے بعد یہ مرہم لگایا جائے۔

---

[1] نفاطات۔ آبلے جس کے اندر پانی یا خون جمع رہتا ہے۔ حرارت باریہ سے خون کی مائیت عروق سے باہر خارج ہو جاتی ہے لیکن دوبارہ بہ آسانی جذب نہیں ہوتی کیوں کہ کثافت جلد سے جلد میں نفوذ کر جاتی ہے۔

اسباب: رقت و غلیان خون بحرارت نایہ جس سے مائیت جدا ہو کر عرق سے چھن کر جلد کے نیچے جمع ہو جاتی ہے۔

[2] نفاخات۔ زیر جلد ریح مجتمع ہوتی ہے۔

نسخہ مرہم سفیدہ ۳۵ گرام، کافور قیصوری ۱۸۷٫۵ گرام، موم سفید ۲۴۷٫۵ گرام، روغن بنفشہ یا تازہ کنجد ۵۰۰ گرام۔ روغن میں موم کو پگھلالیں اور باقی ادویہ کا اضافہ کردیں اور اچھی طرح مخلوط کرکے مقامی طور پر تدہین کریں۔ اس دوران طبیعت سے غافل نہ ہوں بلکہ حقنہ سے یا فتیلوں سے یا مزلق شربتوں مثلاً شراب اجاص و بنفشہ یا شربت نیلوفر جس پر اسپغول چھڑکا گیا ہو گرم پانی کے ساتھ استعمال کرکے تلئین کریں۔ اگر اسہال کی ضرورت ہو تو تملہ میں مذکورہ مطبوخ دیا جائے۔ غذا کی اصلاح کریں اور حمام کی پابندی کی ہدایت کریں۔

ایک اور مجرب نسخہ جو اس مرض میں مفید ہے حسب ذیل ہے۔

عنزروت، صبر، کندر، سفیدہ، گل ارمنی ہر ایک ۷٫۵ گرام خوب باریک پیس کر عرق گلاب میں بھگو دیں اور ریٹھے کے برابر گولیاں (بنادق) بنالیں اور خشک کرلیں۔ وقت ضرورت عرق گلاب اور سرکہ میں حل کرکے لطوخ کریں یہاں تک کہ بثور پر کافی مقدار ہو جائے اس حالت میں خشک ہونے تک لگائے رکھیں۔ یہ لطوخ اگر خود بخود گر جائے تو بہتر ہے اور دوبارہ طلاء کریں اور یہ عمل جاری رکھیں یہاں تک کہ نفاطات خود بخود گر جائیں پھر گرم پانی سے دھو کر اس کے استعمال کو دہرائیں انشاء اللہ نفاطات کا اثر جاتا رہے گا۔

نفاخات (تہبج) اس کا علاج یہ ہے کہ غذا میں تخفیف کرا اور جوش دی ہوئی نخالہ (جو کی بھوسی) کو سرکہ میں ملا کر ضماد کریں یا بابونہ اور اکلیل الملک ہر ایک ۳۵ گرام نخالہ (جو کی بھوسی) اس کے مساوی الوزن ملا کر سرکہ مخلوط کرکے جوش دیں اور مقامی طور پر ضماد کریں۔ مریض کو صبح اور شام شربت دینار لیموں کا اضافہ کرکے پلائیں۔ غذا میں چوزے لیموں کے رس کے ساتھ دیں اگر اسہال کی ضرورت ہو تو اور قارورہ میں نضج ظاہر ہو چکا ہو تو مریض کو یہ دوا دی جائے۔

ریوند، ہلیلہ زرد، ہلیلہ کابلی تخم دور کردہ ہر ایک ۱۷٫۵ گرام، سقمونیا (صاف و جلد ٹوٹنے والا) جو سیب یا بہی میں رکھ کر مشوی کرلیا گیا ہو ۴۶۵ ملی گرام لے کر جن ادویہ کو باریک پیسنا ضروری ہو پیس لیں اور سب ادویہ کو مخلوط کرکے عرق گلاب کے ساتھ نصف شب چٹائیں۔ دوا کے عمل میں دیری (توقف) ہو تو گرم پانی سے تحریک دیں۔

دوپہر میں شراب سیب و گلاب تازہ ٹھنڈے پانی میں ملا کر اسپغول مسلم ۴٫۵ گرام چھڑک کر دیں۔ شراب کے پینے کے بعد مرغی کا سادہ و لطیف شوربہ دیں۔

دوسرے دن حمام کرائیں جب دوا دیئے ہوئے طویل عرصہ گزر جائے تو سویرے اور سوتے وقت سکنجبین اور سربت دینار دیں۔ غذا میں چوزے اور انار دانہ کشمش سیاہ سے ترش کرکے دیں۔ جب طبیعت اس کو قبول کرتی ہو تو انار دانہ اور کشمش باریک کوٹ کر دیں اور اگر طبیعت نہیں قبول کرتی ہو تو جوش دے کر یا زیرباج[1] تیز ترمس سرکہ میں تیار کرکے دیں یا مرق کو مغز بادام شیریں سے گاڑھا کرکے اور لیموں کے رس میں بھی مغز بادام شیریں کا شیرہ ملا کر گاڑھا کرکے دیں۔ پیروں پر بابونہ، اکلیل الملک اور شبت و نخالہ کے جوشاندہ کا نطول کریں۔ اس تدبیر کو جاری رکھیں انشاء اللہ مرض زائل ہو جائے گا۔

اورام ریحیہ ان کا علاج یہ ہے کہ اول نہار شکر سفید، عرق گاؤزبان میں ملا کر کسی قدر تخم ریحان اضافہ کرکے دیں۔ غذا میں چوزوں کا سادہ شوربا اور کبوتر کے چوزے یا چکور یا تیتر یا چڑیا کا گوشت کوٹ کر گرم مصالحوں کے ساتھ دیں یا مرق کو چنے کے آٹے سے گاڑھا کرکے دیں (چنا کی بھوسی نہ ڈالیں اور چقندر کے پتے بھی اس کے علاوہ شامل کر سکتے ہیں) البتہ چقندر کا گودہ نہ ڈالیں۔ اس کا نطول مذکورہ طریقہ پر کریں۔ مفردات میں سداب اور نخالہ کا اضافہ کریں حمام کی پابندی کرائیں ان ادویہ سے اگر ریاح تحلیل ہو رہی ہو تو گلقند اور دبید الورد ۷۰ گرام گلقند میں ۵ء۳ گرام دبید الورد ملالیں اور اس کا استعمال جاری رکھیں اگر اس سے تحلیل نہ ہو رہا ہو تو تریاق ۵ء۷ء۱ گرام یا ۳ گرام دیں اور مقام معدہ پر گرم پانی اور روغن بان و روغن قسط سے تمریخ[2] کریں۔ اس سے مرض زائل نہ ہو تو منضج بلغم دیں پھر استفراغ کریں۔ منضج و مسہل کے بارے میں پہلے ہی بیان ہو چکا ہے پھر آگ سے مقام معدہ پر محاجم کریں اور احشاء پر اس مرہم سے تمریخ کریں۔

نسخہ مرہم سداب، زوفائے یابس، بابونہ، اکلیل الملک، حلبہ اور شبت باریک پیس کر چھان کر ہر ایک ۵ء۱۷ گرام، کمون و تخم کرفس اور قسط ہر ایک ۷ گرام خوب باریک پیس کر روغن قسط ۲۱۰ گرام، موم زرد ۳۵ گرام، لاذن ۵ء۲ گرام، افتیمون و جند بیدستر ہر ایک ۵ء۳ گرام، زعفران، سعد، سنبل، بسباسہ ہر ایک ۵ء۴ گرام خوب باریک پیس لیں اور موم و لاذن کو روغن میں نیم گرم کرلیں اور ان میں جند بیدستر اور فرفیون کا

---

[1] زیرباج۔ ایک قسم کا کھانا ہے جس میں لونگ، سرکہ اور گوشت پڑتا ہے۔
[2] تمریخ۔ روغنیات کا طلاء جس سے ساختیں ڈھیلی ہو جائیں۔

اضافہ کردیں اور سب ادویہ کو پگھلالیں پھر باقی ادویہ کو چھان کر اضافہ کردیں اور آگ سے اتار لیں پھر سب ادویہ کو حرکت دیں۔ یہاں تک کہ وہ ایک ذات ہو جائیں اور مقامی طور پر تمریخ کریں۔ اس تدبیر کو اس وقت تک جاری رکھیں جب تک کہ ریاح تحلیل نہ ہو جائیں۔
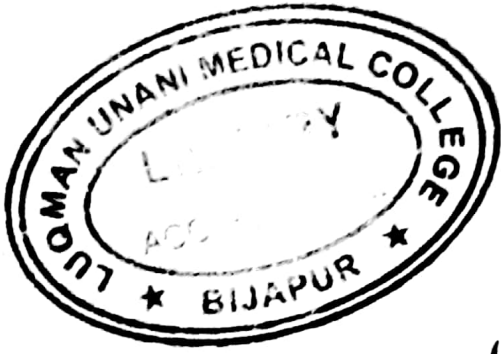
سترہواں مقالہ

جراحت، کسر اور خلع کا علاج

اس کو ۳۹ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

سترہواں مقالہ

فصل اول

جراحت کا علاج

اعضاء دو قسم کے ہوتے ہیں ایک قسم ان اعضائ کی ہے کہ جب ان میں جراحت واقع ہو تو ضرر زیادہ ہوتا ہے اور کبھی ہلاکت کی نوبت آسکتی۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جو جراحت سے اپنے حال پر قائم نہیں رہتے۔ پہلی قسم میں دماغ، قلب، معدہ، کبد، گردوں، چھوٹی آنتوں اور مثانہ جیسے اعضائ شامل ہیں جن کا بقراط نے چھٹی فصل میں ذکر کیا ہے۔ پس وہ کہتا ہے کہ جب مثانہ میں یا دماغ یا قلب یا گردے یا چھوٹی آنتوں یا معدہ یا جگر میں خرق (پھٹنا) واقع ہوتا ہے تو اس میں ہلاکت واقع ہو سکتی ہے۔

دماغ میں جراحت جب چھوٹی ہو یا مثلاً ایک ہی بطن میں لاحق ہو تو اس سے مریض بچ سکتا ہے لیکن جب جراحت بڑی اور شدید ہو یا دونوں بطنوں میں لاحق ہوئی ہو تو اس سے فوراً ہی ہلاکت واقع ہو سکتی ہے اس عضو کے شریف اور رئیس ہونے کا مطلب بقراط یہی لیتا ہے۔

قلب میں جراحت مکمل طور پر مندمل نہیں ہو پاتی کیوں کہ قلب میں مسلسل حرکت جاری رہتی ہے اور آرام کی حالت کا متقاضی ہوتا ہے چونکہ قلب کا بھی شریف اور رئیس اعضاء میں شمار ہوتا ہے اس لئے جراحت کو برداشت نہیں کر پاتا۔ اس وجہ سے یہ کہا جاتا ہے کہ قلب میں تقیح (پیپ) واقع نہیں ہو سکتا بلکہ تقیح سے پہلے ہی ہلاکت واقع ہو جاتی ہے۔

معدہ میں جراحت زیادہ گہری نہ ہو یعنی نافذ ہو تو اس کے التحام کا امکان ہے۔ لیکن جب نافذ یا گہری ہو تو ناقابل اندمال ہوتی ہے اور بقراط کے قول سے یہی مراد ہے۔ گہری جراحت کے ناقابل اندمال ہونے کی ۳ وجوہ ہیں۔ (۱) کیلوس کی وجہ سے تناؤ و کھینچاؤ (۲) رطوبت (۳) پھٹے ہوئے حصہ سے کیلوس کا نکلنا اور اس سے ضعف کا لاحق ہونا۔

جگر کے زوائد (یعنی اغشیہ و عروق) میں جب جراحت لاحق ہو مرض سے چھٹکارا ممکن ہے اور جب اس کے جرم میں واقع ہو اور عظم درجہ کی ہو اور بقراط کے قول سے یہی مراد ہے تو اس سے چھٹکارا ممکن نہیں ہے اور اس وجہ سے اس کے بعد مسلسل نزف الدم لاحق ہوتا ہے۔ گردوں

میں جب جراحت ہوتی ہے تو مسلسل مایئت کے جاری رہنے کی وجہ سے نا قابل اندمال ہوتی ہے،
امعائے دقاق میں جرم کے علیحدہ ہونے اور اس کے لحم کی قلت کی وجہ سے اور کیلوس
کے بہنے اور کھینچاؤ پیدا کرنے کی وجہ سے جراحات مشکل سے مندمل ہوتی ہے۔
مثانہ میں جرم کے علیحدہ ہونے اور اعصاب کی موجودگی نیز مایئت سے تناؤ اور لذع
کی وجہ سے اندمال مشکل ہوتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ پتھروں کے نکلنے کے بعد اس میں التحام
کیسے واقع ہوتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ عنق مثانہ میں مثانہ کے دوسری جگہ کے جرم کے
مقابلہ میں لحم زیادہ ہوتا ہے اس لئے وہاں پر خون لاحق ہو تو اس میں بہ نسبت باقی جرم کے
بہ آسانی التحام ہو سکتا ہے۔
ان اعضائے میں جب جراحت لاحق ہو تو حاذق جراح کے لئے ضروری کہ علاج میں پیش قدمی
نہ کرے بلکہ مرض کے اندازے سے آگاہ کر دے۔
اعصاب اور عضلات کی جراحت میں اس سے خراب عوارض مثلاً تشنج اور غشی لاحق ہوتی
ہیں اور کبھی قوت ساقط ہو جاتی ہے اور دماغ سے اتصال کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے اور درد کی
شدت بھی اس میں اہم حصہ ادا کرتی ہے۔
مذکورہ معلومات کے بعد یہ بتانا ہے کہ جراحت دو طرح کی ہوتی ہے (۱)۔ بسیط (۲)۔ مرکب
بسیط سے مراد جوہر عضو کا ضائع نہ ہونا ہے اور مرکب سے مراد عضو کے جوہر کا ضائع ہونا ہے۔
بسیط کی بھی دو ہیئتیں ہیں (۱)۔ صرف شق (شگاف) واقع ہو جائے (۲) تجویف بھی بن جائے۔
اگر شق شگاف تازہ ہو جس کا خون سے اندازہ ہوتا ہے۔ پس اس کا علاج جراحت
کے لبوں کا بند کرنا ہے کہ ان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہونے پائے جیسا کہ عمومی علاج کے
تحت بیان کیا جا چکا ہے اور اس کے اطراف دو پٹیوں کا باندھنا ہے۔ اگر جراحت کا ایک
لب نیچے کی طرف ہو تو اس کو نیچے سے اوپر کی طرف اٹھانے کے لئے سہارا دینا چاہیئے۔ اگر جراحت
کا ایک طرف کوئی لب جھکا ہوا ہو تو ابتداً ہی سے اس کو سہارا دیتے ہوئے باندھنا
چاہیئے اگر دونوں لب نہ مل رہے ہوں تو پھر دھاگے سے ٹانکا لگایا جائے۔ اگر جراحت واقع
ہو کر دو یا تین دن ہو گئے ہوں اور ابھی پیپ نہ بنا ہو تو جراحت کے دونوں لبوں کو تھوڑا
سا نشتر سے کھرچا جائے یہاں تک کہ خون نکلنے لگے پھر جراحت کے دونوں لبوں کو جوڑ دیں اور پٹی
باندھ دیں۔ اگر جراحت عظیم ہو تو دھاگے سے سی دیا جائے پھر اس پر ذرور چھڑکیں۔

نسخہ ذرور عنزروت ۷ گرام، صبر اور دم الاخوین ہر ۵ر۳ گرام، اور شیاف ما میثا اور مسر ہر ایک ۵ر۷ر ا گرام۔ زعفران ۵ر۴۷ ملی گرام ان ادویہ کو خوب باریک پیس لیں اور ملالیں۔ اور بقدر جراحت استعمال کریں۔ یعنی عضو پر چھڑک کر چھوڑ دیں۔ یہاں تک کہ پیپ بن جائے اگر اس سے تجویف بن جائے تو اس کو دھاگہ سے سیا جائے اور دھاگہ کے کنارے کو زخم کی اندرونی سطح میں چھوڑ دیا جائے تاکہ اس کے ذریعہ سے پیپ نکالا جا سکے۔ اس کے بعد قروح کے مانند علاج کیا جائے ان کا ذکر عنقریب آئے گا۔

اگر جراحت مرکب ہو تو ممکنہ حد تک دھاگہ سے سینے کے بعد جرم کے ضائع شدہ عضو پر ملحم ادویہ جو معتدل طور پر مجفف ہوں لگائی جائیں جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے۔ جب یہ ادویہ قوی ہوں تو تجفیف میں مبالغہ کے ذریعہ رطوبات فضلیہ کو خشک کر کے رطوبات صالحہ میں تبدیل کر دیں گی۔ اس سے لحم بھی اگ آئے گا۔ جب یہ ادویہ فعل میں ضعیف ہوں گی تو یہ غرض حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس مقصد کے لئے کندر، صبر، زراوند، مدحرج، زراوند طویل اور بیخ سوسن، آسمانجونی، اقلیمیائے فضہ، توتیا، مساوی الوزن لے کر خوب باریک پیس کر استعمال کریں۔ اگر قرحہ میں رطوبت زیادہ ہو شہد جھاگ دور کر کے ملا دیں اور پرانی روئی کا فتیلہ بنا کر اس میں لتھیڑ کر قرحہ کے اندر رکھا جاتا ہے اگر اس سے مرہم بنانا ہو تو موم زرد کو روغن میں پگھلا کر اور تمام ادویہ کو اچھی اچھی طرح مخلوط کر لیں اور استعمال کریں۔

دوسرا النسخہ مردار سنگ، ۵ ۳ گرام، پرانا روغن زیتون اور موم زرد ہر ایک ۵ر۷ر ۱ گرام موم کو روغن میں پگھلا کر ادویہ مذکورہ ملالیں اور استعمال کریں۔ ہم عنقریب قروح کے ذیل میں تمام شافی علاج تحریر کریں گے۔

اگر جراحت سر میں واقع ہوئی تو عظام القحف میں کسر کے اعتبار سے اس کی ۶ اقسام ہیں

(۱) صادعہ (۲) ہاشیہ (۳) واضحہ (۴) منقلہ (۵) مامومہ (۶) جائفہ

(۱) صادعہ۔

جراحت کی وہ قسم ہے جس میں صرف صداع ہی نہیں بلکہ کسر بھی موجود ہوتا ہے۔

(۲) ہاشیہ۔

کسر کی وہ قسم ہے عظام قحف کچل کر ٹکڑوں میں منقسم ہو جاتی ہے۔

(۳) واضحہ۔

کسر کی وہ قسم ہے جس میں چوٹ کے بعد ہڈی باہر سے نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔

(۴) منقلہ۔
قحف کے کسر کی وہ قسم ہے جس میں ہڈی ٹوٹ کر نکل جاتی ہے۔
(۵) ماموم۔
کسر کی وہ قسم ہے جس میں اغشیہ دماغ تک آفت پہنچ جاتی ہے۔
(۶) جائفہ۔
کسر کی وہ قسم ہے جس میں آفت تجویف دماغ تک پہنچ جاتی ہے۔
اس وقت ہم پہلی تین قسموں کا تذکرہ کرتے ہیں۔ باقی اقسام کا تذکرہ کسر قحف کے ذیل میں آئے گا۔

قحف میں جب جراحت لاحق ہو اور معمولی درجہ میں کسر ہو تو بہ رلعہ فصد حسب حاجت اور مریض کی قوت برداشت کے اعتبار سے خون کا اخراج کیا جائے۔ اگر جراحت شدید درجہ کی ہو تو سینگھیاں لگائیں۔ دونوں صورتوں میں مریض کو ترشش اور بالفعل بادی اشیاء استعمال سے پرہیز کی ہدایت کی جائے۔ غذا میں شوربے، ماش کی دال پالک کا ساگ خبازی قطف (بتھوا) ملوخیا اور سیویاں شیرہ مغز بادام شیریں کے ساتھ استعمال کی ہدایت کی جائے اور تلیین طبیعت کی کوشش کی جائے اس مقصد کے لئے اول نہار شربت بنفشہ اور شربت نیلوفر گرم پانی کے ساتھ دیا جائے۔ اور اس پر اسپغول بھی چھڑک لیا جائے۔ اگر ملینات سے کام نہ چلے تو ملین حقنہ جات دیئے جائیں۔ ان کے بارے میں آپ واقف ہو چکے ہیں۔ اگر اس سے غرض حاصل ہو جائے تو فبہا ورنہ شیر خشت ۷۰ گرام گرم پانی میں مل چھان کر اس میں بڑے آلو بخارا ۷ عدد گل بنفشہ اور سنا مکی ہر ایک ۵ر۴ ۲ گرام عناب اور سپستان ہر ایک ۲۰ عدد، بزر خطمی ہر ایک ایک کف شامل کر کے جوش دیا جائے۔ اگر بدن میں امتلائ ہو تو اس پر سقمونیا جلد لوٹنے والا ۷ر۳۷ ملی گرام یا ۸۷۵ ملی گرام چھڑک کر کتیرا سے اصلاح کر کے استعمال کرائیں۔ اس کے استعمال کے دن مریض کو بعض مذکورہ مبزورات دیں۔ اگر قوت کم ہو تو چوزوں کا مرق بغیر مصالحوں کے دیں جراحت کے مقام پر بالوں کو چھوٹا کیا جائے اور مقامی طور پر آبنوس کا برادہ یا مکڑی کا جالا یا انزروت باریک پیس کر انڈے کی سفیدی میں ملا کر خرگوش کے بالوں کو لتھیڑ کر ضماد کیا جائے یا کتان کا کپڑا خوب پاک و صاف لے کر جلا کر اس حال میں کہ ہوا نہ لگنے پائے۔ آگ کے بجھنے کے بعد مقامی طور پر لگایا جائے۔ یا ان بجھا چونا لے کر مقامی طور پر لگائیں۔ یا صبر، مر، انزروت، دم الاخوین، کندر،

اقاقیا، صمغ عربی، طین مختوم کے مساوی اجزا لے کر خوب باریک پیس لیں اور مقامی طور پر ذرور کریں۔ دوا کے اوپر خرگوش کے بال رکھ کر جراحت کے مقام کے اطراف روغن گل میں پرانی روئی بھگو کر رکھ کر تدہین کریں۔ سر کو ٹھنڈک سے بچایا جائے خواہ گرمی ہی کا زمانہ کیوں نہ ہو۔ خرگوش کے بالوں (دبر) کو مقام جراحت پر اس وقت تک رکھے رہیں جب تک کہ مقام جراحت سے مواد نکل آئے اس کے بعد قروح کے طور پر علاج کیا جائے جس کا ذکر جراحت مراق کے ذیل میں عنقریب آنے والا ہے پھر اس کو سینے کے بعد دھاگہ پر مذکورہ ضماد لگائیں اس کو اس وقت تک چھوڑے رکھیں جب تک کہ مواد سارا نکل نہ آئے۔ اس کے بعد قروح کے طور پر علاج کیا جائے۔

اگر جراحت گردن میں لاحق ہوئی ہے اور کوئی عصب مزمن میں کٹ گیا ہو تو اس سے چھٹکارہ کی کوئی صورت نہیں۔ سوائے اس کے کہ مریض کو ترش اور بالفعل بارد اشیاء کے استعمال سے احتراز کرایا جائے۔ مقامی طور پر لگائی جانے والی ادویہ شدید قبض والی ہونا چاہیئے مثلاً زاج یا حدت ہو جیسے زنگار اور اسی لئے ان کا استعمال طول میں عصب کی جراحت میں مفید ہوتا ہے۔ جبکہ اس سے حس اور حرکت حد سے زیادہ حاصل نہ ہو جائے اس صورت میں ایسی اشیاء کا استعمال ضروری ہوتا ہے جن میں حرارت اعتدال کے ساتھ ہو اور یہ اشیاء مرخی بھی ہوں۔ مثلاً گرم پانی سے کئی مرتبہ دھویا ہوا چونا لے کر اس کو روغن گل میں ملا کر یا توتیائے مغسول کو مذکورہ روغن میں ملا کر لگایا جائے حسب ذیل مرہم بھی اس صورت میں نافع ہے۔

توتیائے مغسول ۵ء۱۷ گرام، صبر سقطری ۷ ۳ ۴ ملی گرام، موم زرد ۳۵ گرام، روغن گل ۵ء۱ گرام۔ موم کو روغن میں پگھلالیں اور باقی ادویہ کو خوب باریک پیس کر مذکورہ ادویہ میں ملالی جائے اس کے بعد آگ سے اتار دیا جائے۔ اس کو پرانی روئی پر لتھیڑ کر لگایا جائے۔ جب جراحت پر کھرنڈ جم گیا ہو تو کھرنڈ پر نشتر سے نیچے سے الگ کرنا ضروری ہوتا ہے اور اطراف سے دباؤ ڈال کر پیپ کا اخراج کیا جائے۔ قروح کے بارے میں عنقریب ذکر آئے گا۔

اگر جراحت میں شریان کٹ گئی ہو تو فوراً دباؤ ڈال کر باندھ دیا جائے۔ اگر ممکن ہو تو سونے کی مکوی سے داغ دیا جائے اور بالجملہ طور پر خون کو بند کرنے کی تجویز کی جائے جس کا ذکر ہم قوانین کلیہ میں کر چکے ہیں۔ یہی حال ورید کے کٹ جانے کا بھی ہے جب گردن کے مہروں میں انقطاع واقع ہوا اور وداج صحیح و سالم ہوں تو جلدی سے جراحت شدہ لبوں کو آپس میں ملا دیا جائے اور قصبہ ریہ پر دھاگہ کی مدد سے باندھ دیا جائے۔ دھاگہ پر مذکورہ ذرور چھڑکا جائے اور چند یوم اس حال میں

رکھ کر چھوڑ دیں اس کے بعد قروح کے مانند علاج کیا جائے۔ جب جراحت نخاع تک نفوذ کی ہوئی ہو اور اور نخاع میں بھی انقطاع واقع ہو گیا ہو تو اس سے اسفل بدن استرخاء لاحق ہوتا ہے۔ اگر اس درجہ نفوذ کی ہوئی جراحت نہ ہو بلکہ صرف چند اجزاء تک محدود ہو تو اسفل بدن کی حس و حرکت ضعیف ہو جاتی ہے اگر جراحت ظاہر فقرات میں لاحق ہو تو مقام جراحت کا معائنہ کیا جائے اور ہڈی کے ٹکڑوں کو نکالا جائے۔ اگر ان کا اخراج ممکن نہ ہو تو اس وقت تک چھوڑے رکھیں جب تک کہ اس میں تعفن اور تقیح واقع نہ ہو جائے پھر اس کے بعد بہ آسانی انہیں نکالا جا سکتا ہے پھر مقامی طور پر قروح کے مانند علاج کیا جائے۔

اگر جراحت صدر میں لاحق ہو تو اس معائنہ کیا جائے اگر جراحت گہری ہو اور ہوا کے بلبلے خارج ہوتے ہوئے دکھائی دیں تو جان لو کہ یہ جراحت ہلاکت کا باعث ہوگی اور اس کی وجہ جرم ریہ تک اس کا نفوذ ہے اگر تجویف نہ بنی ہو تو ابتداً ذرور نہ استعمال کریں تاکہ خون جم کر قلب کی طرف نہ لوٹے اور مریض کو ہلاک نہ کر دے۔ اس صورت میں مرہم جاذب لگایا جائے اور پٹی کو دن میں دو مرتبہ ڈھیلی کریں اگر مذکورہ مرہم حاصل نہ ہو تو جراحت کے منہ میں پرانی روئی رکھیں تاکہ رطوبات کو جذب کر لے اور بیرونی جانب اس کو جذب کر سکے۔ مریض کو جراحت والے حصہ کو نیچے کی طرف رکھ کر سونے کی ہدایت کریں تاکہ اس میں مجتمع مادہ بہہ جائے۔ جب جراحت لاحق ہو کر مریض کو تین دن گزر جائیں اور مریض کو خفقان لاحق نہ ہو اور نہ ضیق النفس عارض ہو تو سمجھ لیں کہ جراحت سلیم اور معمولی درجہ کی ہے اس بات کی بھی یہ دلیل ہے کہ قلب آفات سے محفوظ ہے یہی حال پھیپھڑوں کا بھی ہے اس کے بعد تقیح موجود ہو تو قروح کے مانند علاج کیا جائے اگر تقیح نہ ہو تو مذکورہ ذرور چھڑک کر تقیح کے واقع ہونے تک انتظار کریں اس کے بعد قروح کی مانند علاج کریں۔

اگر جراحت بطن (شکم) میں لاحق ہو تو شکم کے اسفل حصہ کی جراحت زیادہ ردی ہے کیونکہ احشاء طبعی طور پر نیچے کی طرف میلان رکھتے ہیں اس کے بعد ردائت میں وسط جوف کی جراحت کا درجہ ہے۔ اور جراحت شکم کے دونوں جانب میں ملحق ہو تو جراحت معمولی درجہ کی سمجھی جائے گی اور عظم میں معتدل درجہ کی جراحت چھوٹی یا بڑی دونوں جراحتوں کے مقابلہ میں زیادہ بہتر ہے۔ چھوٹی جراحت اس وجہ سے ردی ہے کہ اس میں بعض مرتبہ مٹی وغیرہ بھر جاتی ہے اور اس سے جراحت سے ظاہر ہونے والے آفت زیادہ برودت کے پہنچنے سے آنت پھول جاتی ہے اس صورت میں سوراخ کو کشادہ کر کے آنت کو اندر دھکیلنا پڑتا ہے یا اس آنت میں بھری ہوئی ریاح کے

تحلیل کرنے کی کوشش کرنی پڑتی ہے۔ اس مقصد کے لئے اسفنج کو گرم پانی میں بھگو کر مقامی طور پر رکھا جائے یا پرانی شراب جو قابض و مسخن ہوتے کر روئی بھگو کر کئی مرتبہ رکھیں۔ نفخ کی تحلیل سے آنت اندر واپس لوٹ جاتی ہے اور یہ دوسری تدبیر سوراخ کو کشادہ کرنے کے مقابلہ میں بہتر ہے اگر ریاح تحلیل نہ ہو رہا ہو تو جراحت کو کشادہ کریں اور باہر نکلی ہوئی آنت کو اندر داخل کریں آنت کو واپس لوٹانے کی تدبیر کا تذکرہ ہم عنقریب کرنے والے ہیں۔

بڑی جراحت سے آنتوں وغیرہ کا بڑا حصہ باہر نکل پڑتا ہے اور اس کو واپس لوٹانے میں ان کے اپنی جگہ سے ہٹ جانے کا خطرہ ہوتا ہے اور اس کی حفاظت بھی مشکل ہوتی ہے۔ ٹانکوں کی کثرت سے درد بھی زیادہ ہوتا ہے اور کبھی آنت میں برودت سے نفخ لاحق ہونے کی صورت میں ٹانکوں کی کثرت مناسب نہیں ہوتی جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا ہے اس صورت میں اس کا علاج مذکورہ طریقہ پر کیا جائے۔

آنت کو واپس لوٹانے کی تدبیر یہ ہے کہ مریض کے دونوں ہاتھوں اور دونوں پیروں کے سہارے لٹکا دیا جائے یہاں تک کہ اس کی پیٹھ اگر زمانہ گرمی کا ہو تو یہ فعل خارج حمام گرم مقام پر کیا جائے اتنا گرم کہ مریض بے چینی (کرب) محسوس کر رہا ہو اور اس کے جسم سے پسینہ خارج ہو اور مقامی طور پر روغن گل اور سرکہ لگایا جائے یا روغن بنفشہ میں موم پگھلا کر لگائیں اور آنتوں کو ان کی جگہ پر لوٹایا جائے۔ اگر زمانہ سردی کا ہو یا جگہ بارد ہو تو یہ فعل داخل حمام مذکورہ روغن لگانے کے بعد کیا جائے۔

اگر جراحت شکم نیچے کی جانب مائل ہو تو احشاء کا اسفل حصہ اوپر کی طرف اٹھایا جائے اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہو تو عمل بھی برعکس ہی کیا جائے اس طرح باہر نکلے ہوئے احشاء آسانی سے اندر داخل کئے جا سکتے ہیں۔

ہمیشہ اس کی کوشش کریں کہ جراحت والی جانب مخالف جانب سے کچھ اوپر کی طرف مائل رکھیں (خصوصاً سونے کے دوران)۔

اگر نفخ کی وجہ سے احشاء کا اندر داخل کرنا مشکل ہو تو شگاف کو اس آلہ کی مدد سے صولجان صغیر (چھوٹی تھالی) سے مشابہ ہوتا ہے مذکورہ طریقہ پر بڑھایا جائے اور اس آلہ کی دھار کو خوب تیز رکھا جائے۔ آنتوں کے واپس لوٹنے کے بعد خادموں سے جراحت کے لبوں کو ملانے اور دونوں جانبوں سے تھامنے کے لئے کہا جائے۔ تھوڑا تھوڑا سیا جائے۔ سینے کے دوران چار شرائط کا لحاظ کیا جائے۔

(۱) دھاگہ سختی میں معتدل ہو کیونکہ زیادہ سخت دھاگہ جلد کو پھاڑ دیتا ہے اور نرم دھاگہ جلد ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲) ٹانکوں کی سوراخیں معتدل درجہ کی درمیانی فاصلہ پر ہوں۔ کیوں کہ سوراخوں کا دور واقع واقع ہونا احتشائیہ جیسا تھامنا چاہیئے نہیں تھامتا اور زیادہ نزدیک ہونے پر درد زیادہ ہوتا ہے۔

(۳) سوئی کے چبھانے میں اس بات کا خیال رکھیں کہ جراحت کے کناروں سے معتدل دوری پر سوئی چبھوئی جائے۔ جراحت کے نزدیک ٹانکہ کے سوراخ سے ٹانکہ اکھڑ آتا ہے اس کے برخلاف زیادہ دور ٹانکہ کی سوراخ ہونے پر جراحت کے لبوں کے ملنے میں رکاوٹ واقع ہوتی ہے۔

(۴) سوئی کا سرا ۳ حدود کا یعنی نوک کے مقابلہ میں تین گنا حجم ہو جس سے جلد بہ آسانی سرجا سکتی ہے اور ایسی سوئی بہ آسانی جلد میں داخل ہو سکتی ہے۔

سویوں کو کیفیتوں کا حامل ہونا چاہیئے

عمدہ منتخب دھاگہ ہو جو سوئی میں داخل ہو سکے اور جلد کے بیرونی حصہ سینا شروع کر کے داخلی حد تک پہنچیں جلد کے بعد عضلہ اور اس کے بعد صفاق اور اس کے بعد جراحت کا اندرونی کنارہ سیا جائے۔ پھر دوسری جانب کے بیرونی کنارے تک اس کے برعکس سلسلے سے سیا جائے۔ پھر دوسری جانب کے بیرونی کناروں تک اس کے برعکس سلسلہ سے سیا جائے پھر باہر سے اندر کی طرف اور دوبارہ اندر سے باہر کی طرف سیا جائے اس طرح ساری جارحت کے لب سویوں کے ذریعہ جوڑ دیئے جائیں۔

کامل الصناعہ میں ہے کہ ہر مرتبہ سوئی کو دونوں جانب چبھونے کے بعد ٹانکہ لگا کر گاندھ دی جائے اور دھاگہ کو کاٹ دیا جائے پھر سوئی کو خارج جلد سے داخل جلد کی طرف داخل کر کے لگائے جائیں اور اندر سے چبھو کر دوسرے اندرونی کنارے تک باہر کی طرف سوئی کو نکالیں۔ اس انداز میں ٹانکے لگا کر پھر دونوں کناروں کو گاندھ دے دی جائے اور دھاگہ کو کتر دیا جائے اس طرح جراحت کے آخر تک یہ سلسلہ جاری رکھا جائے۔ اس کے بعد جراحت پر مذکورہ ذرور استعمال کیئے جائیں۔ یہی رائے زیادہ عمدہ ہے کیوں کہ دھاگہ کے بار بار اندر اور باہر داخل ہونے سے خون کا اخراج بار بار ہوگا اور خون پھر جانے سے تعفن و تاکل واقع ہوگا نیز دھاگہ کا اوپر اور نیچے مڑنا جراحت کے لیئے مضر ہو سکتا ہے۔ پھر مثلث شکل میں پٹیاں باندھی

جائیں اس کے دو زاویئے جارحت کے مساوی طول رکھتے ہوں پھیلا کر تیسرے کنارے پر باہر کی جانب موڑ دیا جائے اور اس طرح ایک دوسرے پر باندھی جائیں اور ان کے باندھنے میں معتدل طور پر کستے رہیں اور اس وقت تک چھوڑا جائے جب تک کہ اس میں قیح نہ لاحق ہو اس کے بعد قروح کے مانند علاج کیا جائے اور سوتے وقت مریض کو چاہیئے کہ صحیح جانب کو نیچے رکھا جائے اور اگر جارحت نیچے کی جانب مائل ہو تو اوپر کی طرف اٹھا کر باندھا جائے۔ اور اس کے مخالف ہو تو اس کے برعکس معاملہ کیا جائے اس کے بعد مریض کے تغذیہ میں پانچ باتوں کا لحاظ رکھا جائے۔

(۱) پیٹ بھر نہ کھایا جائے کیونکہ اس سے احشاء میں تمدد ہوگا اور رفع حاجت کے لئے بار بار اٹھنا پڑے گا

(۲) غذا میں رقیق حریرے استعمال کئے جائیں تاکہ غذا کی خشونت سے درد نہ ہو یا یبوست کی وجہ سے معدہ اور آنتوں میں غذا کا قیام زیادہ دیر تک نہ ہو۔

(۳) ترش اشیائ کے استعمال سے پرہیز کرایا جائے تاکہ مقام جراحت پر لذع و خراش پیدا نہ ہو۔ اگر غذا مثلاً سرکہ، لیموں کا رس یا اس سے قریب ہو مثلاً نارنگی کا رس وغیرہ قابض اشیا مثلاً سماق، انار، کچے انگور سے بھی پرہیز کرائیں جو قبض پیدا کرتے ہیں۔

(۴) نفاخ اغذیہ سے پرہیز کرایا جائے اس خوف سے جس کو ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔

(۵) مطلق میوں کے استعمال سے بھی پرہیز کرائیں کیوں کہ ان سے جراحت میں رطوبت واقع ہو گی اور یہ اس کو گیلا (نم) کر دیں گے اور نیز جراحت کا اثر زیادہ دنوں تک برقرار رہے گا۔ دھاگے سے جراحات کو سینے کا دوسرا طریقہ صفاق کے ایک کنارے کو دوسرے کنارے سے جوڑا جاتا ہے پھر عضلات کو عضلات سے اور جلد کو جلد سے جوڑتا ہے۔ جان لو کہ یہ طریقہ قابل عذر ہے کیوں کہ خون زیادہ مقدار میں بہتا ہے۔ ٹانکے لگانے میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے اس کے علاوہ اس میں سوئی کے چبھنے کا درد بار بار لاحق ہوتا ہے۔

جراحات کو سینے کا تیسرا طریقہ

جراحت کے ایک جانب کے تمام اجزاء کو دوسری جانب کے تمام اجزائ سے ملا دیا جائے اور سوئی ایک جانب کے باہر سے اندر داخل کر کے دوبارہ دوسری جانب اندر باہر نکالی جائے اسی طرح جراحت کے آخر تک سی دیا جائے۔ سینے کا یہ طریقہ ضعیف تر ہے کیوں کہ اکثر و بیشتر یہ ممکن نہیں ہوتا کہ تمام اجزاء میں ٹانکے لگائے جائیں کیوں کہ اس کا احتمال ہوتا ہے جزء داخل ہمارے سوئیوں سے رہ جائے اور سوئی اس کے علاوہ حصہ سے گزر جائے۔

جراحات کو سینے کا چوتھا طریقہ دو سوئیاں لی جائیں اور دونوں کناروں سے سینا شروع کیا جائے جیسے جلد کے اساکفہ (لب) سئے جاتے ہیں سینے کا یہ طریقہ بھی ردی ہے کیوں کہ اس میں مریض کو بار بار درد ہوتا ہے

میرے نزدیک پہلے طریقہ سے بہتر اور کوئی طریقہ نہیں ہے اس کے بعد جراحت کے مداومت کی طرف توجہ کی جاتی ہے۔ جس کا کچھ تذکرہ غذا کے بارے میں ہوچکا ہے بعض اوقات روغن بنفشہ آگ پر گرم کر کے حقنہ کیا جائے کیونکہ اگر ترب وغیرہ میں عفونت لاحق ہو تو ایک دن میں اس کو اندر نہ لوٹانے سے تعفن ہوتا ہے اس لئے جراحت کے بعد فوراً ہی آنتوں اور ترب وغیرہ احشائ کو واپس لوٹانے کی فکر کریں۔

بقراط فصول کے چھٹے حصہ میں لکھتا ہے کہ جب ترب کو جوڑ لگ جاتا ہے تو لا محالہ تعفن واقع ہوتا ہے اس کی وجہ اس میں چکناہٹ کی زیاتی ہے استعداد کا زیادہ ہونا ہے۔ اس صورت میں ہمیں چاہیئے کہ وہ سبز ہوجائیں یا سیاہ شرائین اور رطہ وریدوں کو باندھ دیا جائے۔ اس مقصد کے لئے ابریشم کا دھاگہ استعمال کیا جائے پھر اسے کاٹ کر باقی حصہ کو اندر داخل کر دیا جائے۔ مذکورہ تدابیر اور سینے کا عمل کیا جائے۔ اگر رنگ نہ بدلا ہو تو اس کو اس کی جگہ پر لوٹا دیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔ پھر دھاگہ سے مقامی طور پر ٹانکے لگائے جائیں پھر غذا میں مذکورہ اشیاء دی جائیں اور مریض کو پیٹ کے بل سونے کا حکم کریں۔ اگر جراحت آنتوں میں بھی لاحق ہے اور خصوصاً چھوٹی آنتوں میں ہو تو اس کے اندمال کی طمع کریں اور اگر بڑی آنت میں ہو اور جراحت بڑی اور گہری ہو تو اندمال کی طمع نہ کرنا چاہیئے۔ البتہ اگر غیر نافذ ہو یا تنگ ہو تو اس کے اندمال اور التحام کی امید کی جاسکتی ہے اس کے لئے ابریشم کے دھاگہ سے سیا جائے یا بڑے چیونٹے لے کر اس کے منہ کو کھولیں اور ان کو جراحت کے لبوں سے چمٹا دیں اور اس کے سر کو کاٹ ڈالیں۔ اسی طرح جراحت کے آخری کنارے تک کریں پھر آنتوں کو ان کی جگہ پر لوٹائیں پھر شکم کو سیا جائے اور مذکورہ دوائیں استعمال کریں۔ نوع معالجہ کی اس نوع میں شفاء کی امید کی جاسکتی ہے حالانکہ اس صورت میں اندمال مشکل ہی ہوتا ہے۔

جب جراحت رانوں میں یا پنڈلیوں میں لاحق ہو تو مذکورہ طریقہ پر سیا جائے حقنہ سے پہلے اس کو آگ پر نیم گرم کرائیں۔

باب ۲

صدمہ اور سقطہ کا علاج

صدمہ اور سقطہ کی مضرت ان لوگوں کو زیادہ ہوتی ہے جن کا جثہ بڑا ہوتا ہے بہ نسبت ان لوگوں کے جن کا جثہ چھوٹا ہوتا ہے۔ اسی طرح بچوں میں سقطہ (گر پڑنے) سے اذیت کم پہنچتی ہے بہ نسبت بالغوں جوانوں کے۔ کیونکہ ان کی ہڈیاں بلکہ سارے ہی اعضاء نرم ہوتے ہیں اور مڑنے کے قابل ہوتے ہیں جبکہ صدمہ سے دوچار ہوں۔

یہ جان لیجئے کہ صدمہ اور سقطہ سے عظیم آفات لاحق ہوتے ہیں جب یہ آفات مقام لب پر لاحق ہوں تو فوراً ہلاکت کا باعث ہوتی ہیں۔ جب یہ سر پر لاحق ہو تو اس سے سکتہ اور اختلاط ذہن واقع ہوتا ہے۔ بقراط نے فصول کے ساتویں حصہ میں بیان کیا ہے کہ سر پر چوٹ سے بہقہ اور اختلاط ذہن ہوتا ہے۔ بہقہ سے مراد انسان کا خاموش رہنا ہے نہ کوئی چیز سمجھ پاتا ہے اور نہ گفتگو کر پاتا ہے۔ اختلاط عقل اس وقت ہوتا ہے جبکہ بطون دماغ میں اذیت لاحق ہو کر ان ارواح کے مزاج میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے جو قوتوں کو قبول کرنے کی استعداد طبعی رکھتے ہیں۔ یا افعال کو قبول کرنے کی استعداد فلاسفہ کے مذہب کے اعتبار سے رکھتے ہیں، اس میں شک نہیں کہ اس کے ان کے افعال میں خلل واقع ہوتا ہے اور اختلال عقل کے یہی معنی ہیں۔

اس مقالہ میں بقراط یہ بھی کہتا ہے کہ ہڈی کے قطع کرنے کی صورت میں اس جگہ کو خالی پانے کی وجہ سے بھی اختلال عقل ہو سکتا ہے۔ جالینوس کا کہنا ہے کہ یہاں ہڈی سے مراد کھوپڑی کی ہڈی ہے اور خالی سے مراد کھوپڑی کے اندر کی فضا ہے یعنی وہ جگہ جو کھوپڑی اور غشاء محیط دماغ کے درمیان واقع ہے۔ جب اس جگہ انقطاع واقع ہو تو یہ دماغ کو زیادہ نقصان پہنچانے والی ہوتی ہے اور دماغ کے ارواح میں تغیر پیدا کرتی ہے اور اختلال عقل لاحق ہوتا ہے۔

اس مقالہ میں تزعزع دماغ کے تحت لکھتا ہے کہ اس سے سکتہ لاحق ہوتا ہے۔ زعزعہ سے غیر طبعی حرکت شدید مراد ہے جو دماغ کو قوی سقطہ یا شدید حربہ سے لاحق ہوتی ہے پس قوائے نفسانیہ قبض پیدا ہوتا ہے اور اذیت سے خوف پیدا ہوتا ہے نیز حس و حرکت میں تعطل

واقع ہوتا ہے یا ہم یہ کہتے ہیں کہ دماغ کو جب ضربہ یا سکتہ لاحق ہوتا ہے تو دماغ کے مسامات اور قوائے نفسانیہ کے مسالک اس کے اجزائے کے دباؤ کی وجہ منقبض ہو جاتے ہیں اور مذکورہ قویٰ کے نفوذ میں رکاوٹ واقع ہوتی ہے۔ اس طرح جو آفات لاحق ہوتے ہیں ان سے احتباس بول و براز اور غیر ارادی طور پر اخراج بول جیسے عوارض لاحق ہوتے ہیں۔

احتباس بول و براز کے تین اسباب ہیں

(۱) قوائے حساسہ کا مبدأ حس کی طرف لوٹنا تاکہ موذی سے مقاومت طلب کرے اور اور اذیت کو دور کرے۔

(۲) جب بعض فقرات قطن اندر کی طرف ہٹ جاتے ہیں تو مثانہ اور آنتوں کے فعل میں مزاحمت پیدا کرتے ہیں۔ اور بول و براز کے اخراج میں رکاوٹ کا باعث ہوتے ہیں۔

(۳) ضعف قویٰ کی وجہ سے فضلات کو دفع کرنے میں رکاوٹ ہوتی ہے کیونکہ قویٰ موذی کے مقابلہ میں مصروف ہوتے ہیں۔

غیر ارادی طور پر بول و براز کا اخراج، استرخائے مثانہ اور استرخائے امعاء کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ صدمہ و سقطہ سے انصباب مادہ کی وجہ سے لاحق ہوتے ہیں۔ اس سے رعاف واقع ہو سکتا ہے جو سر کی کسی عروق کے کٹنے سے ہوتا ہے۔ اس سے نزف الدم احشاء کی عروق کے کٹنے سے لاحق ہو سکتا ہے اسی طرح کبد و طحال میں بھی نزف الدم ہو سکتا ہے ان کے علاوہ صدمہ کی وجہ سے انقطاع صوت، حنجرہ یا صدر کے تینوں عضلات میں آفت کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے۔ یہ آفات سقطہ اور صدمہ سے بھی عارض ہو سکتے ہیں۔ اس وجہ سے ضروری ہے کہ جراح ان امور کی طرف توجہ دے ان کے علاج میں ان کی خوب رعایت رکھے۔

اس بحث میں ہم اس نتیجہ میں پہنچے ہیں کہ اگر خطع نہ ہو اور نہ کسر ہو اور نہ ہی نزف الدم موجود ہو تو متاثرہ حصہ کے مقابل جانب کی فصد کی جائے اور حسب احتمال قوت اور حسب مقدار مادہ خون کا اخراج کیا جائے اس کے بعد مومیائی قابض ہمراہ عرق گلاب دی جائے یا گل مختوم عرق گلاب کے ساتھ دی جائے یا طین صیدا[1] ہمراہ عرق گلاب دی جائے اس کے بعد عضو پر مقوی و محلل ادویہ لگائی جائیں جو انصباب پانے والے مواد کو روک سکے مثلاً روغن گل اور عضو پر آس مدقوق یا ذرور چھڑکا جائے اور عضو کو مضبوطی سے باندھا جائے اور ملین حقنوں سے تلیین کی جائے اور مریض

---

[1] صیدا ایک مقام کا نام ہے وہاں کی مٹی کو طین صیدا کہا جاتا ہے۔

کو اول نہار منہ شراب نیلوفر اور شربت بنفشہ پلایا جائے۔ رات میں تھوڑی سی شراب آلو بخارا و نیلوفر دی جائے۔ اگر پیاس موجود ہو تو شیرہ تخم خیارا اور تر کاریاں دی جائیں۔ اگر بھوک نہ لگتی ہو تو ماء الشعیر عرق گلاب میں حل کر کے یا شربت نیلوفر پلائی جائے اور اگر بھوک موجود ہو تو دھلی ہوئی ماش کا ساگ دیں اور ساتھ میں شیرہ بادام شیریں دیں یا پالک کا ساگ یا خبازی کا ساگ دیا جائے اگر ضعف زیادہ ہو تو چوزوں کا عرق ماش کے ساتھ دیں۔ اگر صدمہ سے متاثرہ حصّہ پر ورم ہو تو جلد ہی مسہل ادویہ دیں اور یہ بھی آپ کو بتا دوں کہ اس ورم کا مادہ حار صفراوی ہوتا ہے اور یہ مطبوخ اس کا اخراج کرتا ہے۔

نسخہ آلو بخارے بڑے سات عدد، عناب، سپستان منشمش لوزی، ہر ایک ۲۰ عدد، تخم خطمی و خبازی ہر ایک ایک کف، ہلیلہ زرد کابلی تخم دور کردہ ہر ایک ۱۴ گرام، سنائے مکی، گل بنفشہ ہر ایک ۴۲ گرام ان ادویہ کو جوش دے کر ۷ گرام شیر خشت یا ۵۲٫۵ گرام ملوک خیار شنبر یا ۷ گرام معجون بنفشہ مل وچھان کر اور ۷۰ گرام سفید شکر کے قوام میں ملا دیں اور استعمال کے وقت عمدہ ریوند ۱٫۷۵ گرام اور سقمونیا سرخ جلد ٹوٹنے والا ۳۷۴ ملی گرام تا ۸۷۵ ملی گرام نصف شب میں استعمال کرائیں۔ مسہل کی مقدار حسب احتمال قوت اور حسب مقدار مادّہ مقرر کی جائے صبح میں توقف عمل کی صورت میں گرم پانی سے تحریک پہنچائیں جس کو اتنا جوش دیا گیا ہو کہ تہائی پانی باقی رہ گیا ہو اور دن کے چوتھائی حصہ میں شراب تناع اور اور تازہ گلاب ۱۰٫۵ گرام ہو اسپغول ۴٫۵ گرام چھڑک کر دیا جائے۔ غذا میں چوزوں کا لطیف گوشت دیا جائے اس کے بعد مریض کو ایسی غذا کی عادت ڈالیں اور قارورہ کا معائنہ کیا جائے اگر قارورہ میں ثقل ظاہر ہو تو مذکورہ مسہل دوبارہ دیا جائے متاثرہ مقام پر پٹی باندھ دیں اس سے کافی فائدہ ہوتا ہے۔

یہ بندش بھی نافع ہے ماش مقشر، گل مختوم، گل ارمنی، غبار الرحی (چکی کا غبار)، اقاقیا زرورد، صبر اور مر ہر ایک ہم وزن لے کر باریک پیس لیں اور انڈے کی زردی میں گوندھ دیں اور مقامی طور پر لگا کر پٹی باندھ دیں اگر کسر یا خلع ہو تو ان کا علاج ہر عضو کے ذیل میں آگے بیان کیا جائے گا۔ اگر وہاں نزف الدم ہو تو اس کے روکنے کی تدبیر عمومی علاج کے تحت مذکورہ طریقہ پر کریں۔

باب ۳

حرق النار (آگ سے جلنا)، ضرب السیاط (کوڑے کی ضربیں) سحج رکوب، (سواری کے باعث پیدا ہونے والی خراش) اور عقر الفک (جوتے کے کاٹنے) کا علاج

حرق النار میں دیکھیں کہ خون وافر مقدار میں موجود ہے تب فصد کے ذریعہ بقدر حاجت اور حسب برداشت خون کا اخراج کیا جائے اس کے بعد علاج دو باتوں پر منحصر ہوتا ہے
(۱) آبلہ کو روکنا (۲) جلے ہوئے حصہ کی اصلاح ۔
آبلے روکنے کے لئے مبردات کا استعمال کیا جائے اس مقصد کے لئے فوفل، صندل اور سفیدہ مساوی الاجزاء باریک آب کاسنی مرّوق میں گوندھ کر مقامی طور پر لگایا جائے ۔

مبرد رادع کا دوسرا نسخہ انڈے کی زردی روغن گل میں پھینٹ کر مقامی طور پر طلاء کیا جائے

اور ایک نسخہ چونا ٹھنڈے پانی سے مغسول کرکے خشک کرکے ۳۵ گرام لیں، اس کے علاوہ کافور ریاحی ۱٫۷۵ گرام، موم سفید ۱۷٫۵ گرام، روغن بنفشہ ۱۰۵ گرام لیں موم کو روغن میں پگھلالیں اور اس میں چونا اور کافور ملالیں اور مقامی طور پر لطوخ کریں ۔

ایک اور نسخہ آب کاسنی، آب خیار، آب جرادہ کدو ہر ایک ۳۵ گرام، روغن بنفشہ ۷۰ گرام، موم سفید ۲۴ گرام، سفیدہ ۱۷٫۵ گرام، کافور ۱٫۷۵ گرام موم کو روغن میں پگھلالیں اور سفیدہ ملادیں اور باقی آبیات بھی ملالیں اور اچھی طرح ہلاکر مخلوط کرلیں ۔

ایک اور نسخہ جو کا ستو، انڈے کی سفیدی اور روغن گل میں گوندھ کر مقامی طور پر طلاء کریں ۔

ایک اور نسخہ سفیدہ، اور مرداسنگ ہر ایک ۳۵ گرام ان سب کو باریک پیس لیں اور روغن گل، عرق گلاب تھوڑا سا اور سرکہ ملالیں ۔

ایک اور نسخہ گل ارمنی سرکہ انگوری میں ملا کر کسی قدر پانی ملائیں اور مقامی طور پر طلاء کریں یا قلم کی روشنائی عرق گلاب میں پگھلا کر لطوخ کریں۔

جلے ہوئے مقام کا علاج جالی وحرارت وبرودت کے لحاظ سے معتدل اور تجفیف مجفف اشیائے سے کیا جاتا ہے۔ جلائے سے انصباب پانے والے مادے کے اخراج میں مدد ملتی ہے تجفیف سے جلے ہوئے مقام پر تقیح واقع نہیں ہوتا تجفیف ہلکے درجہ کی اس لئے شرط میں رکھی گئی ہے کہ اس کی زیادتی سے آگ کی تجفیف کی وجہ سے مقامی طور پر خشکی زیادہ نہ ہو جائے۔ حرارت میں اعتدال اس لئے ضروری ہے کہ تسخین میں زیادتی نہ ہو اس لئے برودت پر استدلال اس لئے ضروری ہے کہ ٹھنڈک سے منصب ہونے والے مادہ کے جمنے کا خوف ہوتا ہے ان امور کی رعایت رکھتے ہوئے حسب ذیل دواء نافع ہے۔

نسخہ چونا ٹھنڈے پانی میں بھگو لیا جائے اور دو گھنٹے اس میں چھوڑے رکھیں پھر پانی کو صاف کریں اور دوسرا پانی بدل دیں اور دوبارہ اور سہ بارہ اور چوتھی مرتبہ بھی اسی طرح پانی کو بدل دیں اور پانی کو صاف کر کے اس میں روغن گل کا اضافہ کریں اور پھینٹ لیں پھر پانی کو نتھار کر مقامی طور پر تدہین کریں کچھ لوگ اس میں انڈے کی سفیدی کا اضافہ کرتے ہیں۔

ایک اور نسخہ کراث کو مشوی کر لیں یہاں تک کہ نرم ہو جائے اور پیس کر جو کا ستو اور روغن گل ملا کر لطوخ کریں۔

ایک اور نسخہ چقندر کے پتوں کا پانی، کرنب کے پتوں کا پانی ہر ایک ۳۵ گرام، روغن آس اور روغن گل ہر ایک ۷۰ گرام، روغن میں موم سفید ۱۷٫۵ گرام کو پگھلا لیں اس چقندر و کرنب کے پتوں کا پانی ملا دیں پھر قیروطی بنا کر مقامی طور پر تدہین کریں۔

ایک اور نسخہ طین قبرسی، مردار سنگ، خبث الرصاص، چونا مغسول ہر ایک ۱۴ گرام آب کشنیز اور آب عنب الثعلب ہر ایک ۳۵ گرام۔ روغن بنفشہ ۱۰۵ گرام، موم سفید ۱۷٫۵ گرام موم کو روغن میں پگھلا لیں اور باقی ادویہ میں مذکورہ آبیات ملا لیں اور قیروطی بننے تک ہلائیں اور اس کو مقامی طور پر تدہین کریں اس کے ساتھ مریض کی طبیعت کے ساتھ بھی رعایت رکھیں یعنی اگر قبض ہو تو ملین حقنے دیں اور غذا میں بھی تلئین کی رعایت ہو۔ اگر حرارت ہو تو خبازی خطمی یا پالک کا ساگ یا ماش کی دال پکی ہوئی، شیرہ بادام شیریں کے ساتھ یا انار دانہ قرطم پالک کے ساتھ دیں۔ اگر حرارت موجود نہ ہو تو چوزوں کے مرق (پتلے شوربے) نارنگی کے رس کے ساتھ دیں اور اول نہار منہ شربت آلو بخارا و بنفشہ ملکر گرم پانی

کے ساتھ دیں اور اس پر اسپغول بھی چھڑک دیں تو اچھا ہے اگر حرارت موجود ہو تو شراب آلو بخارا ونیلوفر شیرہ تخم خرفہ کے ساتھ دیں اور اس معالجہ سے اس وقت تک نہ ہٹیں جب تک کہ متاثرہ جلی ہوئی جگہ ٹھیک نہ ہو جائے۔ گرم پانی سے جلنے کی صورت میں دموی علامات ظاہر ہوں تو فصد سے بقدر حاجت اور حسب برداشت خون کا اخراج کیا جائے۔ اس کے بعد جلے ہوئے مقام پر صندل عرق گلاب اور کافور لگایا جائے۔ اس کے خشک ہونے سے پہلے ہی اس میں لتھیڑا ہوا کپڑا بدل دیا جائے اور یہی سلسلہ جاری رکھیں۔ یا جوستو عرق گلاب اور آب کاسنی میں ملا کر طلاء کیا جائے۔ یا مرہم نورہ کا مقامی طور پر طلاء کریں یا مرہم سفیدہ یا مرہم کافور لگایا جائے۔

کوڑے کی ضرب کی صورت میں سب سے پہلے فصد کی جائے اس طرح بقدر حاجت خون کا اخراج کیا جائے۔ پھر کتان کا کپڑا اعلیٰ درجہ کا لے کر عرق گلاب میں بھگو کر مقام ضرب پر رکھا جائے اور ہاتھ یا پیر سے ضرب کو دبایا جائے۔ یا بھٹی کی مٹی، مرداسنگ اور سفیدہ و صاص ہر ایک ۵ر۱۷ گرام، کتیرا ۵ر۱۰ خوب باریک پیس کر آب کشنیز سبز یا آب کاسنی میں بھگو کر پھر موم سفید ۵ر۲۴ گرام روغن گل ۱۰۵ ملی لیٹر میں پگھلا کر باقی ادویہ کو اس میں شامل کر لیں اور قیروطی بنالیں۔ مقام ضرب پر اس کا لطوخ کیا جائے۔ مضروب کو غذا میں سفید مقشر چنا کا پتلا شوربا (محرق مصالحجات، مصطگی، دارچینی اور خبز خشکار (بھوسی والے آٹے کی روٹی) اور اس کا پانی اور چنے کے بھگوئے ہوئے پانی کے ساتھ دیں۔ بکری کے بچے کی جلد (چمڑا) نکال کر ضرب کی جگہ باندھا جائے تو ایک گھنٹہ میں درد کم ہو جاتا ہے۔

سواری سے سحج (خراش) کے لاحق ہونے کی صورت میں اگر اس کے ساتھ ورم ہو تو بذریعہ فصد بقدر حاجت واحتمال قوت خون کا اخراج کیا جائے۔ اگر اس کے ساتھ ورم نہ ہو تو فصد کی حاجت نہیں پھر زرد ورد پنکھڑیاں اور سفید مرداسنگ ہر ایک ۵ر۱۷ گرام کا فور ۵ر۸۷ گرام، برگ آس ۳۵ گرام خوب باریک پیس کر آپس میں مخلوط کر دیں اور مقامی طور پر کئی مرتبہ رکھا جائے یا کدو جلا کر ہڑتال اور اقاقیا اور مازو محرق ہر ایک ۵ر۱۷ گرام کو روغن گل ۷۰ گرام میں پگھلا لیں اور باقی ادویہ کو مخلوط کر دیں اور قیروطی ملا کر مقامی طور پر تدہین کریں۔

ایک اور نسخہ سماق، مرداسنگ، ہی اسک ۳۵ گرام، پرانی شراب میں پگھلا کر مقامی طور پر لطوخ کریں۔

ایک اور نسخہ اشق ۳۵ گرام پرانی شراب میں بھگو کر یا عرق گلاب یا روغن گل میں موم پگھلا کر دشق ملا دیں اور مقامی طور پر تدہین کریں نیز شراب کی تلچھٹ کا لطوخ کیا جائے۔

یہ بلیغ النفع ہے

عقر الخف (جوتے کے کاٹنے) کی صورت میں روغن گل تدہین کریں اور مقامی طور پر آس باریک پیس کر ذرور کریں یا زرور د منزدرع الاقماع پیس کر ذرور کیا جائے یا سفیدہ چھڑکیں۔ اس بہتر کوئی تدبیر نہیں ہے کہ جس جوتے سے زخم پیدا ہوا ہو اس کو جلا کر پیس کر مقامی طور پر چھڑکا جائے اگر بدن ممتلی ہو تو فصد کریں اور لبقدر حاجت واحتمال قوت خون کا اخراج کریں۔ غذا میں خبازی یا پالک کا ساگ یا ماش کا شوربا ہمراہ شیرہ بادام شیریں دیں۔ اگر درد اور سوزش کی وجہ سے استفراغ صفرا کی ضرورت ہو تو مطبوخ فواکہ دیں۔

باب ۴

پاگل کتے کا کاٹنا

کتے کے کاٹنے سے علامات خود کتے کے احوال یا کٹے ہوئے حصہ کی مقدار پر منحصر ہوتی ہیں۔
پہلی صورت میں سب سے پہلے یہ جان لو کہ حیوان مذکور کے مزاج میں استحالہ سوداوی کے سبب سے
سوداوی خبیث وسمی مادہ پیدا ہوا ہے۔ اس استحالہ کی خرابی یا تو ہوا کی جہت سے لاحق
ہوتی ہے یا غذا کی وجہ سے یا اشربہ کی وجہ سے واقع ہوتی ہے۔ جب ہوا میں حرارت زیادہ
ہو تو مواد کو جلا دیتی ہے اور سودا میں تبدیل کر دیتی ہے اس وجہ سے کتے موسم خزاں میں
زیادہ کاٹتے ہیں۔ جب شدید برودت ہو تو مواد منجمد ہو جاتا ہے اور منجمد سودا میں تبدیل
ہو جاتا ہے اس وجہ سے کتے میں یہ عارضہ موسم بہار کے شروع میں بھی واقع ہوتا ہے۔
غذا سے سودا بننے کی صورت یہ ہے کہ جب زیادہ خون یا مردار جانور کھاتا ہے تو یہ مواد
سودا میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اشربہ سے سودا اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ متعفن اور سڑے
ہوئے اشربہ کی کثرت سے مواد سودا میں مستحیل ہو جاتا ہے۔ جب مادہ عرصہ دراز تک
اس حال میں ہوتا ہے تو اخلاق بھی بدل جاتے ہیں اور افعال میں خلل واقع ہو جاتا ہے پھر
اس کے مواد میں فساد بڑھتا جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کو بھوک لگتی ہے لیکن وہ کھاتا نہیں
اور پیاس لگتی ہے لیکن پیتا نہیں نہ کھانے کی وجہ شدت پیاس ہے پانی کی طلب میں وہ کھانا
چھوڑ دیتا ہے اور نہ پینے کی وجہ پانی سے بے حد خوف ہے یا اس سے بیزاری ہے اور کبھی پانی
کو دیکھ کر اسے شدید لرزہ (رعشہ) لاحق ہوتا ہے۔ بھوک پیاس کی شدت ہی انسانوں
کو کاٹنے کی وجہ بنتی ہے۔

اس کتے کی پہچان یہ ہے کہ وہ اپنی حرکات کے وقت سر جھکائے ہوئے ہوتا ہے
جب چلتا ہے تو سر کو لٹکا کر چلتا ہے اور اس کے دونوں کان مسترخی ہوتے ہیں۔ اس
کی دونوں آنکھیں شدید سرخ ہوتی ہے اور اس کی زبان اس کے منہ سے باہر نکلی

ہوئی ہوتی ہے اور لعاب دہن بہتا رہتا ہے اور اس کے منہ اور ناک سے جھاگ نکلتے رہتے ہیں۔ اس کے چلنے میں خوف کا اظہار ہوتا ہے۔ اس کے قدم سے کھسکتے ہوئے نشان بنتے ہیں اور وہ ہر دیکھنے والے پر کاٹنے کے لئے دوڑتا ہے۔ اپنے مالک کو بھی نہیں پہچانتا بھونکتا نہیں ہے۔ کبھی بھونکتا بھی ہے تو آواز بیٹھی ہوئی ہوتی ہے دوسرے کتے اس سے ڈرتے ہیں اگر غفلت سے اس کے قریب ہو جائیں تو ان کو پکڑ کر نیچے گراتا ہے اور دونوں سامنے کے بازوؤں سے پکڑ لیتا ہے پھر اسے غافل پاکر کتے بھاگ دشمن کے ساتھ بھاگ جاتے ہیں۔

اس کے کاٹنے کی تشخیص کے لئے دو تدابیر اختیار کرتے ہیں ایک تو یہ کہ جوز (آخروٹ) کوٹ کر کاٹے ہوئے مقام پر ایک دن ایک رات لگائے رکھتے ہیں اور دوسرے دن مرغی کے سامنے ڈال دیتے ہیں اگر مرغی اس کو نہ کھائے یا کھانے کے بعد مر جائے تو یہ کتے کے کاٹنے کی دلیل ہے۔ اگر اس کو مرغی کھالے اور نہ مرے تو کتے کے علاوہ کسی اور جانور کے دانتوں سے کٹا ہوا سمجھیں۔ دوسری تدبیر یہ ہے کہ روٹی کے گودے کو جراحت پر ایک دن اور ایک رات ضماد کریں پھر اس کو شد بھوک والے کتے کے سامنے ڈالیں اگر وہ نہ کھائے تو یہ کتے کے دانت سے کٹا ہوا ہے اگر کتا کھالے تو کتے کے علاوہ کسی اور جانور کے دانتوں سے کٹا ہوا ہے۔

کتے کے کٹے ہوئے انسان پر جو احوال ہوتے ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ ابتداً صرف اس کے جراحت میں درد ہوتا ہے اگر یہ درد زیادہ عرصہ برقرار رہے تو آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور بعض دفعہ خفقان اور غشی لاحق ہوتی ہے اور ٹھنڈا پسینہ اور ہاتھ پاؤں میں رعشہ بھی لاحق ہوتا ہے اور تشنج بھی لاحق ہوتا ہے چہرہ پر زخم ظاہر ہوتے ہیں اور اس کی آواز بیٹھ جاتی ہے اور کبھی کتے کی طرح بھونکنے لگتا ہے اور کبھی اس کی آواز بالکل منقطع ہو جاتی ہے اور کبھی اس کے پیشاب میں کتے کی مشابہت والے چھوٹے چھوٹے حیوانات نما لحمی اجزاء ظاہر ہوتے ہیں یہ اس کے آلات بول کے قشور ہوتے ہیں اور یہ پانی کی خواہش ظاہر کرتا ہے اور اس کی طلب میں بے چین ہوتا ہے اور جب اس کے سامنے پانی حاضر کیا جاتا ہے تو اس کو شدید خوف لاحق رہتا ہے اور اس کو دور کر دینا چاہتا ہے۔

بعض کے نزدیک اس کے تصورات میں کتے کاٹتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ اس

کے بالمقابل بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کے مزاج میں یبوست غالب ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ وہ کبھی مٹی میں لوٹنا چاہتا ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کے خیال میں کاٹنے والے کتے کی صورت یہ ہوتی ہے جب کتے سے کٹا ہوا انسان پانی سے ڈرنے لگتا ہے تو اس کے شفایاب ہونے امید نہ رکھنی چاہیئے جب انسان دوسرے انسانوں کو کاٹتا ہے تو اس میں بھی یہ مرض منتقل ہو جاتا ہے۔ اس علامت کے ظاہر ہونے سے پہلے علاج آسان ہے اور اس سے چھٹکارا ممکن ہے۔

پانی سے ڈرنے کی مدت چالیس دن تک ہو سکتی اور کبھی چھ ماہ اور کبھی نوماہ تک ہو سکتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ بعض مرتبہ سات سال تک ہو سکتی ہے۔

دانتوں سے کاٹنے والے حیوانات سات ہیں۔

(۱) بھیڑیا (۲) ریچھ (۳) شیر (۴) لومڑی (۵) نیولا (۶) کتا اور (۷) انسان۔

کتے سے کاٹے ہوئے کے لئے اس سے بہتر چیز نہیں ہے کہ اس کی جراحت کو نشتر سے وسیع کر دیا جائے اور سینگھیاں کھینچوائی جائیں اور مادہ سمیہ کو اچھی طرح خارج کیا جائے۔ پھر اس میں مفرحات مثلاً کچلی ہوئی پیاز، لہسن اور خیار شنبر لگائی جائے۔ جاؤ شیر کو سرکہ انگوری میں بھگو دیں اور پیاز و لہسن کوٹ کر اس میں اضافہ کر دیں اور مقامی طور پر اس کا ضماد کیا جائے

دوسرا نسخہ نمک ۱۰۵ گرام، نوشادر ۷ گرام، فلقدیس ۵ر۱۷ گرام بصل عنصل غیر مشوی ۷۰ گرام، سداب ۱۴ گرام، زنگار ۷ گرام لے کر باریک پیس لیں اور پیاز میں مخلوط کر کے ضماد کریں۔

ایک اور نسخہ زفت ۷۰ گرام، فرفیون ۷ گرام، عسل البلادر ۵ر۱۷ گرام، قفر الیہود ۵ر۱۰ گرام لے کر تمام ادویہ کو روغن زیتون میں پگھلالیں اور جراحت پر لگائیں۔ یہ عمل سخت اجسام پر کیا جائے یا نرم اجسام مثلاً عورتوں اور بچوں کے جسم میں جراحت پر چقندر، جرجیر پیاز اور لہسن گھی میں تل کر لگائیں یا پیاز اور لہسن نمک کے ساتھ کوٹ کر ضماد کریں۔ اس تدبیر کو جاری رکھیں قبل اس کے کہ پانی سے خوف نہ واقع ہو۔ پانی سے خوف کی مدت پہلے بتائی جا چکی ہے۔ اگر خوف اس مدت سے پہلے لاحق ہو جائے تو مذکورہ ادویہ کا استعمال نہ ترک کریں۔ کیونکہ بعض مرتبہ ساتویں دن ہی خوف لاحق ہوتا ہے۔ اس صورت میں پسینہ لانے کی بھی کوشش کریں اس کے لئے یا تو پیدل چلایا جائے یا حمام کرایا جائے۔ حمام حرکت سے بہتر ہے کیونکہ حرکت سے زہر جسم میں

نفوذ کرتا ہے۔ ابتدا میں استفراغ سے احتراز کیا جائے۔ سوائے اس کے کہ دموی علامات ظاہر ہوں اس صورت میں فصد کی جائے۔ فصد سے بقدر حاجت و احتمال قوت خون کا اخراج کیا جائے۔ پھر تریاق کبیر ۷۵ر۱ گرام تا ۵ر۴ گرام بوقت خواب عرق گلاب یا شربت ریحان کے ساتھ استعمال کرایا جائے۔ اول نہار مفرح معتدل عرق گاؤزبان، عرق بیدمشک، عرق گلاب اور شراب حماض و نفلخ یا پرانی شراب ریحانی کے ساتھ استعمال کرنا بہت عمدہ ہے۔ بدن کی ترطیب میں مبالغہ کیا جائے اس مقصد کے لئے اول نہار ماء الشعیر مبزر دیا جائے اس کی تیاری کا طریقہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ سوتے وقت شیرہ تخم خشخاش اور شیرہ تخم خرفہ شراب حماض و نیلوفر کے ساتھ دیں۔ دوپہر میں غذا میں دودھ پیتے بچھڑے کا گوشت دیا جائے یا موٹی چربی دار مرغی اور موٹی بطخ اور موٹی قاز دی جائے۔ خوش بودار اشیا میں مشک، عنبر، جند بیدستر اور خوش دار لکڑیوں کی دھونی، گلاب، گل آس، نرگس، گل بنفشہ، و نیلوفر اور گل بہی اور خیری، زنبق، سوسن، بان، شاہسفرم اور پھلوں میں سیب، بہی، امرود، خیار دیئے جائیں۔ جبکہ موجود ہوں۔ فکر و غم سے احتراز کریں۔ مرطب فواکہ کی کثرت کی ہدایت کریں۔ مثلاً انار شیریں، خوب میٹھی خوبانی، انگور و انجیر پکے ہوئے اور زرد خربوزہ اور آڑو دیں۔ جب کاٹے ہوئے دن سے ۲۰ یوم سے تجاوز کر جائیں تو اول نہار سے ماء الشعیر مبزر دیں اور غذا مذکورہ اشیا دیں۔ مذکورہ میوں سے پرہیز کرائیں۔ جب قارورہ میں نضج کی علامات ظاہر ہوں تو مطبوخ افتیمون دیں اور اس کے استعمال کے بعد مذکورہ تدبیر کریں۔ پھر حمام میں داخل کریں۔ اس کے بعد کئی دن تک ماء الشعیر کے استعمال کے ساتھ آرام کرائیں پھر مفرح اور تریاق دیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور سرطان نہری کا کھانا لازم کر دیں۔ اوّل نہار کئی دن تک دوائے سرطاناث دی جائے۔ اطبا نے اس کی بہت تعریف کی ہے

نسخہ دوائے سرطان

سرطان نہری اس وقت دیں جبکہ چاند اسد نامی برج میں ہو اسکے لینے کا یہ وقت ہے جیسا کہ تجربہ بتاتا ہے اور تانبہ کے برتن میں جلائیں اور بند کر کے تنور میں رکھ دیں اور معتدل طریقہ پر تشویہ کریں پھر پیس لیں اور اس کی راکھ اور جنطیانا ہر ایک ۳۵ گرام، کندر، پودینہ کو ہی ہر ایک ۵ر۱۰ گرام، گل مختوم ۷ گرام باریک پیس کر تمام ادویہ کو مخلوط کر لیں اور اس میں سے صبح ۵ر۱۰ گرام دیں۔ اس کے بعد شربت ریحانی یا ٹھنڈا پانی

شہد خالص اور تھوڑا سا سرکہ ملا کر ۴۰ یوم استعمال کریں پانی سے خوف لاحق نہیں ہوگا۔
کہا جاتا ہے کہ پلے کے پنیر مایہ کا پینا اس کا مکمل علاج ہے اسی طرح کاٹنے والے کتے کا جگر بھون کر کھلانے سے پانی سے خوف واقع نہیں ہوگا۔ اسی طرح شیر کے چمڑے کے کنارے والے برتن میں پانی پینے سے بھی خوف نہیں ہوتا۔

باب ۵

انسان، کتے، بندر، بھیڑیئے کے کاٹنے کا علاج

انسانوں میں سب سے زیادہ نقصان دہ خالی پیٹ آدمی کا کاٹنا ہے اس صورت میں روغن میں روغن میں تر کردہ کپڑے سے مقامی طور پر نطول کرنا پھر اس جگہ کو اچھی طرح سے ملنا اور حسب ذیل ضماد کا استعمال مفید ہے

نسخہ ضماد انگور کی لکڑی کی راکھ، سرکہ انگور میں گوندھنا یا پیاز کو اچھی طرح کوٹ کر شہد میں اچھی طرح گوندھ کر ضماد کرنا یا اصل السوس آسمانجونی باریک پیس کر شہد خالص میں ملا کر ضماد کرنا یا باقلا کا آٹا سرکہ اور عرق گلاب و روغن گل میں ملا کر ضماد کرنا یا گائے کے بچھڑے کی ہڈی جلا کر پیس کر شہد کے ساتھ مقامی طور پر ضماد کرنا اس میں مفید ہے۔

پالتو جانوروں کے کٹے کا علاج یہ ہے کہ اس پر تیز سرکہ انگوری چھڑکا جائے اور اس مقام پر ہتھیلی سے کئی بار مارا جائے پھر اس پر نطرون لگائیں اور ہر وقت اس کو بدلتے رہیں۔ یا اون لے کر سرکہ و روغن گل سے بھگو کر مقامی طور پر لگائیں یا پیاز کوٹ کر اور شہد ملا کر مقامی طور پر ضماد کیا جائے یا گرم مٹی اور نمک لے کر پیاز و باقلا اور بادام تلخ مساوی الوزن کے ساتھ پیس کر شہد میں بھگو کر ضماد کریں یا کھیرے کا پتہ یا ککڑی کا پتا یا کدو کا پتا چاہے سبز ہو یا خشک کوٹ کر آب بارتنگ میں بھگو کر یا شراب کے ضماد کیا جائے یا آرد کرسنہ شہد کے ساتھ ضماد کریں۔

بندر کے کاٹے پر سرکہ اور سرکہ یا کچلی ہوئی پیاز یا شہد یا بادام تلخ یا مردار سنگ اور نمک ملا کر لگانا بہت ہی فائدہ مند ہے۔ اس کے علاوہ بکری کے گردے کی چربی بغیر نمک لگی ہوئی ۲۷ گرام موم زرد

۵ر۱۷گرام، اور قند ۷ گرام لے کر تمام ادویہ کو پگھلا کر مقامی طور پر تدہین کیا جا سکتا ہے۔

بھیڑیئے سے کٹے ہوئے کا علاج دوسرے عام جانوروں سے کٹے ہوئے کی طرح ہے۔

باب ۶

اسد (شیر) نمر (چھوٹا چیتا) اور فہد (بڑا چیتا) کے کاٹے کا علاج

یہ حیوانات سمیت کے حامل ہوتے ہیں اس لئے ان کے معالجہ کے وقت دو باتوں کا لحاظ ضروری ہوتا ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ جراحت پر جاذب ادویہ لگائی جائیں۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ تقویت قلب کا خیال رکھیں۔

پہلے مقصد کے لئے بصل نرگس، بیخ سوسن آس، بخونی اور زراوند مدحرج مساوی الوزن لے کر جن ادویہ کو پیسنا ہو پیس لیں اور پیاز کو پتھر کی اوکھلی میں کوٹ لیں اور تمام ادویہ کو شہد میں ملاکر ضماد کریں۔

دوسرے مقصد کے لئے مفرح معتدل یا دوسرے مفرحات اور معجون المسک الحلو جو تقویت قلب کے مفید ہے دیں۔ اس طریاق کبیر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ غذا میں اس وقت بکری کے دودھ پینے بچھڑوں (بچوں) کا گوشت یا مرغی یا جانوروں کے بچوں کے اعضاء دیں۔ صبح وشام شراب تناخ و نیلوفر، عرق گاؤزبان، عرق بیدمشک اور عرق گلاب کے ساتھ دیں اگر ضرورت سمجھیں تو فصد کی جائے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ چیتے سے کٹے ہوئے انسان پر چوہے ہر طرف سے چڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس پر پیشاب کرتے ہیں۔ جب چوہے پیشاب کریں تو مریض مرجاتا ہے۔

اس لئے ایسے انسان کو مٹی کے گھر میں رکھیں اور اس کے قریب چوہے دان رکھے ہوں۔ بعض لوگ تین دن اور بعض ۷ دن اس احتیاط کی ہدایت کرتے ہیں۔

اٹھارہواں مقالہ

عمل کئی

پانچ ابواب میں منقسم ہے۔

باب ۱ اس میں اجمالی طور پر عمل کئی پر بحث ہے اور اس کے بعد کھوپڑی کی ہڈی (عظم القحف) پر کس طرح عمل کئی کیا جائے۔ اس کی ہدایات درج ہیں۔

باب ۲ اس باب میں چہرے پر عمل کئی کرنے کے بارے میں بیان ہے۔

باب ۳ اس میں منہ میں اور گردن پر عمل کئی کا بیان ہے۔

باب ۴ اس باب میں سینہ اور شکم پر عمل کئی کا بیان ہے

باب ۵ اس باب میں بدن کی دیگر جگہوں پر عمل کئی کا بیان ہے

باب ۱

عمل کئی کا اجمالی بیان اور کھوپڑی پر عمل کئی

یہ رطوبات کو خشک کرنے کے لئے بہترین علاج ہے۔ البتہ حسب ذیل دو شرائط کی موجودگی میں ہی عمل کئی کیا جائے۔

۱۔ بدن کے مکمل تنقیہ کا یقین ہو، ۲۔ ادویہ سے علاج میں مایوسی ہو چکی ہو۔

عمل کئی بلحاظ اوقات دو قسم کے ہیں۔

۱۔ ضروری۔

۲۔ اختیاری۔

پہلی صورت میں کسی بھی موسم میں عمل کئی کیا جا سکتا ہے جبکہ سوائے اس کے اور کوئی چارہ کار نہ ہو۔ مکوی کو آگ کی گرمی سے بچتے ہوئے پکڑا جائے۔ اختیاری صورت میں بہترین وقت موسم بہار ہے۔

عمل کئی کا آلہ جس کے بارے میں اطبائے متقدمین متفق ہیں۔ سونے کا ہونا چاہیئے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس سے زخم نہیں ہوتا لیکن زہراوی اس خیال سے اختلاف کرتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ لوہے کا آلہ افضل ہے وہ کہتا ہے کہ چار وجوہ سے اس کی افضلیت ثابت ہے۔

۱۔ سونے کے سرخ ہونے پر بھی آگ کی مقدار کا صحیح اندازہ نہیں ہوتا جس کی علاج میں ضرورت ہوتی ہے۔

۲۔ سونے کا آلہ بہت جلد ٹھنڈا ہو جاتا ہے کیوں کہ اس کی ساخت لوہے کے مقابلے میں نرم ہوتی ہے۔

۳۔ اس کی نرمی کی وجہ سے اس دباؤ کو برداشت نہیں کر سکتا جو دباؤ کہ باطن عضو میں اس کی تاثیر کے ظاہر ہونے کے لئے ضروری ہوتا ہے بلکہ وہ مڑ جاتا ہے اور ٹوٹ جاتا ہے۔ برخلاف لوہے کے کہ لوہا قوام کی سختی کی وجہ سے دباؤ کو برداشت کر لیتا ہے۔

۴۔ لوہے میں احشائ کو قوت پہنچانے کی خصوصیت ہوتی ہے اور کلی طور پر تمام اعضا کو بھی قوت پہنچاتا ہے۔ اس پر تمام اطبائ متفق ہیں برخلاف سونے کے، سونے کے بارے میں کسی کا قول

اس خصوصیت کے بارے میں نہیں ہے۔

کھوپڑی پر نو صورتوں میں عمل کیّ کیا جا سکتا ہے۔

١۔ جب دماغ میں برودت اور رطوبت عرصہ دراز تک پہنچ کر جاگزین ہو جائے۔ پس جب اس کی ضرورت کثرت نزلات اور پھیپھڑوں کی طرف مواد کے سیلان سے ظاہر ہو اور ایسے آدمی کو متواتر صداع بارد عارض ہوتا ہے دانتوں میں درد ہوتا ہے اور نیند بکثرت آتی ہو تو اس صورت میں قدماء عمل کیّ کا حکم دیتے ہیں اس سے پہلے غذا کی اصلاح اور عرصہ دراز تک متأثرہ مادّہ کا نضج اور استفراغ ضروری ہوتا ہے۔ دماغ کے تنقیہ کے لئے حبوب (مسہل) اور ایارجات استعمال کرائے جاتے ہیں اس کے بعد عمل کیّ کیا جاتا ہے عمل کیّ کی صورت یہ ہوتی ہے کہ سر کے بالوں کو استرے سے مونڈا جاتا ہے اس کے بعد جراح کے سامنے چار زانو بٹھا دیا جاتا ہے اور مریض کے دونوں ہاتھ اس کی رانوں پر رکھے جاتے ہیں اسکے بعد جراح اپنی ہتھیلی کا کنارہ مریض کی ناک پر رکھتا ہے اور انگلیاں دونوں آنکھوں پر رکھتا ہے۔ درمیانی انگلی (وسطیٰ) کے سرے کے قریب سر پر نشان لگاتا ہے پھر ہاتھ کو اٹھا کر مکوی زیتونی کو گرم کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ آگ کی طرح (سرخ) ہو جائے اور مقام مذکور پر داغ لگاتا ہے۔ وہاں پر مکوی کو گھماتا ہے یہاں تک کہ کھوپڑی کی ہڈی ظاہر ہو۔ اگر درد زیادہ ہو تو دو مرتبہ میں یہ عمل کیا جائے یہاں تک کہ کھوپڑی کی ہڈی کے قشور ظاہر ہوں اور اس کا (مقام مذکور میں ہڈی کا) جرم پتلا ہو اور مسامات کھل جائیں اور تحلل کے ذریعہ مادّہ کے اخراج میں آسانی ہو۔ اس کے بعد روئی کو نمک حل کئے ہوئے پانی میں ڈبو کر اس جگہ پر تین دن تک رکھیں روزانہ دو مرتبہ روئی کو بدلتے رہیں پھر اس کے بعد روئی کو گھی میں ڈبو کر رکھیں یہاں تک کہ کھرنڈ ختم ہو جائے اس کے بعد گوشت اگانے والے (ملحم) مراہم سے علاج کریں۔ کچھ لوگ اس جگہ کو چند دن بغیر التحام کے رکھنا پسند کرتے ہیں تاکہ باقی اندرونی مادّہ نکل جائے

٢۔ مزمن شقیقہ کی صورت میں جب یہ مرض اصلاح غذا اور مسہلات منقیٔ دماغ اور نطولات محللہ سے ٹھیک نہ ہو تو عمل کیّ کیا جائے۔ اس صورت میں تنقیہ دماغ کی کوشش کریں تاکہ باقی مادہ بھی نکل آئے اس کے بعد کنپٹی کے بالوں کو مونڈا جائے اور مکوی سکینی کو گرم کریں اور مقامی طور پر رکھیں۔ دو باتوں سے بچیں ایک یہ کہ عمل کیّ کا اثر عضلہ پر نہ پڑے اور نہ عصب محرکہ متاثر ہو۔ دوسری بات یہ کہ نزف الدم شریانی نہ ہو۔ پہلے مقصد کے لئے مکوی کو زیادہ گہرا نہ دبائیں دوسرے مقصد کے لئے جراح کے ساتھ حابس دم دوائیں بھی ہوں ان کے بارے میں کچھ معلومات تو آپ کو پہلے ہو چکی ہیں اور کچھ دواؤں کا تذکرہ بعد میں ہوگا۔ جب مذکورہ تدبیر سے درد کم نہ ہو اور مریض کو عمل کیّ کو برداشت کرنے کے قابل پائیں تو دوبارہ عمل کیّ کیا جائے پس سر کے بال درمیان سے مونڈیں پھر مذکورہ طریقہ پر

عمل کئی کریں یہاں تک کہ آگ کی تاثیر ہڈی تک پہنچے۔

۳۔ سکتہ کی صورت میں جب ادویہ مسہلہ سے کام نہ چلے اور نہ غرغرہ سے تو عمل کئی اختیار کریں۔ جب جراح کو دماغ سے مواد ردیہ کے مکمل تنقیہ کا وثوق حاصل ہو جائے تب عمل کئی اختیار کریں سر کے بالوں کو استرے سے مونڈا جائے پھر سر کو چار مرتبہ چاروں سمتوں سے داغ دیں اور ایک داغ درمیان میں دیں یہ داغ مکوی سکینی سے لگائے جائیں۔ یہاں تک کہ ہڈی ظاہر ہو اس کے بعد ہماری مذکورہ تدابیر کو اختیار کریں۔

۴۔ مسہلات کی صورت میں جب یہ مرض ادویہ سے رفع نہ ہو تو عمل کئی سے علاج کریں اس مقصد کے لئے سر کو مذکورہ طریقہ پر مونڈیں پھر مکوی سکینی سے تین جگہ موخر دماغ کے مقام پر داغ لگائیں لیکن سر کے اوپر کی جانب سے نیچے کی طرف داغ لگائے جائیں۔ اگر عمل کئی میں مبالغہ چاہتے ہوں تو قرنین پر بھی داغ لگائیں اس کے بعد ہمارے مذکورہ طریقہ پر علاج کریں یہ سب اچھی طرح تنقیہ بدن اور پھر تنقیہ دماغ کے بعد کیا جائے۔

۵ صرع کی صورت میں جب یہ مرض بلغم کی وجہ سے ہو اور دوائے سے زائل نہ ہو رہا ہو تو اس کے علاج میں عمل کئی اختیار کریں۔ اس مقصد کے لئے سر کے بال مونڈے جائیں اس کے بعد سر کے بیچ میں دونوں قرن پر داغ دیں یہاں تک کہ ہڈی ظاہر ہو اس کے بعد مذکورہ طریقہ پر علاج کریں۔

۶۔ مالیخولیا کی صورت میں جب اس مرض کا سبب بلغم ہو اور ادویہ سے زائل نہ ہو تو عمل کئی اختیار کریں۔ اس مقصد کے لئے سر کے بال مونڈیں اس کے بعد سر کے درمیان اور دونوں قرن پر مکوی زیتونی سے یا مکوی سکینی سے داغ لگائیں۔ اس طرح تین داغ لگائے جائیں۔ اگر مالیخولیا کا سبب سودائے طبعی ہے۔ تو دوسرے طریقہ پر داغ لگائیں اس مقصد کے لئے آٹے سے کعک بنائیں جس کی موٹائی میں انگشت ہو اس کو سر سے اچھی طرح چپکا دیں۔ پھر آگ پر گھی کو پگھلائیں اور چھوڑے رکھیں یہاں تک کہ اتنا گرم رہے کہ انگلی اس کی حرارت کو برداشت کرلے اس کے بعد اس کو کعک کے اندر داخل کریں اور یہاں تک چھوڑے رکھیں کہ وہ منجمد ہو جائے یا بہہ جائے۔ اس کے بعد حمام میں خطمی کے جوشاندہ سے اور پھر جو کے آٹے سے رگڑ کر دھویا جائے۔

۷۔ آنسو کی کثرت اور مداومت کی صورت میں جب وہ ادویہ سے زائل نہ ہو تو عمل کئی استعمال کریں۔ اس مقصد کے لئے کنپٹی اور وسط راس کو مونڈیں مکوی زیتونی کو گرم کر کے سر کے بیچ میں اور ہر کنپٹی پر ایک داغ چوڑائی میں لگائیں۔ نزف الدم سے احتراز کریں۔ اس کے بعد ہماری مذکورہ تدابیر اختیار کریں۔

۸۔ ابتدائے نزول الماء کی صورت میں جب یہ مرض شروع ہو تو مریض کی غذا کی اصلاح کریں اور منضج مواد ادویہ دیں پھر مسہلات استعمال کرائیں اس کے بعد منقی دماغ ادویہ دیں یہ سب طبیب کے مشورہ سے دیں اس کے بعد وسط راس اور دونوں کنپٹیوں سے بال مونڈیں اور پھر سر کو داغ دیں جیساکہ دموع مزمنہ (مزمن طور پر آنسو کا بکثرت آنا) کی صورت میں ذکر کیا گیا ہے

۹۔ جذام کی صورت میں جب یہ بلغم سے سودا کے مستحیل ہونے سے واقع ہوا ہو یا سودائے طبعی سے عارض ہوا ہو تو اس کا عمل کئی کے برابر کوئی علاج نہیں ہے۔ ابتدائے مرض میں بدن کا اچھی طرح تنقیہ کر کے سر کے بالوں کو مونڈ دیا جائے اور پانچ جگہوں پر داغ دیں ایک درمیان سر میں دوسرا پیشانی کے کنارے جہاں بال ختم ہوتے ہوں اور دو داغ دونوں قرنوں پر دیں ایک اور داغ پیچھے گدی کے ابھار پر دیں۔ مکوی اس وقت تک لگائے رکھیں جب تک کہ ہڈی تک آگ کا اثر نہ پہنچ جائے اور پھر قشور (چھلکوں) کو نکالیں ایک داغ طحال پر دیں اگر ممکن ہو تو ناک کی نوک پر بھی داغ دیں اور دو داغ دونوں کولھوں پر دیں اور دو داغ دونوں رخساروں پر دیں اور دو داغ فقرات ظہر پر دیں ایک نیچے اور ایک اوپر اور دو داغ دونوں گھٹنوں پر دیں۔ اور دو داغ دو مونڈھوں پر دیں۔ دو داغ دونوں کہنیوں پر اور دو داغ سینے کے دونوں جانب دیں اور جسم کے ہر مفصل پر ایک داغ دیں نیز فم معدہ پر ایک داغ اور عظم عانہ پر ایک داغ دیا جائے اس کے بعد ہمارے مذکورہ طریقہ پر علاج کریں۔

باب ۲
چہرہ پر عمل کئی

چہرہ پر چار صورتوں میں عمل کئی کیا جاتا ہے ۔

۱۔ پہلی صورت نتن الف کی ہے جب یہ لاحق ہوتا ہے تو ناک سے بدبودار رطوبات ہمیشہ بہتی رہتی ہیں اور یہ استفراغ بدن سے زائل نہیں ہوتیں اور نہ تنقیہ دماغ سے ان رطوبات کا ازالہ ہوتا ہے ۔ پس اس صورت میں عمل کئی اختیار کیا جائے اس مقصد کے لئے مکوی زیتونی کو گرم کریں اور دونوں حاجبین پر سر کے بالوں کے قریب عمل کئی کیا جائے ۔

۲۔ دوسری صورت ٹھنڈ سے کان کے درد کی ہے چنانچہ جب کان میں سوء مزاج بادر سادہ یا مادی عرصہ دراز تک عارض ہو جائے اور مادہ تنقیہ بدن اور تنقیہ دماغ سے زائل نہ ہو اور نہ سوء مزاج سادہ مبدلات مزاج کے استعمال سے زائل ہو تو عمل کئی کا استعمال کیا جائے ۔ اس صورت میں نقاط والا مکوی گرم کریں اور اس سے کان کے اطراف قریب قریب نقاط لگائے جائیں اس کے بعد ہمارا مذکورہ علاج کیا جائے ۔

۳۔ تیسری صورت یہ ہے کہ لقوہ استرخائیہ میں جب طبیب کے مستعملہ ادویہ و معالجہ سے فائدہ نہ ہو تو عمل کئی استعمال کیا جائے ۔ اس مقصد کے لئے مکوی سکینی کو گرم کریں ۔ یہ مکوی اپنے سرے پر مڑا ہوا ہونا چاہیئے ۔ اس مکوی سے چہرہ کے علیل جانب تین داغ لگائیں ۔ ایک کان کے اوپر جہاں بال ختم ہوتے ہوں دوسرا داغ کان کے نیچے کنپٹی پر اور تیسرا داغ دونوں ہونٹوں کے ملنے کے مقام پر (زاویہ دہن پر) لگایا جائے اس کے بعد ہمارا مذکورہ علاج کریں ۔

۴۔ چوتھی صورت شقاق شفہ (ہونٹ پھٹنے) کی ہے ۔ جب اس عضو میں مذکورہ صورت یعنی شقاق واقع ہو اور اطبا کی مستعملہ ادویہ سے فائدہ نہ ہو تو عمل کئی اختیار کریں ۔ اس مقصد کے لئے چھوٹی مکوی سکینی کو گرم کریں اور عجلت کے ساتھ اس کو شقاق کی جگہ پر رکھیں اور فوراً ہی ہٹا لیں ۔ اس کے بعد ہمارے مذکورہ طریقہ پر علاج کیا جائے ۔

باب ۳
منہ اور گردن پر عمل کیّ

چار صورتوں میں ان مقامات پر عمل کیّ کیا جاتا ہے۔

۱۔ ایک صورت منہ میں ناصور کا واقع ہونا ہے۔ جب اطباء کے دوائی علاج سے فائدہ نہ ہو تو عمل کیّ ضروری ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لئے ناصور کی وسعت کے بقدر موٹا مکوی لے کر آگ سے گرم کریں۔ اس کے بعد ناصور میں داخل کریں۔ یہاں تک کہ ناصور کی گہرائی تک پہنچ جائے۔ دو یا تین مرتبہ یہ عمل کریں اور اس کے بعد مذکورہ تدابیر استعمال کریں۔

۲۔ دوسری صورت ڈاڑھ کا ہلنا ہے جب ڈاڑھ ہلنے لگتی ہے اور اس سے بدبو آنے لگے اور ادویہ سے فائدہ نہ ہو تو عمل کیّ اختیار کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے تانبہ یا اور کسی دھات کی نلکی کو ڈاڑھ پر رکھیں، اس کے بعد ایک اور باریک مکوی گرم کر کے اس نلکی کے اندر داخل کریں اور مکوی کو باہر نکالیں اس طرح چند مرتبہ کریں۔ اس طرح ڈاڑھ میں قوت آئے گی اور استرخائے لثہ زائل ہو جائے گا۔ اس کے بعد نمکین پانی سے کلی کرائی جائے۔

۳۔ تیسری صورت خنازیر کی ہے جب خنازیر زمانہ دراز تک باقی رہے اور طبیب کی مداوات سے زائل نہ ہو تو عمل کیّ اختیار کیا جائے اس مقصد کے لئے خنازیر کے موٹائی کے بقدر مکوی زیتونیہ لیں اس کے بعد مکوی کو گرم کریں اور خنزیرہ پر رکھیں اور اتنا دبائیں کہ ورم کے آخر تک پہنچ جائے۔ اس کے بعد تین دن کھلا چھوڑ دیں پھر اس پر گھی میں تر کردہ روئی رکھیں تاکہ جلا ہوا حصہ نکل جائے اس کے بعد ملحم مراہم سے علاج کیا جائے۔

۴۔ بحوحۃ صوت اور ضیق النفس کی صورت میں جب یہ امراض رطوبت غلیظہ سے عارض ہوئے ہوں اور طبیب کے مختلف دوائی معالجہ سے فائدہ نہ ہو تو عمل کیّ اختیار میں لایا جائے۔ اس مقصد کے لئے مکوی مسماری کو گرم کر کے نتھنے کے قریب ہلکا سا داغ لگایا جائے اس طرح پر کہ جلد کی نصف دبازت تک پہنچ جائے اور دوسرا داغ پیچھے جہاں کہ فقرات عنق ختم ہوتے ہوں لگائیں۔ اس کے بعد اس مقام پر نمکین پانی ڈالا جائے۔

باب ۴
سینہ اور شکم پر عمل کئی

یہ تیرہ صورتوں میں ضروری ہوتا ہے۔

۱۔ سعال مزمن جبکہ اس کا سبب پھیپھڑے میں مواد بلغمیہ کا اجتماع ہوا اور اس کی مدت طویل ہو جائے اور ادویہ سے علاج پذیر نہ ہو۔ اس صورت میں عمل کئی اختیار کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے مکوی مسماری کو گرم کریں اور مریض کو دو جگہوں پر داغ لگائیں۔ دو داغ دونوں ترقوہ کے اوپر مواضع فارغہ (ترقوہ سے اوپر اور گردن سے متصل گہرائی) میں لگائے جائیں۔ اور ایک داغ دونوں سرپستان کے درمیان وسط صدر میں لگایا جائے پھر اس کے بعد مذکورہ تدبیر سے عمل کئی کے ذریعہ علاج کیا جائے۔

۲۔ دوسری صورت شوصہ کی ہے جب اس مرض کی مدت طویل ہو جاتی تو قدماء اس صورت میں عمل کئی استعمال کرتے تھے جیسا کہ زہراوی نے بیان کیا ہے۔ اس مقصد کے لئے زراوند طویل کی انگلی کے برابر موٹی جڑلے کر زیتون کے تیل میں تر کر کے (چرب کر کے) آگ میں جلائی جاتی سے پھر بجھا کر ترقوہ کی گردن سے متصل کنارے پر اور دو چھوٹے داغ وداج سے باہر کی طرف ہلکے سے اور دو داغ پانچویں اور چھٹی پسلی کے درمیان دونوں پہلوؤں میں کسی قدر پیچھے کی طرف لگائے جاتے ہیں نیز ایک اور داغ وسط صدر میں اور دوسرا داغ معدہ کے اوپر اور تین داغ پیچھے یعنی ایک دونوں کتف کے درمیان اور دو داغ ریڑھ کی ہڈی کے دونوں طرف کتفین کے درمیانی داغ سے نیچے لگائے جائیں۔ ملحوظ رہے کہ یہ داغ گہرے نہ ہوں بلکہ جلد کی حد تک محدود ہوں۔

۳۔ انخلاع عضد کی صورت میں جب پھسلانے والی رطوبات (رطوبات مزلقہ) کی وجہ سے خلع واقع ہوا ہو اور مفصل اپنی جگہ پر جم نہیں رہا ہو جب کہ اس کو واپس لوٹایا جائے بلکہ ادنیٰ سی حرکت سے دوبارہ انخلاع واقع ہو جاتا ہو۔ اس صورت میں چاہیئے کہ مفصل کو اس کی جگہ لوٹانے کے بعد مریض کو پشت کے بل سلائیں یا صحت مند پہلو کے بل (کروٹ)

سلائیں اور جلد کو اوپر اٹھا کر مکوی ذات السفودین (دو ین والا مکوی) کو گرم کر کے داغ دیں یہاں تک کہ دوسری جانب مکوی نفوذ کر جائے اس کے بعد عمل کئی کا علاج مذکورہ طریقہ پر کیا جائے اور عضو کی حرکت کو ترک کر دیں اور آرام دیں۔ اس سے عضو میں قوت آئے گی۔ اور مفصل جم جائے گا۔

۴۔ چوتھی صورت معدہ میں برودت اور رطوبت کا پہنچنا ہے جب اس عضو میں مذکورہ یا تیں عرصہ دراز تک ہوں اور مبدلات سے زائل نہ ہوں جبکہ سوء مزاج سادہ ہوا ور مسہلات سے بھی زائل نہ ہوں جبکہ سوء مزاج مادی ہو تو اس صورت میں عمل کئی کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے مکوائے مسماری کو گرم کر کے معدہ پر تین جگہ داغ دیں ایک داغ فم معدہ سے باہر اور نیچے کی طرف اور دو داغ دونوں پہلوؤں پر اس طرح کہ مثلث شکل ان داغوں کے درمیان ہو۔ اس کے بعد درمیان میں ایک داغ دیں۔ مکوی کی شکل دائرہ نما ہو اس کے بعد مذکورہ ادویہ سے علاج کیا جائے۔

۵۔ پانچویں صورت جگر میں برودت اور رطوبت کا زمانہ دراز تک قائم رہنا ہے اور طبیب کی مستعملہ مختلف قسم کی ادویہ سے فائدہ نہ ہو تو اس صورت میں عمل کئی اختیار کریں۔ اس مقصد کے لئے مریض کو پشت کے بل لٹا دیں اور مقام جگر پر روشنائی (سیاہی) کی مدد سے تین نشانات لگائیں۔ شراسیف سے ابتدا کریں اور کہنی کے شکم سے ملنے کی سیدھ میں ختم کریں۔ اس پر مکوائے سکینی سے داغ لگائیں اور کوشش کریں کہ کئی کا اثر احشا تک نہ پہنچے اس کے بعد ہماری تدابیر سے علاج کیا جائے۔

جگر میں پیپ کے جمع ہونے اور طبیب کے علاج سے فائدہ نہ ہونے کی صورت میں مریض کو گدی کے بل چت لٹائیں اور جراحت کے مقام پر چھو کر محسوس کر کے سیاہی سے نشان لگا دیں اسکے بعد مکوی جو موٹا ہوا یک نما ہو گرم کر کے داغ دیں اور اندر داخل کر دیں۔ یہاں تک کہ پیپ باہر نکل آئے علاج کا یہ طریقہ نہ استعمال کرنا بہتر ہے کیونکہ بعض مرتبہ صحت مند جرم کبد تک یہ داغ پہنچ جاتا ہے اور اس کا ضرر نفع کے مقابلہ میں زیادہ ہوتا ہے۔

۶۔ چھٹی صورت استسقاء زقی کی ہے جبکہ عمل کئی کے علاوہ اور کسی چیز سے فائدہ نہ ہوتا ہو جب طبیب مختلف علاج کر چکا ہو اور کسی سے فائدہ نہ ہو رہا ہو تو اس صورت میں مکوائے مسماری کو گرم کریں اور ناف کے اطراف چار جگہوں پر داغ لگائیں اور ایک داغ معدہ کے مقام لگا دیا جائے۔ ایک اور داغ معدہ کے مقابل جانب لگائیں۔ عمل کئی کی مقدار جلد کی دبازت کے بقدر ہونا چاہیئے۔ اس کے بعد اس مقام کو کھلا چھوڑ دیں تاکہ اچانک قوت نہ جاتی رہے۔ اور سقوط قوت نہ لاحق ہو۔

بقراط چھٹی فصل میں بیان کرتا ہے کہ اگر داغ یا نشتر نفخ والوں میں یا استسقاء والوں میں لگائے جائیں تو اس سے پانی یا مادہ زیادہ مقدار میں نکل کر لامحالہ موت کا باعث ہو سکتا ہے۔
اگر یہ کہا جائے کہ اخراج فاسد سے طبیعت میں راحت پیدا ہو گی اور قوی بیدار ہو جائیں گے یعنی تحریک ہو گی تو اس صورت میں بقراط کے قول کے مطابق ہلاکت کیسے واقع ہو گی۔ تو اس فصل کی توجیہہ بیان کرنے میں اطباء کا اختلاف ہے۔
جالینوس اس کی شرح میں کہتا ہے کہ جب پیپ پیدا ہو جائے تو یہ متصل عروق ضاربہ (شرائین) کے منہ کو کشادہ کر دیتی ہے اس کی وجہ پیپ میں پایا جانے والا خلاء اور شدید کھنچاؤ ہے۔ اس کے بالمقابل اگر پیپ سادہ بھی ہو تو اچانک اخراج سے روح کی کثیر مقدار خارج ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح قوت جاتی رہتی ہے۔ استسقاء میں مائیت کا اجتماع ورم کبد کے بوجھ کو تھامے ہوتا ہے۔ اچانک اس مائیت کے استفراغ سے کبد سے یہ سہارا دور ہوتا ہے۔ اور جگر نیچے کی طرف کھینچتا ہے اور اس کی قوت ثقل کی وجہ سے ضعیف ہو جاتی ہے۔
رازی کا قول یہ ہے کہ استسقاء والے میں خون پیپ میں مستحیل ہوتا ہے اور نفخ والوں میں ریاح پھیلتی ہیں چنانچہ تغذیہ بخش صالح مادہ میں قلت واقع ہوتی ہے اور روح بھی نہیں ہوتی جس سے ضعف لاحق ہوتا ہے جب یہ مادہ خارج کیا جائے تو اس سے مقام پر بیمار ارواح پھیلتی ہیں اس سے تحلل واقع ہوتا ہے اور اس کا جرم ضعیف ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس سے ابتداً ضعف اور پھر سقوط قوت لاحق ہوتی ہے۔
اس باب میں ہمارا (ابن القف) کا یہ کہنا ہے کہ طبیعت بدنیہ جو اپنے آلہ یعنی حرارت غریزیہ کے ساتھ تمام اجزائے بدن میں پھیلی ہوئی ہے۔ جب کوئی جگہ اس سے خالی ہوتی ہے تو مردہ عضو کی طرح فساد و تعفن کے عوارضات لاحق ہوتے ہیں یہ عوارضات بدن کی رطوبات میں پھیلے ہوتے ہیں لیکن یہ عوارضات صالح رطوبات میں یعنی جس میں اعضاء کے لئے تغذیہ بخش مادہ موجود ہو اور فساد و تعفن نہ لاحق ہوا ہو موجود نہیں ہوتے۔ فاسد رطوبات میں ان کا گزر ان رطوبات کی اصلاح اور فساد کے دفع کرنے کے لئے ہوتا ہے اس معنی میں کہ فساد و تعفن کے نتیجہ میں ورم پیدا ہوتا ہے تاکہ ان رطوبات کو ٹھیک کرے اور فساد کو دور کرے جب ایسے مواد اچانک زیادہ خارج کر دیئے جاتے ہیں تو ارواح بھی بکثرت خارج ہو جاتی ہیں۔ اس کے بالمقابل بتدریج تھوڑی تھوڑی مقدار میں خارج کئے جائیں تو اس سے قوت میں کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ جب ان کا اخراج کیا جائے تو بیمار عضو کے اجزا بھی خارج ہو جاتے ہیں

جو اغذیہ اشربہ اور خوش بودار چیزوں سے قوت حاصل کر سکتے تھے۔ مستعملہ اغذیہ اس صورت میں لطیف اور کم فضلات والی ہونی چاہیئں۔ لطیف اغذیہ سے قوت زمانہ دراز تک قائم رہتی ہے اور بہ آسانی ہضم کا فعل انجام پاتا ہے اور کم فضلات والی اغذیہ بدل ما یتحلل بن سکتی ہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ اس سے قوت مجتمع رہتی ہے اور اس سے ہماری غرض حاصل ہوتی ہے۔

۷۔ جب طحال میں ریاح غلیظہ جمع ہو جائیں اور اطباء کی مستعملہ ادویہ سے تحلیل نہ ہو رہے ہوں تو اس صورت میں عمل کئی اختیار کیا جائے ___ اس مقصد کے لئے مکوی سکینی کو گرم کریں یہاں تک کہ آگ کی طرح ہو جائے اور مریض کو پشت کے بل سلا کر طحال پر داغ لگایا جائے۔ بدن کے طول میں تین یا چار داغ لگائیں یہ داغ زیادہ گہرے نہ ہوں۔ مکوی دو یا تین سلائی دار ہونا چاہیئے۔ طحال پر کی جلد اوپر اٹھا کر کہنی کے پہلو سے ملنے کی سیدھ میں داغ لگائے جائیں۔ سلائی کو دوسری جانب نکالیں اس طرح چار یا چھ داغ طحال پر دئے جائیں۔

۸۔ آٹھویں صورت اسہال مزمن کی ہے جب اس کا سبب برودت اور رطوبت ہو تو آنتوں کی قوت ماسکہ ضعیف ہو جاتی ہے اور معدہ کی قوت ہاضمہ بھی ضعیف ہوتی ہے اس صورت میں ادویہ سے فائدہ نہ ہو رہا ہو تو عمل کئی اختیار کیا جائے۔ معدہ پر دائرہ کے مانند داغ دیا جاتا ہے اس کے بعد چار داغ مکوائے مسماری سے ناف کے اطراف دئے جائیں۔ اگر رطوبت وافر مقدار میں ہو تو دو داغ ہر عظم خاصرہ پر ایک ایک ___ دئے جائیں۔ اس کے بعد مذکورہ تدابیر اختیار کریں۔

۹۔ نویں صورت یہ ہے کہ گردوں میں جب شدید برودت یا ریاح غلیظہ لاحق ہوں اور اطباء کے علاج سے زائل نہ ہوں تو عمل کئی اختیار کریں۔ اس مقصد کے لئے مکوی مسماری کو گرم کریں اور دونوں گردوں کے مقام پر ایک ایک داغ لگانا چاہیئے اس کے بعد مذکورہ تدابیر استعمال کریں۔

۱۰۔ دسویں صورت یہ ہے کہ مثانہ میں جب رطوبات کی وافر مقدار سے استرخاء واقع ہو یا اس میں شدید برودت واقع ہوئی ہو اور طبیب کے معالجہ سے زائل نہ ہو رہی ہو تو عمل کئی اختیار کیا جائے اس مقصد کے لئے مکوی مسماری کو گرم کریں اور اس سے ناف کے نیچے اس مقام پر داغ لگائیں جہاں پیڑو کے بال ختم ہوتے ہیں اور ایک داغ ناف کی دائیں جانب اور دوسرا داغ ناف کے بائیں جانب اور ایک داغ مثانہ کے مقابل پشت کے نچلے حصہ پر

لگایا جائے پھر ان جگہوں کا علاج مذکورہ طریقہ پر کریں۔

۱۱۔ گیارہویں صورت رحم میں سوءِ مزاج بارد رطب سادہ یا مادّی لاحق ہو اور ہماری مذکورہ تدبیر سے زائل نہ ہو تو مکوائے مسماری سے تین داغ لگائیں جیسا کہ ہم مثانہ کے بیان میں بیان کر چکے ہیں اور ایک داغ کمر پر لگائیں اس کا علاج مذکورہ طریقہ پر کریں۔

۱۲۔ فتق کی صورت میں عمل کیّ کا طریقہ یہ ہے کہ مریض کو ایک دن خالی پیٹ (بغیر غذا) کے رکھیں اور ملین طبیعت اشیاء دی جائیں اور اس کے امعاء میں جو کچھ ہے اس کا اچھی طرح استفراغ کریں۔ اس کے بعد مریض کو پشت کے بل سونے کا حکم کریں۔ مقام مرض پر روشنائی سے نشان لگائیں۔ اور حلقہ والے مکوی سے داغ دیں یہاں تک کہ جلد کی تیسری پرت تک داغ پہنچ جائے اور مریض کو چالیس دن تک زیادہ حرکت سے منع کریں اور زیادہ کھانے و نیز قابض اشیاء کے کھانے اور تیز آواز سے چلّانے، اچانک مڑنے اور گر کر چوٹ کھانے سے بھی بچا جائے۔ نفاخ اناج اور میوؤں کے استعمال سے بھی روکیں نیز پیٹ بھر کے کھانے اور قے سے بھی روکا جائے۔

۱۳۔ تیرہویں صورت یہ ہے کہ ناصور مقعد لاحق ہو اور زمانہ طویل تک باقی رہے اس صورت میں چاہیئے کہ پیپ کا اخراج کریں پھر مکوی کو گرم کر کے آگ کی طرح تپائیں اور ناصور کے اندر آخر تک داخل کریں اس طرح تین چار مرتبہ کریں یہاں تک کہ اجسام فاسدہ جو اس ناصور کے اطراف میں ہیں جل جائیں

باب ۵
بدن کی دوسری جگہوں کا عمل کئیؔ (داغ)

یہ چودہ صورتوں میں اختیار کیا جاتا ہے۔

۱۔ پہلی صورت سرطان کے کئیؔ کی ہے۔ اس مقصد کے لئے پہلے بدن کا تنقیہ کریں اس کے بعد اس کے حجم کے برابر دائرہ بنائیں اور اس میں دائرہ نما مکوی کو آگ کی طرح گرم کر کے داغ لگایا جائے۔ داغ اتنا گہرا ہو کہ سرطان کی جڑ تک اس کا اثر پہنچے۔ بعض لوگ اس کے بعد اس کے درمیانی حصہ میں داغ دیتے ہیں اس کے مذکورہ طریقہ پر داغ کا علاج کیا جاتا ہے۔

۲۔ دوسری صورت برص کی ہے جب یہ کسی مقام پر ہو تو بدن کے مواد کا تنقیہ کریں اس کے بعد مقامی طور پر اس کے حجم کے برابر داغ لگائیں داغ اتنا گہرا ہو کہ جلد کے اندر نفوذ کر جائے پھر اس جگہ پر مسور کا آٹا اور روغن گل، برگ بارتنگ، کبوتر کا خون اور چمگادڑ کا خون ہر ایک، ایک حصہ اچھی طرح مخلوط کر کے کتان کے کپڑے پر لتھیڑ کر لگائیں۔ شفایاب ہونے تک اس کا استعمال جاری رکھیں۔

۳۔ تیسری صورت خدر رہتا ہے جب کسی عضو میں خدر لاحق ہو اور مختلف ادویہ سے زائل نہ ہو رہا ہو تو عمل کئیؔ استعمال کریں۔ کئیؔ سے بدن کا تنقیہ کرلیں۔ اس کے بعد جتنے حصہ پر خدر عارض ہوا ہو سارے کا سارا داغا جائے۔ پھر ہماری مذکورہ تدابیر سے داغ کا علاج کریں۔

۴۔ چوتھی صورت آکلہ کی ہے۔ جب یہ کسی عضو میں لاحق ہو اور آگ سے داغنے کو مریض برداشت کر سکتا ہو تو چھوٹا سا مکواۓ مسماری گرم کریں آکلہ کے ہر طرف سے داغ لگائیں یہاں تک کہ فساد دور ہو جائے اور فاسد حصہ بالکل باقی نہ رہے۔ اس کے بعد تین دن تک چھوڑے رکھیں پھر مقامی طور پر گندھک کا سفوف روغن زیتون میں ملا کر لگائیں اس کے بعد منبت لحم مسہم لگائے جائیں۔

۵۔ پانچویں صورت دبیلہ کی ہے، جب یہ مرض لاحق ہو تو تنقیہ بدن کے بعد دبیلہ کے اطراف دو جگہ داغ دیا جائے پھر اس کو چھوڑ دیں اس سے وہ جلد پک جائے گا۔

۶۔ چھٹی صورت مسّوں کی ہے بدن کا تنقیہ کریں پھر عمل کئیؔ استعمال کریں اس مقصد کے لئے

مکواۃ جو گدھ کے پروں سے مشابہ ہو گرم کر کے مسّے کے اندر داخل کریں اور اتنا گہرا داغ دیں کہ مسّہ اکھڑ آئے پھر ہماری مذکورہ تدابیر سے علاج کریں۔

گرم پانی سے بھی داغ دیا جاسکتا ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ تیز سرے والی تانبہ کی نلکی میں مسّے کو داخل کریں اور دبائیں یہاں تک جلد میں داخل ہو جائے پھر اس میں گرم پانی بھر دیں اور چند گھنٹے پکڑے رہیں یہاں تک کہ مسّہ اس کا اثر قبول کرے۔

۷۔ نزف دم شریانی کی صورت میں جبکہ جراح کی غلطی سے یا ورید کی فصد کے وقت یا بعض اعضاء کی جراحت کے وقت کوئی شریان کٹ جائے تو اس صورت میں عمل کئی کریں اس صورت میں شریان کا منہ بند کرنے کے لئے شہادت کی انگلی (سبابہ) رکھیں پھر مکوائے زیتونیہ کو گرم کر کے جو مختلف مقدار کے ہوں شریان کے برابر موٹی مکوی لیں اور شریان کے اندر داخل کریں۔ ایک گھنٹہ تک اس کو چھوڑے رکھیں یہاں تک شریان کے کنارے جل جائیں اور اس کے اجزاء آپس میں مجتمع ہو جائیں۔ یہ تدبیر ہم نے خون کو بند کرنے کے ذیل میں بھی بیان کی ہے۔

۸۔ آٹھویں صورت حمیٰ ربع میں لرزہ کی ہے اس صورت میں مکوئی زیتونیہ سے فقرات ظہر (پشت کے مہروں) کی جگہ پر داغ دیا جائے جو فقرات ظہر کے دو مہروں کے درمیان ہو نیز ہر مہرے پر ایک داغ ہو سینہ پر ایک اور معدہ پر ایک داغ دیں اس کے بعد ہمارے مذکورہ طریقہ پر علاج کیا جائے۔

۹۔ نویں صورت بثور بلغمیہ کی ہے جب ظاہر بدن میں ایسے بثور بکثرت واقع ہوں اور ادویہ سے علاج پذیر نہ ہوں تو عمل کئی اختیار کیا جائے اس مقصد کے لئے ہر پھنسی پر ایک ہلکا داغ لگائیں۔ زراوند کی جڑ سے بھی داغ لگایا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔

۱۰۔ دسویں صورت یہ ہے کہ ابتداءً حدبہ میں جب فقرات پیچھے یا آگے کی جانب ہٹ جائیں تو مریض کو منقی بدن ادویہ دیں پھر عمل کئی اختیار کریں اس مقصد کے لئے مدور مکواۃ (حلقہ نما) لیں جو مہرہ کے برابر وسیع ہو اس کو آگ سے گرم کریں اور مقامی طور پر داغ لگایا جائے مہرہ کے اطراف مکواۃ النقط سے بھی داغ لگایا جاسکتا ہے اس کے بعد ہماری مذکورہ تدابیر اختیار کریں۔

۱۱۔ گیارہویں صورت یہ ہے کہ کولہے میں مواد بلغمیہ کی وجہ سے درد لاحق ہو اور ادویہ کے استعمال سے زائل نہ ہو اور اس بات کا ڈر ہو کہ مفصل اپنی جگہ سے نہ ہٹ جائے تب عمل کئی اختیار کیا جائے اس مقصد کے لئے حق الورک کے برابر وسیع دائرہ (حلقہ) لیا جائے۔

حق الورک کے مقام پر روشنائی سے نشان لگالیں اور مکواہ کو آگ کی طرح سرخ کر کے مقامی طور پر داغ دیں۔ داغ اتنا گہرا ہو کہ آگ کا اثر حق الورک تک پہنچے اور دوسری طرح سے بھی داغ دیا جاسکتا ہے۔ وہ اس طرح کہ حق الورک کے اطراف چار گہرے نقطے مکوئ زیتونی سے لگائے جائیں پھر ہماری مذکورہ تدابیر اختیار کی جائیں۔

۱۲- بارہویں صورت یہ ہے کہ وجع الظہر کی صورت میں جب یہ درد لاحق ہو چکا ہے گرنے سے یا چوٹ لگنے سے یا مواد بلغمیہ کے انصباب پانے سے لاحق ہو تو بدن کا تنقیہ کیا جائے۔ پھر عمل کئی اختیار کریں اس کا طریقہ یہ ہے کہ درد کی جگہ تین سطر میں تین داغ مکوائے مسماری سے لگائے جائیں یہ سطور میں ہوں پھر مذکورہ طریقہ پر علاج کیا جائے۔

۱۳- تیرہویں صورت نقرس کی ہے جب یہ مرض مواد بلغمیہ سے لاحق ہوا اور ہماری مذکورہ تدابیر سے زائل نہ ہو تو بدن کا تنقیہ کریں اور تنقیہ میں مبالغہ کریں اس کے بعد عمل کئی اختیار کیا جائے وہ یہ ہے کہ مکوائے زیتونی سے انگوٹھے کے مفصل کے اطراف داغ لگائیں جب یہ درد اس مفصل کے علاوہ اور کہیں لاحق ہو تو یہ داغ اس مفصل کے اطراف لگائیں پھر ہماری مذکورہ تدابیر برتیں۔

۱۴- چودہویں صورت عرق النساء کی ہے جب یہ مرض لاحق ہوا اور ادویہ کے معالجہ سے زائل نہ ہو تو عمل کئی اختیار کیا جائے۔ چار طرح سے اس صورت میں عمل کیا جاتا ہے۔

(۱) موضوع مفصل میں مذکورہ طریقہ پر داغ لگایا جائے اور یہ اس وقت مفید ہوتا ہے جبکہ درد نیچے نہ اترا ہو۔

(۲) تین جگہ داغ لگائے جائیں ایک مفصل کی گہرائی کے نیچے دوسرا گھٹنہ کے اوپر اور ایک ٹخنہ کے اوپر باہر کی جانب زیادہ گوشت کی جگہ لگایا جائے۔

(۳) کٹورہ سے مشابہ تانبہ یا لوہے کا آلہ لے کر جس کی لمبائی نصف بالشت ہو اور اس کے منہ کا حجم کھجور کی گٹھلی کے برابر ہو اس کے اندر ایک اور پیالی ہوتی ہے پیالوں کے درمیان دوری ایک انگوٹھے کے برابر ہو یہ پیالیاں دونوں طرف کھلی ہوتی ہیں۔ تاکہ عمل کئی کے وقت اس میں سے دخان نکل سکے۔ پیالیوں کے درمیان اتصال بھی ہو اس کے بعد لوہے کی سلاخ لے کر دستہ کو پکڑ لیں اور آگ سے گرم کریں اور حق الورک پر داغ دیا جائے مریض کو صحت مند کروٹ پر لٹایا جائے۔ داغ کو گہرا کریں پھر تین دن تک چھوڑے رکھیں اس کے بعد مقام کئی پر گھی لگائیں جراحت (زخم) کو کئی دن کھلا رکھیں یہاں تک کہ اس میں سے

مادّہ نکل آئے پھر ملحم مراہم سے علاج کیا جائے۔

(۴) چوتھی صورت یہ ہے کہ گرم پانی سے داغ لگائیں۔ اس مقصد کے لئے دو برتن ایک کے اندر ایک ہوں اور جن کے درمیان اتصال ہو حق الورک پر رکھیں اور اچھی طرح دبائیں پھر گرم پانی ڈالیں اور مریض کو درد برداشت کرنے کی تلقین کریں۔ اس سے مقامی طور پر لذع پیدا ہوگا اور وہ حصہ جل جائے گا۔ اس کے بعد برتنوں کو اٹھالیں اور تازہ پانی سے پونچھیں تین دن چھوڑے رکھیں۔ اس کے بعد پرانے گھی سے تدہین کی جائے اس سے قرح پیدا ہوگا اور ردی مادے کا اخراج ہوگا اس طرح چند دن چھوڑے رکھیں اور پھر ملحم مراہم سے علاج کیا جائے۔

انیسواں مقالہ

قروح و دبیلات کا علاج اور عمل بالحدید خصی و تطہیر

اس مقالہ کو ۳۴ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے ۔

باب ۱ - قروح مرکبہ کا علاج بلحاظ اسباب۔
باب ۲ - قروح مرکبہ کا علاج بلحاظ مرض۔
باب ۳ - قروح مرکبہ کا علاج بلحاظ عرض۔
باب ۴ - نواصیر کا علاج۔
باب ۵ - دبیلات کا علاج۔
باب ۶ - بچوں کے سر میں اجتماع الماء کا علاج۔
باب ۷ - پیشانی میں چیونٹی کے مشابہ چیز رینگنے کے احساس کا علاج۔
باب ۸ - کان میں گری ہوئی چیزوں کو نکالنے کا بیان۔
باب ۹ - سدہ اذن اور غیر مشقوب کان کا علاج
باب ۱۰ - ناک میں لحم زائد کے اگنے کا علاج۔
باب ۱۱ - ہونٹوں کے گرہ (عقد) کے نکالنے کا بیان۔
باب ۱۲ - مسوڑھے میں لحم زائد کا علاج۔
باب ۱۳ - دانتوں کا ٹوٹنا اور اکھڑنا۔
باب ۱۴ - رباط تحت اللسان کا کٹ جانا۔
باب ۱۵ - ورم لوزتین اور ورم لہاۃ جو عنبی کہلاتا ہے۔
باب ۱۶ - خوانیق کا علاج۔
باب ۱۷ - حلق میں پھنسے ہوئے کانٹے، ہڈی یا جونک کو نکالنے کا بیان۔

باب ۱

قروح مرکبہ کا علاج معہ اسباب

قروح کی یہ قسم دو باتوں کی محتاج ہوتی ہے۔

۱- قطع الواصل۔

۲- تحلیل حاصل۔

پہلی بات فصد سے پوری ہوتی ہے۔ جبکہ سبب واصل مادہ دمویہ ہو یا محاجم (سنگھیوں) سے پوری ہوتی ہے جبکہ فصد کا استعمال ناممکن ہو۔ اگر فصد و محاجم دونوں کا استعمال ممکن نہ ہو تو غذا میں تخفیف کریں اور ترش مزاویرا (شوربے) استعمال کرائیں۔ اگر سبب واصل غیر دموی ہو تو مسہلات کے استعمال سے یہ غرض پوری ہو سکتی ہے لیکن مسہلات حسب مقدار مادہ اور مریض کی برداشت کے اعتبار سے دیئے جائیں۔ دوسری بات (تحلیل حاصل) کے لئے جالی و مجفف مراہم اور ذرور استعمال کئے جائیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر قرحہ میں دو قسم کی رطوبات ہوتی ہیں، ایک لطیف اور دوسری غلیظ اور دونوں انبات لحم اور التحام میں مانع ہوتی ہیں جب یہ دونوں رطوبتیں زائل ہوتی ہیں تو طبیعت کے لئے یہ بات ممکن ہو جاتی ہے کہ وہ اپنا فعل انجام دے۔ اس سے پہلے وہ اتنی ضعیف ہو جاتی ہے کہ ان رطوبات کے دفع کرنے پر قادر نہیں ہوتی اور اس بات کی محتاج ہوتی ہے کہ طبیب اس بات کو پہچان لے اور اس کی مدد ہماری مذکورہ اشیائ سے کرے۔ غرض کہ طبیعت اس کی محتاج ہوتی ہے کہ ان مضرت رساں رطوبات سے چھٹکارا حاصل کرے اور قرحہ ان سے پاک ہو جائے۔ اس کے بعد طبیعت کی غرض انبات لحم اور التحام کی پوری ہونا شروع ہوتی ہے۔ اور قروح مندمل ہوتے ہیں۔ چنانچہ دوا جالی و مجفف اتنی قوی ہو کہ وہ ان رطوبات پر غلبہ پاکر انہیں نیست و نابود کر دے اور اگر رطوبات ضعیف ہیں تو اس وقت قطع الواصل اور تحلیل الحاصل کے لئے پٹی کا باندھنا اہم ہے۔ اس کے استعمال سے تین فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

۱- اس سے عضو سے متصل مجاری میں تنگی پیدا ہوتی ہے اور قرحہ کی طرف آنے والے

مادے میں رکاوٹ ہوتی ہے اور اس طرح قطع الواصل کا فعل انجام پاتا ہے۔
۲۔ دوسرا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ مطلوبہ غرض حاصل ہوتی ہے یعنی قرحہ کی جڑ کے پاس دباؤ پڑتا ہے جس سے اس کے اندر کی رطوبات نکل آئیں اور قرحہ کے منہ کے قریب آجائیں۔ اس طرح قرحہ کے منہ کے پاس ساخت نرم ہو کر پٹی باندھنے پر اس کے ساتھ نکل آتی ہے۔ اس طرح اخراج کا فعل انجام پاتا ہے۔
۳۔ تیسرا فائدہ یہ ہے کہ دوائے ملحم و منبت لحم کی حفاظت قرحہ پر کرتی ہے اس سے بھی اخراج حاصل کا فعل انجام پاتا ہے۔ جب سبب واصل منقطع ہو جائے تو قرحہ کا معائنہ کیا جائے کہ اس میں کونسی رطوبت غالب ہے آیا رطوبت صدیدیہ یا رطوبت وضریہ (خراب و بدبودار رطوبت) ہر ایک کا علاج علیحدہ ہے۔ رطوبت صدیدیہ کی صورت میں جلائے سے زیادہ تجفیف کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ اس کا قوام رقیق ہوتا ہے۔ اور اس کے بالمقابل رطوبت وضریہ کی صورت میں تجفیف سے زیادہ جلاء کی ضرورت ہوتی ہے ان رطوبات میں سے جو بھی غالب ہو اس اعتبار سے معالجات اختیار کیے جائیں۔

مجفف ادویہ میں ضروری ہے کہ پہلے ضعیف ادویہ استعمال کریں اس سے غرض حاصل ہو جائے توفبہا ورنہ قوی مجففات کی طرف اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ تجفف کا اثر صحت مند حصہ کو نہ پہنچے بتدریج آگے بڑھا جائے۔ اس کے بعد رطوبت صالحہ کی طرف توجہ کریں تاکہ لحم کی پیدائش ہو۔

جالی ادویہ میں پہلے قوی ادویہ استعمال کریں اس کی دو وجوہ ہیں۔
۱۔ ضعف حس جو دوا اور ذی حس ساخت کے درمیان رطوبت وضریہ کی وجہ سے ہوتی ہے۔
۲۔ جلاء کی زیادتی ہی رطوبت کی کثرت کو ہٹا سکتی ہے جب رطوبت خشک ہو گئی ہو تو پہلے ضعیف جالی ادویہ استعمال کی جائیں تاکہ عضو کو نہ جلادیں۔ اپنی قوت حس کی وجہ سے اور لحم صحیح پر بھی اپنا اثر نہ ڈالیں۔ رطوبات صدیدیہ کی صورت میں مجفف ادویہ کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ رطوبات صدیدیہ لطیف اور سیال ہوتی ہے۔ یعنی ایک جگہ ٹھہری ہوئی نہیں ہوتی اور نہ عضو سے اس طرح چپکی ہوتی ہے جس طرح رطوبت وضریہ ہوتی ہے۔ مرہم رسل، مرہم زنگار قوی جالی ادویہ میں مفید ادویہ ہیں اس کے علاوہ مجفف کے مزاج کی بھی رعایت رکھی جائے اور قرحہ پر موجود مادہ کے مزاج سے مقابلہ کر کے دیکھا جائے کہ چاروں مادے اس رطوبت کے اثر میں مشترک طور پر عمل کرتے ہیں یا نہیں جبکہ یہ چاروں مادے مختلف مزاج کے حامل ہوتے ہیں اس طرح ادویہ مجففہ تجفیف میں مشترک ہوتی ہیں کہ ان کے مزاج مختلف ہوں جب ایسا ہو تو ضروری ہے

کہ مقابلہ کر کے دیکھا جائے اور ان کے مزاج کی رعایت رکھی جائے مجفف ادویہ بارد بھی ہوتی ہیں مثلاً پھٹکری، مازو، انار کے چھلکے اور گلنار، زرورد، میٹھا پانی، جوزسرو، مرداسنگ، سفیدہ، دم الاخوین، اقلیمیائے فضہ، قشر جوز اخضر ان ہی مجفف ادویہ میں بعض گرم ہیں مثلاً کندر، زفت راتینج، زنگار، تانبہ سوختہ اور ہلدی رطوبت پر جو مزاج غالب ہو اس کا مقابلہ ادویہ سے کیا جائے۔ رطوبت کے خلاف (متضاد) مزاج والی ادویہ میں سیال ادویہ عضلہ کی گہرائی تک اور قرحہ کے اندر تک نفوذ کے لئے ملائی جائیں اور ان کا مزاج مفردات مستعملہ کے مزاج کے مشابہ ہو تاکہ مادہ کے مزاج کے خلاف اثر رکھیں۔ اس مقصد کے لئے مرہم باسلیقون بہت عمدہ ہے

جب قرحہ کا ظاہری حصہ خشک ہو جائے اور اس کے اندر کی اشیاء کا تنقیہ (اخراج) ہو جائے تو یہ دیکھا جائے کہ وہاں تجویف یا گڑھا تو نہیں بن گیا ہے اگر گڑھا نہ ہو تو منبت لحم اشیائ شروع کر دیں۔ اس مقصد کے لئے پہلے ضعیف مجففات استعمال کریں اور پھر زیادہ قوی مجفف روغن اور موم میں ملا کر لگائیں۔ مجفف کی مقدار کم استعمال کی جائے اور خالص ومقوی، خون پیدا کرنے والی اشیائ استعمال کی جائیں۔ اسہال سے احتراز کریں اور فصد بھی نہ کریں۔

اگر گڑھا یا تجویف موجود ہو تو اس تجویف کا تنقیہ کرنے والی ادویہ دیں جب تک یہ علاج پذیر نہ ہوں جلد ٹھیک طور پر نہیں چڑھ سکتی ہے اور نہ گوشت ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس صورت میں قرحہ کا معائنہ کریں۔ اگر اس میں وافر مقدار میں رطوبت ہو اور نشتر لگانا ممکن ہو تو نیچے سے شگاف لگائیں یہاں تک کہ رطوبت فضلیہ مکمل طور پر خارج ہو جائے۔ ان رطوبات کو آہستہ آہستہ بتدریج خارج کریں جس کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے تجویف میں فتیلے مجفف ادویہ میں تر کر کے رکھیں اگر نشتر لگانے کی ضرورت نہ محسوس ہو تو مائ العسل یا مائ الرمان یا مائ البحر یا مائ العسل میں عنزروت حل کر کے یا شہد اور شراب ملا کر ان میں جو بھی موجود ہو ان پچکاری لگائیں۔ اس صورت میں پٹی نیچے سے کس کر باندھیں پھر قرحہ کے منہ کی ساخت کو نرم کریں جبکہ نشتر نہ لگایا گیا ہو اگر نشتر لگا چکے ہوں تو اس کے برخلاف عمل کریں تاکہ رطوبات نچڑ جائیں اور نشتر کے مقام سے باہر نکل آئیں۔ اس صورت میں غذائیں مجفف ہوں، تلے ہوئے، بھنے ہوئے یا پکائے ہوئے بٹیر، تیتر اور چوزوں کے گوشت دیں اور پتلے شوربو (مرق) کی کمی کریں تاکہ ان کی ترطیب سے رطوبت اکٹھا نہ ہو جائے اگر رطوبات بند ہو گئی ہوں تو پتلے شوربے (مرق) دیں اور حقنہ ملینہ دیں
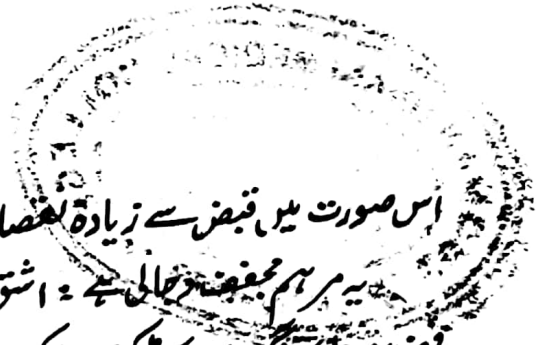
اس صورت میں قبض سے زیادہ نقصان رساں اور کوئی چیز نہیں ہو گی۔
یہ مرہم مجفف وجالی ہے : اشق، لامی (ایک قسم کا ہندی گوند)، کندر ہر ایک ۱۴ گرام، اقلیمیائے فضہ، مردار سنگ اور پھٹکری ہر ایک ۱۰.۵ گرام گلنار اور رمازو سبز ہر ایک ۱۴ گرام، موم زرد ۳۵ گرام مکچے زیتون کا تیل ۱۴۰ مل۔ موم کو روغن میں پگھلالیں پھر لامی، اشق اور کندر کو ملالیں اور باقی ادویہ مذکورہ کو پہلے ملادیں پھر آگ سے ہٹالیں اور اچھی طرح ہلائیں۔ تاکہ تمام اجزا ایک ذات ہو جائیں۔ اس میں روئی کا فتیلہ لتھیڑ کر استعمال کریں۔

دوسرا نسخہ زفت، قفر الیہود، راتینج ہر ۱۷.۵ گرام، زنگار ۳.۵ گرام، جوز سرو اور آس کے پتے اور قشور جوز اخضر (سبز اخروٹ کے چھلکے) ہر ایک ۱۰.۵ گرام، جن کو پگھلانا ہو پگھلالیں اور جن ادویہ کو پیسنا ہو پیس لیں اور تمام ادویہ کو مخلوط کر کے اچھی طرح ہلائیں اور ہمارے بتائے ہوئے طریقہ پر استعمال کریں۔ عنقریب ہم قرابادین کے تحت دوسرے مفید مراہم کا بھی ذکر کریں گے۔
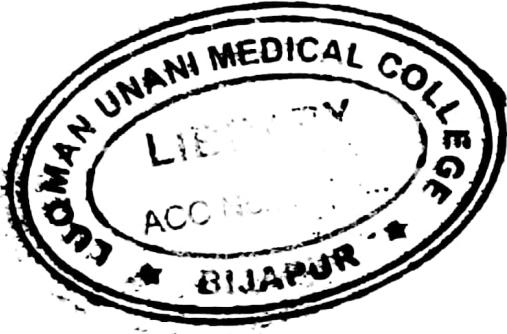
باب ۲
قروح مرکبہ کا علاج بلحاظ مرض

قرحہ کے ساتھ ہونے والے مرض میں بعض مرتبہ سوءمزاج ہوتا ہے اور کبھی مرض آلی ہوتا ہے اور کبھی تفرق اتصال ہوتا ہے جب سوءمزاج مادی ہو تو استفراغ کے ذریعہ علاج کیا جائے پھر تبدیلی مزاج کی کوشش کریں اس کا تذکرہ عنقریب آئے گا۔ جب سوءمزاج سادہ ہو تو علاج بالضد کیا جائے چنانچہ سوءمزاج حار ہو تو قرحہ پر اور اس کے اطراف صندل عرق گلاب، عرق جرادہ کدو، آب حئی العالم، آب کاسنی، ماءالخص ان میں سے جو بھی موجود ہوں لگائے جائیں ان ادویہ کو روغن بنفشہ اور سفید موم ملاکر قیروطی بناکر قرحہ کے اطراف لگائیں۔ قرحہ پر خود مجفف مراہم لگائے جائیں ان کے بارے میں واقفیت ہو چکی ہے۔

اگر خون کے اخراج کی ضرورت ہو تو فصد سے یا حجامت کے ذریعہ خون کا اخراج کیا جائے اور اس میں حاجت اور برداشت کا خیال رکھیں اور جب اس کی ضرورت نہ ہو تو فصد و محاجم نہ کئے جائیں۔ غذا میں مزاویرا (شوربے) انار دانہ سے ترش کرکے یا نارنگی کے رس سے ترش کرکے دیں۔ اگر حمی موجود ہو تو صبح و شام شیرہ تخم خرفہ میں شربت آلو بخارا و نیلوفر حل کرکے دیں۔ غذا میں ماءالشعیر دیں جبکہ قوت برداشت کرسکتی ہو ورنہ مزاویر دیں اگر بہت ضعف ہو تو چوزوں کا پتلا شوربہ (مرق) جو کے چھنے ہوئے آٹے کی روٹی اور خشخاش ملاکر نارنگی کے رس یا انار دانہ سے ترش کرکے دیں۔ تلیین طبیعت کا خیال رکھیں اور ملین حقنے دیں جبکہ ضرورت ہو اگر ضرورت مواد حادہ کے اخراج کی ہو تو یہ نقوع دیں۔

نسخۂ نقوع بڑے آلو بخارے ۷ عدد، عناب، خوبانی ہر ایک ۱۰ عدد، سنائے مکی، گل بنفشہ ہر ایک ۵ء۱۲ گرام، گل نیلوفر ۵ عدد، ہلیلہ اصغر و کابلی ۱۴ گرام، بربارلیس (املتاس) ۱۴ گرام، مغز تخم خیارین کوٹے ہوئے ہر ایک ۷ گرام سب ادویہ کو ایک دن رات جوش دیئے ہوئے گرم پانی میں بھگوئے رکھیں اور صاف کرکے ۱۰۵ گرام سفید شکر ملالیں برتن کا سرپوش کھول کر عمدہ ریوند ۵ء۷ گرام، سقمونیا مشوی

۸۷۵ ملی گرام، کتیرا ۴۳۷ ملی گرام شامل کر کے نصف شب میں استعمال کریں دو پہر کے وقت شربت سیب و نیلوفر ۱۰۵ م ل پر اسپغول ۴۵ گرام چھڑک کر دیں۔ غذا میں شراب کے پینے کے بعد چوزوں کا لطیف شوربا انار دانہ سے ترش کر کے دیں مسہلات کی مقدار مریض کی قوت برداشت اور مادّہ کی مقدار کے اعتبار سے مقرر کی جائے۔

مرہم کافور و سفیدہ اس وقت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ مذکورہ بارد اشیائ یا ابیات یا عرقیات میں کافور ضرور شامل کرلیں اور اس تدبیر کو اس مریض کے شفایاب ہونے تک جاری رکھیں۔

جب سوء مزاج بارد ہو تو مقامی طور پر روزانہ گرم پانی کا نطول کریں جس میں بابونہ اور اکلیل الملک، قسوم، شبت، حلبہ، سعد اور قرنفل ان میں سے جو موجود ہوں شامل کر کے جوش دیا گیا ہو، آب قرنفل اور موم زرد اور کسی گرم روغن سے قیروطی بنائیں اور استعمال کریں۔

اگر سوء مزاج مادّی ہو تو مادّہ کا استفراغ منضجات کے استعمال کے بعد کیا جائے۔ منضج مستفرغ مواد ادویہ کے بارے میں آپ کو علم ہی ہے پھر قرحہ کے علاج کی طرف دھیان دیں۔ اس مقصد کے لئے مراہم مسخنہ و مجففہ کا استعمال کیا جائے تجفیف قوی رکھی جائے کیونکہ برودت رطوبات کو جمع کرتی ہے۔ یہ مرہم اس مقصد کے لئے اچھا ہے۔ زفت، کندر، فلغمویہ ہر ایک ۳۵ گرام، موم زرد ۳۵ گرام، روغن ۱۰۵ م ل۔ تمام ادویہ کو روغن میں پگھلا کر اچھی طرح ہلالیں اور استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ مصطکی، توتیائے کرمانی، قفر الیہود، اسفنج محرق، کوڑی سوختہ، عاقرقرحا بہروزہ، لامی ہر ایک ۵ء۷ اگرام، موم زرد ۳۵ گرام، روغن بابونہ ۱۰ گرام، جن کو پگھلانا ہو پگھلالیں اور جن ادویہ کو پیسنا ہو پیس لیں اور تمام ادویہ کو مخلوط کر کے استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ قسط، شیطرج، ریوند، جاؤشیر، زراوند طویل و مدحرج علک الانباط ہر ایک ۳۵ گرام، زنگار ۵ء۳ گرام، موم زرد، روغن بان ۱۰۵ م ل۔ جن ادویہ کو پگھلانا ہو پگھلالیں اور باقی ادویہ کو خوب باریک پیس لیں اور تمام ادویہ کو مخلوط کر کے استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ لاذن، میعہ سائلہ، مُر، توبال النحاس، حلزون محرق، اشق ہر ایک ۳۵ گرام، موم زرد ۳۵ گرام، روغن قسط ۱۰۵ م ل۔ پہلے نسخہ کی طرح استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ قلقطار محرق، فلفل اسود، زفت، قفرالیہود، سکبینج، جاؤشیر ہر ایک ۳۵ گرام موم زرد، ۳۵ گرام، پرانا روغن بابونہ یا کچے زیتون کا پرانا تیل لے کر جن ادویہ کو پگھلانا ہو پگھلالیں اور باقی ادویہ کو باریک پیس لیں۔ تمام ادویہ کو مخلوط کر کے پہلے نسخہ کی طرح استعمال کریں۔

ان اوقات میں غذا میں مسخن اشیأ دیں۔ اس مقصد کے لئے شکار کئے ہوئے پرندوں کے گوشت یا مسخن وگرم مصالحہ لگائے ہوئے پرندے دیں یا تو خشک ہوں یا پتلے شوربے کی صورت میں ہوں۔ فعل ہضم سے غافل نہ ہوں اگر اس کے لئے تلیین کی ضرورت ہو تو ملین وحاد حقنے دیں ان کے بارے میں آپ جان چکے ہیں۔ یا اس وقت قرطم کا مرق میں اضافہ کریں تاکہ مزید گاڑھا ہو جائے یہ تدبیر اس وقت تک جاری رکھیں جب تک کہ شفا یا نہ ہو جائے جب سوء مزاج یابس ہو تو یہ تدبیر ہے اور اگر سوء مزاج مادی ہو تو منضج مادہ اور پھر استفراغ پیدا کرنے والی ادویہ دیں اس بارے میں آپ کو مکمل واقفیت ہو چکی ہے۔

اس صورت میں مرطبات کے استعمال میں مبالغہ نہ کیا جائے تاکہ سوء مزاج لاحق نہ ہو اس خوف سے کہ قرحہ میں رطوبت صدیدیہ زیادہ نہ ہو اور نہ رطوبت وضریہ زیادہ ہو مجففات میں بھی زیادتی مناسب نہیں تاکہ سوء مزاج میں اضافہ نہ ہو۔

یہ مرہم اس میں مفید ہے مردار سنگ، سفید، علک الانباط، صمغ عربی، کیترا، مغز بادام شیریں مقشر ہر ایک ۳۵ گرام، موم سفید ۳۵ گرام روغن گل ۱۰۵ م ل، جن ادویہ کو پگھلانا ہو پگھلالیں اور جن ادویہ کو پیسنا ہو پیس لیں اور تمام ادویہ کو مخلوط کر کے استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ توتیائے کرمانی، آرد جو، چاول کا آٹا، آرد کرسنہ، اقلیمیائے فضہ، مغز پستہ اور مغز صنوبر مقشر ہر ایک ۳۵ گرام، موم سفید ۳۵ گرام، روغن بادام شیریں ۱۰۵ م ل پہلے نسخہ کی طرح تیار کریں اور استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ شب یمانی، کندر، مر، زرورد، گلنار، صبر، ہر ایک ۳۵ گرام۔ گائے کی پنڈلی کا گودہ ۳۵ گرام، موم سفید ۳۵ گرام۔ روغن پستہ ۱۰۵ م ل اور روغن بادام شیریں ۱۰۵ م ل لے کر جن ادویہ کو پگھلانا ہو پگھلالیں اور باقی ادویہ کو باریک پیس کر استعمال کریں۔

اس وقت اغذیہ میں مرغی کا پتلا شوربا (مرق) اور چوزے دیئے جائیں جبکہ طبیعت

میں قبض ہو ورنہ خشک بھنا ہوا گوشت دیں لیکن تلیین سے غافل نہ ہوں اور ملین حقنوں سے تلیین کا عمل جاری رکھیں۔ اس تدبیر کو مرض کے ختم ہونے تک جاری رکھیں اور اگر سوء مزاج رطب اور مادی ہو تو منضج اور مسہل ادویہ استعمال کی جائیں ان ادویہ سے آپ واقف ہو چکے ہیں۔ اس قسم کا مزمن قرحہ مشکل سے شفایاب ہوتا ہے۔

بقراط نے چھٹی فصل میں بیان کیا ہے کہ استسقاء والوں میں جو قروح لاحق ہوتے ہیں مشکل سے شفایاب ہوتے ہیں۔ یہ قروح مشکل سے مندمل ہو پاتے ہیں کیونکہ ان میں بدبو اور کثیر مقدار میں رطوبت صدیدیہ اور رطوبت ومزیہ پیدا ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے رطوبات کی تجفیف پر زیادہ توجہ دیں اور سوء مزاج کی اصلاح کی کوشش کریں۔ اس کے دفع کرنے میں تاخیر نہ کریں۔ ملافعت رطوبات کی فکر میں مرض بڑھ جاتا ہے اور کبھی عضو کے قطع کرنے کی نوبت آتی ہے۔ اس صورت میں ابتداءً اصلاح غذا اچھی تدبیر ہے۔ اس سے جسم تجفیف کی طرف مائل ہوگا۔ جب حرارت زیادہ ہو تو تجفیف بہتر نہیں ہوتی۔ اس صورت میں جونک لگانا بہتر ہے تنقیہ بدن کے بعد قرحہ والے عضو پر جونک لگائی جائے۔ جب حرارت نہ ہو تو جونک لگانے کی ضرورت نہیں۔

یہ مرہم قرحہ میں مفید ہے جبکہ حرارت کی کوئی علامت ظاہر نہ ہو: کحل اسرب حلزون محرق (گھونگھا کا سیپ دار خول سوختہ کوڑی اس قسم سے ہے) توبال النحاس بردی محرق (برگ گوندل سوختہ، گوندل ایک آبی پودا ہے) ہر ایک ۳۵ گرام، صبر، مر، قفر الیہود ہر ایک ۱۷ء۵ گرام، موم زرد ۳۵ گرام، روغن قسط ۱۰۵ م ل جن ادویہ کو پگھلانا ہو پگھلالیں اور جن ادویہ کو پیسنا ہو پیس لیں اور تمام ادویہ کو مخلوط کر کے ملالیں اور استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ
لوف، جعدہ یا لبس، وج، مصطگی، زاج الاساکفہ، قلقطار محرق، بزر الورد ہر ایک ۳۵ گرام، موم کو روغن آس ۱۵۰ م ل میں پگھلا کر باقی ادویہ کو پیس کر شامل کر لیں اور پہلے نسخہ کی طرح استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ
زرنیخ (ہڑتال)، کبریت، زراوند طویل، شیح محرق، قرن الایل محرق اور زفت ہر ایک ۳۵ گرام، موم زرد ۳۵ گرام، روغن زقوم اور روغن چنبیلی ۱۰۵ م ل پہلے کی طرح تیار کریں اور استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ قسط، صبر، حرمل، برگ آس، جوزالسرو، قشر الجوز (اخروٹ کا چھلکا) قفرالیہود ہر ایک ۳۵ گرام، موم زرد ۵ء۱۷ گرام روغن سوسن اور روغن بابونہ کہنہ ۱۰۵ م ل پہلے کی طرح تیار کریں اور استعمال کریں۔

یہ مرہم اس وقت نافع ہے جبکہ حرارت کی علامات ظاہر ہوں سفیدہ مردار سنگ، گلنار، انار کی پنکھڑیاں ہر ایک ۳۵ گرام، کندر و زفت ہر ۵ء۱۷ گرام، موم زرد ۳۵ گرام روغن گل ۱۰۵ م ل جن ادویہ کو پگھلانا ہو پگھلالیں اور جن ادویہ کو پیسنا ہو پیس لیں اور پہلے کی طرح تیار کر کے استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ زرورد، بزرورد، برگ آس، عنزروت، گلنار، انار کی پنکھڑیاں ہر ایک ۳۵ گرام قلقطار اور ودع (کوڑی) سوختہ ہر ایک ۵ء۱۷ گرام، سنبل ۵ء۱۷ گرام موم زرد ۳۵ گرام، روغن ۱۴۰ م ل پہلے کی طرح تیار کریں اور استعمال کریں۔

ہم عنقریب قرابادین کے تحت ذرورات مجففہ کا تذکرہ کرنے والے ہیں جو قروح کے ان اقسام میں مفید ہیں۔ قروح رطبہ کی تجفیف میں مٹی کی گرد و غبار جو بھٹی سے نکلی ہو قرحہ پر ہمیشہ لگائے رکھیں۔ گل ارمنی یا گل مختوم کے ساتھ ماء آس یا سبز انار کا رس یا عرق گلاب ملا کر لگائیں جب یہ علاج کافی نہ ہو تو تجفیف کے لئے داغ دیا جائے۔ جس کا تذکرہ ہو چکا ہے یہ اس وقت ہے جبکہ قرحہ میں تجویف اور گڑھا نہ ہو ورنہ شگاف لگایا جائے اور رطوبات کا اخراج کیا جائے اور حقنے دیئے جائیں جس کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔

اگر مرض آلی ساتھ میں ہو مثلاً ورم بھی ہو تو اورام کا علاج پہلے بیان کردہ طریقہ پر کیا جائے اور اگر لحم زائد ہو تو لحم کو پگھلانے والے ذرورات استعمال کریں یا عمل بالحدید کیا جائے۔

اور اگر مرض تفرق اتصال شامل ہو تو یہ دیکھیں کہ تفرق اتصال شریان میں ہوا ہے یا ورید میں۔ خون کو روکنے کی تدبیر کریں۔ اس مرض کے لئے خون کو روکنے والی تدابیر اختیار کی جائیں۔ ورنہ مقامی طور پر معتدل طور پر کس کر پٹی باندھی جائے۔ اس سے قوی مادہ کو قرحہ کی جانب جذب کر لیں۔ ڈھیلی پٹی سے خون نہیں رکتا۔ اس وقت صمغ البلوط یا گرم بھٹی کی مٹی یا انبجا چونا لگایا جائے۔ حسب ذیل دوا خون کو روکتی ہے۔

صبر، کندر، دم الاخوین تمام ادویہ کو خوب باریک پیس کر انڈے کی سفیدی میں تر کر کے یا خرگوش کے بالوں کو لتھیڑ کر مقامی طور پر لگائیں۔

ایک اور نسخہ مازو سوختہ، پرانی شراب میں بجھا کر خشک کر کے اور گچھ (جص) چکی سے نکلا ہوا غبار مساوی الوزن لے کر جن ادویہ کو پیسنا ہو پیس لیں اور تمام ادویہ کو مخلوط کر لیں اور انڈے کی سفیدی ملا لیں اور خرگوش کے اون کو لتھیڑ کر لگایا جائے۔

ایک اور نسخہ گلنار، زرورد، (پنکھڑیاں دور کردہ)، آس، قلقدیس (تانبہ کی کچدھات) محرق مساوی الوزن لے کر پہلے کی طرح تیار کر کے استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ گل ارمنی، گل مختوم، گلنار، دم الاخوین مساوی الوزن پہلے کی طرح تیار کر کے استعمال کریں۔

اگر تفرق اتصال عصب میں ہو تو یہ بہت زیادہ ردی ہے۔ کیونکہ اس سے ردی عوارض واقع ہوتے ہیں۔ مثلاً تشنج، اختلاط عقل، سہر، خفقان، زبان کا خشک ہونا وغیرہ۔ یہ عوارض دماغ سے اتصال کی وجہ سے لاحق ہوتے ہیں۔ جب یہ تفرق واقع ہو تو درد کو سکون پہنچانے میں جلدی کریں۔ اس لئے کسی قدر گرم چیز مقامی طور پر لگائی جائے جس میں کسی قدر تجفیف بھی اعتدال کے ساتھ ہو مثلاً کتان کا کپڑا گرم کرے یا کچے زیتون کے تیل میں ڈبو کر آگ پر گرم کر کے لگائیں اس طرح پر کہ اس میں اچھی خاصی گرمی ہو اور گرم پانی سے زیادہ اس میں گرمی ہوتی ہے۔ پانی میں ٹھنڈک ہوتی ہے یا اون کو گرم گھی میں بھگو رکھیں۔ جب یہ درد تیسرے یا چوتھے دن کم ہو جائے لیکن ورم ہو تو اس وقت جراحت کا علاج ملحم ادویہ سے کریں۔ اس وقت ٹھنڈے پانی کے قریب جانے سے بچیں اور نہ ٹھنڈی ہوائیں نکلیں روزانہ پٹی کو رات اور دن میں دو یا تین مرتبہ کھولیں۔ یہ دوائے جراحت عصب کے لئے مفید ہے:
کچے زیتون کا تیل ۷۰ گرام، موم زرد ۵ر۱۷ گرام، فرفیون ۳۰ ۲ گرام، توتیا مغسول و چونا مغسول و مجعف ہر ایک ۵ر۱۷ گرام جن ادویہ کو پیسنا ہو پیس لیں اور مخلوط کر کے اچھی طرح ملا لیں اور روئی پر لتھیڑ کر اور آگ پر گرم کر کے مقامی طور پر لگائیں۔ کہنہ فرفیون استعمال نہ کریں کیونکہ وہ بہت ہی ردی ہوتا ہے۔

ایک اور نسخہ روغن گل ۴۷۰ م ل، موم زرد ۵ر۱۷ گرام، کندر، بارزد اور علک البطم اور علک الانباط ہر ایک ۵ر۱۷ گرام لے کر سب ادویہ کو روغن میں پگھلا لیں اور مذکورہ طریقہ پر مرہم بنا لیں اور استعمال بھی پہلے بیان کئے ہوئے طریقہ پر کریں۔

ایک اور نسخہ اشق، کبوتر کی بیٹ ہر ایک ۳۵ گرام، موم زرد ۵ر۱۷ گرام روغن گل ۱۴۰ گرام مذکورہ طریقہ پر تیار کر کے استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ روغن بلسان ۵ر۴۲ گرام، راتینج ۵ر۱۷ گرام، شیلم کا آٹا، زفت ہر ایک ۳۵ گرام، لاذن ۵ر۱۷ گرام، موم زرد ۵ر۱۷ گرام، روغن گل ۱۰۵ گرام، گائے کی پنڈلی کا گودہ اور تازہ مکھن ہر ایک ۳۵ گرام، فرفیون ۵ر۳ گرام اس سے مرہم مذکورہ طریقہ پر بنائیں اور بیان کردہ طریقہ پر استعمال کریں۔ زخم کو پٹی کھولنے کے وقت مقامی طور پر اچھی طرح آہستہ آہستہ نچوڑا جائے اس کے بعد زوفائے رطب اور مُر روغن گل میں ملا کر آگ پر گرم کر کے سینکیں۔

جب امراض قوی ہوں اور دماغ کو پہنچنے والی آفت کم کرنا ہو تو عصب کو عرض میں قطع کر دیں اور پشت کے فقرات کی تمریخ کریں روغن بنفشہ میں مرغی کی چربی پگھلا کر کسی قدر موم سفید کا اضافہ کر کے فقرات صلب پر تمریخ کریں۔

جب عفونت زیادہ ہو رہی ہو اور جراحت کا منہ تنگ ہو تو اس کو وسیع کریں یہاں تک کہ رطوبات خارج ہو جائیں۔ جب ساختوں کا مکمل تنقیہ ہو جائے تب ملحم جراحت ادویہ استعمال کرنا شروع کریں۔ ان کا تذکرہ قراباذین کے ذیل میں انشاء اللہ آئے گا۔

جب ورم ہوا اور ورم بھی حار ہو تو حسب ذیل مرہم استعمال کریں۔

نسخہ قلقدیس[1]۔ زاج[2] ہر ایک ۱۴ گرام، توبال النحاس ۳۵ گرام، کندر ۲۸ گرام موم اور زفت ہر ایک ۱۰۵ گرام، مرتکز سرکہ انگوری ۳۵۰ گرام مذکورہ ادویہ کو پیس لیں اور سرکہ ملا کر چند دن مسلسل استعمال کریں یہاں تک کہ شہد کی طرح ہو جائے اگر ورم کم ہو تو سرکہ انگوری کے ساتھ ملایا جائے اور ورم پر بھی استعمال کریں اوپر اون زیتون کے تیل میں لتھیڑ کر گرم کر کے رکھیں۔ مریض کی غذا مزاویر پر مشتمل ہو اس طرح پر کہ وہ ترشی سے خالی ہوں۔ مریض کو ملین حقنے دیئے جائیں جبکہ طبیعت میں قبض ہو۔ جب ضرورت ہو تو لعوق خیارشنبر استعمال کریں۔ جب تفرق ہڈی میں ہو تو مداوات کسر کو استعمال کریں۔

---

[1] قلقدیس، پھٹکری کی سفید یا سرخ قسم ہے (محیط اعظم) دیسقوریدوس کی کتاب کے انگریزی ترجمہ کے اعتبار سے تانبہ کی کچدھات ہے۔

[2] زاج، سلفیٹ آف آئرن

باب ۳
قروح مرکبہ کا علاج بلحاظ عرض

اگر قرحہ کے ساتھ کوئی عرض بھی ہو مثلاً شدید درد ہو تو تسکین میں مبالغہ کریں تاکہ یہ قرحہ کو نہ نقصان پہنچائے قرحہ کو چار قسم کا نقصان پہنچ سکتا ہے۔

۱۔ یہ قرحہ کی طرف انجذاب مادہ میں مدد کرتا ہے کیونکہ طبیعت درد کی مقاومت کرتی ہے۔ مقاومت میں حرکت ہوتی ہے اور حرکت جاذب مواد ہے۔

۲۔ طبیعت کی توجہ و التفات کو قرحہ سے دوسری طرف پھیرتا ہے۔

۳۔ مداوات طبیہ میں اہم امر کی طرف پہلے توجہ کی جاتی ہے اور یہاں اہم امر درد ہوتا ہے۔ اور قرحہ کے علاج کی طرف توجہ کرنے میں دیر ہو سکتی ہے۔

۴۔ درد کسی غیر طبعی امر کے خلاف ہی ہوتا ہے اور یہ امر ایذا دینے والا مادہ ہوتا ہے۔ اور موذی سے قوت میں کمی واقع ہوتی ہے۔

مذکورہ بالا بحث کی روشنی میں کہا جا سکتا ہے کہ مسکن الم دو قسم کے ہوتے ہیں۔

۱۔ ذاتی

۲۔ عرضی

ذاتی مسکنات موجب الم مادہ کے مدمقابل ہوتے ہیں۔ غرض کہ مسکنات میں مخدر ادویہ شامل ہیں جب مخدر استعمال کیا جاتا ہے تو درد میں سکون واقع ہوتا ہے۔ مخدر قوت بدنیہ کے مخالف اثر رکھتا ہے اور قوت حساسہ اس سے کم ہو جاتی ہے۔ قوت حساسہ کا ضعف، ضعف شعور پیدا کرتا ہے اور درد کا شعور جاتا رہتا ہے۔ مسکن کی اس قسم کے استعمال میں مبالغہ نہ کیا جائے کیونکہ اس سے قوائے بدنیہ اور حرارت غریزیہ کم ہو جاتی ہے۔

یہ دوا مسکن درد ہے:

انار شیریں کو پرانی شراب میں جوش دیں۔ یہاں تک کہ انار گل جائے اس کے بعد پتھر

کے ہاون میں کوٹا جائے اور قرحہ پر لگایا جائے۔ اس کے اطراف سوءِ مزاج کے مخالف ادویہ طلاء کی جائیں اور بدن کا تنقیہ کیا جائے اس کے بعد امتلاء کو کم کیا جائے اگر مذکورہ بالا دوا سے درد کم نہ ہو تو حسب ذیل دوا استعمال کریں۔

نسخہ افیتموں ۷۵ر۱ گرام، آب خس اور آب کشنیز سبز یا عرق گلاب میں یا تھوڑے سے سرکہ انگوری میں جوش دیں اور قرحہ کے اطراف لطوخ کریں۔

ایک اور نسخہ یبروج، تخم دھتورہ، خشخاش سیاہ، تخم خس ہر ایک ایک جزء تمام ادویہ کو اچھی طرح کوٹ لیں یا جنکو ہم نے پگھلانے کی ہدایت کی ہے پگھلا لیں اور اس کو قرحہ کے اطراف لطوخ کریں۔

اس وقت مریض کو مزاوریر دیئے جائیں یا خس اور کاسنی کھانے کا حکم کیا جائے۔ جب درد میں سکون ہو جائے تو قرحہ کا علاج جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کیا جائے۔

باب ۴
نواصیر کا علاج

یہ بیان پہلے گزر چکا ہے کہ ناصور کیا ہوتا ہے۔ یہاں اس کا علاج تحریر کیا جاتا ہے اس کے علاج کے لئے پرانی روئی اس کے اندر کناروں سے متصل رکھی جائے تاکہ رطوبات کو جذب کرلے۔ اس کے بعد روئی پر ذرور اصفر چھڑک کر اس کے اندر رکھیں۔ اگر ناصور زیادہ گہرا ہو تو عرق گلاب کی پچکاری کی جائے یا عرق گلاب میں انگور کی لکڑی کی راکھ بھگولیں۔ اس کے بعد ناصور کا معائینہ کیا جائے۔ اس میں اگر لحم خبیث ہو تو اس کو پگھلانے والی ادویہ سے علاج کریں اور اس کا تنقیہ کریں۔ درج ذیل دوائے حاد اس فعل کو انجام دیتی ہے لیکن اس کو تنقیۂ بدن کے بغیر نہ استعمال کریں۔

نسخہ نوشادر، ہڑتال زرد، گندھنگ، زنگار، پارہ مدبر ہر ایک ایک جزء اور تمام ادویہ کے ہم وزن لوہے کا برادہ اور تمام ادویہ کے وزن سے نصف قلعی اور اس کے نصف کے بقدر انبجھا چونا لے کر تمام ادویہ کو یکجا کر کے عمل تصعید کے ذریعہ جوہر اڑایا جائے اس سے نمک کے مانند جوہر حاصل ہوگا۔ اس نمک کو لے کر خوب باریک پیس لیں اور مقامی طور پر تھوڑا سا چھڑکیں۔ اس سے سارا لحم فاسد دور ہو جائے گا۔ اس کے بعد دو چمٹوں کی مدد سے اس کو نکال دیں اور مقامی طور پر پرانا گھی ایک گھنٹہ تک لگائے رکھیں تاکہ درد میں سکون ہو اس کے بعد اس کا انتظار نہ کریں کہ طبیعت خود اس لحم فاسد کو دفع کرنے میں مدد کرے جیسا کہ انبات لحم کے وقت طبیعت کی معاونت کا انتظار کیا جاتا ہے کیونکہ انبات لحم فعل طبعی ہے اور لحم زائد کا ازالہ طبیعت کے فعل کے خلاف ہوتا ہے اس لئے ازالۂ لحم کا کام دوائی پر منحصر ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لئے قلعی (کوٹی ہوئی) بھی عمدہ ہوتی ہے اور انبجھا چونا اس میں شامل کر کے پانی میں سات دن بھگو کر دھوپ میں رکھیں اور روزانہ ہلاتے رہیں۔ یہاں تک کہ مٹی کی طرح ہو جائے پھر قرص بنا کر سکھالیں اس کے بعد وقت ضرورت پانی میں بھگوئیں اور استعمال کریں یا پیس کر جہاں تجفیف کی ضرورت ہو

چھڑکیں۔ جہاں لحم فاسد دور کرنا مقصود ہو مرہم زنگار کا لگانا بہت مفید ہے اسی طرح مرہم رسل بھی مفید ہے۔ مندرجہ ذیل مرہم بھی اس میں نافع ہے۔
قشور نحاس، صدف محرق، زاج، سوری قلقطار (زاج اصفر) محرق زنگار اور قلعی مساوی الوزن خوب باریک پیس کر موم زرد نصف جز کو تمام ادویہ کے ہموزن پرانے زیتون میں پگھلائیں موم کو روغن میں پگھلالیں اور باقی ادویہ کو ملالیں اور ہلا کر استعمال کریں۔ جب مقامی طور لحم خبیث اور رطوبات فاسدہ سے تنقیہ ہو جائے تو منبت لحم ادویہ شروع کریں۔ اس وقت طبیعت کی معاونت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس وقت دوائیں بہت کم تجفیف وجلا ہونی چاہیئے تاکہ اس سے رطوبات صالحہ کے جذب ہونے میں مبالغہ نہ ہو کیونکہ ان ہی رطوبات صالحہ سے لحم صحیح بنتا ہے اور یہ منجمد یا خشک ہو جائیں تو لحم صحیح بھی بننے نہیں پاتا۔
اس صورت میں قوت کی بھی رعایت رکھی جائے۔ اس مقصد کے لئے مریض کو صالح اغذیہ مثلاً جوان جانوروں کے بازو کا گوشت یا ران کا گوشت، چاول، بسکٹ، یا گیہوں کی روٹی کے ساتھ کھلایا جائے۔ ان کی لزوجیت سے بآسانی جمنے والی رطوبات پیدا ہوتی ہیں جو لحمی صورت اختیار کرتی ہیں جب ناصور تازہ ہو تو اس کے لحم فاسد اور متعفن رطوبات کا ازالہ ہی کافی ہے اس مقصد کے لئے نمک ملے ہوئے پانی یا آب انار یا صابون کے پانی میں نوشادر ہڑتال اور چونا بھگو کر یا قطران سے دھویا جائے ان میں عجیب خاصیت ہوتی ہے کہ ان سے لحم فاسد اور متعفن رطوبات خارج ہو جاتی ہیں۔ قطران کے استعمال کے بعد مقامی طور پر صابون کے پانی سے دھویا جائے اور لحم فاسد کو فنا کرنے والے مراہم استعمال کریں۔ پھر اس کے بعد منبت لحم ادویہ استعمال کریں جس کا تذکرہ گزر چکا ہے۔ جب فساد گوشت تک پہنچ گیا ہو تو پہلے بیان کیا ہوا علاج کریں۔

باب ۵

دبیلات کا علاج

آپ جان چکے ہیں کہ دبیلہ سے مراد ہر قسم کا خراج ہے۔ جس میں ردی مادہ بند ہو کر جمع ہو گیا ہو اس قسم کے مادہ کے اخراج میں جلدی کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ دبیلہ کے اطراف کی ساخت کو بھی فاسد نہ کر دے۔ اس کی تدبیر یہ ہے کہ اس کے نیچے سے نشتر لگا کر مادّہ کا اخراج کیا جائے تاکہ گڑھا اور تجویف نہ بنے لیکن مذکورہ مادّہ کا اخراج سب سے پہلے تھوڑا تھوڑا کرنا چاہیئے اس کے بعد نئی روئی اس کے کناروں سے تماس کرتی ہوئی بھر دیں تاکہ رطوبات جذب ہو جائیں اس کے بعد دبیلہ کا معائنہ کیا جائے کہ وہ خبیث تو نہیں ہے۔ دبیلہ خبیثہ کا اندازہ شدت عفونت اور چند ہی گھنٹوں میں اور بہت جلد ہی اس کے اطراف کی ساخت کے فاسد ہو جانے سے ہوتا ہے حالانکہ علاج ٹھیک کیا جا رہا ہو۔ اس کے برخلاف غیر خبیثہ میں ایسا نہیں ہوتا۔ مدہ سے بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے اگر مدہ سفید، چیکدار اور مساوی الاجزا ہو تو دبیلۂ غیر خبیثہ پر دلالت کرتا ہے اس کے برخلاف ہو تو اسکو خبیث سمجھا جائے اگر دبیلہ خبیث ہو تو علاج میں اجتہاد سے کام لیں چنانچہ استفراغ بدن اور تنقیہ مقامی کیا جائے۔ تاکہ غالب مواد خارج ہو جائے۔ اس کے بعد جسم کو مادہ صالحہ کی پیدائش کے لئے چھوڑا جائے پھر دبیلہ کی مخصوص ادویہ استعمال کریں جو مجفف رطوبات غریبہ ہوں لیکن ان میں جلاء بھی شامل ہو۔ رطوبات غریبہ کے زیادہ غلیظ ہونے یا زیادہ رقیق ہونے کی وجہ سے جب یہ ادویہ کافی نہ ہوں تو عمل کئی کیا جائے اس کے بارے میں بھی جیسا کہ لکھا جا چکا ہے جب لحم فاسد اور رطوبات ردیہ زائل ہو جائیں تو انبات لحم میں طبیعت کی معاونت کرنے والی ادویہ استعمال کریں۔ اگر دبیلہ غیر خبیثہ ہو تو علاج میں تنقیہ بدن ہی کافی ہے اس کے بعد قرحہ کی خصوصی ادویہ استعمال کریں۔ عمل کئی کی اس صورت میں حاجت نہیں ہوتی ہے۔

باب ۶
بچوں کے سر میں اجتماع الماۓ

اس مرض کو تین انواع میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

۱۔ جلد اور کھوپڑی کی ہڈی کے اوپر کی غشا (سمحاق) کے درمیان پانی جمع ہو جاۓ۔

۲۔ سمحاق (کھوپڑی کی ہڈی کے بیرونی جانب کی غشاء) اور کھوپڑی کی ہڈی کے درمیان پانی کا اجتماع ہو۔

۳۔ کھوپڑی کی ہڈی اور ام جافیہ کے درمیان اجتماع مائیت ہو۔

اس مائیت کے اجتماع کی ایک وجہ سر پر شدید دباؤ ہے۔ جس کے تشوںیہ اور تعدیل کے لئے ورم ہو جاتا ہے یا جبکہ بچہ پیدائش کے وقت زمین پر سر کے بل گر جاۓ تو اس صورت میں بچہ کے ضعف کے اعتبار سے رطوبات جمع ہو جاتی ہیں۔ یا تیسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ چوٹ لگ جاۓ جس سے عروق پھٹ جاتی ہیں اور وہاں پر خون جمع ہو کر خام مادہ میں مستحیل ہو جاتا ہے۔

شفایابی کی صورت صرف یہ ہے کہ عمل حدید (عمل جراحی) اختیار کیا جاۓ جبکہ پہلی اور دوسری نوعیت کا اجتماع الماۓ ہو۔ تیسری صورت میں جراح کو علاج کے لئے پیش قدمی کرنے کی ضرورت نہیں۔

پہلی نوعیت کے اجتماع الماۓ میں چھونے پر نرمی کا احساس ہوتا ہے اور بآسانی دب سکتا ہے درد کم ہوتا ہے لیکن جلد کی رنگت طبعی کے مقابلہ میں متغیر ہوتی ہے۔ دوسری نوعیت کے اجتماع الماۓ کی صورت میں دبانے پر دبتا نہیں اور درد شدید ہوتا ہے جلد کی رنگت کسی قدر بدلی ہوتی ہے۔ تیسری نوعیت میں دبانے پر درد بہت شدید ہوتا ہے دبانے پر نرمی کا بالکل احساس نہیں ہوتا زور سے دبانے پر ورم لوٹ آتا ہے۔ کیونکہ اس سے مادہ اندر لوٹتا ہے۔ پیشانی باہر کی جانب ابھر آتی ہے۔ آنکھیں بند ہوتی ہیں اور ان سے آنسو بکثرت خارج ہوتے ہیں اور جلد اپنی طبعی حالت پر ہوتی

ہے۔ پہلی نوعیت میں سر کی جلد میں عرضاً شگاف لگایا جائے۔ یہ شگاف دو عقد (دو گرہوں) کے برابر ہو یہاں تک کہ رطوبت مکمل طور پر نکل آئے۔ اس کی کوشش کریں کہ رطوبت دفعتاً یکبارگی خارج نہ ہو بلکہ بتدریج خارج ہو۔ اس کے بعد شگاف پر کتان کا کپڑا رکھ کر اچھی طرح پٹی باندھ دی جائے اور تین دن تک پٹی باندھے رکھیں۔ اس کے بعد پٹی کو تیسرے دن کھولیں اور مقامی طور پر دباکر باقی رطوبت کو نچوڑیں اس کے بعد دوسرا کپڑا رکھ کر تین دن تک پٹی باندھے رکھیں۔ اس کے بعد پٹی کھول دیں اور جراحت کے اصول پر علاج کریں۔ جیساکہ لکھا جاچکا ہے۔

دوسری نوعیت میں علاج یہ ہے کہ سر پر دو شگاف طول اور عرض میں لگائیں اس طرح کہ ایک دوسرے کو قطع کرے تو تقاطع صلیبی بن جائے۔ اس کے بعد مذکورہ تدابیر استعمال کریں۔

تیسری نوعیت میں عمل جراحی کے قریب نہ جائیں اگر بچہ قوی ہو اور مادہ باہر کی طرف نکلنا چاہتا ہو تب دوسری نوعیت کے طرز پر علاج کیا جائے اور اس دوران مریض کی قوت اغذیہ واشربہ کے ذریعہ قائم رکھیں۔ اس کے بعد جراحت کے طرز پر علاج کریں۔

باب ۷

پیشانی پر چیونٹی جیسی چیز کے رینگنے کے احساس کا علاج

ایسے مریض میں آنکھوں کی طرف نزلات کی زیادتی ہوتی ہے جب یہ اطباء کے مستعملہ مختلف معالجات سے زائل نہ ہوں اور عرصہ دراز تک باقی ر اور مریض کو شدید درد محسوس ہو تو عمل حدید استعمال کریں اس مقصد کے لئے پیشانی کے بال مونڈے جائیں تاکہ عضلات واضح ہوں اور قطع کرنے کے وقت غلطی سے بچیں۔ مریض کو حکم دیں کہ وہ اپنے جبڑوں کو حرکت دیتا رہے تاکہ کنپٹیوں کے عضلات متحرکہ کا اصلی مقام جان سکیں۔ پیشانی میں تین شگاف طول میں ترچھے دیں۔ ہر شگاف کا طول تین انگل ہو اس کے بعد قمادین یعنی دانتوں کے مشابہ آلہ شگاف میں بائیں کنپٹی کی جانب سے داخل کریں یہاں تک یہ آلہ درمیانی شگاف تک پہنچ جائے۔ جلد کو غشائے جبہہ کے ساتھ ادھیڑ دیں۔ اس طرح دائیں شگاف میں بائیں شگاف سے آلہ داخل کریں۔ اس کے بعد چاقو کے مشابہ آلہ داخل کریں اس کے کنارے ہڈی کے قریب جال دار ہوں اور تیز کنارا جلد کی جانب ہو اس کو درمیانی شگاف میں داخل کریں اور تمام شرائین اور وریدیں جو وہاں ہوں قطع کر دیں اس کی احتیاط رکھیں کہ جلد نہ منقطع ہو جائے اس کے بعد درمیانی شگاف سے دائیں شگاف تک نفوذ کریں اور اس جگہ جتنے بھی عروق ہوں قطع کر کے خون کو بہتا ہوا چھوڑ دیں یہاں تک کہ اس کی معتدل مقدار خارج ہو جائے اس کے بعد مقطوعہ مقام کو دبا کر نچوڑ لیں اور جو خون وہاں جمع ہو نکالیں اس کے بعد شگاف میں پرانی روئی کے فتیلے رکھیں اور پٹی باندھ دیں دونوں کنپٹیوں پر کپڑا عرق گلاب، صندل، آب آس وغیرہ مبرد دوائیں میں بھگو کر رکھیں۔ دوسرے دن صبح فتیلے نکال لیں اور دوسرے فتیلے داخل کریں جو پرانی شراب روغن زیتون اور روغن گل میں بھگوئے ہوئے ہوں اس کے بعد جراحت کے اصول پر علاج کریں۔ اگر خون بند نہ ہو تو ہماری خون کو بند کرنے والی مذکورہ تدابیر استعمال میں لائیں۔
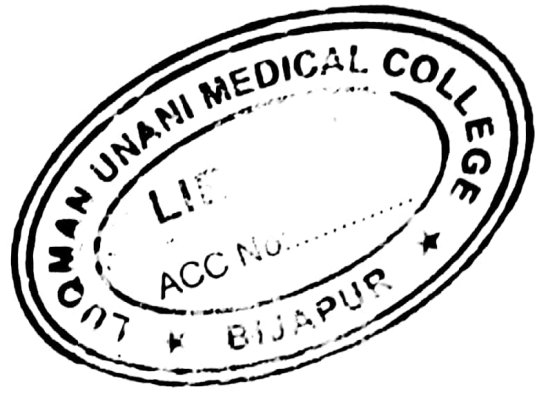
باب ۸

کان میں گری ہوئی چیز کا نکالنا

پانچ اجسام غریبہ کان میں گر سکتے ہیں۔

۱۔ جسم حجری۔
۲۔ جسم معدنی مثلاً لوہا وغیرہ۔
۳۔ جسم نباتی مثلاً اناج۔
۴۔ بعض حیوانات
۵۔ جسم سیال مثلاً پانی وغیرہ

پہلے اور دوسرے قسم کے اجسام غریبہ کو نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ کان کو سورج کی روشنی کی طرف کیا جائے اور جسم مذکور کا معائینہ کریں جب نظر آتا ہو تو کان میں روغن بنفشہ یا روغن بادام شیریں کا قطور کیا جائے اور معطس دوا کا نشوق کروائیں اور دونوں نتھنوں کو اس وقت بند کر دیں جبکہ چھینک آنے والی ہو اور کان کو اوپر کر دیں۔ اگر جسم حجری معدنی اندرونی کان میں ہو تو اکثر نکل آتا ہے۔ اگر اس سے نہ نکلے تو کان میں حقب نامی آلہ داخل کریں اور اس سے پکڑ کر نکالیں اگر اس سے بھی نہ نکلے تو مرود (آنکڑی نما آلہ) لے کر اس کے کنارے پر علک البطم پگھلا کر لگائیں اس میں تھوڑی سی زفت بھی ملالیں اور اس کو کان کے اندر داخل کریں۔ اس سے بھی نہ نکلے تو تانبہ کا یا پیتل کا چمٹا لے کر اس کا کنارہ کان کے اندر داخل کریں اس کے اطراف خشک انجیر کوٹ کر روغن بنفشہ میں گوندھ کر داخل کریں یا نرم موم سے کان کو بند کر دیں پھر ایک نلکی داخل کر کے دوسری طرف سے زور سے کھینچیں اس سے جسم غریب بھی نکل آئے گا اگر اس سے بھی نہ نکلے تو عمل حدید سے نکالنے میں جلدی کریں۔ قبل اس کے کہ مقامی طور پر ورم پیدا ہو جائے۔ اس مقصد کے لئے قیفال کی فصد کریں اور اس سے بقدر حاجت خون کا اخراج کریں۔ اس کے بعد مریض کو جراح کے سامنے بٹھائیں اور اس کا کان اوپر کی طرف

رکھیں اس کے لحم کے قریب گہرائی میں چھوٹا سا شگاف لگائیں ۔ یہ شگاف ہلالی شکل کا ہو یہاں تک کہ یہ شگاف جسم غریب تک پہنچ جائے اس کے بعد جبس آلہ سے نکل سکتا ہو نکالیں اس کے بعد شگاف کو جلدی سے سی ڈالیں اس کے بعد جراحت کے مانند علاج کریں ۔

اور اگر تیسری قسم کا جسم (نباتی) ہو تو نکالنے میں جلدی کریں قبل اس کے کہ کان کے اندر رطوبت کی وجہ سے اگنے نہ لگے ۔ اس مقصد کے لئے مذکورہ تدابیر استعمال کی جائیں ۔ اگر پھول گیا ہو تو باریک مبضع (نشتر) داخل کریں اور دانہ (حب) کو کوٹ کر چھوٹے ٹکڑے بنالیں پھر صنارہ عمیا کی مدد سے یا مقص کی مدد سے نکالیں ۔

اگر جسم غریب چوتھی قسم (حیوانات) سے ہو اور حیوان بڑے جسم کا ہو اور دکھائی دے رہا ہو تو اس کو صنارہ (ہک) کی مدد سے یا حقب کی مدد سے نکالنے کی کوشش کریں اور اگر چھوٹا ہو اور نظر نہ آرہا ہو تو عمل جذب کے ذریعہ نکالا جائے اگر حیوان وہیں پیدا ہوا ہے جیسا کہ کان میں اکثر کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں تو ان کے نکالنے کا طریقہ عمل جذب ہے ورنہ روئی کی بتی بنا کر پانی میں بھگو کر زاج قبرسی کے سفوف میں آلودہ کر کے کان میں داخل کریں کچھ عرصہ تک چھوڑے رکھیں پھر نکالیں اور دوسرا فتیلہ رکھیں ۔ اس سے کیڑا مر جائے گا اور خارج ہو جائے گا جب ۔ کان میں ورم ہو جائے تو باہر سے آب سدا بہار اور آب کاسنی اور عرق گلاب ، روغن بنفشہ اور موم سفید ملا کر قیروطی بنا کر لگائیں یا صندل اور عرق گلاب اور آب جرادہ کدو اور آب خیار جو بھی موجود ہو لگائیں ۔ مریض کی غذا مزاویر (شوربہ جات) پر مشتمل ہو ۔

اگر جسم غریب پانچویں قسم سے ہے تو مریض کو معطس دوا دیں اور اس کے کان کو روئی سے بند کر دیں اور چھینک کے آنے کے وقت اسی کان کے بل سلا دیں ۔ اگر اس سے سیال مادّہ نہ نکلے تو مریض کو حکم دیں کہ مقابل جانب کے پیر پر کودے اور بیمار کان کو نیچے کی جانب جھکائے رکھے اس سے بھی نہ نکلے تو کان میں انبوبہ مذکور داخل کریں اور شدید طور پر جذب کریں یا کان میں بردی (اگو ندل کی لکڑی) کے ٹکڑے کا ایک کنارا داخل کریں اور دوسری طرف آگ جلائیں اس سے پانی یا سیال مادّہ اندر سے نکل جائے گا ۔

---

۱ ۔ صنارہ عمیا ۔ باریک سانک ۔
۲ ۔ مقص ۔ قینچی ۔
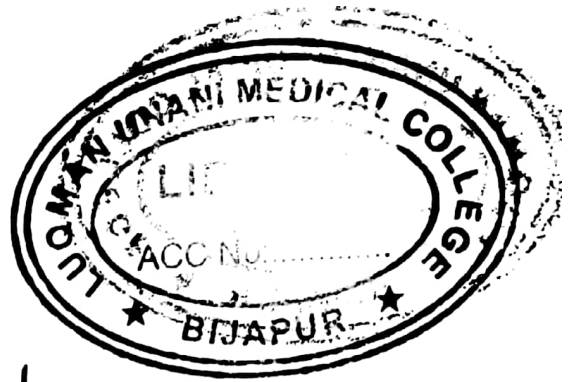
باب ۹

سدہ اذن اور غیر مثقوب کان کا علاج

کان میں سدہ کے لاحق ہونے کی ایک صورت تو یہ ہو سکتی ہے کہ لحم زائد پیدا ہو جائے یا قرحہ کے التحام کے بعد یا جراحت اذن کے التحام سے کان بند ہو جائے یہ سدہ کبھی قابل احساس ہوتا ہے اور کبھی نا قابل احساس پوشیدہ ہوتا ہے نیز سدہ کان کی میل جمع ہونے سے بھی ہوتا ہے اور کبھی بچہ کی پیدائش کے وقت سے ہی کان غیر مثقوب ہوتے ہیں۔

لحم ثابت کی صورت میں صنارہ سے آہستہ پکڑ کر آہستہ سے کاٹ دیں تاکہ کان کھل جائے اس کے بعد اس پر ذرور اصفر چھڑکیں اور دباؤ ڈالیں۔ اگر وہاں ورم پیدا ہو جائے تو خارج اذن عرق گلاب وصندل اور آب خیار د آب کدو کا طلاء کریں۔ مریض کی غذا مزاویر پر مشتمل ہو۔ کان پر شیاف ابیض طلاء کریں جس کو عرق گلاب میں حل کرلیں۔ اگر حرارت اندرونی طور پر ہو تو اس کا قطور کان میں کریں۔

اگر سدہ قرحہ یا جراحت کے التحام سے ہوا ہو تو مبضع (نشتر) سے سوراخ کو کھولیں اور اس کے کان میں ذرور اصفر چھڑکیں۔ اگر سدہ ظاہر ہو تو یہ علاج ہے۔

اگر سدہ اندر ہو تو اس کا علاج مشکل ہوتا ہے صرف یہ ممکن ہے کہ کان کے اندر مرود (کانٹا) داخل کریں اور بہت آہستہ سے سوراخ کر ڈالیں تاکہ کانٹے کا سرا عصب تک نہ پہنچے۔

اگر سدہ کا سبب کان کا میل ہو تو چونٹی چمچی سے اس کو نکالیں پھر اس میں روغن بادام تلخ کا قطور کریں یا روغن گل تازہ کا قطور کریں۔

پیدائشی غیر مثقوب کان میں نشتر سے سوراخ بنائیں اور اس سوراخ میں روغن گل میں بھگوئے ہوئے فتیلے ذرور اصفر چھڑک کر رکھیں یہاں تک کہ مقام مذکور ٹھیک ہو جائے۔

باب ۱۰

ناک میں زائد گوشت بننے کا علاج

ناک میں مختلف رنگوں اور مختلف ساخت کے گوشت پیدا ہو سکتے ہیں اس کی وجہ مواد ردیہ کا انصباب ہے اس وقت ضروری ہے کہ ناک کی تجویف کو سورج کی روشنی میں دیکھیں اگر سیاہ یا نیلگوں ہو اور قوام (ساخت) میں سختی ہو تو یہ سرطان ہے۔ اس صورت میں شفایابی کی امید نہ رکھنی چاہیئے۔ نیز عمل جراحی سے احتراز بھی ضروری ہوتا ہے صرف مریض کو اصلاح غذا کا مشورہ دیں اور اغذیہ میں مرطبات کا استعمال تجویز کریں۔ اس کے علاوہ بدن کا تنقیہ مخرج سودا ادویہ سے کریں مثلاً افتیمون کو دودھ میں جوش دے کر اور اس قسم کی ادویہ جن کے بارے میں پہلے واقفیت ہو چکی ہے استعمال کرائیں۔ دونوں نتھنوں میں مرطب روغن لگائے جائیں۔ جب ورم کا رنگ ناک کے رنگ کی طرح ہو اور اس کی ساخت نرم ہو تو علاج میں جلدی کریں اس صورت میں مریض کو سورج کی روشنی میں جراح کے سامنے بٹھائیں اور اس کے دونوں نتھنوں کو کھول کر صنارہ (ہک) ان لحوم میں لٹکا دیں اور باہر کی جانب کھینچیں پھر جتنا حصہ کھینچ چکا ہے اس کو ہلکے اور تیز نشتر (مبضع) سے ایک طرف سے کاٹ دیں۔ اگر اس لحم کا کچھ حصہ نتھنے کے اندر باقی رہ گیا ہو تو نتھنے میں برگ آس سے مشابہ آلہ داخل کریں اور جو گوشت مذکورہ وہاں محسوس ہو اسے کھرچ کر اور کاٹ کر الگ کر دیں۔ جتنا حصہ گوشت کا کٹ چکا ہو اسے محش کے سرے سے نکالتے رہیں پھر اس کے بعد پانی اور شربت مازو اور تھوڑا سا سرکہ ملا کر داخل کریں۔ جب رطوبت حنک (تالو) کے اوپر سے خارج ہوتی ہوئی دکھائی دے اور حلق کی راہ خارج ہو جائے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اب لحم زائد وہاں باقی نہ رہا اگر کسی قدر باقی رہ گیا ہو اور مذکورہ آلہ سے قطع کرنا ممکن نہ ہو یا گوشت مسفائے کے قریب ہو تو اس صورت میں منشا الخیطی (دھاگہ نما آری) استعمال کریں اس کو بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ کتان کے دھاگے سے پتلا

لمبا فتیلہ بنالیں اس کے دونوں جانب باریک دھاگہ باندھ دیں اس دھاگہ کو سوئی کے سوراخ میں پرودیں۔ سوئی عام طور پر استعمال ہونے والی ہی ہو۔ اس کو نتھنے کے اندر داخل کریں یہاں تک کہ وہ تالو کے اوپر کے سوراخ میں پہنچ جائے پھر اس سوراخ سے دھاگہ نکالیں یہاں تک کہ دھاگہ کی گرہ تالو کے اوپر پہنچ جائے پھر اس دھاگے کے دونوں کناروں کو اندر اور باہر کی طرف کھینچیں۔ یہاں تک کہ نتھنے کے راستہ میں بنی ہوئی گرہ کھل جائے اور وہاں کے لحم زائد کا تاکل ہو جائے پھر ناک سے خون کو صاف کیا جائے اس میں فتیلہ داخل کریں جس پر تھوڑا سا مرہم رسل لگادیں پھر دوسرے دن بھی اس دھاگہ سے یہی عمل کریں پھر تیسرے دن بھی یہی عمل ہو پھر اس کو نکال کر ایک نلکی جس کے اندر رصاص (سفیدہ، قلعی) بھرا ہو کئی دن تک داخل کریں یہاں تک کہ شفایابی حاصل ہو جائے اور ان کی بیرونی جانب سے ایسی ادویہ جن میں تقویت اور حبس خون کی خاصیت ہو مثلاً قرس (تخم خرفہ) دم الاخوین پھٹکری اور زرورد لتھیڑ کر داخل کریں۔ ناک پر بیرونی جانب سے روغن گل کی تدہین کریں۔ ان سب اعمال جراحی کا استعمال اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک کہ بدن کا اور خصوصاً دماغ کا تنقیہ نہ کرلیا جائے۔ اس وقت غذا میں اصلاح کریں اور مریض کی طبیعت کی تلیین ہمیشہ ملحوظ رکھیں۔

کبھی ناک کے کناروں پر مسے (ثولول) بن جاتے ہیں اور دن بدن ان کا حجم بڑھتا ہی جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ناک بدصورت ہو جاتی ہے اس وقت ضروری ہوتا ہے کہ اس کے ظہور کی ابتداء ہی میں اس کو قطع کیا جائے اور اس کے تمام حصہ کو ختم کر دیا جائے پھر مکوی سے داغ لگائیں یا دوا حاد لگائی جائے جب ورم سیاہ اور سخت ہو اور حس کم ہو تو عمل جراحی سے نقصان نہ پہنچائیں کیونکہ یہ سرطان ہے بلکہ مریض کو غذا کی اصلاح کا حکم دیں اور پہلے بیان کردہ طریقہ پر علاج کیا جائے۔

باب ۱۱

ہونٹوں میں لاحق ہونے والے عقد (گرہ) کا نکالنا

اس عضو میں ردی مادہ کا انصباب زیادہ ہوتا ہے اور مادہ اس میں جمع بھی ہوجاتا ہے پھر بیرونی ہوا کی ٹھنڈک سے جم جاتا ہے یا بیرونی ہوا کی حرارت سے سخت ہوجاتا ہے اس صورت میں اس کو ویسے ہی نہ چھوڑا جائے بلکہ اس کے علاج میں جلدی کریں۔ اس صورت میں مریض کے بدن کا غالب مادہ سے تنقیہ کریں اس سے پہلے غالب مادے کو نضج دیں اور استفراغ کی تدبیر کریں پھر دماغ کا تنقیہ کیا جائے۔ اس کے بعد ہونٹ کو پلٹا کر مواد کے جمع ہونے کے مقام کو باہر نکال کر اس مقام پر مذکورہ حابس دم ادویہ پیس کر لگائیں یہاں تک خون رک جائے اس کے بعد سرکہ سے کلی کرائیں اور مقامی طور پر قابض ادویہ سے علاج کریں۔

باب ۱۲

مسوڑھے (لثہ) میں لحم زائد کا علاج

اکثر مسوڑھوں پر مواد ردیہ کے دماغ سے ان کی طرف بہاؤ سے زوائد بن جاتے ہیں اور ان میں پیپ پڑ جاتی ہے اس وقت ضروری ہے کہ مریض کی قیفال سے فصد کریں اس کے بعد اس کے جسم اور دماغ کا تنقیہ کریں اس کے بعد عمل جراحی اختیار کیا جائے اس مقصد کے لئے صنارہ (ہک) سے لٹکا کر یا منقاش سے مسوڑھے کو پکڑ کر لحم زائد کو اس کی جڑ سے کاٹ دیں اور خون کو بہتا ہوا ایک گھنٹہ کے لئے چھوڑ دیں اس کے بعد اس جگہ پر مکوی سے داغ دیں تاکہ دوبارہ لحم زائد نہ بننے پائے کیوں کہ داغ نہ دینے پر دوبارہ اس کے بننے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

باب ۱۳

جرد الاسنان و قلع (دانتوں کا جرد اور اکھڑنا)

جرد الاسنان یہ ہے کہ دانتوں کے اندرونی اور بیرونی سطحوں کے کھردرے خراب چھلکے (قشور) بن جاتے ہیں۔ یہ چھلکے سیاہ زرد یا سبز ہوتے ہیں یہ فساد آگے بڑھ کر مسوڑھے (لثہ) کو بھی متاثر کرتا ہے اور منہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں ضروری ہے کہ بدن کا تنقیہ کریں پھر سر کا تنقیہ کریں۔ اس کے بعد چھلکوں (قشور) کو نکالیں اس کے لئے مریض کو بٹھا کر اس کے سر کو پتھر کے آلہ (جارد) میں رکھیں اور دانتوں سے چھلکوں کو ہر طرف سے اکھاڑیں یہاں تک کہ مکمل تنقیہ ہو جائے۔ قلع الاسنان (دانت کے اکھڑنے) کی صورت میں دانت کے اکھڑنے (قلع) سے پہلے غور سے دیکھیں کہ اس مرض کا سبب دانت میں ہے یا مسوڑھے میں ہے یا عصب میں اس کو جاننے کے لئے دوائیں لگائی جائیں۔ چنانچہ اس وقت دانت میں مرض ہو تو صرف دانت میں ہی خصوصیت سے درد محسوس ہوتا ہے اور دواؤں کے لگانے سے درد میں کمی ہوتی ہے جب مسوڑھے میں درد ہو تو دانت کے ملنے کے مقام پر ہوتا ہے اور دوا کے لگانے سے درد میں تسکین ہوتی ہے اور اس کا رنگ بھی متغیر ہو چکا ہوتا ہے۔ لیکن جب دوا کے لگانے سے درد میں تسکین نہ ہو تو مرض عصب میں ہے۔ کبھی اس کی وجہ عصب کی گہرائی میں کوئی مرض ہوتا ہے اور جو اس میں کوئی ضرر لاحق ہوتا ہے۔

درد جب دانت میں نہ ہو تو زبردستی اکھاڑنے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا بلکہ کبھی اس کا ہلانا عظم الفک کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اس صورت میں ایسی ادویہ لگائی جائیں جو مادّہ کو جذب کریں اس سے دانت خود بخود ہلنے لگے گا۔ اور بغیر آلات جراحی کے استعمال کے اکھڑ آئے گا اور عمل جراحی کو صرف اس وقت استعمال کریں جبکہ ادویہ سے مایوس ہو جائیں۔ یہ دوا درد والے دانت کو اکھاڑتی ہے۔

پوست بیخ توت، عاقرقرحا ہر ایک ایک حصہ خوب باریک پیس کر تیز سرکہ میں بھگو دیں

یہاں تک کہ شہد کے مانند ہوجائے۔ اس کو دانت پر دن میں تین مرتبہ لگائیں۔

ایک اور نسخہ اصل قثاء الحمار[1] اور ہڑتال زرد مساوی الوزن باریک پیس کر سرکہ انگوری میں بھگو دیں یہاں تک کہ شہد کے مانند ہوجائے اس کو دانت پر لگائیں۔

ایک اور نسخہ بزرالبنجرہ[2]، قنہ[3] اور کندر مساوی الوزن باریک پیس کر پہلے نسخہ کے مانند تیار کرلیں اور دانت پر لطوخ کریں۔

ایک اور نسخہ بیخ حنظل اور دردی النحل (سرکہ کی گاد) لے کر بیخ حنظل کو کوٹ کر سرکہ کی گاد میں ملائیں اور دانت پر لگائیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔

ایک اور نسخہ فیسوم خوب باریک پیس کر دودھ میں ملائیں اور بعض یتوعات (دودھ والے پودوں کے دودھ) اس میں ملائیں اور دانت پر لگائیں اور اس کا خیال رکھیں کہ صحت مند دانت پر دوا نہ لگنے پائے کیونکہ اس سے اذیت پہنچتی ہے اور دوا اس کو زرد کردیتی ہے۔ فصد سے یا اسہال کے ذریعہ تنقیہ بدن کے بغیر اس دوا کا استعمال نہ کریں اس دوا سے دانت نہ اکھڑے تو آلہ کے ذریعہ نکالیں دانت کے نکالنے کے دوران اس کا خیال رکھیں کہ خون زیادہ نہ نکلے۔ اگر خون کا غلبہ ہو تو پہلے فصد کریں اس کے بعد اس کا معائنہ کریں کہ کونسا مادہ غالب ہے چنانچہ اس کا استفراغ اس کی مخصوص ادویہ سے کریں اس کے بعد پھر دیکھیں کہ درد مسلسل و مستقل ہے تو احتیاط رکھیں تاکہ تمام دانت اس سے متاثر نہ ہوجائیں یعنی قلع سے دوسرا دانت بھی متاثر نہ ہوجائے جب اس بات کا اندیشہ ہو تو ضروری ہے کہ اس دانت کے اطراف سے مجراد کے ذریعہ قشور کو نکالیں اس کے بعد چمٹے سے پکڑ کر دانت کو دائیں اور بائیں اور سامنے اور پیچھے ہلائیں اس کے بعد سیدھا قوت سے کھینچیں تاکہ دانت ٹوٹنے نہ پائے۔

ا اگر ڈاڑھ کیڑا کھائی ہوئی (متاکل) ہو تو ضروری ہے کہ قشور کے اکھاڑنے میں کمی کریں لیکن اتنا اکھاڑیں کہ اس کی جڑ عمدگی سے کھل جائے اس کے بعد شربت مازو سے کلی کرائیں کلی کرانے سے پہلے اس کو کسی قدر گرم کرلیں یا اس پانی سے جس میں زاج حل کیا گیا ہو کلی کرائیں لیکن اس پانی کو نہ نگلیں جب ڈاڑھ کے اکھڑنے کے بعد عظم الفک میں جڑ کا کچھ حصہ باقی رہ جائے تو چاہیئے

---

[1] اصل قثاء الحمار۔ ہندی میں جو پودا بندال یا کھکربیل کہلاتا ہے اس کی جڑ حاصل کرکے استعمال کی جائے۔

[2] بزرالبنجرہ۔ ہندی میں اٹنگن کہلاتا ہے۔

[3] قنہ ۔ بہروزہ۔

کر روئی کو گھی میں بھگو کر تین دن تک اس میں رکھیں اس کے بعد منقاش کے ذریعہ اس جڑ کو ڈھونڈھیں اور اس کے اطراف بھی چھیلیں یہاں تک کہ وہ جڑ واضح ہو جائے پھر اس کو کلاب مبردی (چمٹے کی ایک قسم) سے مضبوطی سے پکڑ کر آہستہ سے کھینچیں اور تمام باقی حصہ کو نکال دیں۔

یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ ڈاڑھ کے قریب دوسری ڈاڑھ بھی نکل سکتی ہے۔ اسی طرح دوسرے دانتوں کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ اس وقت ضروری ہے کہ اس کو بھی اکھاڑنے کی کوشش کریں۔

یہ بات بھی معلوم ہونا چاہئے کہ دانت میں تخلخل اور حرکت بھی ہو سکتی ہے اور بعض مرتبہ چبانے کے وقت ان کے نکل پڑنے کا بھی اندیشہ ہوتا ہے ان کو جمانے کا طریقہ یہ ہے کہ قابض ادویہ سے تکمید پہنچائیں مثلاً تخم گلاب، اور حب الآس، مایئں خورد اور بابونہ اور انار کے چھلکے وغیرہ جب ان سے فائدہ نہ ہو تو چاندی یا سونے کی تانت لے کر متحرک دانت کو غیر متحرک سے ملا کر مضبوطی سے باندھ دیں فاضل حصہ کاٹ دیں یا ہڈی یا عاج کا دانت بنا کر قدرتی دانت کے بجائے لگا دیں اور مذکورہ تانت سے مذکورہ طریقہ پر باندھ دیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب ۱۴

رباط تحت اللسان کا کٹ جانا اور تحت اللسان ضفدع کا پیدا ہونا

بعض لوگوں میں یہ رباط چھوٹا ہوتا ہے جس کی وجہ سے واضح طور پر بعض حروف کی ادائیگی میں رکاوٹ ہوتی ہے کبھی رباط کا یہ چھوٹا ہونا طبعی یا مولودی ہوتا ہے اور کبھی غیر طبعی ہوتا ہے اور کسی قرحہ کے ندبہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اگر طبعی طور پر ایسا ہو تو مریض کے قیفال کی فصد کی جائے اور وافر مقدار میں خون کا اخراج کیا جائے۔ جب کسی مادّہ کا غلبہ ہو تو اس کی مخصوص ادویہ سے اس کے استفراغ کی کوشش کریں۔ اس کے بعد مریض کو کرسی پر بٹھائیں اور اس کے سر کو اوپر اٹھائیں اور پھر جراح کے قریب پتھر پر سر رکھیں اس کے بعد مریض کے منہ کو کھولیں اور اس کی زبان کو اوپر اٹھائیں اس کے بعد رباط کو عرضاً کاٹیں اس کی کوشش کریں کہ یہ قطع زیادہ گہرا نہ ہو تاکہ کسی شریان کو مجروح نہ کردے جس سے بکثرت خون کا اخراج ہوگا۔ قطع کرنے کے بعد عرق گلاب سے مریض کلی کرے یا ٹھنڈے پانی کی کلی کرے اس کے بعد زبان کے نیچے کتان کے کپڑے کا فتیلہ بنا کر رکھیں اور مقام مرض کو مسلسل پکڑے رہیں تاکہ قطع کے مقام پر التحام نہ واقع ہو۔ اگر نزف الدم ہو تو مذکورہ حابس دم دوائیں لگائی جائیں چنانچہ مقامی طور پر باریک پسی ہوئی پھٹکری کئی بار لگائی جائے اگر اس سے خون نہ رکے تو کٹی ہوئی شریان کے کنارے پر داغ مکواۃ عدسیہ سے لگائیں اس سے خون رک جائے گا۔

اگر رباط کا چھوٹا ہونا اکتسابی ہو تو صنّارہ گرہ میں داخل کرکے باہر کی طرف رباط کو کھینچیں اور اس کو نشتر سے کاٹیں اس کی کوشش کریں کہ یہ قطع گوشت تک نہ پہنچے تاکہ ایسا نہ ہو جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا ہے (کوئی شریان نہ کٹ جائے) عمل جراحی اس وقت تک نہ کی جائے جب تک کہ تنقیہ بدن نہ کرلیں جیسا کہ ہم بیان کرچکے ہیں۔

ضفدع دراصل زبان کے نیچے مینڈک کے مانند جسم کا ابھر آنا ہے اس کی وجہ سے زبان کی حرکت خاص طور پر متاثر ہوتی ہے اس کی وجہ مادّہ غلیظہ کا زبان کے نیچے انصباب اور جمود ہے اس رطوبت کا انصباب اس لئے ہوتا ہے کہ زبان مسلسل حرکت کرتی رہتی ہے اس رطوبت کا لطیف

حصہ تحلیل ہو جاتا ہے اور کثیف حصہ باقی رہ جاتا ہے اس مرض کے علاج کا طریقہ یہ ہے کہ مواد غالیہ سے بدن کا تنقیہ کیا جائے پھر مریض کے منہ کو سورج کی روشنی کی طرف کھولیں اور ورم کا معائنہ کیا جائے۔ ورم سیاہ اور سخت جوہر کا ہو اور اس میں حس نہ ہو تو یہ سرطان ہے اس کے علاج کی کوشش نہ کرے۔ اگر ورم سفید ہو اور اس میں رطوبت ہو تو صنانیر سے لٹکا دیں اور اس میں ہلکے نشتر سے شگاف دیں اور ہر طرف سے اس کو کاٹ کر الگ کریں اور باہر نکالیں اگر جریان الدم زیادہ ہو اور عمل جراحی کی تکمیل میں رکاوٹ ہو رہی ہو اور ورم والے حصہ کو الگ کرنا مشکل ہو رہا ہو تو پسی ہوئی زاج لگائیں جب خون رک جائے تو اس عمل کو دہرائیں اور مکمل طور پر خارج کر دیں اس کے بعد مریض کو سرکہ میں نمک حل کر کے کلی کرائیں پھر جراحت کا علاج کیا جائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب ۱۵

ورم لوزتین اور ورم لہاۃ (جس کو عنبی کہا جاتا ہے) کا علاج

لوزتین دو غدد ہیں جو زبان کی جڑ کے دونوں جانب واقع ہوتے ہیں۔ جب اس میں ورم ہو جائے اور اس ورم کو زیادہ مدت گزر جائے اور اس شخص کو نگلنا دشوار ہو جائے اور سانس لینے میں دقت ہو اور دواؤں سے کوئی فائدہ نہ ہو تو آلات جراحی کو استعمال کریں۔ مریض کا سورج کی روشنی کے سامنے منہ کر کے معائنہ کریں اگر وہ ورم سیاہ رنگ کا ہوا اور اس کا قوام سخت ہو اور اس میں حس کم ہو یا بالکل نہ ہو تو وہ سرطان ہے اس میں آلات کا قطعاً استعمال نہ کریں اور اگر لوزتین کا رنگ سرخ ہو اور اس میں شدید تکلیف ہو اور اس کی جڑ غلیظ ہو تو اس صورت میں بھی آلات جراحی کا استعمال نہ کریں بلکہ اس کے نضج کا انتظار کریں پھر شگاف لگائیں اور اس میں جو کچھ مواد ہو خارج کردیں اور اگر لوزتین کا رنگ سفید ہو اور وہ مستدیر ہو چکے ہوں اور اس کی جڑیں باریک ہو چکی ہوں اور حرارت تیز ہو تو اس صورت میں آلات جراحی کے ذریعہ علاج کریں اس صورت میں مریض کو کرسی پر سورج کی روشنی میں بٹھائیں منہ کھول کر ان آلات سے جو کہ چھری سے مشابہ ہوتے ہیں لیکن دھار نہیں ہوتی ہے زبان کو نیچے کی طرف کو دبائیں۔ یہ آلہ سونے کا یا چاندی کا یا پیتل کا بنا ہونا چاہیئے۔ پھر ایک عدد میں صنارہ کو چبھو کر باہر نکالنے کی جس قدر ممکن ہو کوشش کریں اس بات کا لحاظ رکھتے ہوئے کھینچیں کہ دوسری اغشیہ جو اس پر محیط رہتی ہیں متاثر نہ ہوں پھر اس کو مقص[1] یا مبضع[2] کے مانند آلہ سے کاٹ دیں پھر اسی طرح دوسرے غدد کو نکالیں اس کے بعد مریض کو شربت مازو یا ٹھنڈے پانی سے کلی کرائیں اور اگر اس سے خون نہ رکے تو پھٹکری کے پانی سے کلی کرائیں یا اس پانی سے کلی کرائیں جس میں قشر رمان، آس، گلنار

۱؎ مقص۔ قینچی
۲؎ مبضع۔ نشتر

اور زرور د جوشش دیئے گئے ہوں یا رب توت، عرق گلاب، آب بارتنگ اور گل قیرسی کے پانی سے غرغرہ کرائیں۔

ورم لہاۃ جب تنقیہ بدن اور تنقیہ دماغ کی ادویہ سے جن کو طبیب استعمال کرتے ہیں ٹھیک نہ ہو اور لہاۃ نیچے لٹک جائے تو مریض کو روشنی کے مقام پر بٹھائیں اور اس کے منہ کو کھولیں اور زبان کو مذکورہ آلہ سے نیچے کی طرف دبائیں اور لہاۃ کا معائنہ کریں اگر وہ گولائی میں بڑھا ہوا ہے اور لمبائی میں نہیں بڑھا ہوا ہے یا سیاہ رنگ کا یا نیلگوں رنگ کا ہے اور اس میں حس بھی نہیں ہے تو اس کو ہرگز نہ کاٹیں اگر اس کا رنگ انتہائی سرخ ہے تب بھی نہ کاٹیں اس لئے کہ جریان خون شروع ہو جائے گا۔ جس کو روکنا ناممکن ہوگا اور اگر وہ ورم سفید ہے اور لمبائی میں بڑھا ہوا ہے اور جڑ پکڑ چکا ہے تو مناسب یہی ہے کہ اس کو کاٹ دیں تاکہ مریض کو تنفس میں دشواری نہ ہو اس کے نکالنے کے چھ طریقے ہیں

پہلا طریقہ مریض کو روشنی کے مقام پر بٹھائیں اور اس کی زبان کو آلہ مذکور سے دبائیں پھر صنارہ کو اس لہاۃ میں داخل کر کے نیچے کی طرف لائیں اور اس کو اس آلہ سے قطع کر دیں جس سے کہ لوزتین کو قطع کیا جاتا ہے .... اور اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ صرف طبعی سے زائد حصہ کو ہی کاٹیں اگر اس سے زائد کٹ گیا تو اس صورت میں مریض میں بہت سی آفات اکٹھی ہو جائیں گی اور کبھی اس کی آواز بند ہو جائے گی پھر اس کے علاج کا وہی طریقہ جو کہ لوزتین کو نکالنے کے بعد کا ہے اختیار کریں۔

دوسرا طریقہ اگر مریض کمزور دل کا ہو اور جراحت سے گھبراتا ہو تو اس صورت میں گرم پانی لے کر اس میں انبجھا چونا اتنا ملا دیں کہ اس کا قوام معتدل ہو پھر مریض کا سر جراحی کے پتھر پر رکھیں اور مریض کا منہ کھولیں اور اس کی زبان کو آلہ سے دبائیں جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں اور اس چونے کے پانی کو مقعر آلہ جو چمچہ کے مشابہ ہوتا ہے اور جس کی گہرائی اتنی ہو کہ اس کا منہ میں داخل کرنا ممکن ہو لے کر منہ میں داخل کریں اور اس کا مقعر حصہ لہاۃ کی طرف رکھیں اور کئی مرتبہ اس طرح لگائیں کہ اس کا رنگ ہو جائے اس وقت کوئی مسکن دوا لگائیں کیونکہ اس وقت تعفن ہوگا اور لہاۃ الگ ہو کر گر جائے گی۔ اس عمل کو کرتے ہوئے اس بات کی کوشش کریں کوئی چیز حلق کی راہ اندر نہ جائے۔

تیسرا طریقہ ایک انبوبہ (نلکی) لیں جو کہ چاندی کی یا تانبہ کی ہو اور اسکی موٹائی مسترخی لہاۃ کی موٹائی کے برابر ہو پھر مرود کو لے کر اس پر روئی لپیٹ دیں روئی کو چونے کے

پانی میں بھگولیں پھر اس مرود کو نلکی میں داخل کریں یہاں تک لہاۃ سے چھو جائے۔ اس کو اس وقت تک کے لئے چھوڑ دیں جب تک کہ اس سے لذع نہ پیدا ہو اور داغ نہ بن جائے۔ تیسرے یا چوتھے دن لہاۃ خود بخود گر جائے گا۔ اگر اس دوائی کے دوبارہ استعمال کی ضرورت ہو تو دوبارہ بھی استعمال کریں پھر ابنوسہ کو نکال دیں اور روئی کو گھی میں تر کر کے لہاۃ پر رکھیں پھر اس کو اردگرد سے خشک کریں اور ٹھنڈے پانی سے کلی کرائیں۔

چوتھا طریقہ پودینہ کوہی، زوفائے یابس، صعتر، سداب، شیح، بابونہ اور قیسوم ہموزن لے کر خمیر پائے ہوئے سرکہ میں اچھی طرح جوش دیں۔ اس برتن کو گل حکمت کریں۔ اس میں ایک سوراخ کر دیں پھر اس سوراخ سے نلکی کو داخل کریں اور اس کو لہاۃ کے ایک طرف داخل کر کے دوسری طرف نکال لیں۔ اس نلکی کا کنارہ انار کی شکل کا ہو تاکہ منہ کھلا رہے برتن کو آگ پہنچائیں لیکن نلکی کو گرمی سے محفوظ رکھیں اور اس نلکی کو کافی دیر تک لہاۃ سے لگائے رکھیں اس سے بخارات نلکی کی راہ لہاۃ پر اثر انداز ہوں گے اور لہاۃ متعفن ہو کر گر جائے گی۔

یہ اعمال جراحی بغیر تنقیہ بدن کے نہ کریں ورنہ مریض کو زبردست نقصان پہنچے گا۔

باب ۱۶

گلا گھٹنے (خوانیق) کا علاج حنجرہ میں شگاف کے ذریعہ

جب حلق میں یا مری میں ورم ہو جائے اور تازہ ہوا قلب کی جانب داخل ہونا دشوار ہو اور مریض کے ہلاک ہونے کا خطرہ ہو اور اس کے ساتھ گردن میں کوئی تکلیف نہ ہو تو اس میں قصبۃ الریہ میں شگاف لگائیں اس کی تدبیر یہ ہے کہ حلق کو صنّارہ سے کھینچیں پھر شگاف لگائیں تاکہ عروق اور شرائین جو وہاں موجود ہوں ظاہر ہو جائیں پھر غشاء میں اور غضاریف میں شگاف لگا کر چھوڑ دیں۔ جب تک کہ وہ سب زائل نہ ہو جائے پھر جلد کے دونوں کناروں کو یکجا کر دیں اور ٹانکے لگا دیں اور وہ ادویہ لگائیں جن سے گوشت بھر جائے۔ غضاریف کو نہ سیئں۔

باب ۱۷

حلق میں چبھے ہوئے کانٹے یا ہڈیوں کا نکالنا

کبھی حلق میں چھوٹا کانٹا مثلاً وہ چھوٹی ہڈیاں جو مچھلی میں ہوتی ہیں چبھ جاتی ہیں ایسے وقت میں ضروری ہے کہ اس کو نکالنے کی کوشش کی جائے اور اس کی صورت یہ ہے کہ مریض کو روشنی کے مقام پر بٹھا کر زبان کو مذکورہ آلہ سے دبائیں اور حلق کا معائنہ کریں اگر کانٹا دکھائی دے رہا ہو تو مڑے ہوئے آلہ سے نکال دیں اور اگر ہلکی سی چبھن محسوس ہو رہی ہو تو مریض کو کہیں کہ بڑا سا روئی کا لقمہ نگل لے۔ اس کے بعد زیادہ مقدار میں پانی پیئے اور اگر وہ بری طرح چمٹ گیا ہے گوشت کا ٹکڑا یا شلجم نگلوائیں۔ یا گوشت کے ٹکڑے کو دھاگے میں باندھ کر گوشت کو نگلیں۔ پھر قوت سے اس گوشت کو باہر نکال لیں تو چبھی ہوئی چیز نکل جائے گی یا ایک چھوٹا سا اسپنج کا خشک ٹکڑا لیں اور اس کو پانی میں تر کریں۔ اس میں دھاگہ باندھ دیں پھر اس کو اس مقام تک نگلیں جہاں کہ وہ کانٹا چمٹا ہوا ہے اور ایک گھنٹہ تک چھوڑ دیں پھر کھینچیں اور اگر اس کے باوجود بھی کانٹا نہ نکلے تو رصاص (قلعی) کا آلہ لیں وہ اتنا موٹا ہو کہ آسانی سے منہ کے اندر جا سکے نیز وہ مرود (سلائی) سے زیادہ موٹا ہو اس کا بالائی حصہ مڑا ہوا ہو اس کو حلق میں نرمی سے داخل کریں اور مریض کا سر اوپر کو اٹھائے ہوئے ہوں تاکہ حنجرہ نیچے جھک جائے اور حلق کو کھول کر اس میں چبھی ہوئی شئے کو نکال لیں یا اور نیچے ڈھکیل دیں تاکہ وہاں سے نکل جائے اس آلہ کو مریض خود داخل کر کے اٹکی ہوئی چیز کو نکالے تو زیادہ بہتر ہے بہ نسبت جراح کے داخل کرنے کے اس کی وجہ یہ ہے کہ مریض چبھی ہوئی جگہ کو بہتر طور پر جانتا ہے۔

جونک کبھی انسان جونک نگل جاتا ہے یا کبھی غفلت سے انسان گدلا پانی جس میں جونک ملی ہو پی جاتا ہے کیونکہ جونک چھوٹی ہوتی ہے اور احساس نہیں ہوتا اس صورت میں پانی پینے میں احتیاط برتنا چاہیئے جونک کبھی حلق سے چمٹتی ہے کبھی مری سے اور

کبھی معدہ سے چمٹ جاتی ہے۔ جونک کی علامت یہ ہے کہ اگر وہ پانی کے ساتھ پی لی گئی ہے
تو اس شخص کو پانی پینے کے بعد وحشت گھبراہٹ اور تھوک کے ساتھ رقیق سا خون آنے لگتا
ہے یا قئے ہونے لگتی ہے۔ تو فوری طور پر جونک کو نکالنے کی کوشش کریں اس کی صورت یہ
ہے کہ جس طرح کانٹے کو دیکھنے کے لئے منہ کے اندر کا معائنہ کرتے ہیں اسی طرح معائنہ کریں اگر
جونک دکھائی دے تو صنارہ کی مدد سے یا ہلکے سے حقب کی مدد سے آہستہ سے نکال دیں
یا تانبہ کی نلکی یا ہلکی چاندی کی نلکی کو مریض کے حلق میں داخل کریں اور اس نلکی کے ایک کنارہ
میں چمٹی ہوئی جونک داخل کر کے ایک لوہے کی سلائی سے جو کہ انبوبہ سے لمبی ہوتی ہے
گرم کر کے جونک کو داغ دیں۔ اس صورت میں مریض کو تکلیف برداشت کرنی پڑے گی پھر ایک
برتن میں انتہائی ٹھنڈا پانی یا عرق گلاب لے کر مریض کا منہ اس کے مقابل کھول دیں اور پھر وہ
کلی کرے اور ایک قطرہ بھی نہ نگلے بلکہ پیاس کو برداشت کرے اس کے بعد پانی کو ہاتھ سے
حرکت دیتے رہیئے تو وہ جونک پانی میں گر جائے گی اگر اس سے بھی نہ نکلے تو جونک کو مندرجہ ذیل
ادویہ کے بخارات پہنچائیں۔

فسافس[1] اور حلتیت کی دھونی کو ان آلات کے ذریعہ پہنچائیں جن کا استعمال ورم لہاۃ
کو بخارات پہنچانے کے لئے کیا جاتا ہے اور یہ عمل بار بار کریں تو جونک نکل سکتی ہے۔ یا لہسن
کھلا کر دھوپ میں ایک گھنٹہ بٹھائیں یا بہت کھٹے سرکہ میں جس میں کہ ہینگ یا نوشادر یا گندھک
حل کر لیا ہو غرغرہ کرائیں یا سرکہ سیب، افسنتین، شونیز، شیح اور ترمس کو جوش دے کر
ان سے غرغرہ کریں یا ان کے ساتھ حنظل، سرخس اور لہسن کو جوش دے کر صاف کر کے
اس میں بورق کا اضافہ کریں اور اس سے غرغرہ کریں اور اگر جونک معدہ تک پہنچ گئی ہے تو
مریض کو شونیز، شیح، ترمس، قسط، قیسوم ہموزن جوش دے کر پلائیں پھر لہسن پیاز، پودینہ
نہری اور رائی کھلا کر قئے کرائیں تو جونک نکل جائے گی اگر وہ مری تک چڑھ گئی ہے تو
یہ خطرہ کی بات ہے ایسی صورت میں پھر انہیں مذکورہ آلات سے پکڑ کر کھینچیں جن کا
ذکر ہم کر چکے ہیں۔

---

[1] فسافس۔ کھٹمل

باب ۱۸

مرد کے پستان کا بڑھ کر عورتوں کے مشابہ ہوجانے کا اور نتوء السرہ کا علاج

بہت سے آدمیوں کے پستان بڑھ جاتے ہیں یہاں تک کہ عورتوں کے پستانوں کے مشابہ ہوجاتے ہیں۔ کبھی ڈھیلے پڑجاتے ہیں اور نیچے کی طرف مائل ہوجاتے ہیں۔ یہ فربہی کی وجہ سے ہوتا ہے اس سے وہ بدصورت معلوم ہوتے ہیں اس صورت میں مریض عمل جراحی کے ذریعہ کم کرانے کو تیار ہو تو ابتدائیں فصد کے ذریعہ بدن کا تنقیہ کریں۔ پھر مسہلات کے استعمال کے ذریعہ استفراغ کرائیں اس کے بعد جراحی علاج کریں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ پستان میں ہلالی شکل کا شگاف لگائیں پھر تمام چربی نکال دیں پھر زخم کو ادویہ کے ذریعہ بھر دیں اور ٹانکے لگا کر کھال کو سی دیں اور ان ادویہ کے ذریعہ علاج کریں جن سے زخم بھر جائے اور اگر پستان نیچے کی طرف مائل ہیں تو بھی ہلالی شکل میں دونوں جانب چیرا لگائیں اس طرح کہ ان کا ایک کنارہ دوسرے سے متصل ہو پھر اس کھال کو جو کہ دونوں شگافوں کے درمیان ہے چیرا لگانے کے بعد ادھیڑ دیں اور اس میں جو کیسہ ہوتا ہے اس کو نکال دیں اس کے بعد پھر ٹانکے لگا دیں جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

اگر مریض آپریشن کی تکلیف کو برداشت نہ کرسکتا ہو اور خون بھی کافی مقدار میں خارج ہوچکا ہو اور جراحی مکمل طور پر استعمال کرنے کو منع کرے تو روئی کو کسی اکال مرہم میں لتھیڑ کر زخم پر لگائیں۔

نتوء السرہ (ناف کا ابھر جانا) ناف کے ابھرنے کے چار اسباب ہوسکتے ہیں۔ ان میں ایک یہ کہ صفاق جو شکم کے اندر استر کرتا ہے۔ پھٹ جائے۔ اس صورت کسی چوٹ کی وجہ سے یا پیٹ کے بل گر جانے کی وجہ سے یا زیادہ بلندی سے

کودنے سے یا زیادہ زور سے چلانے سے ثرب اور آنتیں باہر کی طرف ابھرآتی ہیں اوراس سے ناف ابھرجاتی ہے۔

دوسری صورت بعض اوردہ یا شرایئن کا پھٹ جانا جس سے خون خارج ہونے لگتا ہے اور وہاں آکر رک جاتا ہے اس سے بھی نتوء السرہ ہوجاتا ہے۔

تیسری صورت کثیر مقدار میں ریح غلیظ رک جاتی ہے اور ناف باہر کی طرف ابھرآتی ہے۔

چوتھی صورت مقامی طور پر ردی مادّے کے محتبس ہوجانے سے اس مقام پرگوشت بڑھنا شروع ہوجاتا ہے اس سے بھی ناف ابھرآتی ہے۔

جب نتوء السرہ ثرب کے نسیق کی وجہ سے ہوتو اس مقام کا رنگ جسم کے رنگ سے مشابہ ہوگا اوراس کا قوام نرم ہوگا اوراس میں کوئی تکلیف نہیں ہوگی اوراگر چربی پھٹ گئی ہو جیساکہ ہم نے ذکر کیا ہے تو اس میں اگر انگلی سے دبایا جائے تو سختی نہ ہوگی اور خراخر محسوس نہیں ہوگا۔

وریدوں اورشریانوں کے پھٹنے کی حالت میں اس مقام کی رنگت سرخ ہوگی۔ ریاح سے ناف کے ابھرنے کی صورت میں دبانے پر مقاومت محسوس ہوگی اور لنفاخ اغذیہ کے استعمال کے وقت زیادہ ترایسا ہوتا ہے اور محلل اشیائے کے استعمال سے کمی واقع ہوتی ہے اور زائد گوشت بننے کی وجہ سے اس مقام پر سختی پیدا ہوجاتی ہے اور ابھار ایک حالت میں قائم رہتا ہے۔ اس صورت میں جب ورید اور شریان پھٹ جائیں عمل جراحی ضروری ہے۔ تاکہ خون زیادہ نہ خارج ہوجائے اور اگر یہ صورت ریاح کی وجہ سے ہو تو محلل ریاح ادویہ سے علاج کریں اور اگر گوشت بڑھنے کی وجہ سے ہو تو بدن کے تنقیہ کے بعد داغ لگائیں ملحم جراحات ادویہ سے علاج کریں اور اگر یہ فتق کی وجہ سے ہو تو مریض کو کہیں کہ معالج کے سامنے سانس روک کر کھڑا ہو پھر ناف کے اطراف روشنائی سے نشان بنالیں اس کے بعد پیٹ کے بل لیٹنے کا حکم دیں اوراس ابھار کے درمیان میں صنارہ داخل کرکے کھینچیں اوراس مقام کو مضبوط دھاگہ یا کمان کی تانت سے باندھ دیں اور پھر اس ورم پر چیرا لگائیں اوراس میں شہادت کی انگلی داخل کریں اور اس مقام کو چھو کر دیکھیں۔ کہ کہیں چربی کے خشک ہونے کی وجہ سے آنت یا ثرب کی وجہ سے وہ مقام سخت نہ ہوگیا ہو اگر ایسا ہو تو دھاگہ کو کھول کر اس کو اندر

داخل کریں اور دوبارہ باندھ دیں پھر زائد حصہ کو کاٹ دیں اور پھر دو سوئیاں لے کر ابریشم کے دھاگے سے دونوں جانب سے سی دیں پھر اس مقام پر حابس دم دوا لگائیں اوران ادویہ سے علاج کریں جو ملحم ہوں۔

باب ۱۹

استسقاء کے مریض کے پیٹ سے پانی نکالنا (بزل الماء)

استسقاء کی تین قسمیں ہیں۔ لحمی۔ طبلی اور زقی اور اگر تینوں میں سے کوئی نہ ہو بلکہ بہت معمولی اور ردی قسم کا ہو تو اس میں جراحت کی ضرورت نہیں ہے اور ہم نے ان تمام قسموں کو اپنی کتاب شافی میں اور شرح کلیات قانون میں بیان کیا ہے۔ لحمی اور طبلی میں عمل بزل نہیں کیا جاتا ہے صرف زقی میں ایسا کیا جاتا ہے اور پانی کا پیٹ میں جمع ہونا استسقاء کی اس قسم (زقی) میں اس وجہ سے ہوتا ہے کہ مجرائے کبد میں سدہ کی وجہ سے جگر سے دوسرے اعضاء میں پہنچے ہوئے پانی کا نفوذ نہیں ہوتا یہ شدید ضرورت ماں کے پیٹ میں تغذیہ کے مانند ناف سے متصل کبد کی طرف جانے والی نالی (مجریٰ) سے پوری ہوتی رہتی ہے۔ یہ نالی بھی پانی سے بھر جاتی ہے پھر ایک طویل زمانہ کے بعد پھٹ جاتی ہے اور اس میں سے پانی نکلنے لگتا ہے اور صفاق اور آنتوں کے جرم میں پھیل جاتا ہے۔ اور آنتیں پانی میں تیرتی رہتی ہیں اور اس صورت میں اطباء کے پاس اس پانی کو اس مقام سے نکالنے کا کوئی طریقہ نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ عمل بزل کیا جائے اور اس مریض کو مدر بول ادویہ دی جائیں اور گرم ریت میں تمریغ (غسل خاکی) کرایا جائے۔ اس وجہ سے اطباء ان علامات میں جو کہ ذکر ہو چکی ہیں بزل کراتے ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ طبیب اس وقت مریض کی قوت کا اندازہ کرتا ہے۔ اگر اس میں اتنی قوت ہے کہ وہ پانی کو نکلوا سکتا ہے تو نکالتے ہیں ورنہ چھوڑ دیتے ہیں اور کمزور آدمیوں کے لئے جراحت کے ذریعہ پانی کا نکلوانا مناسب نہیں ہے اور عام طبیب کے کہنے پر پانی نکلوانے کو تیار نہ ہونا چاہیئے بلکہ عقلمند اور تجربہ کار طبیب کے کہنے پر پانی نکلوانا چاہیئے اگر اس قسم کا طبیب یہ کہے کہ مریض قوی ہے تو عمل بزل کرے اور وہ پانی جو کہ پیٹ میں جمع ہے تھوڑا تھوڑا کر کے نکالیں اور جالینوس نے اس مرض کو خاص طور پر بقراط کے اقوال کی تفسیر کرتے ہوئے بیان ہے کہ نفخ والوں میں اور استسقاء والوں میں کس قسم کا داغ دیں یا

کس قسم کا شگاف لگائیں اس کا ذکر پہلے گزرچکا ہے۔
بزل کا طریقہ یہ ہے کہ مریض کو کرسی پر بٹھائیں یا وہ اپنے پیروں کے بل کھڑا رہے۔ خادم کو حکم دیں کہ مریض کے پیچھے کھڑا ہو اور مریض کے پیٹ کو اپنے دونوں ہاتھوں سے نیچے کی طرف دبائے یہاں تک کہ پانی نیچے کی طرف اتر آئے پھر تین انگلیوں سے ناف اور نیچے تک محسوس کریں اور نشان لگادیں مضبوط قسم کا عمدہ سا لوہے کا نشتر لے کر اس سے جلد میں شگاف لگائیں پھر جلد کو ایک انگلی کی مقدار میں کھینچ لیں پھر نشتر سے صفاق میں (پیٹ میں جو جھلی استر ہے) اتنا سوراخ کریں کہ تجویف تک پہنچ جائے پھر اس سوراخ میں چاندی یا تانبہ کی نلکی داخل کریں اور اس وقت تک پانی نکالیں جب تک کہ مریض کی قوت برداشت ہو پھر نلکی کو نکال لیں اور اس مقام پر پٹی باندھ دیں۔ اور مریض کو اس قدر ہلکی غذا، اور مشروبات دیں کہ اس کی قوت قائم رہے اور عمدہ قسم کی خوشبو سنگھائیں پھر دوسرے دن طبیب مریض کی نبض سے اس کی قوت کا اندازہ لگائے اگر یہ اندازہ ہو کہ مریض اس قابل ہے کہ اس کا پانی نکالا جا سکتا ہے تو اس قدر پانی نکالے جس قدر کہ وہ برداشت کر سکے یہ عمل تیسرے دن اور چوتھے دن بھی کرے یہاں تک کہ سارا پانی نکل جائے اگر پیٹ کے نچلے حصہ میں کچھ پانی باقی رہ جائے اور مریض میں قوت پانی نکلوانے کی نہ ہو تو ٹانکے لگاکر پٹی باندھ کر چھوڑ دے اور جو کچھ پانی باقی رہ گیا اس کو معرق (پسینہ آور ادویہ) اور مدر بول (پیشاب آور ادویہ) سے خارج کریں اور پانی کم پلائیں اور عمل جراحی کے بعد مریض سے دریافت کریں کہ جگر اور طحال میں تکلیف تو نہیں ہے اگر مریض کہے کہ جگر میں تکلیف ہے تو ناف کے بائیں جانب بزل کریں اور اگر طحال میں تکلیف ہے تو دائیں جانب بزل کھول دیں تاکہ سوراخ عضوئے ضعیف سے دور ہو اور اگر دونوں یعنی جگر اور طحال دونوں کمزور ہیں تو درمیان شکم بزل کریں۔ یہ پانی نکالنے کا طریقہ استسقاء زقی کا ہے۔

باب ۲۰

پیدائشی طور پر بچہ کے حشفہ اور مقعد میں سوراخ نہ ہونے کا علاج

بچوں میں پیدائش کے وقت حشفہ بند ہو یا اگر سوراخ سیدھا نہ ہو بلکہ نیچے کی جانب ہو تو ان دونوں صورتوں میں نقصان ہے۔ پہلی صورت میں جبکہ سوراخ نہیں ہوتا پیشاب کا رکنا مشکل ہوتا ہے اور دوسری صورت جس میں سوراخ نیچے کی طرف ہو اس صورت میں منی صحیح طور پر نہیں پہنچ پاتی ہے بلکہ سوراخ کے اعتبار سے پہنچتی ہے اور وہاں پہنچتے پہنچتے ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور ایسا مریض اجابت کے وقت پیشاب بھی آگے کی طرف سے نہیں کر پاتا۔ لہذا ایسے مریض کا علاج جراحت کے ذریعہ کرنا چاہیئے۔ پہلی صورت جس میں کہ سوراخ قطعاً نہ ہو تو اس مقام پر شگاف کر کے ایک گھنٹہ کے لئے چھوڑ دیں پھر اس جگہ سے شیشے کی باریک سلائی داخل کر کے باندھ دیں اور قضیب میں تین یا چار دن تک اسی طرح اس کو چھوڑ دیں۔ جب پیشاب کا ارادہ کریں تو اس کو نکال دیں پھر اس کو اسی طرح دوبارہ ڈال دیں۔ دوسری صورت جس میں سوراخ نیچے کی طرف ہوتا ہے۔ مریض کو کھڑا کر کے جراحت کے آلات کے ذریعہ علاج کریں۔ اس مقصد کے لئے قضیب کو بائیں ہاتھ سے کھینچیں اور کمرہ حشیف نشتر سے کاٹ کر سوراخ بنائیں اور یہ انقطاع مکمل ہو تاکہ سوراخ درمیان میں آجائے اور کمرہ کا سرا بالکل مجرائے بول کے مقابل سیدھا رکھیں۔ پھر شیشہ کی سلائی کو سوراخ میں داخل کر دیں۔ جب تک کہ خون نہ رک جائے پھر زخم بھرنے کی ادویہ استعمال کریں اور سوراخ کی طرف سے غافل نہ رہیں کہ کہیں وہ بند نہ ہو جائے بلکہ ہمیشہ کے لئے نلکی ڈالے رکھیں جب خون نکلنا کم ہو جائے تو کمرہ کی جڑ کو باریک مکوی سے داغ دیں یہاں تک کہ خون رک جائے بہت سے بچے ایسے ہوتے ہیں کہ پیدائش کے وقت مقعد میں سوراخ نہیں ہوتا اور کبھی یہ سوراخ ایسے زخم کی وجہ سے بند ہو جاتا ہے جس کا علاج نہ کیا گیا ہو پہلی صورت کا علاج یہ ہے

کہ جب بچہ پیدا ہوا ور مقعد میں سوراخ نہ ہو تو دائی اس کو اپنی انگلی سے کھول دیتی ہے یا جراح ہلکا سا نشتر لگا دے۔ اس طرح مقعد کے سوراخ کو کھول دیں اور شیشے کی نلکی داخل کر دیں اور زخم مندمل کرنے کی ادویہ استعمال کرائیں۔ ایسا ہی دوسری صورت میں بھی کریں۔

باب ۲۱

تطہیر (ختنہ) اور اخصاء (خصی کرنا)

تطہیر مختلف صورتوں سے ہو سکتی ہے۔ ایک یہ کہ قلفہ کو مشقاص کے اندر داخل کریں اس طور پر کہ حشفہ اس سے باہر رہے پھر اس جلد کو تیز استرے سے کاٹ دیں۔
دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی ایسا آلہ لیں کہ وہ قلفہ کی جلد کے برابر چوڑا ہو اس کو قلفہ میں داخل کریں اور حشفہ کو داخلی طرف ہٹا دیں اور جلد کو قوت سے پکڑیں پھر اس جلد کو کاٹ دیں۔
تیسری صورت یہ ہے کہ قلفہ کو عمدہ قسم کے دھاگے سے باندھ دیں اس طریقہ پر کہ اس دھاگے کے اندر سے حشفہ کو ہاتھ سے ایک طرف کو ہٹائیں پھر قلفہ کو اس دھاگے کے اوپر سے کاٹ دیں اس کا خیال رکھیں کہ دھاگہ نہ کٹے۔
چوتھی صورت یہ ہے کہ ایک مردد (ایسا آلہ جس کا سرا تیز نہ ہو) قلفہ میں داخل کر دیں اور حشفہ کو ہٹا کر ایک طرف سے قلفہ کو پکڑے رہیں پھر مشقاص کو قلفہ میں داخل کریں اس طرح کہ مشقاص حشفہ اور مردد کے سرے کے درمیان ہو پھر تیز استرے سے جہاں تک کہ مشقاص ہو کاٹ دیں اس عمل کے بعد حشفہ کو چھوڑ دیں اور مشقاص کو نکال لیں اور خون جو بہہ رہا ہو اس کو نکلنے دیں پھر اس مقام پر راکھ لگائیں خشک کدو کی راکھ بہتر ہوتی ہے پھر اس مقام پر حابس خون (ذرورات) میں سے کوئی بھی دوا چھڑکیں اور پٹی باندھ دیں اور اس کو جب تک کہ زخم خشک نہ ہو چھوڑے رکھیں پھر دوسرے دن اس کو حمام میں داخل کریں اور گرم پانی سے نطول کریں یہاں تک کہ پٹی نکل آئے پھر اس کا علاج دیگر جراحات کے مانند کرنا چاہیئے۔ یہاں تک کہ وہاں کھرنڈ بن جائے۔

اخصاء خصی کرنا شریعت کے نقطۂ نظر سے حرام اور طبی نقطۂ نظر سے مکروہ ہے اور دل بھی اس کو گوارا نہیں کرتا ہے پہلی صورت ہماری شریعت اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتی ہے اور دوسری صورت کہ جس کو خصی کیا جائے اس کے جسم میں طبعی سے غیر طبعی تبدیلی لانا

طبی اعتبار سے مکروہ ہے اور اس کے علاوہ خصی کرنا بغیر بادشاہ اور سرپرستوں کی اجازت کے مشکل ہوتا ہے۔ اس بارے میں یہ کہنا ہے کہ بغرض علاج مثلاً جذام کی صورت میں ضرورت ہو تو خصی کر سکتے ہیں جبکہ جسم میں رطوبات کی کثرت ہوگئی ہو خصی کرنے کے تین طریقے ہیں پہلا طریقہ یہ ہے کہ خصیوں کو نکال دیا جائے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ مریض کو حمام میں داخل کریں اور آبزن اور تمرخ کے پانی میں اس کے خصیوں کو رکھیں۔ یہاں تک کہ ان میں ذبول اور استرخا پیدا ہو جائے پھر اس کے بعد قوت سے دباکر مل دیا جائے یہاں تک ان کی صورت باقی نہ رہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ تمرخ کے عمل کے بعد خصیوں کو کھینچیں اور اچھی طرح نچوڑیں اور مضبوط دھاگے سے باندھ دیں۔ پھر ان دونوں خصیوں کے مقام پر لمبائی میں تیز آلہ کے ذریعہ شگاف خصیہ کے صفاق تک لگائیں جب دونوں خصیے باہر نکل آئیں تو ان کو استرے کے ذریعہ کاٹ دیں۔ اور اس مقام پر حابس الدم ادویہ اس وقت تک لگاتے رہیں جب تک کہ اس جگہ پر گوشت نہ آجائے اور یہ طریقہ پہلے سے زیادہ بہتر ہے۔ پہلی صورت میں کبھی کبھی جماع کی خواہش ہوتی ہے کیونکہ اس صورت میں کچلے جانے کے باوجود خصیوں کا جوہر باقی رہتا ہے۔

تیسری صورت جم کی ہے۔ یہ سب سے بہتر طریقہ ہے البتہ اس میں بہت جلد مریض کے ہلاک ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں خصیوں کو اور احلیل کو جڑ پر خوب مضبوط باندھ دیں پھر اس کو مکمل طور پر جہاں تک باندھا ہے تیز استرے سے کاٹ دیں پھر اس مقام پر حابس دم ادویہ لگائیں اور کبھی اس مقام کو پلٹا کر داغ دیا جاتا ہے اس کے بعد دواؤں سے علاج کریں اور مجرائے بول میں چاندی یا تانبہ کی نلکی داخل کر دیں۔ تاکہ گوشت نہ بھر جائے اور جب وہ مقام ٹھیک ہو جائے تو نلکی کو نکال لیں اور جب پیشاب کا اخراج کرنا ہو تو اس کا استعمال کریں۔

باب ۲۲

احتباس بول اور پچکاری کے ذریعہ مثانہ کا حقنہ

احتباس بول جب فم مثانہ کے سدے کی وجہ سے ہو جو قضیب کی جڑ کے متصل ہوتا ہے اور سدہ یا تو جامد خون کی صورت میں ہو یا خلط غلیظ کی صورت میں یا چھوٹی سی پتھری (حصاۃ) کے پیشاب کے راستہ میں پھنسنے سے عارض ہوا ہو اور اطباء کے استعمال شدہ مدر بول ادویہ کے ذریعہ علاج سے فائدہ نہ حاصل ہو رہا ہو تو اس صورت میں قاثاطیر کے ذریعہ پیشاب نکالا جائے۔ قاثاطیر وہ مجوف اور باریک آلہ (نلکی) ہے جو قضیب کی تجویف کی وسعت کے برابر موٹی اور قضیب کے طول کے برابر یا زیادہ لانبی ہوتی ہے (یہ ربر وغیرہ نرم اشیائ سے بنی ہوتی ہے اور مجرائے بول کے موڑ کے اعتبار سے مڑ سکتی ہے) اس کے ایک سرے پر چھوٹے سکرجہ (چھوٹی سی پیالی) کے مانند تجویف ہوتی ہے جس کے ذریعہ اس کو قضیب کے اندر ڈھکیلنے میں آسانی ہوتی ہے یہ چاندی، سونے یا تانبہ کا بھی ہو سکتا ہے اس کو استعمال سے پہلے روغن بنفشہ سے یا تازہ مکھن یا انڈے کی سفیدی سے چکنا کرلیں اور اس کی تجویف میں دھاگہ ڈالیں دھاگے کا ایک سرا قاثاطیر کے اس جانب نکلا ہوا ہو جو قضیب کے اندر داخل کیا جاتا ہے اور دھاگے کا دوسرا سرا قاثاطیر کے دوسری جانب نکلا ہوا ہو دھاگہ کے نکلے ہوئے سرے سے روئی یا عمدہ اون باندھ دیں دھاگہ کے زیادہ نکلے ہوئے سرے کو کتر دیں۔

اس کے بعد اس مذکورہ آلہ کو قضیب تجویف میں آہستہ سے داخل کریں اس سے پہلے عانہ اور اس کے اطراف کو گرم پانی کی دھار سے صاف کرلیں اور قاثاطیر پر روغن لگادیں جب یہ قاثاطیر قضیب کی جڑ تک پہنچ جائے تو قضیب کو اوپر ناف کی جانب اٹھائیں اور آلہ کو بھی ناف کے قریب لے جائیں اس کے بعد اس کو نیچے کی جانب لائیں ساتھ میں آلہ کو بھی آہستہ سے نیچے لے آئیں جب مریض یہ محسوس کرے کہ آلہ وسعت میں پہنچ گیا ہے تو قاثاطیر مثانہ میں داخل ہو چکا۔ اس وقت دھاگے کو کھینچ لیں اور روئی یا اون کو نکال دیں اس کے نکالنے کے ساتھ

ہی پیشاب بقدر ضرورت خارج ہوگا جب پیشاب آنا رک جائے اور بقدر حاجت اخراج نہ ہو تو دوبارہ مذکورہ طریقہ پر قاثاطیر داخل کیا جائے اس کے بعد حسب حاجت دوسری اور تیسری مرتبہ قاثاطیر داخل کریں یہاں تک کہ پیشاب ممکن حد تک آنے لگے ۔

حقنہ مثانہ پچکاری کے ذریعہ اس وقت دوا کا استعمال کیا جاتا ہے جبکہ قرحہ مثانہ کی وجہ سے پیشاب میں جلن مسلسل ہو یا شدید تیز مواد کے اسس طرف میلان کی وجہ سے سوزش اور زخم ہوگیا ہو اور ادویہ کے شرباً استعمال سے فائدہ نہ ہو۔ تو اسس صورت میں مسکن ادویہ قضیب سے پچکاری کے ذریعہ داخل کی جاتی ہیں ۔ اس صورت میں ایسا آلہ جس کی اندرونی وسعت اس قدر ہو کہ انگوٹھا داخل ہو سکے لے کر دوسری نلکی جس کی موٹائی قضیب کی تجویف کے برابر ہو (اس سے جوڑ دیا جائے) اور وسیع نلکی میں مدفع یا پسٹن جس کی موٹائی نلکی کی اندرونی وسعت کے برابر ہو داخل کریں۔ بہتر یہ ہے کہ یہ آلہ حجر عاجی کا بنا ہوا ہو جو تمام جوہروں سے بہتر ہوتا ہے۔ ضرورت کے وقت باریک نلکی کو قاثاطیر کی طرح تدہین کرلیں اور آہستہ سے قضیب میں داخل کریں ۔ اور آہستہ سے قضیب کو نلکی کے ساتھ اوپر اٹھائیں اور اسی طرح نیچے لائیں اس کے بعد بڑی نلکی کی تجویف میں سوزش میں تسکین بخشنے والی ادویہ بھرلیں اور مدفع کے ذریعہ ڈھکیلیں بڑی نلکی سے یہ ادویہ کا محلول اس چھوٹی نلکی میں آئے گا، جو قضیب میں داخل ہے اور پھر تجویف مثانہ میں داخل ہو جائے گا ۔

باب ۲۳

حصاۃ (پتھری) کو نکالنا

پیشاب کو روکنے والی حصاۃ (پتھری) گردہ اور مثانہ میں ہو سکتی ہے۔ سوائے شگاف دنشتر لگانے کے اور کسی چیز سے فائدہ نہ ہو سکتا ہو تو عمل جراحی سے حصاۃ مثانہ میں فائدہ ہو سکتا ہے۔ یہ علاج بچوں میں بہ نسبت جوانوں کے آسان ہے اس کی تین وجوہات ہیں

۱۔ بچوں کے مزاج میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے اس لئے ساختوں کا قطع کرنا اور جوڑنا آسان ہوتا ہے۔

۲۔ بچوں میں قوائے طبعیہ زیادہ ہوتے ہیں اور یہی قوی تغذیہ اور نمو اور تولید نسل میں حصہ لیتے ہیں۔

۳۔ بچوں کے بدن میں قوت حرارت غریزیہ زیادہ ہوتی ہے اور یہی حرارت قوتی کا آلہ ہوتی ہے جو افعال کا باعث ہوتے ہیں جب آلہ قوی ہو تو فاعل کو فعل کا انجام دینا ممکن ہوتا ہے۔ اس سے یہ بات بھی سمجھ میں آتی ہے کہ بوڑھوں میں یہ علاج زیادہ مشکل ہے۔ اور جوانوں میں متوسط درجہ میں مشکل ہے کبھی حصاۃ مثانہ بڑی ہوتی ہے اور کبھی چھوٹی ہوتی ہے اور مذکورہ علاج بڑی پتھری کے لئے زیادہ آسان ہے بہ نسبت چھوٹی پتھری کے اس کی تین وجوہ ہیں ایک یہ ہے کہ بڑی پتھری مجرائے قضیب سے گزر نہیں سکتی اور اس میں رک جاتی ہے بلکہ یہ تجویف مثانہ ہی میں ہمیشہ موجود رہتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ بڑی پتھری کا بآسانی ادراک کیا جا سکتا ہے۔ بہ نسبت چھوٹی پتھری کے تیسری بات یہ ہے کہ بڑی پتھری کے لوگوں میں درد و الم زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے ان میں جراحی علاج آسان ہوتا ہے۔

مثانہ کی پتھری جب عورت کو لاحق ہو تو اس کا عمل جراحی سے علاج زیادہ مشکل ہے۔ اس کی پانچ وجوہات ہیں۔

۱۔ کبھی عورت کنواری ہوتی ہے۔ اس لئے وہ پتھری کی تشخیص کے لئے فرج میں انگلی کے داخل کرنے کو برداشت نہیں کر سکتی۔
۲۔ عورت اس قسم کے علاج اور جراحی کی تکلیف برداشت کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتی
۳۔ ہم بہت کم دیکھتے ہیں کہ عورت اپنے آپ کو علاج کے لئے جراح کے حوالے کر دے کیونکہ ان پر حیا (شرم) کا غلبہ ہوتا ہے۔
۴۔ پتھری کے مقام کے دور ہونے کی وجہ سے گہرا شگاف لگانا پڑتا ہے اور اس میں خطرہ بھی ہوتا ہے۔
۵۔ اگر عورت حمل سے ہو تو جنین کو ایذا پہنچتی ہے۔

مذکورہ باتوں کے بعد اب عمل جراحی کے بارے میں سمجھنا چاہیئے۔ عمل جراحی کے شروع کرنے سے پہلے مریض کو حقنہ دیا جائے تاکہ آنتوں کا تمام فضلات سے تنقیہ ہو جائے اس کے بعد مریض کو کئی مرتبہ اونچے مقام سے نیچے کودنے کا حکم دیں یا ناچنے کا حکم دیں یا خدام کو حکم دیں کہ مریض کے بغل کو تھام لیں اور مریض کو نیچے وزن ڈال کر کئی مرتبہ لٹکنے کا حکم کریں یہاں تک کہ پتھری عنق مثانہ میں نیچے اتر آئے۔ اس کے بعد مریض کو سیدھا بٹھائیں اس کے دونوں ہاتھ اس کے دونوں زانوں پر ہوں تاکہ مثانہ کلی طور پر نیچے کی طرف جھکا ہوا ہو اس کے بعد پتھری کی تفتیش کی جائے۔ جراح اپنے ہاتھ کو اس کے اوپر پھیرے اور نیچے کی جانب سے چھو کر دیکھے اس کے بعد مریض کے مقعد میں شہادت کی انگلی داخل کریں اس سے پہلے انگلی کو روغن بنفشہ سے چکنا کر لیا جائے جبکہ بچہ ہو اور اگر بوڑھا یا جوان ہو تو درمیانی انگلی داخل کر کے پتھری کی تفتیش کریں۔ جب انگلی کو پتھری کا احساس ہو تو عنق مثانہ کی طرف پتھری کو انگلی سے دباؤ ڈال کر ڈھکیلیں اس کے بعد دوسرے خادم کو حکم دیں کہ خصیوں کو شگاف کے مقام سے دور رکھے اس کے بعد مبضع لے کر (نشتر) سے مقعد اور خصیوں کے درمیان شگاف لگائیں۔ شگاف بالکل وسط میں نہ ہو بلکہ بائیں جانب مائل ہو اور شگاف ترچھا ہو تاکہ قضیب کی جڑ سے دور ہو لیکن باہر سے کافی وسیع ہو اور اندر سے تنگ ہو۔ مقعد کے اندر کی انگلی شگاف لگانے کے وقت نہ ہٹائی جائے ایسے وقت میں کبھی پتھری شگاف کے قریب انگلی کے دباؤ سے نکل آتی ہے۔ اگر پتھری کے زوائد اور کنارے اس کے نکلنے میں رکاوٹ پیدا کر رہے ہوں تو شگاف میں کسی قدر وسعت پیدا کریں اور اگر پتھری شگاف سے دور ہو تو حقنہ مردی

(BLUNT FORCEPS) داخل کرکے پتھری کو اس سے پکڑ کر نکال لیں اگر نہ نکل رہی ہو تو شگاف کو وسیع کریں۔ اگر پتھریاں ایک سے زیادہ ہوں تو ایک ایک کرکے نکالا جائے اگر بہت زیادہ بڑی ہو اور وسیع شگاف کی ضرورت ہو تو کلبتین (چمٹے) کو داخل کریں۔ جس کے کنارے دندانہ دار ہوتے ہیں اس سے پتھری کو پکڑ کر دبائیں۔ اس سے پتھری ٹوٹ جائے گی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر خارج ہو جائے گی۔ یہ شگاف کو وسیع کرنے سے بہتر ہے کیوں کہ شگاف کو زیادہ وسیع کرنے پر مریض کی ہلاکت کا اندیشہ ہوتا ہے اور پتھری سے شفایابی ہونے کے بعد تقطیر بول عمر بھر بھی رہ سکتا ہے کیونکہ زخم عمدہ طور پر ملتحم نہیں ہوتا اگر جریان الدم زیادہ ہو اور اس سے عمل جراحی میں رکاوٹ ہو رہی ہو تو مقامی طور پر پھٹکری کا باریک سفوف چھڑکیں۔ جب پتھری نکال چکیں تو جراحت پر کندر، دم الاخوین اور صبر چھڑکیں یا ذرور اصغر چھڑکا جائے یا اس کے بعد رفائد رکھ کر پٹی باندھی جائے اور تین دن اسی حال میں باندھے رکھیں۔ مریض کو حکم دیں کہ وہ اپنی پشت کے بل لیٹے اور رفائد کو روغن گل سے تر رکھے۔ تیسرے دن پٹی کھولی جائے اور مرہم اسود لگا کر دوبارہ پٹی باندھ دیں اور دونوں زانوؤں کو آپس میں ملایا جائے اور اس پر پٹی باندھیں تاکہ ادویہ مقام جراحت پر لگی رہیں اگر اس مقام پر حرارت بڑھ جائے تو مسکن حرارت ادویہ لگائیں جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے اگر پتھری چھوٹی ہو اور مجرائے قضیب میں واقع ہو اور پیشاب سے خارج نہ ہو رہی ہو تو قضیب کو دو جگہوں پر باندھیں ایک جگہ پتھری کے اوپر اور دوسری جگہ پتھری سے نیچے اور شگاف دے کر پتھری کو نکال لیں۔ اس کے بعد ملحم ادویہ مقامی طور پر لگائیں اور پٹی باندھ دیں پٹی دونوں جانب سے باندھی جانی چاہیئے تاکہ جلد اوپر اور نیچے کی طرف کھنچی رہے۔ اوپر کی پٹی باندھنے سے پتھری کے مثانہ میں واپسی کو روکا جا سکتا ہے اور نیچے کی پٹی سے جلد اپنی جگہ پر لوٹ آتی ہے۔ پٹی کے کھولنے کے بعد جراحت کو مندمل کرنے اور التحام کی تدبیر کی جائے۔

اگر پتھری عورت کے مثانہ میں ہو تو آپ کو معلوم ہے کہ اس کا علاج بہت مشکل ہے۔ اگر اس کے اخراج کے لئے عمل جراحی کرنا ہی ہو تو عاقل و بالغ قابلہ کو بلالیں اور اس سے کہہ دیں کہ ہدایت کے مطابق عمل کرتی رہے۔ عورت اگر کنواری ہو قابلہ کو حکم دیں کہ مقعد میں انگلی داخل کرے

اور اگر کنواری نہ ہو تو فرج میں انگلی داخل کر کے پتھری کی تفتیش کرے اور اس کو عنق مثانہ کی طرف ڈھکیلے۔ مردوں کے لئے بیان کردہ ساری تدابیر اختیار کی جائیں اور ویسے ہی حابس الدم ادویہ اور پٹیاں رانوں کو ملاکر باندھی جائیں۔

باب ۲۴

قرو (قیلہ) اور اس کی قسمیں

اس کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱- مائی۔ ۳- معائی

۲- لحمی۔ ۴- ریحی اور ۵- دوالی کے ساتھ۔

قرو مائی یہ کیسۂ خصیتین میں رطوبت مائی کا جمع ہونا ہے اور خصیوں کے اطراف محیط کرنے والے صفاق میں بھی مائیت جمع ہو سکتی ہے اور اس کے علاوہ نفس صفاق میں بھی مائیت جمع ہو سکتی ہے اور اس خصوصی غشاء میں مائیت کی تولید ممکن ہے اس کی وجہ ضعف خصیہ ہے جس سے اس کی طرف آنے والے خون میں استحالہ نہیں ہوتا۔ اس ضعف کی وجہ ضربہ یا سقطہ وغیرہ میں سے کوئی امر ہو سکتا ہے۔ یہ مائیت مختلف رنگ کی ہوتی ہے یہ زردی مائل بھی ہو سکتی ہے اور سرخی مائل بھی ہو سکتی ہے۔ نیز سیاہی مائل رطوبت بھی ہو سکتی ہے۔

کیسۂ خصیتین میں مائیت کے اجتماع کی علامت یہ ہے کہ ورم کی شکل گولہ نما ہوتی ہے۔ اور خصیہ چھپ جاتا ہے کیونکہ رطوبت اس پر ہر طرف سے محیط ہو جاتی ہے۔ صفاق میں مائیت کے اجتماع کی علامت خصیہ کی نرمی اور مائیت کا محسوس ہونا ہے۔

غشائے خاص میں مائیت کے جمع ہونے کی علامت یہ ہے کہ خصیہ کے علاوہ ایک اور مستدیر چیز ظاہر ہوتی ہے۔

ان تمام مائی قسموں کے قرو (قیلہ) کا علاج یہ ہے کہ عمل جراحی کی جائے اس سے پہلے فصد کے ذریعہ بقدر حاجت اور بقدر احتمال قوت خون کا اخراج کیا جائے۔ مریض کو پشت کے بل کسی اونچی چیز پر لیٹنے کا حکم دیں اس کے خصیوں کے نیچے زیادہ مقدار میں کپڑے ڈالدیں یا بڑا اسفنج رکھ دیں۔ جراح مریض کے بائیں جانب بیٹھے اور خادم کو دائیں

جانب بیٹھنے کا حکم دے قضیب اور خصیوں کو شکم کی جانب اٹھائیں اس کے بعد چوڑا نشتر لے کر صفن کی جلد پر درمیان میں عانہ کے قریب شگاف لگایا جائے اس قرو کے لیئے جو خصیہ کے وسط میں ہوتا ہے شگاف ترچھا ہوتا ہے مائیت کا مکمل اخراج کریں اور صنارات (ہک) کی مدد سے جراحت کے لبوں کو دور کیا جائے جب فارغ ہو جائیں تو جلد کو سی دیں اور سیون (ٹانکوں) پر حابس خون ادویہ چھڑکی جائیں۔

اگر مائیت صفاق میں ہو تو شگاف کو گہرا کریں اور صنارات کی مدد سے کھولیں اس کے بعد مذکورہ طریقہ پر علاج کریں اسی طرح کیسۂ خاص میں اجتماع مائیت کی صورت میں بھی عمل جراحی کیا جاتا ہے۔

۲- **قرو لحمی** اس صورت میں خصیوں کے اطراف کی ساخت میں گوشت (لحم زائد) بن جاتا ہے۔ اس صورت میں ورم سخت ہوتا ہے اور کبھی ساخت متحجر (پتھر کے مانند سخت) ہو جاتی ہے یا اس کے بعد ردی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر اس کا علاج عمل جراحی سے کرنا چاہتے ہوں تو معلوم ہونا چاہیئے کہ اطبائے یونان اس قسم کے معالجہ سے منع کرتے ہیں کیونکہ اس میں ہلاکت کا اندیشہ ہوتا ہے۔ البتہ اطباء جدید حسب ذیل طور پر اس کا علاج کرتے ہیں۔

مریض کو پشت کے بل لٹاتے ہیں اس کے بعد محیط کرنے والی جلد کے حصہ میں سیون کے مقام پر شگاف دیتے ہیں جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے۔ یہاں تک خصیوں کے درمیان صفاق تک گہرا شگاف بنا لیتے ہیں اگر یہ لحم زائد خصیہ کی ساخت میں ہو تو صفاق خصیتین میں بھی شگاف دیا جاتا ہے۔ اور اگے ہوئے لحم زائد کو کاٹ کر الگ کرتے ہیں اس کے بعد اس مقام پر بعض ذرورات جو حابس خون ہوں چھڑکے جاتے ہیں اس کے بعد قروح کے طرز پر علاج کیا جاتا ہے

۳- **قرو معائی** اس صورت میں یا تو صفاق کے پھٹنے سے صفاق میں کھنچاؤ کے ذریعہ آنت خصیہ کے مانند ابھر آتی ہے یا صرف اس غشاء کے امتداد سے ہی یہ صورت لاحق ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یا تو شکم پر ضربہ ہے یا کودنے پھلانگنے یا چیخنے یا وزنی چیز کے اٹھانے سے اس کا ظہور ہوتا ہے۔ کبھی مزلق رطوبت کے اس مقام کی طرف میلان سے یہ صورت پیدا ہوتی ہے۔ ضربہ کی صورت میں صفاق کے پھٹنے سے دفعتاً یہ صورت پیدا ہوتی ہے اور دوسری صورتوں میں آہستہ آہستہ

(بتدریج) اس کا ظہور ہوتا ہے۔ جب نیچے کی آنت کا کچھ کیسہ خصیتین میں اتر آتا ہے اور کبھی اس کے ساتھ ثرب (ماساریقا) کا کچھ حصہ بھی اتر کر اس کیسہ میں رک جاتا ہے تو اس سے شدید تکلیف ہوتی ہے۔ اس کا علاج عمل جراحی سے کرنے میں بڑا خطرہ ہے اور اس کے علاوہ عمل جراحی صرف صفاق (غشاء) کے کھنچاؤ کی صورت میں ہی کیا جاتا ہے۔

عمل جراحی کا طریقہ یہ ہے کہ مریض کو پشت کے بل لٹائیں اس کے بعد اس کی آنت کو ہاتھ سے اندر کی طرف لوٹانے کی کوشش کریں اس کے بعد اس کی پنڈلیوں کو اٹھائیں اور خادم سے کہیں کہ اس جلد کو اوپر کھینچے جو اربی حصہ میں ہے اور عرض میں شگاف لگائیں کچھ لوگ شگاف عمودی طور پر بھی لگاتے ہیں پھر شگاف کو اتنا کھولا جائے کہ اس میں سے خصیہ نکل سکے جب سفید سخت صفاق ہر طرف سے ظاہر ہو جائے تو اپنی شہادت کی انگلی کو داخل کریں جو سفید صفاق میں جو خصیہ کے نیچے ہوتی ہے پہنچ جائے اور خصیہ سے آنت کے التصاق کو دور کریں اس کے بعد دائیں ہاتھ کی سبابہ (شہادت کی انگلی) صفن کی جلد تک داخل کریں اور اس کے ساتھ ہی صفاق اوپر کی جانب بائیں ہاتھ سے کھینچیں اور خصیہ کو معہ صفاق اوپر شگاف کی جانب اٹھائیں اس کے لئے خادم کو حکم دیں کہ خصیہ کو اٹھائے اور اس کے پیچھے کے التصاق کو اچھی طرح چھڑائے اور انگلیوں سے ٹٹول کر دیکھیں کہ سفید صفاق کے ساتھ آنت کا جڑا ہوا حصہ تو نہیں ہے اگر آنت کا کچھ حصہ ابھی باقی رہ گیا ہو تو اس کو بھی زیریں شکم میں ڈھکیلیں۔ اس کے بعد سوئی جس میں موٹا دھاگہ ہو دوہرا لے کر آخر صفاق کے قریب جہاں تک شگاف پہنچا ہو داخل کریں اس کے بعد دھاگہ کو موڑ پر کاٹ لیں یہاں تک کہ چار ٹانکے لگ جائیں اور ہر ٹانکے کو مقابل جانب کے دھاگہ سے باندھیں۔ باندھنے کی صورت صلیب کی شکل میں ہو اس کے بعد دو انگشت کے برابر فاصلہ پر ٹانکے دے کر باندھیں اس کے بعد ۲ انگشت کے برابر صفاق چھوڑ کر باقی حصہ کو گولائی میں کاٹ دیں۔ پھر خصیہ کی نیچے کی جلد میں شگاف دیں تاکہ خون بہہ سکے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اس کے بعد اون کو روغن میں بھگو کر جراحت پر رکھیں اور اوپر سے پٹی باندھ دیں جیسا کہ ہم نے قرو مائی کے تحت بیان کیا ہے۔

۴-۵ وہ قرو (قیلہ) جس کے ساتھ دوالی ہو اور دوالیہ کسی قدر مڑا ہوا ورم ہے جو انگور کے خوشہ (عنقود) کی شکل سے مشابہ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ استرخائے خصیہ

بھی ہو اور مریض کے لئے حرکت مشکل ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کو کرسی پر اس طرح بٹھائیں کہ اس کے خصیئے نیچے لٹک رہے ہوں اس کے بعد صفن کی جلد کو انگلیوں سے پکڑ کر نیچے کی طرف زور سے کھینچیں اور اس کے بعد چوڑے تیز نشتر سے گہرا شگاف دیں اس میں صنارات داخل کر کے تحت الجلد اجسام کو الگ کریں یہاں تک کہ اوعیہ منی صاف طور پر دکھائی دیں۔ اس کے بعد شریانوں کو ہر سمت سے نکال کر آپس میں جوڑ دیں جیسا کہ صداع دائم (درد سر مزمن) میں کنپٹیوں کی شریانوں کو کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ گزر چکا ہے۔ اس میں دھاگہ والی سوئی پہلے اس مقام پر داخل کریں جہاں دوالی ورید چوڑی ہو۔ اس کے بعد کم چوڑے مقام پر داخل کر کے سی دیں اس کے بعد درمیان میں شگاف دے کر جو خون اس میں جمع ہے خارج کر دیں اس کے بعد جراحات کے مانند اس طرح علاج کیا جائے کہ اس مقام پر پیپ بن کر اوعیہ گر جائیں جو کہ ان عروق سے تغذیہ حاصل کرتے ہیں۔

باب ۲۵

استرخائے جار صفن اور بظر زائد کا علاج

بعض لوگوں میں صفن کی جلد میں استرخاء اس کی غشاء کے استرخاء کے بغیر واقع ہوتا ہے۔ یہ ایک بری علت ہے جو علاج کی طالب ہوتی ہے۔ اس حالت میں مریض کو پشت کے بل لٹائیں اس سے پہلے جلد پر تمریخ کریں اور گرم پانی کا نطول کریں یہاں تک کہ استرخا مکمل ہو جائے۔ اس کے بعد جلد فاضل کو جلد ضروری سے ہاتھ کی مدد سے کھینچ کر قینچی سے کاٹ دیں اور ریشم کے دھاگے سے ٹانکے لگا دیں پھر اس پر ذرور اصفر لگائیں اور اس کے بعد ملحم ادویہ سے علاج کریں۔

بعض عورتوں میں بظر لمبا ہو جاتا ہے اور باہر نکل آتا ہے اس سے جماع میں رکاوٹ ہوتی ہے اس صورت میں یہ ضروری ہوتا ہے کہ صنارہ یا قابلہ کی مدد سے اس کو پکڑ کر زائد حصہ کو قطع کر دیں البتہ اس کی جڑ قطع نہ ہونے پائے تاکہ اس سے نزف الدم نہ لاحق ہو اس کے بعد ہمارے مذکورہ طریقہ پر علاج کیا جائے۔

کبھی رحم میں لحم زائد پیدا ہو جاتا ہے جو اس کو بھر دیتا ہے اور کبھی باہر دم کی شکل میں نکلتا ہے۔ اس صورت میں اس کو بظر کے مانند قطع کیا جائے اس کے بعد جو علاج ہوتا ہے وہ کیا جائے۔

یہ بات ملحوظ رہے کہ یہ اعمال تنقیہ بدن اور فصد کے ذریعہ استفراغ مادّہ کے بغیر نہ کئے جائیں اور تنقیہ کے لئے دوائے مسہل حسب حاجت دیں۔

باب ۲۶

خنثی (ہیجڑے پن) کا علاج

یہ مرض برا ہے یہ کبھی طبعی (خلقی) طور پر ہوتا ہے اور کبھی حادث (اکتسابی طور پر ہوتا ہے۔ اس کی چار قسمیں ہیں تین قسمیں مردوں کے ساتھ مخصوص ہیں اور ایک عورت کے ساتھ مخصوص ہے مردوں میں خنثی کی تین قسمیں حسب ذیل ہیں۔

۱۔ عانہ کے اوپر رحم کے مانند چیز ظاہر ہو جس پر بال ہوں یہ زیادہ اندر نہ ہو۔

۲۔ یہی شکل دونوں خصیوں کے درمیان ہو۔

۳۔ دونوں خصیوں کے درمیان تو ہو لیکن زیادہ گہری نہ ہو یا پیشاب اس سے نکلتا ہو۔

عورت کے لئے مخصوص صورت یہ ہے کہ فرج کے اوپر وسط عانہ میں جسم تین قسم کا ہو۔ ایک یہ کہ درمیان میں لمبا قضیب کے مانند اور دو صورتیں یہ ہیں کہ خصیتین کی طرح کے ابھار ہوں۔

یہ تمام قسمیں عمل جراحت سے قابل علاج ہیں۔ سوائے اس صورت کے جس میں پیشاب خارج ہوتا ہے اس کا علاج نہیں ہے۔ باقی اقسام کے علاج کی صورت یہ ہے کہ تیز دھار دار آلہ سے زائد جسم کو قطع کر دیا جائے یہاں تک کہ اس کا نشان بھی چھپ جائے۔ اس کے بعد جراحت کے مانند علاج کریں یہاں تک کہ مکمل صحت ہو جائے۔

باب ۲۷

رتقاءُ کا علاج

رتقاءُ کا مطلب یہ ہے کہ عورت کی فرج غیر مثقوب ہوتی ہے یا اگر سوراخ ہو تو بہت تنگ ہو اس کے بعد ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں ۔
۱۔ طبعی ۔
۲۔ عارض (اکتسابی) ۔
عارض (اکتسابی) کی وجہ قرحہ ہو سکتا ہے جس کے بعد عضو کے لب ملتصق ہو گئے ہوں اور مذکورہ صورت بن گئی ہو اس کے علاوہ لحم ثابت یا صفاق کی النسیج چاہے باریک ہوں یا موٹی سوراخ کو بند یا تنگ کر سکتے ہیں کبھی یہ مرض بیرونی طور پر دکھائی دیتا ہے اور کبھی خفیہ (اندرونی) ہوتا ہے ۔ یہ مرض برا ہے جس سے جماع میں رکاوٹ ہوتی ہے اور مانع حمل بھی ہوتا ہے ۔ اگر حمل واقع بھی ہو جائے تو ولادت مشکل سے ہوتی ہے اور بچہ اور زچہ ولادت کے وقت مر جاتے ہیں کبھی حیض کے خون کے اخراج میں بھی رکاوٹ ہوتی ہے ان صورتوں میں حیض کے راستہ میں رکاوٹ ہوتی ہے ۔ اس لئے شدید درد ہوتا ہے اور شدید تکلیف ہوتی ہے رنگ سیاہ ہو جاتا ہے کبھی دم گھٹ کر موت واقع ہوتی ہے جبکہ فصد کے ذریعہ خون کے اخراج میں جلدی نہ کی گئی ہو ۔

اس کے علاج کا طریقہ یہ ہے کہ طبیب تیز و چالاک اور ذہین واقف کار قابلہ کو طلب کرے اور اس کو علاج کے بارے میں ہدایات کر دے اگر اس سے اتفاق نہ ہو تو واقف کار جراح جو پاکدامن اور اچھے اخلاق والا ہو بلایا جائے اور علاج کے بارے میں ہدایات دے اس کی صورت یہ ہے کہ عورت کو کرسی پر بٹھائیں اور اس کی کمر کو کسی چیز سے باندھ دیں ۔ اس کی پنڈلیوں کو رانوں سے ملائیں

اور پیروں کو مجموعی طور پر پسلیوں کے قریب لائیں۔ دونوں رانوں کے درمیان دوری رکھیں۔ یہ عمل قوت والی عورت کے لئے مناسب ہے اس کی پشت کو پیچھے سے پکڑیں یہاں تک کہ اس کی فرج کا منہ کھل جائے اور اندر کا حال نمایاں ہو جائے اور اس سے معالج کے لئے علاج ممکن ہو جائے گا اس کے بعد قابلہ یا جراح سامنے آئے اور فرج کو دیکھے اگر التصاق ظاہر ہو یا رقیق غشا نظر آئے تو معالج اپنے دونوں انگوٹھے دونوں جانب داخل کر کے اچھی طرح کھینچے یہاں تک کہ جگہ کھل جائے اس کے بعد عمدہ اون روغن میں بھگو کر اس مقام پر رکھیں اور روزانہ بدلتے رہیں اگر صفاق موٹی ہو اور اس کا پھٹنا ممکن نہ ہو تو موٹے اور چوڑے نشتر سے جو آس کے پتوں سے مشابہ ہو شگاف لگائیں اس کے بعد اس جگہ پر اون داخل کریں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اگر اس کا سبب لحم ثابت (غیر طبعی اگا ہوا گوشت) ہے تو صنانیر سے کھینچ کر کاٹ دیا جائے اور اس مقام پر حابس خون دوا لگائیں اگر یہ لحم ثابت اندر ہو تو جراح یا قابلہ اپنا ہاتھ فرج میں ڈالے اور مذکورہ طریقہ پر کاٹ ڈالے یہ سب علاج اس وقت ہے جبکہ سبب ظاہر اور قابل احساس ہو۔

باب ۲۸

مردہ جنین کا اخراج

زندہ جنین کو نکالنے کی تدبیر تو اطباء کو معلوم ہی ہوتی ہے۔
مردہ جنین کی صورت میں رحم سے صدیدی خون خارج ہوتا ہے اور جنین کی حرکت ختم ہو جاتی ہے اور اس کے بیدار رہنے کا احساس ختم ہو جاتا ہے ان علامات سے مردہ جنین کی تشخیص ہو جاتی ہے اگر یہ علامات ہوں تو طبیب سے عورت کی قوت کا اندازہ لیں اگر قوی ہو تو عمل جراحی سے جنین کو نکالا جائے اور اس عمل میں جلدی کی جائے اگر ضعیف ہو اور آواز ہلکی ہو اور اس پر غشی آگئی ہو اور استرخا موجود ہو نبض ضعیف ہو تو عمل جراحی سے احتراز کریں کیونکہ اس صورت میں اگر اس کی ہلاکت واقع ہو جائے تو اس کی نسبت معالج کی جانب کی جائے گی جب وہ قوی ہو اور اس کو بھوک بھی لگتی ہو اور اس کی حرکات بھی قوی ہوں نیز نبض کی حرکات مستوی ہوں تو علاج میں جلدی کریں تاکہ مردہ جنین کے شکم میں رکے رہنے کی وجہ سے اس کے صدیدی خون سے عورت کے قلب کو اذیت نہ پہنچے۔
اس میں عمل جراحی کی صورت یہ ہے کہ پہلے عورت کو چوزوں کا سادہ پتلا شوربا دیں یا شربت سیب و نیلوفر پلائیں اس کے بعد پشت کے بل کرسی پر لٹائیں اور اس کے سر کو پیچھے کی طرف جھکائے رکھیں اور اس کی پنڈلیوں کو اوپر اٹھائیں۔ دوسری عورت کو حکم دیں کہ اس کا سینہ اور سر تھامے رہے تاکہ جراحی کے دوران مضطرب نہ ہو اس کے بعد رحم میں روغن بنفشہ گرم کر کے پہنچائیں۔ قابلہ یا جراح بھی روغن بنفشہ ہاتھوں کو لگائے خصوصًا بائیں ہاتھ کو بھی مذکورہ روغن سے چکنا کر لے پھر چاروں انگلیوں کو ملا کر رحم میں داخل کرے اور رحم کے منہ کو وسیع کرے یہاں تک کہ جنین کے خارج ہونے کے لئے جگہ کشادہ ہو جائے اس کے بعد ہاتھ سے جنین کے اعضائیں سے جو چیز فم رحم سے قریب ہو پکڑ کر کھینچے اور فم رحم کے قریب سر ہو تو قابلہ یا جراح انگلیوں کے درمیان

ایک صنارہ (ہک) لے کر آنکھ میں یا کھوپڑی میں چبھوئے اور دوسرا صنارہ دوسری آنکھ میں نیز ایک اور صنارہ اس کی تالو میں داخل کرے اسی طرح ایک صنارہ جبڑے کے نیچے داخل کرے اور باہر کی جانب کھینچے اور رحم کو ہر گھنٹہ روغن مذکور سے دھوئے لیکن روغن تازہ ہو یا قابلہ ہتھیلی کو جنین اور رحم کے درمیان داخل کرے تاکہ جگہ کشادہ ہو لیکن نکالتے وقت دائیں اور بائیں حرکت دے جیساکہ داڑھ کو نکالنے کے وقت حرکت دی جاتی ہے۔ جب جنین کا سر خارج ہو جائے تو آنکھ والے صنانیر کو نتر قوہ میں داخل کرے اور مذکورہ طریقہ پر کھینچے اس کے بعد سینہ میں داخل کر کے کھینچے پھر نیچے کی پسلیوں میں داخل کر کے اور اس کے بعد عانہ میں داخل کر کے مذکورہ طریقہ پر کھینچیں۔ جب جنین کا سر پانی کے بکثرت جمع ہونے سے بڑا ہو جس کی وجہ سے رحم سے اس کے نکلنے میں رکاوٹ ہو رہی ہو تو قابلہ انگلیوں کے درمیان نشتر یا کانٹہ دار چاقو لے کر سر میں شگاف لگائے تاکہ اس کے اندر کا پانی نکل جائے اس کے بعد مذکورہ طریقے پر کھینچیں اگر سر جڑ میں بڑا ہو تو داخل کر کے ٹکڑے کر کے نکالیں یا چمٹے کی مدد سے مذکورہ طریقے پر نکالے اگر پہلے ہاتھ نکل آئے یا دونوں ہاتھ نکل آئیں تو اس کو روغن لگا کر کھینچے۔ کھینچتے وقت کتان کا کپڑا استعمال کرے اس کے بعد چاقو کی مدد سے کہنی یا کتف کاٹ کر صنارات لگا کر نکالے اگر اس کے سینہ میں ورم ہو یا انتفاخ ہو یا اس میں پانی بھر گیا ہو تو مذکورہ طریقہ پر شگاف لگائیں اس کے بعد نکالیں جب سینہ بڑا ہو تو چاقو سے کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے نکالیں اگر پہلے پیر نکل آئے تو آہستہ سے کھینچیں اس کے بعد کولہے سے قطع کریں۔ اس کے بعد دوسرا پیر نکالنے کی تدبیر کریں اس کے بعد صنانیر کو عظم عانہ اور ورک میں داخل کر کے کھینچیں اگر شکم پھولا ہوا ہو یا اس میں ورم ہو تو چاقو سے شگاف دیں تاکہ اس میں کی اشیاء نکل آئیں اور شکم دب جائے۔ اگر جنین کا اخراج پہلو کی طرف سے ہو اور اس کا مسطح ہونا خروج میں مانع نہ ہو تو مذکورہ طریقہ پر ہی نکالیں۔ اگر ممکن نہ ہو تو ٹکڑوں میں کاٹ کر صنانیر سے نکالیں اگر فم رحم میں ورم ہو اور اس وجہ سے اس کا منہ کم کشادہ اور قابلہ کا ہاتھ بھی اندر داخل کرنے میں رکاوٹ ہو رہی ہو تو مذکورہ گرم روغن سے رحم کی تعریق کریں اور مقامی طور پر پانی جس میں خبازی، خطمی اور گل بنفشہ جوش دیا گیا ہو نطول کریں۔ اس کے بعد ہاتھ

کے داخل کرنے کی تدبیر کریں۔

جب جنین اور مشیمہ نکل جائے تو مریضہ کو مقویات دیں اور رحم کا علاج ورم حار کے طرز پر کریں۔ اگر نزف الدم واقع ہو تو حابس خون ادویہ سے علاج کریں جن کے بارے میں پہلے واقفیت ہو چکی ہے۔

باب ۲۹

مشیمہ کا اخراج

جب جنین کے اخراج کے بعد مشیمہ رکا ہوا ہو تو عورت کے نتھنوں میں چھینک آور دوا پہنچائیں مثلاً کندس اور نتھنوں کو اور منہ کو بند کریں۔ اسی طرح کئی مرتبہ کریں۔ اگر اس سے مشیمہ خارج نہ ہو تو پودینہ سداب، شبت، بابونہ اور اکلیل الملک، شیح اور قنطوریون مساوی الوزن لے کر اچھی طرح جوش دے کر ایک برتن (بھگونہ) میں لیں اور اس پر قمع (نلکی والا ڈھکنا) رکھیں جس کا ایک سرا فرج کے اندر رہے اس طرح چند گھنٹے رکھیں۔ جب اس سے مشیمہ کچھ نکلے تو پکڑ کر آہستہ سے کھینچ لیں اور دوائے معطس مذکورہ طریقہ پر دیں اگر اس سے بھی نہ نکلے اور پلٹ کر گولہ نما ہو گیا ہو اور رحم کے کسی ایک جانب رہ گیا ہو تو قابلہ ہاتھ پر روغن بنفشہ یا تل کا تیل لگا کر آگ پر گرم کر کے رحم میں داخل کرے اور رحم میں مشیمہ کو ڈھونڈ کر آہستہ سے دائیں اور بائیں حرکت دیتے ہوئے کھینچے اگر سختی سے رحم سے چپکا ہوا ہو تو ایک گھنٹہ تک چھوڑے رکھیں اس کے بعد روغن بنفشہ کی تدہین اس کے رحم سے ملنے کے مقام پر کرے۔ اس کے بعد آہستہ سے کھینچے اس سے وہ چھوٹ کر نکل جائے گا۔

اگر پھر بھی نہ نکلے تو اس کو چھوڑے رکھیں اس کے نہ نکلنے سے خوف زدہ نہ ہوں کیونکہ وہ بالآخر متعفن ہو کر نکل جائے گا البتہ اس وقت مریضہ کو مقوی قلب اشربہ و مفرحات دیتے رہیں تاکہ اس سے نکلنے والے بخارات کے ضرر سے قلب کی حفاظت ہو مریضہ کو خوشبودار شموم سنگھائیں اور عمدہ غذاؤں سے تغذیہ بخشیں جو مقوی معدہ ہوں۔

باب ۳۰

بواسیر کا حزم اور ان کا قطع کرنا اور شقاق المقعد اور انفتاح عروق کا علاج

مقعد کے اطراف یا اندر لحم زائد کا بن جانا بواسیر کہلاتا ہے جو مواد سوداویہ کے اس کی اطراف الضباب سے بنتا ہے۔ اس کا علاج عمل جراحی سے کرنا چاہیئے۔ پہلے جسم کے مواد فصد یا مسہلات کے ذریعہ خارج کر کے مسوں کو خشک کریں اس کے بعد عمل جراحی سے علاج کیا جائے۔ اس قسم کے علاج کی تین قسمیں ہیں۔

خزم۔
شد۔
قطع۔

خزم سوئی لے کر اس میں ریشم کا دھاگہ ڈالیں جو اچھی طرح (بٹا ہوا) ہو اس سوئی کو باسورہ (مسّہ) کی جڑ کے اندر داخل کریں۔ اس کے بعد دھاگہ سے اس کی جڑ کو لپیٹ کر مضبوطی سے باندھیں بعض لوگ باسور (مسّہ) کی جڑ پر سوئی کے داخل ہونے کے مقام سے نیچے کی طرف دھاگہ لپیٹ دیتے ہیں یہ قابل اعتراض ہے۔ دھاگہ کو تین یا چار چکر دے کر باندھنا بھی ضروری ہے۔

شد باسور کی جڑ کو معتدل طور پر کس کر باندھا جائے اس کے بعد دھاگہ ناشوطہ* کی صورت میں باندھ دیں ایک دن اور ایک رات اسی حالت میں چھوڑیں اس کے بعد گرہ کو کھولیں اور دوبارہ اس سے بھی زیادہ قوی طور پر باندھیں اور ایک دن اور ایک رات چھوڑے رکھیں۔ اس کے بعد آخری دن ایسا ہی کریں یہاں تک کہ باسورہ گر جائے

---

* ناشوطہ۔ سرک گھیٹی۔ وہ گرہ جس میں ہک یا جھول کو بآسانی بڑھایا یا کم کیا جا سکتا ہے۔

قطع باسورہ کو قطع کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ اس میں صنارہ (ہک) یا ظفر طویل لٹکا دیں یا کھردرے کپڑے سے پکڑ کر آہستہ سے کھینچیں۔ اس کے بعد اس کی جڑ کو قینچی سے کتر دیں اس حال میں مریض پشت کے بل کسی اونچی جگہ سویا ہو۔ اس کے بعد اس جگہ ذرور چھڑکیں۔ ذرور کا نسخہ یہ ہے۔

گل ارمنی، کہربا، بسد، قرن الایل محرق، کاغذ سوختہ، بردی محرق مساوی الوزن پیس کر مقامی طور پر لگا کر دبائیں اور مضبوطی سے کس کر پٹی باندھ دیں جبکہ بواسیر ظاہری ہو جب بواسیر اندرونی ہو تو باسور کو لٹکا کر اس میں محاجم کریں اور جذب کریں یہاں تک کہ مقعد باہر نکل آئے اور بواسیر باہر نظر آنے لگے یا مقعد پر پیالی (کٹوری) میں دھنی ہوئی روئی رکھ کر آگ جلا کر رکھیں اس سے مقعد باہر نکل آئے گی اور بواسیر (مسّے) ظاہر ہوں گے۔ اس کے ساتھ ہی ہماری مذکورہ تدابیر سے بواسیر کا علاج کیا جائے ایک یا دو باسورہ چھوڑ دیں کیونکہ تمام کے قطع کرنے سے استسقاء یا سل میں سے کوئی ایک مرض لاحق ہوتا ہے جیساکہ بقراط کا فصول کے چھٹے حصہ میں بیان ہے کہ جو بواسیر کا علاج کرے اور ایک بھی باسور کو باقی نہ چھوڑے تو استسقاء یا سل واقع ہو سکتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مادہ بواسیر شدید ردی مادہ ہوتا ہے۔ جب یہ رک جاتا ہے تو کبد کی طرف واپس لوٹتا ہے اور اس کو نقصان پہنچتا ہے اس سے کبد کی حرارت بجھ جاتی ہے اور کبد ضعیف ہو جاتا ہے ان ہی وجوہ سے استسقاء واقع ہوتا ہے خواہ استسقاء لحمی قسم کا ہو اگر کبد اس مادہ کو دفع کرنے میں قوی ہو تو اس سے قبل کے اعضاء یعنی پھیپھڑوں میں یہ مادہ بھر جاتا ہے۔ پھیپھڑے ہر وقت حرکت پر ہونے اور اسکا جرم نرم ہونے کی وجہ اس مادہ کو قبول کر لیتے ہیں۔

شقاق مقعد انشقاق مقعد کا علاج پہلے شحوم ملینہ مثلاً مرغی کی چربی بط کی چربی نیز دنبہ کے چکتی کی چربی اور تازہ مکھن میں روغن بنفشہ اور تھوڑے سے موم سفید کے اضافہ کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ مریض بار بار ملینات کا استعمال کرے زیادہ دیر تک حمام میں رہے اور حرکت کی افراط سے بھی احتراز کرے۔ دھوپ میں پسینہ کے نکلنے سے بھی احتراز ہو اور

لہ ظفر طویل۔ لمبا ناخن نما آلہ۔

۲ہ بردی ۔ نبات الحفاء مصر۔

۳ہ باسور۔ بواسیر جمع ہے اور باسور واحد یعنی بواسیر مسّہ جو مقعد کی عروق سے بنتا ہے۔

زیادہ روزہ رکھنے سے بھی بچے ان تمام صورتوں میں طبیعت میں توقف (قبض) پیدا ہوتا ہے یہ تمام باتیں اس قسم کے مریض کے لئے مضر ثابت ہوتی ہیں اس سے انشقاق دور نہ ہو تو مقعد کے اطراف قوی طور پر حک کرنا (کھرچنا) چاہیئے یہاں تک کہ خون جاری ہو جائے اس کے بعد جراحات کے مانند علاج کیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی مریض کو ملین ادویہ استعمال کرائیں اور قابض اشیائے سے پرہیز ہو۔

انفتاح عروق اگر انفتاح عروق سے خون کا اخراج زیادہ نہ ہو تو خون روکنے کی ضرورت نہیں، جب خون بکثرت خارج ہو اور بدن کا رنگ زردی مائل ہونے لگے اور اطراف (پیروں) پر تہبج ظاہر ہو تو خون کو روکنے کی تدبیر کریں۔ اس مقصد کے لئے مریض کو رب انجبار اور شربت عصی الراعی[*] دیں۔ غذا میں لطیف گوشت انار دانہ ملا کر پکا کر دیں۔ قبض کی طرف توجہ نہ دیں اس کے بعد حابس خون ادویہ چھڑکی جائیں حابس دم ادویہ کا نسخہ یہ ہے :- دم الاخوین، پھٹکری، قرض (بابونہ) اور مازو سبز مساوی الوزن پیس کر ریشم کے کپڑے سے چھان کر استعمال کریں۔

دوسرا نسخہ اقاقیا، انار کی پنکھڑیاں، جفت بلوط اور گل ارمنی مساوی الوزن پہلے نسخہ کی طرح تیار کر کے استعمال کرائیں۔

ایک اور نسخہ مرجان، کہربا، زرورد پنکھڑیوں سمیت، عذبہ (مائیں خورد) حضض اور گلنار مساوی الوزن پہلے نسخہ کی طرح تیار کر کے استعمال کریں۔ اگر خون رک گیا ہو تو مریض کا خون فصد کے ذریعہ بار بار خارج کیا جائے اور بعض مرتبہ محاجم کے ذریعہ خون کا اخراج کریں۔

---

[*] عصی الراعی - لال ساگ یا لاج گیری (لغات کبیر)

باب ۳۱

زائد اور ملتصق انگلیوں کا علاج

زائد انگلیاں کبھی مکمل طور پر گوشت سے بنی ہوتی ہیں اور کبھی اعصاب سے بنی ہوئی ہوتی ہیں اور کبھی ان میں سلامیات اور ناخن بھی ہوتے ہیں. کبھی یہ ناخن سے خالی ہوتی ہیں اور کبھی یہ متحرک ہوتی ہیں. تو کبھی غیر متحرک ہوتی ہیں جو زائد انگلیاں صرف لحمی یا صرف عصبی ہوں اس کا عمل جراحی سے بآسانی علاج کیا جاسکتا ہے اس طرح پر کر اسے قطع کردیں کہ نشان بھی دکھائی نہ دے اور اس جگہ پر حابس خون ادویہ لگائیں نیز ملحم ادویہ سے علاج کریں اگر اس سے خون نہ رک رہا ہو تو عمل کئی سے علاج کیا جائے. جس میں سلامیات بھی ہوں اور یہ زائد انگلی متحرک ہو تو مفصل سے قطع کردیں اور مذکورہ طریقہ پر علاج کریں. جب یہ غیر متحرک ہو تو اس کا علاج مشکل ہے اس کے علاج کے لئے پہلے لحم کو قطع کریں اس کے بعد تیز آری کی مدد سے ہڈی کو الگ کریں س کے بعد مذکورہ طریقہ پر علاج کیا جائے.

کبھی التصاق مولودی (خلقی) ہوتا ہے اور کبھی قرحہ یا جراحت یا آگ سے جلنے کی وجہ سے اکتسابی ہوتا ہے. اس صورت میں التصاق میں شگاف دیا جائے اور دونوں انگلیوں کے درمیان روغن گل میں ترکردہ کپڑا رکھیں تاکہ دوبارہ التصاق نہ پیدا ہو. جب خون بکثرت خارج ہو رہا ہو تو مذکورہ حابس خون ادویہ لگائی جائیں.

باب ۳۲

ظفرۃ الاظفار اور برص اظفار کا علاج

ظفرہ الظفر (دوہرا ناخن) اس گوشت کا زیادہ پیدا ہونا ہے جو ناخن پیدا کرتا ہے۔ ایسا اکثر پیر کے ناخن میں ہوتا ہے یا ہاتھوں کے ناخنوں میں بھی ہو سکتا ہے۔ ٹھوکر سے چوٹ سے یا جراحت سے یہ مرض واقع ہوتا ہے۔ اس مقام پر لحم زائد علاج میں دیری یا جراح کے غلط علاج سے پیدا ہوتا ہے۔ ہاتھ میں اس کا وقوع داخس (انگل بیڑہ) سے ہوتا ہے۔

جب یہ مرض مسلسل و مستقل طور پر باقی رہے تو ناخن میں فساد واقع ہو جاتا ہے اور کبھی ہڈی میں بھی فساد لاحق ہوتا ہے اور اس سے شدید بدبو آتی ہے اس کا علاج عمل قطع اور اس کے بعد عمل کئی ہے۔

برص اظفار ہو تو جراح کو چاہیئے کہ ناخن میں نیچے سے اوپر شگاف دینے میں جلدی کرے۔ یہ شگاف اوپر سے نیچے نہ ہو جب ایسا کیا جائے گا تو ناخن کے نیچے شگاف کے درمیان گوشت پیدا ہوگا اور اس سے شدید درد ہوگا اور ظفرہ نامی مرض واقع ہوگا جس کا تذکرہ ہم ابھی کر چکے ہیں اس کی وجہ ناخن کے نیچے انگلی کے کنارے یا سرے پر گوشت کا اگنا ہوتا ہے اور اس سے بیان کردہ حالت پیدا ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ ضروری ہے کہ شگاف گہرا نہ ہو کر گوشت تک پہنچ جائے جب ایسا ہو تو گوشت پیدا ہوتا ہے جب ناخن میں شگاف دیں تو دونوں جانب سے دبا کر نچوڑا جائے اور مقامی طور پر روغن گل لگائیں اور پٹی باندھیں اس کے بعد تیسرے دن پٹی کھول کر دبا کر نچوڑیں تاکہ ناخن کے نیچے مجتمع رطوبات نکل جائیں اس کے بعد ناخن پر محلل مرخیات کا ضماد کریں۔ مثلاً تخم کتان، تخم خطمی و خبازی اور گل بنفشہ و اکلیل الملک پیس کر آب کشنیز سبز میں گوندھ کر ضماد بنا کر ناخن پر کئی مرتبہ لگائیں اس سے ناخن گر کر اس کے بجائے دوسرا ناخن پیدا ہوگا۔

باب ۳۳

علۃ البقر کا علاج

اس مرض کا تذکرہ زہراوی نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ ہمارے شہروں میں یہ مرض نہیں ہوتا نہ اس کے بارے میں کوئی واقف ہے اور نہ ہی اطباء اس کا تذکرہ کرتے ہیں۔ یہ چھوٹا سا کیڑا ہے جو جلد کے نیچے اور گوشت کے اوپر پیدا ہوتا ہے اور تمام جسم میں چلتا ہوا چڑھتا ہے اس کے ایک عضو سے دوسرے عضو میں چلنے کا احساس جسم کو ہوتا ہے، کبھی جلد کو پھاڑ کر نکل جاتا ہے یہ عفونتی مواد سے بنتا ہے جیسا کہ آنت میں کیڑا بنتا ہے۔ اس کے چلنے سے اذیت ہوتی ہے۔ کبھی یہ سر میں پہنچ جاتا ہے اور دونوں آنکھوں میں پہنچ کر انہیں پھاڑ کر نکل سکتا ہے۔ اس سے اندھاپن پیدا ہوتا ہے۔ اس کے علاج اور جسم سے اخراج کے لئے اس کے چلنے کے مقام کے اوپر اور نیچے مضبوطی سے کس کر باندھ دیں اور شگاف دے کر اس کو نکالیں اگر وہ گوشت میں گھسا ہوا ہے اور نہیں مل رہا ہے تو آگ سے داغ دیا جائے۔ یہاں تک کہ وہ جل جائے اگر اس کو سر میں چڑھا ہوا دیکھا جائے تو پیشانی کو کس کر باندھیں اور مذکورہ طریقہ پر عمل جراحی کر کے شگاف لگا دو ایسے مریض کا تنقیہ مواد ردیہ کے اخراج کے ذریعہ کرائیں اور اصلاح غذا اور حمام کی پابندی کروائیں نیز حرکات جسمانی سے پسینہ لانے کی کوشش کریں۔

باب ۳۴

ناقرنامی مرض کا علاج

اس مرض کو بھی زہراوی نے بیان کیا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اس نے عجمی عورتوں میں دیکھا ہے۔ ہمارے ملک (کرک یا شام) میں اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا اور نہ ہی کسی طبیب نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ کسی عضو میں ورم ریحی پیدا ہوتا ہے جو ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف بڑھتا ہے کہتا ہے کہ یہ پارہ کی طرح ہوتا ہے جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا رہتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ اس مقام کو غور سے دیکھا جائے۔ اور اس کے نیچے اور اوپر کس کر باندھیں اس کے بعد داغ دیں یا اس مقام پر آگ کے محاجم لگائیں اگر مرض کی جگہ کی تشخیص نہ ہورہی ہو تو مریض کو منضج بلغم ادویہ دیں اس کے بعد اس کے استفراغ کرنے والی ادویہ میں قوی مسہل حبوب وغیرہ دی جائیں ان کے بارے میں پہلے ہی واقفیت ہو چکی ہے اس کے بعد مسخن معاجین دیئے جائیں۔ اس کے بعد حمام کی پابندی کرائیں۔ لیکن تعریق حمام سے بکثرت ہو اس کے بعد ایسے حرکات کروائیں جن سے پسینہ نکلے اس کے بعد غذا کی اصلاح کریں۔ اس مقصد کے لئے مسخن اور محلل ریاح مصالحے استعمال کروائیں میووں اور دودھ اور دودھ سے بنی ہوئی اشیاء سے پرہیز کرائیں۔
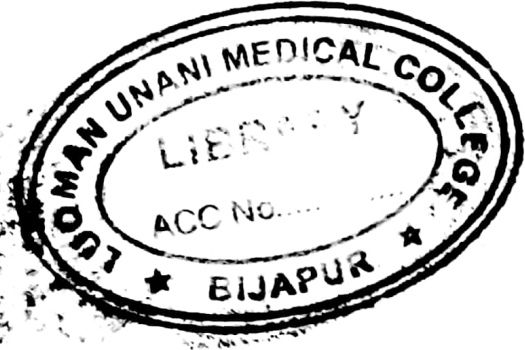
بیسواں مقالہ

قرابادین

اس مقالہ میں ۱۱ ابواب ہیں۔

باب	۱	ترکیب ادویہ کی حاجت
باب	۲	مرکبات میں مفردات کی مقدار مختلف ہونے کے اسباب۔
باب	۳	مرکبات کے حصول سے پہلے اور بعد میں جن امور کا لحاظ ضروری ہے۔
باب	۴	اوزان اور اکیال میں اطبار کی اصطلاحات۔
باب	۵	روغنیات۔
باب	۶	مراہم۔
باب	۷	ذرورات۔
باب	۸	سنونات۔
باب	۹	ضمادات۔
باب	۱۰	غمرہ (ابٹنے)
باب	۱۱	اشربہ۔

باب ۱

ترکیب ادویہ کی حاجت

طب میں تین فرقے ہیں ایک فرقہ اصحاب تجربہ کا ہے۔ اور یہ اطبائے قدیم کا گروہ ہے۔ دوسرا فرقہ اصحاب قیاس کا ہے۔ یہ ان کے بعد کے زمانہ کا فرقہ ہے۔ تیسرا فرقہ اصحاب حیل کا ہے یہ ان کے بعد والا فرقہ ہے۔ ہر فرقہ اپنے اصولوں کو صحیح بتاتا ہے اور دوسرے فرقہ کی تردید کرتا ہے اس کی وضاحت ہم کلیات قانون کی شرح میں کر چکے ہیں۔

اصحاب تجربہ اس بات کے قائل ہیں کہ ترکیب ادویہ کی کوئی ضرورت نہیں اور مفردات کے استعمال سے بے نیازی کوئی بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتی اس سلسلہ میں وہ چار وجوہات پیش کرتے ہیں۔

وجہ اول مفرد ادویات کے باہمی اختلاط کی صورت طبیعت پر گراں گزرتی ہے کیونکہ استعمال کے وقت بعض ادویہ کو بعض سے ممیّز کرنا ہوتا ہے اس لئے ہر دوا کو تنہا ہی استعمال کرنا چاہیئے کیونکہ جو صورت طبیعت پر گراں ہو وہ اسے تھکا دیتی ہے اور جو چیز طبیعت کو تھکا دے وہی اس کے ضعف کا باعث ہوتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ صورت نقصان دہ ہے۔

وجہ ثانی مرکب ادویہ کا حکم مفرد ادویہ سے مختلف ہوتا ہے چنانچہ مدا ٗ ہی کو لے لیجئے کہ اس کا استحالہ ہر ایک فرد میں علیحدہ ہوتا ہے جب یہ صحیح ہے تو کسی بھی مرض میں مفرد دوا کی منفعت تجربہ سے صحیح ثابت ہونے کے بعد اس کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس کے برخلاف مرکب ادویہ بسا اوقات نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں۔

وجہ ثالث یہ کہ مفرد دوا ٗ کا نفع تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت ہو چکا ہے برخلاف مرکب ادویہ کے کہ ابھی تک اس کا نفع ظاہر نہیں ہوا اس لئے ہم اسے

استعمال نہیں کرتے۔ مرکب ادویہ سے مرض کا علاج محض ظنی ہوتا ہے اور ظنی امر مشکوک ہوتا ہے۔ چنانچہ مرکبات کے استعمال کا ترک کر دینا اور مفردات کا استعمال کرنا ضروری ہے کیونکہ مفردات کے فوائد یقینی ہیں۔

وجہ رابع اگر ہم مرکب ادویہ پر بھروسہ کر بھی لیں تو اس کا درجہ مفردات کے بعد ہی ہوگا کیونکہ اولین اور بالذات بھروسہ کے لائق مفردات ہی ہیں دوسرے نمبر پر اور بالفرض بھروسہ مرکب ادویہ پر کیا جا سکتا ہے۔ ظاہر ہے دوسری صورت کے مقابلہ میں پہلی صورت پر اعتماد کرنا افضل ہے۔ اس گروہ کا کہنا یہ ہے کہ جب مفردات کا یہ مقام ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اس سے اعراض کریں اور مرکب ادویہ کا مطالبہ کریں۔

اصحاب قیاس کا خیال یہ ہے کہ ترکیب ادویہ امر لازم ہے اس کے ثبوت میں یہ حضرات چھ دلائل پیش کرتے ہیں۔

۱۔ بعض امراض ایسے ہیں جن کا علاج ان کے اسباب کے علاج سے مختلف ہوتا ہے مثلاً حمی بلغمیہ کہ اس کے سبب کا علاج مسخن قاطع اور ملطف ادویہ کا متقاضی ہے جبکہ نفس بخار مرطب اور بارد ادویہ کا تقاضہ کرتا ہے اور دوائے مفرد مستحیل ہو کر اپنی ذاتی کیفیت سے ہی اثر انداز ہو سکتی ہے۔ لہٰذا جب محض مفرد دوا کے ذریعہ اس طرح کے امراض کا علاج ممکن نہیں تو لامحالہ ترکیب ادویہ ضروری قرار پاتی ہے۔

۲۔ دوسری بات یہ ہے کہ علاج میں استعمال ہونے والی بعض ادویہ جو جوہر میں حجری ہیں مریض کے عضو پر اس کا استعمال ممکن نہیں ہوتا جس سے علاج کا مقصد پورا ہو سکے مثلاً مردار سنگ، زنگار، شنگرف وغیرہ معدنیات جب تک ان میں جوہر سیال نہ ملایا جائے جس کی واقفیت قیاس کے ذریعہ کی جا سکتی ہے ان کا استعمال ممکن نہیں ہوتا۔ اس لئے ترکیب ضروری ہے۔

۳۔ تیسری بات یہ ہے کہ بعض ادویہ مفردہ کا استعمال مزہ (ذائقہ) یا بو کی ناگواری کی وجہ سے ممکن نہیں ہوتا ہے جیساکہ اکثر ادویہ مسہلہ میں ہوتا ہے اس لئے اس میں ایسی اشیا ملانی پڑتی ہیں جو اس ناگواری کو دور کر دیں۔ اسی طرح بعض مفردات انتہائی قوی ہوتے ہیں مثلاً افیون کہ یہ قوی البرد (زیادہ ٹھنڈی) اور غلیظ الجوہر ہے۔ اس کے تنہا استعمال سے بدن میں خدر لاحق ہوتا ہے اور حرارت غریزیہ بجھ جاتی ہے لیکن جب اس میں گرم دوا ملاتے ہیں تو اس کی قوت ٹوٹ جاتی ہے اور اس کا جوہر لطیف ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بعض دوا کا استعمال بعض اعضا

کے لئے کسی خاص ضرر کا باعث ہوتا ہے۔ مثلاً سقمونیا کے بارے میں تجربہ اس کی گواہی دیتا ہے کہ یہ اسہال صفراوی کے لئے مخصوص دوائے ہے لیکن یہ معدہ اور جگر کو نقصان پہنچاتی ہے لہذا اگر اس میں ایسی دوا ملالیں جس میں خوشبو ہو توان دونوں مذکورہ اعضار کی مضرت دور ہوجاتی ہے۔ اس لئے بھی ترکیب ادویہ ضروری ہے۔

۴۔ مختلف اعضائ میں لاحق ہونے والی بیماریوں کا علاج مختلف مدت کا متقاضی ہوتا ہے۔ مثلاً ورم جگر کا علاج اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ باعث مرض مادہ تحلیل نہ ہوجائے اور جب تک کہ اس کے مفاخذ دوا کے لئے کھل نہ جائیں اور جب تک کہ جگر کا جوہر قوی نہ ہوجائے تاکہ اس کی قوت تحلیل نہ ہوسکے اور ظاہر ہے کہ یہ تمام امور محض دوائے مفرد کے استعمال سے انجام نہیں پا سکتے۔ لہذا ترکیب ادویہ سے مفر ممکن نہیں۔

۵۔ امور طبیعیہ میں یہ بات معلوم ہوچکی ہے کہ ہر خلط کی دوسری خلط سے نسبت ہوتی ہے۔ جیساکہ ہم نے شرح کلیات قانون میں وضاحت کی ہے۔ جب اس کی مقدار زیادہ ہوجائے تو کبھی اس نسبت کی حفاظت رہتی ہے اور کبھی وہ نسبت باقی نہیں رہتی۔ دونوں صورتوں میں ایسی ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے جو اس اختلاف کو ختم کرنے اور نسبت کو برقرار رکھنے میں سہولت پیدا کریں لیکن مفردات میں ایسا نہیں ہے۔

۶۔ مجرائے طبیعی سے ہٹ کر بھی احوال بدن جسم کو ہلاک کرسکتے ہیں اور ان احوال کی تکوین میں زیادتی یا کمی سے بھی اعراض لازمہ وغیر لازمہ لاحق ہوتے ہیں اور عقل اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ دوائے مفرد اس سے شفائ کے لئے ناکافی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ترکیب ادویہ کے مسئلہ میں اصحاب قیاس کی رائے درست ہے۔ اصحاب تجربہ کے دلائل کا جواب ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے۔

۱۔ اصحاب تجربہ کی ترکیب کی بابت پہلی دلیل کہ یہ طبیعت پر گراں ہے وجہ مذکورہ کا جواب ہماری (راقم الحروف کی) رائے میں یہ ہے کہ ترکیب سے طبیعت کو راحت پہنچتی ہے کیونکہ مفردات بعض مرتبہ بعض اعضائ کے لئے سخت مضرت رساں ہوتے ہیں لہذا اگر ان کے ساتھ مصلح کا استعمال کیا جائے جو اس کے ضرر کو دور کردے تو خالص نفع حاصل ہوتا ہے ایسی صورت میں یہ طبیعت پر گراں نہیں ہوگا۔

اصحاب تجربہ کی دوسری بات کہ "مرکبات کا حکم مفردات کے حکم سے مختلف ہوتا ہے" کے بارے میں ہم یہ کہتے ہیں کہ مرکب ادویہ سے ہمارا مقصد وہ فوائد حاصل کرنا ہیں جو تریاق جیسی

مرکب دوا سے حاصل ہوتے ہیں اور تریاق کی تیاری مفردات کی ترکیب سے ہوتی ہے ظاہر ہے کہ یہ فوائد اس میں شامل محض مفردات سے حاصل نہیں کئے جا سکتے۔ مرکب دوا کی ایک اور مثال مرہم زنگار ہے۔ اس میں تمام مفردات مانع انبات لحم ہیں۔ لیکن مرکب صورت میں یہ منبت لحم ہے۔ موم تنہا استعمال کیا جائے تو قرحہ کے لئے مضر ہے اور قرحہ میں گندگی پیدا کرتا ہے زنگار تنہا استعمال کرنے پر حاد، لذاع اور اکال ثابت ہوتا ہے اس قدر کہ اس سے صحیح گوشت میں بھی تاکل پیدا ہو جاتا ہے جو شدید درد اور اس جگہ پر مواد کے انجذاب کا موجب ہوتا ہے۔ اگر ان دونوں کو باہم ملایا جائے تو ان میں سے ہر ایک دوسرے کی قوت توڑ دیتا ہے اور اس طرح دونوں کے انضمام سے جو دوا بنتی ہے وہ منبت لحم ہے۔

اصحاب تجربہ کی تیسری بات کہ دوا مفرد کا نفع تجربہ سے ظاہر ہے، کا جواب یہ ہے کہ بلاشبہ مرکبات کے مقابلہ میں ادویہ مفردہ کا نفع تجربہ سے ظاہر و ثابت ہے اور اگر ترکیب کے بعد نفع واضح نہ ہو تو یہ ادویہ مفردہ کی نوعیت کی وجہ سے ہے کیونکہ ترکیب کی صورت میں یہ مستحیل ہو جاتی ہیں۔ مثلاً اگر مفردات حار مزاج کے ہوں تو ترکیب کے بعد بارد ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح تمام مرکبات کے بارے میں قیاس کیا جائے تو یہی صورت ملے گی اسی طرح مثلاً تریاق کو لیجیئے۔ تریاق کے اکثر مفردات تو تریاقی اثر رکھتے ہیں۔ ان میں زہر اور مہلک دواؤں کے خلاف قوت پائی جاتی ہے باقی مفردات ان کی اصلاح کے لئے ہیں۔

اصحاب تجربہ کی چوتھی دلیل ترکیب ادویہ پر وثوق کے بارے میں عرض یہ ہے کہ تجربہ کے ذریعہ مفرد دوا کے نفع کی فضیلت تسلیم لیکن یہ نفع مذکور مقصود بالذات نہیں ہے بلکہ مقصود بالذات وہ نفع ہے جو مفردات کے مجموعہ سے حاصل ہوتا ہے جو کسی بھی صورت میں محض مفرد دوا سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ ادویہ کی ترکیب ان کے استعمال اور تجربہ سے حاصل ہونے والے فائدہ پر اعتماد اس کی فضیلت کا ثبوت ہے۔ لہذا مرکب ادویہ کی منفعت پر اعتماد کو مطلقاً موئخر نہیں کیا جا سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ مرکب ادویہ کی منفعت قیاسی کے اعتبار سے مقدم ہے اور تجربہ کے اعتبار سے مؤخر، ایسا نہیں ہے کہ نفس منفعت پر اعتماد کو ثانوی حیثیت دے دی جائے۔

مرکبات میں مفردات دو قسم کے ہوتے ہیں ایک قسم تو ان مفردات کی ہوتی ہے جو اصل اور گویا جزو خاص ہوتے ہیں اور دوسری قسم ان ادویہ کی ہوتی ہے جو ساتھ میں اصلاح کے لئے یا فعل مطلوب میں معین کے طور پر ملائے جاتے ہیں۔

پہلی قسم کی مثال افعی کا گوشت تریاق میں شامل کرنا ہے چنانچہ یہ تریاق کے بنانے میں جزو خاص (اصل) ہے جیسا کہ آپ علم طبیعات میں جان چکے ہیں دوسری مثال مرہم میں زنگار کی ہے کہ یہ لحم زائد اور زخم کی گندگی کے ازالے کے لئے اچھی دوائی ہے۔ بالجملہ ان امور سے قروح کا تنقیہ ہو جاتا ہے جو گوشت کے بھرنے میں مانع ہوتے ہیں۔

مصلح کی حیثیت سے اس کا استعمال ۶ وجوہ سے ہوتا ہے

(۱) دوائے اصلی کی کیفیت کی اصلاح مقصود ہو مثلاً اندروماخس ثانی میدہ کی خشک روٹی کو لحوم افاعی میں اس غرض سے ملاتا تھا کہ وہ اپنی مجفف خصوصیت سے گوشت کی رطوبت مفسدہ کو ختم کر دے۔ اسی طرح جالینوس زنگار کے ساتھ موم کو ملا کر مرہم تیار کرتا تھا جس سے اس کی حدت ٹوٹتی ہے جو لحم فاسد سے آگے بڑھ کر لحم صحیح کو بھی جلا سکتی ہے۔

(۲) کبھی دوائے اصلی کو مزید قوی بنانا اور اس کے فعل میں تیزی لانا مقصود ہوتا ہے جیسا کہ اندروماخس ثانی تریاق میں کدو اور غاریقون کا اضافہ کرتا تھا کیونکہ اس پر یہ بات منکشف ہو گئی تھی کہ اس صورت میں زہریلے اثرات کے دفعیہ کی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ہڈی کے گودے میں شموم کی آمیزش کر کے جو مرہم تیار کیا جاتا ہے اس سے صلابت میں نرمی اور رخو پیدا ہوتا ہے۔

(۳) کبھی دوائے اصلی کی قوت توڑنا مقصود ہوتا ہے جیسے اندروماخس ثانی صمغ عربی تریاق میں اس لئے مخلوط کرتا تھا کیونکہ تریاق میں شامل ادویہ میں سے اکثر حار اور حاد کیفیات کی حامل ہیں اور صمغ عربی میں چونکہ لعابی کیفیت پائی جاتی ہے جو ان ادویہ کی حدت کو توڑ دیتی ہے یا اسی طرح جالینوس زنگار میں موم ملا کر مرہم تیار کرتا تھا۔

(۴) کبھی اس سے بدرقہ کی غرض پوری ہوتی ہے جیسا کہ جالینوس تریاق میں شراب ملاتا تھا تاکہ جو ہر لحم میں جو غلیظ الجوہر ہونے کی وجہ سے بطئی النفوذ ہوتا ہے بآسانی نفوذ پا سکے اس طرح اکثر مفرد زہر کے قلب پر اثر انداز ہو کر ہلاکت کا باعث بننے سے پہلے شراب اس تریاق کو قلب تک پہنچا دیتی ہے اور اس کی تاثیر زہر کی تاثیر پر غلبہ پا لیتی ہے۔ اسی طرح ان ادویہ میں جو قروح میں پچکاری کے ذریعہ داخل کی جاتی ہیں ان کی اصلاح کے لئے ادویہ کے ساتھ شراب بھی ملائی جاتی ہے۔

(۵) کبھی دوا کو کچھ دیر کے لئے ٹھہرانا مقصود ہوتا ہے تاکہ دوائے اصلی کچھ دیر ٹھہر کر اپنا اثر اور فعل اچھی طرح انجام دے سکے۔ جیسا کہ اندروماخس ثانی نے تریاق میں افیون کو ملایا ہے۔

جب تریاق کے مفردات کو دیکھا جاتا ہے تو اس میں اکثر حار و سریع النفوذ ادویہ بہ نسبت ادویہ باردہ کے زیادہ دکھائی دیتی ہیں اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں دوا اپنے فعل خاص کو اچھی طرح انجام نہیں دے سکتی اسی غرض سے اس میں افیون کو شامل کیا گیا ہے تاکہ وہ اپنے مزاج کی برودت اور اپنے جوہر کی غلظت کی بنا پر اس کو سرعت نفاذ سے روک دے اس کے علاوہ محلل اور مقوی روغنوں میں موم کا ملانا بھی اس کی ایک مثال ہے کہ اس سے یہ ادویہ ان اعضاء پر دیر تک رکی رہتی ہیں جن کی تقویت، اور ایذاء دینے والے مادّے کی تحلیل مقصود ہوتی ہے۔

(۶) چھٹی غرض دواء کی قوت کی حفاظت ــــــ اور دوا کا طویل زمانہ تک موثر رہنا ہے جیساکہ یہ غرض اندروماخس ثانی افیون کو مفردات تریاق کے ساتھ ملاکر حاصل کرتا ہے چیکہ اس نے دیکھا کہ تریاق کے اکثر مفردات حار ہیں اور حرارت کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ دواء کی قوت کو تحلیل کر دیتی ہے لہٰذا افیون کی شمولیت اس کی برودت اور جوہر کی غلظت کی وجہ سے ادویہ کو تحلیل ہونے سے روک دیتی ہے۔ دوسری مثال موم کا مرہم کی ادویہ (مستعملہ) کے ساتھ ملانا ہے یہ اپنے جوہر کی غلظت اور جمود سے اس کی قوت کی حفاظت زمانۂ دراز تک کرتی ہے۔ ان ہی اغراض کے پیش نظر مصلح کی ضرورت ہوتی ہے۔

باب ۲

مرکبات میں مفردات کی مقدار میں اختلاف کے اسباب

مرکبات میں بعض مفردات زیادہ مقدار میں ملائے جاتے ہیں اور دوسرے مفردات تھوڑی مقدار میں ملائے جاتے ہیں اور بعض معتدل مقدار میں شامل کئے جاتے ہیں۔ یہ مقداریں یا تو کسی وجہ سے مقرر کی گئی ہیں اور بعض بغیر کسی وجہ کے مقرر ہیں۔ بغیر کسی علت کے مقدار کا مقرر ہونا محال ہے۔ ورنہ مفرد کی مقدار ایک ہی مرض میں کبھی کم کبھی زیادہ استعمال ہوتی۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔ اس کی علت (وجہ) کو اطباء نے پانچ قسموں میں بیان کیا ہے۔

(۱) دواء کی قوت سے مقدار کا مقرر کرنا۔ یعنی جب دواء زیادہ قوی ہو تو مرکب میں تھوڑی مقدار میں شامل کی جائے کیونکہ یہ اپنی قوت کی زیادتی سے عمل کرتی ہے۔ اور ہمیں جتنی قوت چاہیئے اتنی ہی قوت حاصل کرتے ہیں۔ بالفاظ دیگر قوی دواء کم مقدار میں اپنی قوی تاثیر ظاہر کرتی ہے مثلاً افیون تبرید کی تاثیر کو اور فرفیون تسخین کی تاثیر کو اسی طرح ظاہر کرتی ہے جب دواء ضعیف القوۃ ہو تو مرکب میں زیادہ مقدار میں شامل کرنا پڑتا ہے تاکہ اس دواء کی مطلوبہ قوت مرکب میں حاصل ہو سکے۔ دوسرے الفاظ میں ضعیف دوا کی کثیر مقدار بھی ضعیف تاثیر ظاہر کرتی ہے۔ مثلاً روغن گل سے تبرید حاصل کرنے کا بارد مزاج والوں میں بہت کم اثر ہوتا ہے۔ اگر مرکب میں شامل کی جانے والی دواء متوسط قوت کی حامل ہو تو مقدار شمول بھی متوسط ہونا چاہیئے۔

(۲) جب دواء کے منافع زیادہ ہوں تو مرکب میں کم مقدار میں شامل کی جاتی ہے اور اگر منافع متوسط درجہ کے ہوں تو متوسط مقدار میں شامل کرتے ہیں۔

(۳) جیسے مرکب کو تیار کرنا ہو اسی کے اعتبار سے دواء کی مقدار لی جاتی ہے یعنی قوی قوت والا اور کثیر المنافع مرکب کو تیار کرنا ہو تو متوسط مقدار میں قوی مفردات شامل کئے جاتے ہیں۔ متوسط مقدار کی وجہ مفردات میں قوت کی زیادتی ہے کہ وہ مقدار کی کمی کی طالب ہوتی ہے کہ کم

مقداریں مفردات مرکب میں شامل کی جائیں۔ مرکب کے کثرت منافع پر نظر کرتے ہوئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ مفردات میں زیادتی کی جائے۔ اگر زیادہ قوی قوت والا مرکب بنانا ہو جس کے منافع قلیل ہوں تو مرکب میں تھوڑی مقداریں مفردات شامل کرتے ہیں۔ کیونکہ دونوں امور اس بات کے مقتضی ہوتے ہیں کہ مقداریں کمی کی جائے اور جب ضعیف القوۃ اور کثیر المنافع مرکب کی تیاری مقصود ہو تو مرکب میں کثیر مقداریں مفردات شامل کئے جائیں۔ جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے۔

(۴) عضو کے مقام کے اعتبار سے مقدار مقرر کی جاتی ہے یعنی جب عضو دور ہو اور مرکب کے بعض مفردات کا نفع اس عضو کے ساتھ مخصوص ہو اور جبکہ ان میں دوسرے اعضا کے لئے مضرت نہ ہو تو ان کی کثیر مقداریں مرکب میں شامل کی جاتی ہیں۔ اس کے بالعکس ہو تو تھوڑی مقداریں مفردات شامل کئے جاتے ہیں۔

(۵) اگر دوسری مفرد دوا کو سریع النفوذ بنانا ہو اور یہی دوا تنہا نفوذ کا کام کرتی ہو تو مرکب میں زیادہ مقداریں ملانا پڑتا ہے۔ ورنہ کم مقدار سے کام چل سکتا ہے۔

باب ۳

وہ امور جن کا مرکبات کے حصول سے پہلے اور بعد میں لحاظ رکھنا ضروری ہے

اس سے مراد دوا کا التقاط (چننا)، حصول اور ذخیرہ کرنا ہے اور اس بارے میں معلومات کہ کتنی مدت تک ان کی قوت برقرار رہتی ہے اور دواء کے غسل کی کیفیت جن میں غسل ضروری ہوتا ہے نیز اس میں ادویہ کا احراق کرنا اور بعض ادویہ کا دوسری ادویہ کے قریب ہونے (مجاورت) کا اثر، نیز جوش دینا، وسحق کرنا، برودت سے انجماد کا واقع ہونا اور ادویہ کا دوسری ادویہ کی آمیزش کے بارے میں تذکرہ موجود ہے۔

التقاط وحصول پہلے یہ جان لینا چاہیئے کہ ادویہ تین قسم کی ہیں۔ (۱) معدنی (۲) نباتی (۳) حیوانی۔ معدنی ادویہ میں وہ افضل ہیں جو معروف معادن سے حاصل کی جاتی ہیں۔ مثلاً قلقدلیس قبرصی جو قبرص کے معادن سے اور زاج کرمانی جو کرمان کی معادن سے حاصل کی جاتی ہیں، افضل ہوتی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ان ادویہ میں جوہر غریب (اجنبی مادے) جو دوا کے خصوصی رنگ اور مزہ سے مختلف ہوں نہ موجود ہوں یعنی دوائے خالص ہو۔ نباتی ادویہ میں برگ، تخم، تنے، جڑیں، پھول اور پھل نیز گوند اور مکمل پودے استعمال ہوتے ہیں۔ برگ جب مکمل طور پر نمو پاجائیں تو رنگ کے بدلنے اور پودے سے گرنے سے پہلے توڑ لیں۔ تخم اس وقت حاصل کریں جبکہ مکمل طور پر بن جائیں اور رطوبت فضلیہ تحلیل ہو رہی ہو۔ بہتر ان میں بھاری اور موٹے ہوتے ہیں اور یہ تخم جوہر ارضی (مٹی) سے پاک ہوں۔ تنے اس وقت حاصل کریں جبکہ تمام پتے پودے سے گر جائیں اور ذبول (سکڑ جانے) سے پہلے حاصل کئے جائیں۔ جڑیں تمام پتوں کے جھڑنے کے بعد حاصل کریں یہ وقت ان کے مکمل نضج اور فاضل رطوبات کے تحلیل ہونے کا ہوتا ہے۔ ان میں بہتر وہ ہیں جو مٹی کے اجزائے سے پاک ہوں۔ پھول اس وقت حاصل کریں جبکہ مکمل طور پر کھل جائیں اور مرجھانے اور جھڑنے سے پہلے حاصل کئے جائیں۔ بہتر بڑے اور وزنی

ہوتے ہیں۔ گوند اس وقت لیں جبکہ وہ مکمل طور پر جم جائے اور اس کے خشک ہوکر ٹوٹنے کے قابل بننے سے قبل حاصل کریں۔ بہتر وہ ہے جو لکڑی کے اجزا سے پاک وصاف ہو۔ پودے مکمل طور پر اس وقت حاصل کریں جبکہ تخم بن گئے ہوں اور تروتازہ ہوں۔ بہتر وقت تمام نباتی ادویہ کے حصول کا یہ ہے کہ بارش سے پہلے صاف وخوش گوار ہوا چل رہی ہو تاکہ بارش کی وجہ سے رطوبت فضلیہ نہ جمع ہو جائے۔ کرلیں۔ برّی (صحرائی) قسم بستانی سے فعل میں زیادہ قوی ہوتی ہیں لیکن حجم میں نسبتاً چھوٹی ہوتی ہیں۔ بالجملہ طور پر اس پودے میں رنگ گہرا ہو۔ ذائقہ زیادہ واضح ہو اور اس کی بو، تیز ہو نیز عمل اور فعل میں قوی ہوں۔

حیوانی ادویہ جوان جانور سے لیں جس کا بدن صحیح ہو اعضا رمکمل ہوں اس کو صحیح طور پر ذبح کر کے حلال کرنے کے بعد اور مکمل طور پر اس کے خون کا اخراج ہونے کے بعد حاصل کریں۔ حصول کے وقت جانور تڑپتا ہوا نہ ہو کیونکہ اس کی وجہ سے اس کے اعضا میں فساد لاحق ہو سکتا ہے۔

دواؤں کا ذخیرہ کرنا

تخم کو اس کے طبعی اوعیہ (یعنی پھل، پھلی وغیرہ) میں محفوظ رکھیں کیونکہ یہ ان سے نسبت کی وجہ سے ان کی قوت اور تاثیر کی حفاظت کرتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو سخت جوہر والے برتنوں میں رکھے جائیں تاکہ ہوا سے محفوظ رہیں۔ پتے بھی سخت جوہر والے مذکورہ برتنوں میں رکھیں تخم اور پتوں کو مکمل طور پر سایہ میں خشک کر لینا چاہیئے تاکہ برتن کے اندر تعفن نہ پیدا ہو جڑیں اور تنے مٹی کے اجزائے سے دور اور ہوا سے محفوظ طور پر ذخیرہ کیئے جائیں تاکہ اس کی قوت تحلیل نہ ہو جائے۔

دوا کی عمریں

تخم کی قوت پودے سے حصول کے دن سے ۲ سال تک باقی رہتی ہے۔ اس کے بعد اس میں ضعف پیدا ہوتا ہے۔ برگ (پتوں) کی عمریں حصول کے دن سے لے کر تین سال تک ہوتی ہیں۔ سوائے خربق (کٹکی) کے اس کی قوت اس مدت سے بھی زیادہ عرصہ تک باقی رہتی ہے۔ گوند جس دن حاصل کیا گیا ہو اس دن سے لیکر تین سال تک قوت کا حامل ہوتا ہے۔ جڑیں اور تنے ۴ سال تک قوی رہتے ہیں اور سقمونیا کی قوت جیساکہ ہم نے بیان کیا ہے کہ ۴۰ سال تک برقرار رہتی ہے۔ سوائے سقمونیائے مشوی کے۔ اس لیئے سقمونیا مشوی کو اسی دن استعمال

کیا جائے جس دن اس کا تشویہ کیا گیا ہو۔ تریاق تیاری کے دن سے لے کر ۶۰ سال تک قوی رہتا ہے۔ اس کے بعد یہ دوسرے مسخن معجونوں کے حکم میں آجاتا ہے اور اس کے دفع سموم کی قوت کم ہو جاتی ہے مثر ودیطس جس دن تیار کیا گیا ہو اس دن سے لے کر سات سال تک قوی رہتا ہے۔ اقلیمیائے رومیہ اور فارسیہ تیاری کے وقت سے لے کر ۳ سال تک ٹھیک رہتے ہیں۔ اطریفل ۲ سال اور زیادہ سے زیادہ ۳ سال تک ٹھیک رہتا ہے۔ ایارجات کی عمر ۴ سال ہوتی ہے۔ حبوب مسہلہ تیاری کے دن سے لے کر ۲ ماہ تک ٹھیک رہتی ہے اور سفوف بھی تیاری کے دن سے لے کر ۳ ماہ تک قوی رہتے ہیں وہ قرص جس میں افیون نہ ہو چھ ماہ تک قوی ہوتے ہیں اور جن میں افیون ہو چھ ماہ سے پہلے استعمال نہ کریں۔ روغنیات کا عمل اس وقت تک ہوتا ہے جب تک اس کی بو میں تغیر نہ آجائے جب اس میں تغیر ہو جائے تو کسی چیز سے اس کی اصلاح نہیں ہوتی۔ روغن بلساں جتنا پرانا ہوگا اتنا ہی اچھا ہوگا۔ دوائے اشربہ دو سال سے لے کر ۴ سال تک ٹھیک رہتے ہیں۔ مراہم تیاری کے دن سے لے کر چھ ماہ تک قوی ہوتے ہیں۔

غسل ادویہ تین امور کے لئے ہوتے ہیں۔

۱۔ دوا کی ناریت کو دور کرنے کے لئے جیسا کہ چونے کو مغسول کیا جاتا ہے۔
۲۔ پیسنے کے قابل بنانے کے لئے جیسا کہ توتیا کے تصویل کے وقت کیا جاتا ہے۔
۳۔ کیفیت مفسدہ کو دور کرنے کے لئے جیسا حجر ارمنی کا غسل کیا جاتا ہے۔

احراق ادویہ احراق ادویہ سے تین امور مقصود ہوتے ہیں۔

۱۔ کسی چیز کی حدت میں کمی کے لئے جیسے قلقطار محرق اور زاج محرق
۲۔ کسی چیز کے لطیف جوہر سے فائدہ اٹھانے کے لئے مثلاً قرن الایل محرق اور سرطان سوختہ۔
۳۔ کسی چیز کے ردی جوہر کو ختم کرنے کے لئے جیسے بچھو کو جلایا جاتا ہے۔

مجاورت ادویہ یہ بات جان لینی چاہیئے کہ کبھی ایک دوا کے قریب دوسری دوا رکھ کر یعنی مجاورت سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے اس سے قوی دوا

دوسری دوا میں اپنا اثر منتقل کرتی ہے جو دوسری دوا میں طبعی طور پر نہیں پایا جاتا۔ ادویۂ مسخنہ جب مبرد ادویہ کے ساتھ رکھی جاتی ہیں تو برودت سے اثر قبول کرتی ہیں اور اس کے برعکس مبرد ادویہ مسخن ادویہ سے حرارت حاصل کرتی ہیں مثلاً فرفیون کو افیون کے ساتھ رکھیں تو وہ آپس میں ایک دوسرے کے اثرات قبول کرتے ہیں۔ اس لئے ادویہ کو الگ الگ برتنوں میں رکھنا چاہیئے

طبخ (جوش) ایسی ادویہ بھی ہیں جو جوش کو برداشت نہیں کرسکتیں مثلاً سقمونیا کو جوش دیا جاتا ہے تو اس کی قوت ختم ہو جاتی ہے اور کچھ ایسی ادویہ بھی ہیں جو جوش کو برداشت کرلیتی ہیں۔ ان کی تین قسمیں ہیں۔

۱ ایسی ادویہ جو طبخ قوی (شدید جوش) کو برداشت کرلیں جیسے جڑیں، یہ اپنی کثافت اور غلظت جرم کی وجہ سے زیادہ جوش کی محتاج ہوتی ہیں تاکہ ان کی قوت پانی میں شامل ہو جائے۔

۲ ایسی ادویہ جو طبخ ضعیف (کم جوش) کی محتاج ہیں مثلاً افتیمون، کہ یہ طبخ قوی کو برداشت نہیں کرسکتی ہے بلکہ ادنیٰ سا جوش ہی اس کی قوت مسہلہ کے اخراج کے لیئے کافی ہے۔

۳. ان میں سے بعض معتدل طبخ کی احتیاج رکھتے ہیں۔ مثلاً بزور (تخم)، اور ہلیلہ جات بھی اس کے قریب ہیں۔ ہلیلہ جات کی قوت مسہلہ ان کی طبیعت کی وجہ سے ہوتی ہے جب اس کو قوی جوش دیا جاتا ہے تو اس کی طبیعت تحلیل ہو جاتی ہے۔

سحق (سفوف) یہ بات جان لینی چاہیئے کہ ایسی ادویہ بھی ہیں جو کہ سحق کو قطعاً برداشت نہیں کرسکتی ہیں۔ سحق سے ان کی قوت ختم ہو جاتی ہے۔ جیسے سقمونیا، گوند بھی اسی کے قریب ہیں اسی لئے ان کا پانی میں خیسانده (نقوع) حاصل کرنا بہ نسبت سحق کے بہتر ہے۔ ایسی ادویہ بھی ہیں کہ جب ان کو سفوف کیا جائے تو ان کے افعال دوسری نوعیت کے ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ جالینوس چوتھے مقالہ میں حفظ صحت کے تحت حکایت کرتا ہے کہ اگر کوئی آدمی کمونی کے نسخہ کو سحق کرنے میں مبالغہ کرے تو وہ مسہل کے بجائے مدر بول ہو جاتا ہے۔

(۲) وہ ادویہ جو سحق بلیغ کو برداشت کرسکتی ہیں مثلاً معدنی ادویہ۔ یاقوت، زمرد وغیرہ۔ مروارید اور بسد بھی انہیں کے قریب ہیں ان کو جب تک خوب باریک ذرات کی صورت میں نہ بنالیا

جائے مجاری اور مسامات میں نفوذ نہیں کرسکتیں اور اپنی کثافت کی وجہ سے قلب تک نہیں پہنچ سکتیں۔ اسی لئے قلب کے علاج کے لئے انہیں سحق بلیغ کرلیا جاتا ہے۔

برودت سے انجماد ہر دوا برودت سے جم سکتی ہے اس صورت میں اس کی لطیف قوت کم ہوتی ہے اور بارد ادویہ کی برودت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگر دوا حار قسم کی ہے تو حرارت میں کمی واقع ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے یہ ضروری ہے کہ مسہل ادویہ کو مکمل جوشش کے بعد ادویہ کے گودہ کو فوراً استعمال نہ کیا جائے بلکہ اس کو جوشش دینے کے بعد ٹھنڈا ہونے تک رکھ چھوڑتے ہیں پھر استعمال کے وقت دوبارہ گرم کرلیتے ہیں۔

ادویہ کی آمیزش بعض ادویہ ایسی ہیں کہ ان کی آپس میں آمیزش سے فعل میں قوت پیدا ہوتی ہے حالانکہ مفرداً ضعیف ہوتی ہیں اور فعل میں ناقص ہوتی ہیں جب اس میں معین ادویہ شامل کی جاتی ہیں تو اس کی قوت بڑھ جاتی ہے مثلاً تربد بلغم لزج کو مفاصل سے اکٹھا کر کے بذریعہ اسہال خارج کرتا ہے لیکن اس کا یہ فعل ضعیف ہوتا ہے یہ ضعیف دوا مادّہ مذکورہ تک پہنچنے کے بعد غلیظ مادّے کے جذب سے عاجز ہوتی ہے۔ جب زنجبیل کو اس میں ملایا جائے تو غلیظ بلغم میں تسخین اور لطافت پیدا ہوتی ہے۔ اور تربد اس کے دفع کرنے اور خارج کرنے کے قابل ہوجاتا ہے اور جذب مادّہ و اخراج کا فعل بڑھ جاتا ہے۔

بعض ادویہ آمیزش سے اپنے فعل وقوت کو کھودیتی ہیں اس صورت میں ایک دوا دوسری دوا کے متضاد افعال کی حامل ہوتی ہے مثلاً ہلیلہ اور بنفشہ دونوں اسہال صفراء میں فائدہ بخش ہیں لیکن بنفشہ یہ فعل ازلاق کی وجہ سے انجام دیتا ہے اور ہلیلہ بالعصر (آنتوں کو نچوڑنے کے ذریعہ) عمل کرتا ہے۔ جب ان دونوں کی قوتیں مساوی ہوجائیں تو مزلق عاصر کی مقاومت کرتا ہے اور دونوں افعال ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اگر ایک دوا قوی ہو تو قوی دوا کا عمل غالب ہوجائے گا مثلاً ہلیلہ کا فعل قوی ہو تو مجاری میں قبض اور عصر زیادہ پیدا ہوگا اور اس کے برخلاف مزلق دوا پہلے دی جائے اور اس کے بعد عاصر دوا پلائی جائے تو اسہال کا عمل قوی ہوتا ہے اور جیسے استفراغ ہونا چاہیئے ویسے استفراغ ہوتا ہے۔

کبھی دونوں کی آمیزش سے دوسری دوا کی مضرت کی اصلاح ہوتی ہے۔ جیسے سقمونیا کہ اس کی خاصیت اسہال صفراء ہے لیکن یہ معدہ جگر اور آنت کے لئے نقصان دہ ہے

جب اس میں انیسون اور کتیرشامل کیا جائے تو اس کی یہ مضرت زائل ہو جاتی ہے۔

انیسون اپنی عطریت اور تقویت کی وجہ سے جگر اور آنتوں پر سقمونیا کی مضرت کو زائل کر دیتی ہے اور دوسری دوا کتیرا اپنی لزوجت اور تغریہ (چیپک) کی وجہ سے آنتوں کے لئے سقمونیا کی مضرت کو زائل کر دیتی ہے۔

کبھی آمیزش سے ایسی قوت حاصل ہوتی ہے جو ان دواؤں کے مفرد ہونے کی صورت میں نہیں پائی جاتی مثلاً تریاق کا فائدہ آمیزش اور مخلوط کرنے سے مفردات کے مقابلہ میں الگ ہو جاتا ہے۔ اس باب میں ہم ان ہی باتوں کا ذکر کرنا چاہتے تھے۔

باب ۴

اوزان اور اکیال کے بارے میں اطبأ کی اصطلاحات

دو متجانس یا غیر متجانس جوہروں کے درمیان موازنہ کا نام وزن ہے۔ اور مجانست سے مراد یہ ہے کہ مختلف جوہروں میں خفت وثقل اور لطافت وکثافت کے اعتبار سے برابری ہو مثلاً سونا، چاندی اور لوہے میں مجانست ہوتی ہے۔ غیر متجانس کی مثال ریشم اور اون ہیں۔ جسم موزوں کے پیمانے، اقالیم، اقوام اور اصطلاحات کے اختلاف کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں۔ چنانچہ ضروری ہے کہ (وزن کے) امر طبعی کی طرف رجوع کیا جائے تاکہ مقداریں اختلاف نہ رہے اسی کو اصل بنائیں اور اسی پر تمام اوزان کی بنیاد رکھیں۔ ایک جو کی مقدار کو حبہ کہتے ہیں اور ۴ جو قیراط کہلاتے ہیں۔ اور شامی زبان میں خروبہ کہلاتا ہے۔ ۳ قیراط ایک دانق کے برابر ہیں۔ ۶ دانق ایک درہم کے مساوی ہیں۔ قیاس کے اختلاف کے اعتبار سے کئی درہم کا ایک اوقیہ ہوتا ہے جب کئی اوقیہ کو ملائیں تو ایک رطل بن جائے گا۔ جب عراقی لوگوں کی رائے کے اعتبار سے رطل کو بڑھایا جائے تو ایک من ہوتا ہے۔ جب اس کو اس سے زیادہ بڑھا دیا جاتا ہے تو اس سے قنطار بنتا ہے۔ ہم عنقریب اوزان طبیعیہ کا ذکر کریں گے۔

قیراط کے بارے میں ہم جان چکے ہیں کہ وہ ۴ جو سے بنتا ہے اور ایک دانق ۳ قیراط سے ایک درہم ۶ دانق سے، ایک مثقال ۱½ درہم اور تین جو سے بنتا ہے۔ اور ایک حبہ ۱½ جو سے بنتا ہے۔ یہ خروبہ کا ۳/۴ ہوتا ہے اور درخمی ایک مثقال کے برابر ہوتا ہے۔ طسوج ۲½ حبہ کے برابر ہوتا ہے۔ ایک نواط ۶ قیراط کے برابر ہوتا ہے۔ ایک استار ۶ درہم اور دو دانق کا ہوتا ہے۔ ایک بندقہ بعض کے نزدیک ایک درہم اور بعض کے نزدیک ایک درہم اور بعض کے نزدیک ۳/۴ مثقال کا ہوتا ہے۔ باقلا تین قسم کا ہوتا

ہے (۱) یونانی، (۲) اسکندری، (۳) مصری۔ یونانی باقلا ۲۴ جو کے برابر ہوتا ہے۔ اسکندری باقلا ۹ قیراط کے برابر اور مصری باقلا ۴۸ جو کے برابر ہوتا ہے۔ ایک ترمس ۲ قیراط کے برابر ہوتا ہے۔ جوزہ دو قسم کا ہوتا ہے

(۱)۔ مطلق۔ (۲)۔ ملکی۔

(۱)۔ مطلق جوزہ ۷ درخمیات کا ہوتا ہے۔ ملکی جوزہ ۶ درخمیات کا ہوتا ہے۔ جتنا انگلیوں میں آسکے سے مطلب ۶ درخمیات ہوتا ہے۔ جتنا ہتھیلی میں آسکے کا مطلب ۶ درہم ہوتا ہے۔ دورقن یا دورق ۳ رطل کا ہوتا ہے۔ ہامش یا ہاشس ۵ رطل اور ۱۲ استار کا ہوتا ہے۔ اوقیہ ۷ ۱/۲ مثقال یا ۱۰ ۵/۷ درہم کا ہوتا ہے۔ ایک رطل ۱۲۷ درہم کا ہوتا ہے۔ من ۵ قسم کا ہوتا ہے (۱)۔ انطاکی (۲) رومی (۳) اسکندرانی (۴) عطری (۵) یہودی۔ انطاکی من ۱۶ اوقیہ کا ہوتا ہے۔ رومی من ۲۰ اوقیہ کے برابر ہوتا ہے۔ اسکندرانی من ۳۰ اوقیہ کا ہوتا ہے۔ اور عطری من ۲۲ اوقیہ کے برابر ہوتا ہے جبکہ یہودی من ۵۰ سفلس کے برابر ہوتا ہے۔ ایک سفلس ۲۰ الولوس کا ہوتا ہے اور ایک الولوس (ایلوس) ۳ قیراط کے برابر ہوتا ہے۔

کیل (پیمائش) کے پیمانے کیل اور اس کے اوزان سے نسبت رکھتے ہیں۔ کیل کا مقصد ہر جزء کے اندر کے حجم سے واقفیت ہے۔ اس کو دو قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (۱) ایسا کیل جو جواہر یابسہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ (۲) وہ کیل جو جواہر رطبہ کے لئے مستعمل ہے جواہر یابسہ کے لئے مستعمل کیل کے مختلف اصطلاحات (نام) ہیں اور یہ نام شہروں (ملکوں) کے اعتبار سے الگ الگ ہوتے ہیں۔ مثلاً حلب میں اس کا نام مکوک ہے اور مصری لوگ الاردب کہتے ہیں۔ دمشقی لوگ غرارہ کہتے ہیں۔ اہل حماۃ المشنبل کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ جواہر سیالہ کے کیل کے مختلف انواع ہوتے ہیں اور اصطلات بھی بے شمار ہیں ان سب کا یہاں تذکرہ مشکل ہے ان میں سے چند یہاں بیان کئے جاتے ہیں۔ ملعقہ عسل اور دواء کے اعتبار سے الگ الگ مقدار کا ہوتا ہے۔ عسل (شہد) کے لئے ملعقہ کی مقدار ۴ مثقال ہوتی ہے۔ لیکن دوسری ادویہ کے لئے ایک مثقال کے برابر ہوتا ہے۔ قوصولی بھی دو قسم کا ہوتا ہے ایک روغنیات کے لئے مستعمل ہے جو ۹ اوقیہ کے برابر ہوتا ہے۔ قسط ۲۰ اوقیہ کے برابر ہوتا ہے۔ جرہ دو قسم کا ہوتا ہے بڑا اور چھوٹا۔ بڑا جرہ ۲۴ قسط کے برابر ہوتا ہے اور چھوٹا ۴ اقساط کے برابر ہوتا ہے۔ ابریق دو من کے برابر ہوتا ہے۔ کوز دو قسم کا ہوتا ہے۔ روغن کے لئے ۴۸ استار کا ہوتا ہے۔

اور طلاء کے لیئے ۱۶۰ استار کا ہوتا ہے۔ دوزق کے بارے میں
ابن جناح کا قول لفحیص میں ہے کہ ایک دورق ۴ رطل کا ہوتا ہے۔
ہم اتنا ہی اس باب میں اوزان و اکیال کے بارے میں
بیان کرنا چاہتے ہیں۔

باب ۵

روغنیات

روغن بنفشہ بلدی | بارد و رطب ہوتا ہے۔ نیز منوم ہے۔ اس کی بو درد سر میں تسکین پیدا کرتی ہے۔ اس کو قیر وطیات مراہم حارہ میں شامل کیا جاتا ہے تو اپنے عمل تبرید سے نفع پہنچاتا ہے۔ اس کے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ صرف پھول لیے جائیں اور تازہ تل کا تیل اس میں ملایا جائے۔ اس برتن کو تیز دھوپ میں ۴۰ دن تک رکھا جائے۔ اس کے بعد سایہ میں رکھیں اور استعمال کریں۔ کچھ لوگ کنجد (تل) کے تازہ آٹے کے ساتھ بھگو دیتے ہیں اور دس دن یا پندرہ دن بھگوئے رکھتے ہیں اس کے بعد اس پر گرم پانی چھڑکتے ہیں اور مل کر چھان لیتے ہیں اس سے روغن ثفل سے جدا ہوتا ہے۔ روغن کو حاصل کر کے برتن میں محفوظ کر لیتے ہیں اور وقت ضرورت استعمال کرتے ہیں۔ بعض لوگ روغن بنفشہ میں دوسرے پھول بھی ملاتے ہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور دھوپ میں رکھتے ہیں۔ اس کے بعد استعمال کرتے ہیں۔ یہ طریقہ پہلے سے بہتر ہے۔ ایک اور طریقہ سے بھی یہ روغن تیار کیا جا سکتا ہے وہ اس طرح پر کہ تل روغن بنفشہ میں اس طرح ملاتے ہیں جس کا تذکرہ ہم عنقریب کریں گے پھر تل کو پیس کر روغن نکالا جاتا ہے۔ اور استعمال کیا جاتا ہے۔

روغن کدو | بارد اور رطب ہوتا ہے نیز منوم ہے صداع خار میں فائدہ دیتا ہے۔ جب اس کی بو کو سونگھا جاتا ہے یا سر پر تھوڑے سرکہ میں ملا کر تدہین کی جاتی ہے تو فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ آگ یا گرم پانی سے جلے ہوئے مقام پر بھی اس کی تدہین سے فائدہ ہوتا ہے جبکہ اس میں تھوڑی سی موم سفید بھی شامل کر لی جائے۔ اورام حارہ کے قیر وطیات میں شامل کیا جاتا ہے۔ اس کی تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ کدو کو لیکر چھیلا جائے اور کوٹ کر اس کو نچوڑ لیں۔ اس پانی کے ۴ حصے اور روغن کنجد تازے ایک حصہ لے کر جوش دیں۔

تمام ادویہ کو ہلکی آگ پر جوش دیں یہاں تک کہ پانی اڑ جائے اور صرف روغن باقی رہ جائے۔ اس کے بعد اس کو آگ سے اتار لیں اور استعمال کریں۔ اس کے تخم کے روغن کے منافع بھی اسی کے قریب ہیں۔ اس کی تیاری کے لئے تخم لے کر چھلکے دور کئے جائیں اور پتھر کے یا سنگ مرمر کے ہاون میں کوٹا جائے۔ یہاں تک کہ آٹے کی طرح ہو جائے۔ پھر اس پر گرم پانی زور سے چھڑکیں اور گوندھا جائے۔ اس سے روغن نکل آئے گا۔ اور ثفل باقی رہ جائے گا۔

روغن نیلوفر اس کے افعال روغن بنفشہ کے افعال کے مانند ہوتے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ صداع حار اور سرسام میں اس کے مقابلہ میں زیادہ تسکین بخش ہوتا ہے اور زیادہ منوم ہے۔ نیز اورام حارہ کی ابتداء میں بھی زیادہ نفع حاصل ہوتا ہے۔ اس کی تیاری ۳ طریقوں سے کی جاتی ہے۔

(۱)۔ اس کے پھول لے کر روغن کنجد تازہ میں ڈال دیں اور دھوپ میں ۴۰ دن رکھیں اس کے بعد استعمال کریں۔ جیساکہ ہم نے روغن بنفشہ کے تحت ذکر کیا ہے۔

(۲)۔ پھولوں کو پسے ہوئے کنجد میں ملا کر تیار کریں جیساکہ روغن بنفشہ کے تحت مذکور ہے۔

(۳)۔ تل مقشور لے کر اس میں پھول ایسے بسائے جائیں جیساکہ ہم عنقریب روغن بادام کی تیاری کے طریقوں میں بیان کریں گے۔ اس کے بعد تل مقشور لے کر آٹے کی طرح پیس لیں یا اچھی طرح کوٹ کر اس سے روغن نکالیں

روغن بادام شیریں سادہ تازہ بہتر ہوتا ہے یہ حرارت میں معتدل ہوتا ہے اور اس کی رطوبت موج اور صداع حار اور اورام حارہ کے درجۂ تزید میں نفع مند ثابت ہوتی ہے۔ نیز کالوں کی ٹیس اور وجع الکلیہ اور عسر البول، سعال مزمن، ربو، ذات الجنب اور کتے کے کاٹے میں اس کا کھانا مفید ہے۔ اس کی تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو چھیل کر اس کی ماہیت کو خشک کر کے پیس لیں یا خوب باریک کوٹ لیں۔ یہاں تک کہ آٹے کے مانند ہو جائے اس پر گرم پانی چھڑکیں اور مل کر چھان لیں۔ حتی کہ اس میں سے روغن تیزی سے نکل آئے اور اس کو ایک برتن میں کر لیں اور پھر استعمال کریں۔

روغن بادام شیریں (جس میں گل بنفشہ ملایا گیا ہو) ملک شام میں یہ روغن بنفشہ عراقی کہلاتا ہے۔ بہتر تازہ ہے۔ شدید بارد ورطب اور منوم ہوتا ہے جبکہ اس کا سعوط کیا جائے۔ اس کی بو سونگھی جائے تو یہ زیادہ

تکلیف دہ صداع حار سرسام اور سحر مفرط (کثرت بیداری) میں فائدہ مند ہے۔ اورام حارہ کے درجہ تسرید کی ادویہ میں شامل کیا جاتا ہے۔ اس کی تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ بادام کا چھلکا اتار دیا جائے اور تین دن رکھ چھوڑیں تاکہ اچھی طرح خشک ہو جائے۔ پھر گل بنفشہ سیقان (ڈنٹھل) دور کر کے ابزار* پر رکھیں جو کہ اچھی طرح ۔ بنے ہوئے پنجرہ نما برتن پر رکھا ہو اس پنجرہ نما برتن کے نیچے تیز آگ جلائیں اس کے بعد پھولوں کو ابزار پر پھیلا دیں اس کے اوپر بادام رکھیں۔ بادام کے اوپر دوبارہ پھولوں کی دوسری تہہ رکھی جائے۔ پھولوں کی تہہ پر دوبارہ بادام کی تہہ رکھیں پھر اس پر پھول رکھیں اس طرح تین چار تہیں ہوں اور ایک دوسرے بلند ابزار سے اُسے ڈھک دیں۔ مکمل ایک دن اسی حالت میں رات تک رکھ چھوڑیں۔ اس کے بعد رات کے وقت پھولوں کو بدل دیں اور پہلے بیان کئے ہوئے طریقہ کے مطابق عمل کریں اس طرح دس مرتبہ یہ عمل دہرایا جائے۔ اس کے بعد بادام کو باریک کوٹ لیں یا پیس لیں اور مذکورہ طریقہ پر روغن تیار کر کے استعمال کریں۔

روغن گل حرارت اور برودت میں معتدل ہوتا ہے۔ مقوی دماغ ہے۔ مسکن صداع حار ہے۔ اور ضعیف اعضاء کو تقویت بخشتا ہے۔ اس وجہ سے وہن (ضعیف عضلات) موچ اور ہڈی کے ٹوٹنے یا اکھڑنے میں نفع دیتا ہے۔ اس کی ترکیب تیاری یہ ہے کہ سفید گلاب سال کے آخر میں حاصل کیا جائے اس کی پنکھڑیوں کو دور کریں اور اس کو شیشے کے برتن میں رکھیں۔ اس برتن کو کچے زیتون کے تیل سے بھر دیں یہ روغن پکے ہوئے زیتون کے روغن سے بہتر ہے۔ برتن کو دھوپ میں ۴۰ دن تک رکھ چھوڑیں اور پھر استعمال کریں۔

روغن بادام تلخ یہ شیریں سے زیادہ مسخن ہے۔ کانوں کے سدوں کو کھولتا ہے۔ کان میں پیدا ہونے والے کیڑوں کو مارتا ہے۔ جب اس کے ساتھ شہد اور موم ملا لیا جائے اور بدن پر طلار کیا جائے تو برص اور کلف سے جلد کا تنقیہ کرتا ہے۔ اور صلابت طحال کو تحلیل کرتا ہے۔ اس کو شرباً استعمال کرنے پر پتھری کو توڑتا ہے خصوصاً جبکہ اس کے ساتھ بیخ سوسن استعمال کیا جائے تو یہ قولنج میں مفید ہے اس کا عمل

---

* ۔ قیاس یہ کہتا ہے کہ کوئی خاص لو ہے یا مٹی کا برتن ہے ہو سکتا ہے شاید اس سے لگن یا توا مراد ہو۔

تیاری روغن بادام شیریں کے مانند ہوتا ہے ۔

روغن اخروٹ اس میں قوی حرارت ہوتی ہے۔ مرطب ہے۔ سخت اورام میں ارخاء پیدا کرتا ہے اور ان کے نضج میں مدد کرتا ہے۔ آکلہ میں فائدہ بخشتا ہے۔ نواصیر میں بلیغ (بہت زیادہ) نفع پہنچاتا ہے اس کی تیاری کا طریقہ روغن بادام کے مانند ہے ۔

روغن ارنڈ دوسرے درجہ میں گرم وخشک ہے بدن کو کلف، برش، نمش اور بہق سے پاک کرتا ہے۔ بدن اسفل حصہ کے اورام خصوصاً اورام بلغمیہ میں نفع بخشتا ہے۔ اور ان کے نضج میں مدد کرتا ہے۔ ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ قاتل دیدان ہے جبکہ اس کو ۵ ر ۳ گرام یا ۷ گرام کی مقدار میں پلایا جائے تو مسہل بلغم ثابت ہوتا ہے۔ اس کی تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے تخم کو کوٹیں اور روغن بادام کے مانند روغن تیار کریں۔

روغن لاذن کمزور اعضاء کو قوت بخشتا ہے جب اس سے حقنہ کیا جاتا ہے تو انہیں خشک کرتا ہے بالوں کو سیاہ کرتا ہے اور بالوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہے۔ اس کی تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ ۸ ر ۴ م ل کی مقدار میں روغن آس لے کر اس میں ۳۵ گرام پاک و صاف لاذن کا اضافہ کریں اس کو دوہرے برتن میں جوش دیں یعنی اس برتن کو دوسرے برتن جس میں پانی ہو رکھ کر جوش دیا جائے۔ یہاں تک کہ پانی جوش کھانے لگے حتی کہ لاذن روغن میں پگھل جائے اس کو اچھی طرح مخلوط کر کے استعمال کریں ۔

وہ روغن جو بالوں کو سیاہ کرتا ہے اور زیادہ رطوبت والے قروح میں نفع بخشتا ہے اس کی تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ آملہ، برگ آس اور صنوبر کی جڑ کے چھلکے مساوی الوزن لے کر پانی کے ساتھ اچھی طرح جوش دیں اور مل کر چھان لیں اس کے بعد اس میں ان ادویہ کے وزن کا نصف روغن کنجد ملا دیں۔ سب ادویہ کو ہلکی آگ پر جوش دیں یہاں تک کہ پانی اڑ جائے اور تیل باقی رہے۔ پھر استعمال کریں ۔

روغن افسنتین حار اور مقوی اعضائے ضعیفہ و باردہ ہے ۔ اورام بلغمیہ میں فائدہ مند ہے ۔ بالوں کو سیاہ اور مضبوط کرتا ہے۔ اس کی تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ حب الغار، لاذن، افسنتین ہر ایک ایک حصہ۔ سرو کا چھل ۲ حصے لے کر خوب باریک پیس لیں پھر جمع کر کے کتان کے کپڑے میں لیں اور روغن آس میں بھگو کر چھوڑ دیں اور پھر استعمال

یں لائیں۔ کبھی اس روغن میں اس کو مل چھانکر استعمال کیا جاتا ہے۔

روغن خلوقی یہ روغن زعفران ہے۔ حار قوت رکھتا ہے۔ اعصاب کی سختی کو دور کرتا ہے۔ اور تشنج امتلائی میں فائدہ بخشتا ہے۔ ملین صلابت ہے۔ ورم بلغمی کو نضج دیتا ہے۔

ترکیب تیاری۔ زعفران ۱۲ گرام، قصب الزریرہ ۶۵ء ۱۷ گرام۔ مر ۷۵ء ۱۶ گرام، قردمانا ۱۲ گرام۔ ان سب ادویہ کو ۵ دن تک پانی میں بھگوئے رکھیں۔ ۵ دن تک سرکہ انگوری میں دوبارہ بھگوئیں۔ اس میں کچے زیتون کا تیل ۹۰ م ل ملادیں ان تمام ادویہ کو ہلکی آنچ پر گرم کریں۔ یہاں تک کہ پانی ختم ہو جائے اور روغن باقی رہے اور پھر استعمال کریں۔

روغن سوسن یہ حار و یابس بدرجہ دوم ہے۔ اعصاب کی تلیین کرتا ہے۔ اورام بلغمیہ وریحیہ اور اورام مائیہ میں فائدہ مند ہے۔ سر کے قروح میں بھی نافع ہے۔ بھنگ کے مضر اثرات کے لئے تریاق ہے اس کے علاوہ آب کشنیز اور خراب قسم کی کھمبیوں کے مضر اثرات کے لئے بھی مفید ہے۔ اس کی تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ سوسن کے پھول ۳۰ عدد لے کر شیشے کے برتن میں رکھیں اور اس میں ۶۱۰ م ل روغن کنجد ملائیں۔ اس کو دھوپ میں ۴۰ دن تک لٹکائیں۔ اس کی قوت کو بڑھانا مقصود ہو تو اس میں سلیخہ، قسط، حب بلسان، مصطگی، زعفران ہر ایک ۳۵ گرام، قرنفل اور الائچی ہر ایک ۶۵ء ۱۷ گرام باریک کوٹ کر اس میں سوسن ملادیں اور دھوپ میں لٹکادیں جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔

روغن حب الغار درجۂ سوم میں حار یابس ہے۔ دار الثعلب اور کان کو ٹھنڈک کے پہنچنے کی صورت میں نفع دیتا ہے۔ اورام بلغمیہ کو نضج دیتا ہے۔ محلل ریاح ہے۔ دوی وطنین اور تکان کو دور کرتا ہے۔

ترکیب تیاری: حب الغار لے کر پانی میں اچھی طرح جوش دیں۔ اس میں کچے زیتون کے پرانے تیل کا اضافہ کریں۔ ان سب ادویہ کو اتنا جوش دیں کہ پانی ختم ہو جائے اس کے بعد استعمال کریں۔ کچھ لوگ حب الغار مسلّم لے کر پیس کوٹ کر اس کو روغن بادام کی طرح نچوڑ لیتے ہیں

روغن یاسمین دوسرے درجہ میں حار یابس ہے اورام بلغمیہ میں تسخین بخش ہے اور ان کے انفضاج میں مدد کرتی ہے۔ محلل ریاح اور ملین صلابت ہے۔ تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ

پھولوں کو لے کر شیشے کے برتن میں رکھیں اور کچے زیتون کا تیل بھر دیں اور دھوپ میں ۴۰ دن رکھیں۔ اس کے بعد استعمال کریں۔

روغن نرگس یہ درجۂ دوم میں حار یابس ہے۔ روغن یاسمین کے مانند افعال کا حامل ہوتا ہے۔ اس کی تیاری کا طریقہ بھی روغن یاسمین کے مانند ہے۔

روغن گل خیری یہ دوسرے درجہ میں حار یابس ہے۔ بلغم اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ اور تلطیف بخشتا ہے۔ اس کی تیاری کا طریقہ بھی مذکورہ روغنوں کی طرح ہے

روغن بابونہ یہ حرارت اور یبوست میں معتدل ہے۔ تکان کو تسکین بخشتا ہے۔ معدہ اور آنتوں میں پیدا ہونے والے ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ اورام بلغمیہ اور اورام ریحیہ میں نفع بخشتا ہے۔ اپنے فعل میں قوی ہے۔ اس کی تیاری کا طریقہ بھی وہی ہے۔

روغن اذخر حرارت و یبوست میں معتدل ہے۔ حکہ میں نفع بلیغ پہنچاتا ہے۔ نیز جرب اور برص میں بھی فائدہ بخش ہے۔ مفاصل میں ارخاء سے جو تکان پیدا ہو جائے اس کو دور کرتا ہے۔

تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ کنجد مقشور کو اذخر کے پھول کے ساتھ بسائیں جیسا کہ ہم روغن بادام شیریں میں گل بنفشہ کو بسانے کی تدبیر بیان کر چکے ہیں۔ اس کے بعد کنجد کو چکی میں پیس لیں یا باریک کوٹ لیں اور اس سے روغن حاصل کریں جیسا کہ عام طور پر کنجد سے روغن حاصل کیا جاتا ہے۔

روغن اترنج دوسرے درجہ میں حار یابس ہے تمام اورام بلغمیہ میں فائدہ پہنچاتا ہے۔ داء الثعلب میں بال اگاتا ہے۔ مقوی اعصاب ہے، وجع الکلیہ اور برودت مثانہ میں خارجی طور پر اس کی مالش مفید ہے۔ اس کی تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو درخت سے اس وقت گرائیں جبکہ مکمل طور پر پک جائے۔ کیونکہ اس صورت میں اس کے چھلکے کو اتارنے پر اس میں سے عمدہ روغنی رطوبت خارج ہو کر بہت جلد جمع ہو جائے گی۔

روغن شبت کہا جاتا ہے کہ یہ معتدل ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ یہ درجۂ اول میں حار ہے۔ معدہ اور آنتوں کی ریاح کو تحلیل کرتا ہے مفتح عروق ہے۔ جوڑوں پر اس کی مالش کرنا تکان کے لئے مفید ہے نیز بخار کی کیفیت میں شدید لرزہ کے

لئے نافع ہے۔ اورام بلغمیہ کو نضج دیتا ہے۔ تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے تخم کو اس وقت حاصل کریں جبکہ وہ ابھی سبز ہوں۔ ان کو کچے زیتون کے تیل میں بھگو دیں اور ۴۰ دن تک دھوپ میں رکھیں۔ اس کے بعد استعمال کریں۔

روغن افسنتین درجہ دوم میں حار ہے۔ اورام ریحیہ کو تحلیل کرتا ہے۔ اپنی تسخین کی وجہ سے اورام بلغمیہ کے نضج میں مدد دیتا ہے۔ جب جوڑوں کے ارخاء سے تکان پیدا ہو تو اس کو دفع کرتا ہے۔

تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ کچے زیتون کا تیل ۷۰۰ م ل لیں اور کچھ لوگ بجائے زیتون کے تیل کے پارہ لیتے ہیں لیکن روغن زیتون زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ روغن کا فعل نباتات کے افعال کو ظاہر کرنے کے لئے زیادہ مناسب ہے۔ اس کی تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ افسنتین کے پھول کھلنے کے پہلے ۳۵ گرام کی مقدار میں لیں اور زیتون کے تیل میں ملادیں اور شیشے کے برتن میں ڈال کر ۴۰ دن تک دھوپ میں رکھیں۔

روغن سداب دوسرے درجہ میں حار یابس ہے۔ برودت کلیہ و مثانہ میں تسخین بخشتا ہے نیز پشت کے استرخاء میں قوت بخشتا ہے معدہ اور آنتوں کے ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ اورام بلغمیہ کے نضج میں مدد کرتا ہے۔ اور اورام ریحیہ کو تحلیل کرتا ہے۔

تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ ۷۶۵ ملیٹر کچے زیتون کا تیل اور بری و بستانی سداب کے پتے (بری بہتر ہوتے ہیں) ۱۴۰ گرام اور پانی ۹۱۶ م ل لے کر ہلکی آگ پر پکائیں۔ یہاں تک کہ اس کا پانی ختم ہو جائے اور روغن باقی رہے۔ اس کو کسی برتن میں ڈال کر دھوپ میں لٹکائیں اور استعمال کریں۔ بعض لوگ بجائے زیتون کے، روغن کنجد کو ملاتے ہیں لیکن روغن زیتون بہتر ہے۔

روغن حیّات قوبا اور جذام کے ابھار کو دور کرتا ہے۔ اس کو کسی پر کے ذریعہ لگایا جائے۔ ہاتھ سے نہیں کیونکہ زہر ہے۔

تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ تازہ روغن کنجد (۱۶۶۳۲ لیٹر) پاک و صاف تانبہ کے برتن میں لے کر اس میں ۵ یا ۱۰ تلوار کی میان کے برابر لمبے حیات اسود (سیاہ سانپ) ملادیں اور برتن کے منہ کو اچھی طرح بند کر دیں اس کے بعد اس برتن کے نیچے ہلکی آنچ دیں یہاں تک کہ حیّات گل جائیں اور ان کا گوشت ہڈی سے جدا ہو جائے اس کے بعد آگ سے اتار دیں اور ٹھنڈا ہونے تک رکھ چھوڑیں۔ اس کے سرپوش کو کسی آلہ سے پھاڑیں تاکہ اس کے

بخارات ناک میں داخل نہ ہوں کیونکہ یہ زہر ہے۔ جب مکمل طور پر ٹھنڈا ہو جائے تو روغن کو صاف کرلیں اور ہڈی اور گوشت کو پھینک دیں اور اس کو ایک برتن میں بند کر دیں۔ وقت ضرورت اس کو کسی پر سے لگائیں اور مقامات مذکورہ یعنی قوبا اور جذام کے ابھار پر ہی لگائیں۔

روغن کائفل (دار شیشعان) اسہال بلغمی میں نفع مند ہے۔ معدہ باردہ و مسترخیہ کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ اسی طرح کمزور مفاصل کو فائدہ دیتا ہے اورام ریحیہ اور اورام مائیہ کو تحلیل کرتا ہے۔ اورام بلغمیہ کے نضج میں مدد کرتا ہے۔ تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ کائفل ۲۱ گرام، سلیخہ ۲۱۰ گرام، سلیخہ اور قسط کی لکڑی ہر ایک ۱۴۰ گرام الائچی ۱۷،۵ گرام اور قصب الزریرہ ۷ گرام لے کر ان سب ادویہ کو اچھی طرح کوٹیں اور اس پر کچھ زیتون کا تیل ۳۳۶۴۳ لیٹر ڈالیں اور اس کو ۴۰ دن تک دھوپ میں رکھیں۔ بعض لوگ آگ پر گرم کرنا بہتر سمجھتے ہیں لیکن پہلی صورت بہتر ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ روغن زیتون کے بدلے میں روغن کنجد ڈالیں لیکن اول الذکر بہتر ہے۔

روغن ساطع (مشک کی خوشبو والا روغن) استفراغ اور تنقیۂ بدن کے بعد اس کا استعمال فالج اور لقوہ میں فائدہ مند ہے ورم بلغمی کے نضج میں مدد کرتا ہے۔ اورام ریحیہ کو تحلیل کرتا ہے۔ صلابتوں میں نرمی پیدا کرتا ہے۔ اس کی تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ روغن گل، روغن زنبق، روغن نرگس ہر ایک ۴۰۸ م ل ملا کر شیشہ یا چینی کے برتن میں ڈالیں اور عود کی لکڑی اور کافور[1] سے ہلائیں۔ ایک ماہ تک مذکورہ لکڑی سے ہلاتے رہیں۔ اس کے بعد جوز بوا، بسباسہ ہر ایک ۸۷۵ ملی گرام فوہ (مجیٹھ)، الائچی، افلنجہ[2]، فاغرہ[3]، کبابہ، قرنفل، سنبل اور گل سرخ، صندل سفید و صندل سرخ ہر ایک ۱۷،۶۵ گرام۔ عودند[4]، غالیہ[5] ۴۵ گرام عنبر اشہب ۹ گرام مشک ۱۳،۶۵

---

[1] شاید اس سے مراد کافور کے درخت کی لکڑی ہے۔

[2] افلنجہ۔ پھول فرنگی (لغات کبیر)۔

[3] فاغرہ۔ کبابہ۔ خنداں (لغات کبیر)

[4] عودند۔ وردمان (لغات کبیر) اور وردھمان ارنڈ کو کہتے ہیں (لغات کبیر)۔

[5] غالیہ۔ محیط اعظم جلد ۳ کے مطابق صاحب جامع نے * باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر

گرام۔ مشک اور عنبر کو کسی روغن میں حل کر لیں اور باقی ادویہ کو کھرل کر لیں یا چکی میں پیس لیں اور زعفران کو ریشم کے کپڑے میں پوٹلی باندھ کر ان ادویہ پر چھوڑیں اور تمام ادویہ کو مذکورہ روغنوں میں ملا دیں اور دھوپ میں ۴۰ دن تک چھوڑے رکھیں اور پھر استعمال کریں۔

روغن مرزنجوش حار اور لطیف ہے۔ فالج لقوہ اور صداع مزمن میں مفید ہے۔ اورام بلغمیہ کو نضج دیتا ہے اور اورام ریحیہ کو تحلیل کرتا ہے۔ اس کی تیاری کا طریقہ روغن گل کے مانند ہے۔

روغن سلیخہ مزاجاً گرم ہے برودت معدہ میں نافع ہے اور اورام ریحیہ اور اورام باردہ کو تحلیل کرتا ہے۔ بلغم کو نضج دیتا ہے اور خارج کرتا ہے۔ معدہ کی ریاح کو خارج کرتا ہے۔ تنقیۂ بدن کے بعد استعمال سے استرخائے قضیب دور ہوتا ہے۔

تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ سلیخہ، قسط، حب مصطگی، زعفران ہر ایک ۵ء۱۷ گرام، گل سوسن ۳۰ عدد سب ادویہ کو باریک کھرل کر لیں اور اس میں کچے زیتون کا تیل ۸۱۶ م ل ملا کر شیشہ یا چینی کے برتن میں رکھ کر ۴۰ دن تک دھوپ میں رکھ چھوڑیں۔ بعض لوگ روغن زیتون کے بجائے روغن کنجد استعمال کرتے ہیں لیکن بہتر روغن زیتون ہے۔

روغن مصطگی استرخائے اعضاء اور ضعف معدہ میں مفید ہے۔ بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ روغن کنجد تین رطل (۲۰ء۱ لیٹر) مصطگی ۲ اوقیہ۔ ایک برتن میں مصطگی کو روغن کنجد میں گرم کریں۔ یہاں تک کہ پگھل جائے پھر استعمال کریں۔

روغن ناردین (روغن سنبل الطیب) برودت معدہ اور قولنج کے لئے نافع ہے جبکہ اس کو شرباً یا ضماداً استعمال کریں۔ اورام بلغمیہ

※ بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ کا

مراد لوبدا لکھا ہے جس کے پھول زرد باریک، چھوٹے اور تیز خوشبو دار ہوتے ہیں۔ یہ اسم غالی سے مشتق ہے جس کے معنی دودھ کے ہیں کیونکہ اس میں سے دودھ نکلتا ہے۔ حابس خون خصوصیت رکھتا ہے۔

اور ریحیہ میں فائدہ پہنچاتا ہے۔ عورتوں میں اس کے حمول سے مواد بارده یا سوء مزاج بارد کے سبب ہونے والے ریحی درد میں فائدہ ہوتا ہے یا ٹھنڈک سے کان میں درد ہو تو اس کے قطور سے فائدہ ہوتا ہے۔ صداع اور شقیقہ میں فائدہ ہوتا ہے جبکہ مریض اس کا سعوط کرے یا سر پر تدہین کرے۔ استرخائے مثانہ کو قوت دیتا ہے جبکہ اس کو قضیب کی راہ پچکاری کے ذریعہ داخل کیا جائے

تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ قصب الزریرہ، سعد، غار کے پتے، عود بلسان، ساذج ہندی، راسن، ابہل، اذخر، برگ آس، قردمانا اور آذان الغار*، مرزنجوش ہر ایک ۷۰ گرام اچھی طرح کوٹ کر نئے برتن میں لے کر پرانی شراب ڈالیں اور میٹھا پانی اتنا ڈالیں کہ دوائیں ڈھک جائیں اور روغن کنجد ۲۶۲۴ ۳ لیٹر ملائیں تمام ادویہ کو ہلکی آگ پر جوش دیں۔ ہر گھنٹہ ہلاتے رہیں اس کے بعد آگ سے اتار کر ٹھنڈا ہونے دیں اور روغن کو پانی اور ادویہ سے جدا کرلیں۔ اس کے بعد گل سرخ پنکھڑیاں دور کر کے آب آس رطب ہر ایک ۱۰۵ گرام اور بابونہ ۷۰ گرام لے کر بابونہ اور گل سرخ کو اچھی طرح کوٹ لیں اس کو ایک برتن میں لے کر پرانی شراب یا کشمش کی نبیذ اور اتنا پانی کہ ادویہ ڈھک جائیں شامل کریں۔ اس میں صاف کیا ہوا روغن پہلے ملائیں اور ہلکی آگ پر تین گھنٹے تک گرم کریں اس کے بعد ٹھنڈا کرلیں اس کے بعد روغن کو پانی کے اوپر ادویہ سے الگ کرلیں۔ پھر سنبل الطیب، قرنفل اور میعہ سائلہ ہر ایک ۵۰۱ گرام لے کر روغن بلسان ۲۱۰ م ل ملاکر تمام ادویہ کو کوٹ لیں اور اتنا پانی ڈالیں کہ تمام ادویہ ڈھک جائیں اور ہلکی آگ پر رکھیں یہاں تک کہ کئی بار جوش آجائے۔ اس کے بعد اس میں روغن بلسان اور میعہ شامل کریں اور حرکت دیتے رہیں اس میں روغن صاف کردہ ہی ملائیں اور آگ پر جوش دیں۔ یہاں تک کہ پانی ختم ہو جائے اور روغن باقی بچ جائے۔ اس کو آگ سے اتار دیں اور صاف کرلیں اور استعمال کریں۔

---

* ۔ آذان الغار۔ ہندی میں چوہاکنی کہلاتی ہے جس کے پتے چوہے کے کان کے مشابہ ہوتے ہیں۔ (لغات کبیر، محیط اعظم جلد اول) دلیسقوریدوس نے اس بوٹی کو لبلاب کے مانند بتایا ہے۔ اور اس کے پتے کشنیز کے پتوں کے مشابہ بتائے ہیں۔ یہ خواص میں افسنتین کے مانند ہوتا ہے۔

روغن مغز خوبانی تلخ اس کا فعل روغن بادام تلخ کے فعل کے قریب ہوتا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس میں بواسیر کے لئے خصوصیت ہے اس کی تیاری کا طریقہ بادام کے تیل کے مانند ہے۔

روغن تخم کتان یہ حار اور نافع بواسیر ہے اور اسفل بدن کے حکم میں جبکہ وہاں پر حرارت نہ ہو۔ جوش دے کر اور نچوڑ کر روغن نکالا جاتا ہے۔

روغن حنا اعتدال کے ساتھ حار ہے۔ تکان دور کرتا ہے۔ بالوں کو سیاہ کرتا ہے۔ اس کے کولہے پر تمریخ سے عرق النساء دور ہوتا ہے۔ مقوی اعصاب ہے۔ اورام بلغمیہ کے نضج میں مدد دیتا ہے۔ اورام ریحیہ اور اورام مائیہ کو تحلیل کرتا ہے۔ اس کی تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے پھولوں کو کنجد میں بسایا جائے جیساکہ بنفشہ کو بادام میں بسایا جاتا ہے۔ اگر گل حنا میسر نہ ہو تو حنا کے پتوں کو لے کر اسی طرح روغن تیار کریں۔ اس کے بعد کنجد کو چکی سے پیس کر روغن نکالیں اور استعمال کریں۔

روغن بلسان تکان کو دور کرتا ہے۔ تنقیہ بدن کے بعد استعمال سے اوجاع مفاصل بلغمی میں نفع دیتا ہے۔ اورام ریحیہ اور اورام مائیہ کو تحلیل کرتا ہے۔ اور تنقیہ بدن کے بعد استعمال بلغم کے نضج میں مدد کرتا ہے۔ دافع سموم ہے اور معدہ کی ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ جب اس کا حمول ایسی عورت کرے جس کو حمل نہیں ٹھہرتا تو حمل ٹھہر جاتا ہے۔ آنکھوں کے نزول الماء کو تحلیل کرتا ہے۔ مثانہ کی پتھری کو توڑتا ہے جبکہ اس کو شربًا استعمال کیا جائے۔ روغن بلسان خالص کو مغشوش سے چھ تفریقی نکات کی بناء پر تمیز کرتے ہیں۔

(۱)۔ خالص بلسان پانی کے نیچے مترسب ہوتا ہے اور دوسرا روغن ہو تو پانی کی سطح پر تیرتا ہے۔

(۲)۔ خالص بلسان دودھ کو جماتا ہے جیسے ہی اس کو ملایا جائے اور مغشوش ایسا نہیں کرتا۔

(۳)۔ خالص روغن بلسان کو جب پانی کے ساتھ مخلوط کیا جاتا ہے تو مخلوط ہو کر پانی کو گاڑھا کر دیتا ہے۔ مغشوش ایسا نہیں کرتا۔

(۴)۔ خالص روغن بلسان تیز بو والا ہوتا ہے لیکن مغشوش ایسا نہیں ہوتا۔

(۵)۔ روغن بلسان خالص میں جب کراث (گندنا) کے پتے مخلوط کئے جائیں اور آگ

کے قریب کیا جائے تو جلد مشتعل ہوتا ہے۔ مغشوش میں ایسا نہیں ہوتا۔

(۶) ۔ اس کو اون میں بھگو کر صراحی میں بند کر دیں اور صراحی کے نیچے آگ جلائیں اور اون تو جل جائے لیکن روغن پھیلا ہوا دکھائی نہ دے تو خالص ہے۔ ورنہ مغشوش ۔
اس کی تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ بلسان کا درخت نئے مشراط سے کاٹ کر یا بہ یک بال کے مانند ساختوں کے نکلنے کے بعد ترشح پانے والی رطوبت کو جمع کر لیں۔ بہتر تازہ رطوبت ہے۔

روغن ناریل یہ حار ہے، مزید باہ عمل کرتا ہے جبکہ اکلاً اور تمریخاً استعمال کیا جائے۔ اورام بلغمی کے نضج میں مدد کرتا ہے۔ صلابت کو تحلیل کرتا ہے۔ اس کا عمل روغن بادام کے مانند ہے۔

روغن خارخسک عسر البول میں بے حد فائدہ دیتا ہے جبکہ اس کا قطور مجرائے بول میں کیا جائے اورام ریحیہ کو تحلیل کرتا ہے۔ بلغم کو نضج دیتا ہے اس کی تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ کنجد ۳۵ م ل، پانی ۵۱۰ م ل، زنجبیل ۱۴ گرام، خارخسک ۳۵ گرام لے کر خارخسک کو کچل کر زنجبیل کو باریک پیس لیں پھر تمام ادویہ کو ہلکی آگ پر جوش دیں یہاں تک کہ پانی اڑ جائے اور روغن باقی رہ جائے۔

باب ۶

مراہم

یہ مرہم کتے کے کاٹے میں مفید

وہ مرہم جس کا تذکرہ جالینوس نے مقالہ اول قاطاجانس میں کیا ہے

ہے چاہے مرض فزع الماء (پانی سے خوف) کی حد تک بڑھ گیا ہو۔ اگر ممکن ہو تو ایسے آدمی کو ۴۰ دن تک روزانہ نہار منہ ایک بندقہ کی مقدار میں پیتے رہنے کا حکم کریں اس کا نسخہ حسب ذیل ہے۔

موم سفید ۸۱۶ گرام ۔ مردار سنگ ذہبی ۴۰۸ گرام، سفیدا صاص ۸۴۰ گرام مر ۷۰ گرام، کندرہ ۳۵ گرام، پرانا زیتون کا تیل ۸۶۵ گرام۔ موم کو روغن میں پگھلالیں ساتھ میں نمک بھی ملادیں۔ اس کے بعد ادویہ بھی شامل کردیں اور ہلائیں پھر آگ سے اتارلیں اور استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ

یہ بھی اسی مذکورہ مقالہ میں بیان کیا گیا ہے جو ایسے قروح خبیثہ میں جو مشکل سے مندمل ہوتے ہوں، نفع دیتا ہے۔ مردار سنگ ماتی ۵۶۴ گرام، موم ۲۳۵ گرام، پرانے زیتون کا تیل ۹۴۵ م ل، سفیدہ ۳۲۰ گرام علک البطم ۱۴۴ گرام، اصداف الحلزون محرقہ (سنکھ سوختہ) ۴۵ گرام، کندرہ ۸۵۶۵ گرام۔ موم کو روغن میں پگھلائیں پھر جن ادویہ کو پیسنا ضروری ہو پیس لیں۔ تمام ادویہ کو مخلوط کر کے جوش دیں اس کے بعد آگ سے اتارلیں۔ اور استعمال کریں۔

ایک اور مرہم

جالینوس نے کتاب کے دوسرے حصہ میں اس مرہم کا نام مائتہ مثقال رکھا ہے۔ کیونکہ اس کے نسخہ میں روغن زیتون کو چھوڑ کر باقی

مفردات کا وزن سو مثقال ہوتا ہے۔ یہ قروح وسخہ (گندے زخموں) میں فائدہ مند ہے۔ ان میں گوشت پیدا کرتا ہے اور التحام میں مدد کرتا ہے۔

اس کا نسخہ یہ ہے:

اشق ۳۶ گرام، توبال النحاس ۵۴ گرام، کندر ۷۲ گرام، عرق یابس، قلفونیہ (یعنی صمغ سنوبر یا صمغ راتینج) ۵۴ گرام، شحم عجل (بچھڑے کی چربی) ۶۳ گرام، علک البطم ۳۶۰ گرام، موم ۱۳۵ گرام۔

زیتون کا تیل ۵۸۶۵۷ م ل لیں۔ موم کو روغن میں پگھلالیں اسی طرح چربی کو بھی اس کے بعد باقی ادویہ کو کوٹ کر اچھی طرح مخلوط کرلیں اور آگ سے اتار کر استعمال کریں۔

ایک اور مرہم جس کو جالینوس نے اسی مذکورہ کتاب کے دوسرے حصہ میں اندروماخس کے حوالہ سے بیان کیا ہے

یہ ملحم قروح اور مدمل ہے اور قروح کو یکجا کرتا ہے۔ اس کا نسخہ یہ ہے:

مرداسنگ ۵۳ گرام، زیتون کا تیل ۳۹۳۶۵ م ل، موم ۳۱۴ گرام، راتینج ۲۱ گرام، اشق ۰۷ اگرام، زنگار اور بارود اور مر ہر ایک ۳۶ گرام لیں۔ موم کو روغن میں پگھلالیں۔ پھر اس میں باقی ادویہ ڈال دیں اور ہلائیں اس کے بعد آگ سے ہٹالیں اور استعمال کریں۔

ایک اور مرہم جس کو جالینوس نے ابن اقلیدس سے کتاب کے دوسرے حصہ میں نقل کیا ہے

یہ مرہم اندرونی اور بیرونی دبیلات کو تحلیل کرتا ہے اور اس کے مادّے کو نضج دیتا ہے اور التحام میں مدد کرتا ہے۔

مرداسنگ اور سفیدہ ہر ایک ۴۵۰ گرام، موم ۳۸۰ گرام، قلفونیہ یابسہ ۳۸۰ گرام، اشق ۲۲۵ گرام، بارزد یا بارود ۷۲ گرام، پرانا زیتون کا تیل ۳۱۵ م ل۔ موم کو روغن زیتون میں پگھلا لیں اور باقی ادویہ کو پیس کر اس میں مخلوط کر دیں اور فوراً ہلائیں اور آگ سے اتار کر استعمال کریں۔

وہ مرہم جس کو جالینوس نے کتاب کے دوسرے حصہ میں ایراس سے نقل کیا ہے

یہ گہرے قروح کو نفع دیتا ہے۔ بچوں کے خنازیر کو تحلیل کرتا ہے جبکہ وہ ابتدائی درجہ میں ہوں۔ اس کا نسخہ یہ ہے:

مردارسنگ ذہبی، قلفونیہ یابسہ (صمغ راتینج) ہر ایک ۴۵ گرام، موم، روغن زیتون ۶۵ ۸۷ م ل، پرانی شراب ۳۵۰ م ل لیں۔ مردارسنگ کو شراب میں پیس لیں پھر اس کو خشک ہونے تک رکھ چھوڑیں۔ پھر موم کو روغن میں پگھلالیں اور باقی ادویہ کو مخلوط کر کے ہلائیں اور آگ سے ہٹا کر استعمال کریں۔

وہ مرہم جس کو جالینوس نے کتاب کے دوسرے حصہ میں مالفوس سے نقل کیا ہے

یہ گہرے قروح میں فائدہ دیتا ہے۔ حرق نار (آگ سے جلنے)، ورم حلف الاذن اور خنازیر میں نفع بخش ہے۔ نیز مقعد اور بواسیر مزمن میں بھی فائدہ بخش ہے۔ اس کا نسخہ یہ ہے:

مردارسنگ ۴۵ گرام، روغن زیتون پرانا ۶۷۵ گرام، موم ۲۲۵ گرام۔ موم کو روغن میں پگھلالیں۔ اس میں دوسری دوائیں یعنی مردارسنگ کے سفوف کا اضافہ کردیں اور اچھی طرح مخلوط کرلیں۔ پھر آگ سے اتار کر استعمال کریں۔

وہ مرہم جو مذکورہ مقالہ اقریطن سے منقول ہے

یہ مرہم جراحات میں نفع دیتا ہے۔ اور ان پر کھرنڈ جمنے میں مدد کرتا ہے۔ مردارسنگ ۲ ۶۶۳ اکلوگرام، موم ہموزن، علک البطم ۲۸۰ گرام، زنگار ۲۸۰ گرام، پرانا زیتون کا تیل ۴۶ الیٹر سرکہ انگوری ۳۵۰ م ل لیں، مردارسنگ کو باریک پیس لیں اور سرکہ اور روغن میں جوش دیں۔ یہاں تک کہ سرکہ ختم ہوجائے اور روغن باقی رہے، پھر اس میں موم ملا دیں اور باقی ادویہ بھی مخلوط کرلیں۔ اس کے بعد ہلائیں اور آگ سے اتار لیں۔ وقت ضرورت استعمال کریں۔

وہ مرہم جو مذکورہ مقالہ میں لوفوس سے منقول ہے

یہ مرہم جراحات کا اندمال کرتا ہے اور ان پر کھرنڈ جمانے میں مدد کرتا ہے۔ اقلیمیائے محرق جس کو شراب میں ۶ مرتبہ بجھاکر ۴۵ گرام لیں اور قلقطار محرق یعنی زرد پھٹکری

۷۲ گرام، موم ۸،۷ ۳ گرام روغن آس ۴۰۸ م ل لے کر اقلیمیا اور قلقطار کو پرانی خالص شراب میں پیس لیں یہاں تک کہ یک ذات ہو جائیں۔ شراب کا وزن ان ادویہ کے مجموعی وزن کے برابر ہونا چاہیئے۔ اس کے بعد موم کو روغن میں پگھلالیں اور آگ سے اتار لیں اور مخلوط کر کے استعمال کریں۔

وہ مرہم جو اسی مذکورہ مقالہ میں ہے جو قروح سے سخت گوشت کو خارج کرتا ہے اور قروح کی گہرائی کو ٹھیک کرتا اور کھرنڈ جمانے میں مدد کرتا ہے	قلقطار، مردار سنگ اور لاذن

ہر ایک ۷۰۰ اگرام، قفر الیہود ۳۶ گرام، موم ۳۲۴ گرام، روغن آس ۶۳۰ م ل۔ لاذن کو روغن میں پگھلالیں اور باقی ادویہ کو پیس کر اس میں ملا دیں اور ملائیں پھر آگ سے اتار لیں اور استعمال کریں۔

وہ مرہم جو جالینوس کے مذکورہ مقالہ میں ہے جس کے استعمال سے پرانے اور عسیر العلاج قروح ٹھیک ہوتے ہیں۔	سفیدہ کاشغری، مردار سنگ، شب یمانی، باریک کندر اور بارزد اور بارہ

سنگھے کی ہڈی کا گودہ اور گائے کے بچھڑے کی ہڈی کا گودا ہر ایک ۱۸ گرام، موم ۳۶ گرام، زنگار موم کے برابر، ۸ انڈوں کی زردی نیز روغن زیتون ۳۶۰ م ل لیں۔ ہڈی کے گودوں کو اچھی طرح کھرل کرلیں اور روغن میں پگھلائیں اس میں باقی ادویہ کوٹ کر اور کھرل کر کے شامل کر کے ہلائیں۔ اس کے بعد استعمال کریں۔

وہ مرہم جو جالینوس کے مذکورہ مقالہ میں فقیلوس سے منقول ہے	یہ مرہم گہرے جراحات کا اندمال کرتا ہے اور نواصیر

سے لحم صلب کو نکالتا ہے۔ اس کے استعمال سے ایسے قروح جن میں مواد ردی جمع ہو گیا ہو اور نیز ایسے قروح جو متعفن اور عسیر الاندمال ہوں ٹھیک ہوتے ہیں جرب میں فائدہ مند ہے۔ کلف کو دور کرتا ہے۔ پیشانی پر لگانے سے صداع میں فائدہ کرتا ہے۔ نیز مقعد کے امراض مثلاً شقاق اور بواسیر ٹھیک ہوتے ہیں۔ جبکہ روغن آس یا روغن گل ملا کر تدہین کیا جائے۔

اس کا نسخہ یہ ہے:

مردار سنگ ۵۰۴ گرام، موم ۲۲۵ گرام، علک البطم ۱۱۲۶۵ گرام، کندر اس کے

ہم وزن، سفیدہ ۵۴ گرام، شب یمانی ۲۷ گرام، فلفل سفید ۱۳۶۵ گرام، پرانا زیتون کا تیل ۴۹ م ل موم کو روغن میں پگھلالیں اور جن ادویہ کو کھرل کرنا ضروری ہو۔ کھرل کرلیں اور تمام ادویہ کو مخلوط کر کے ہلالیں اور آگ سے اتار دیں اور استعمال کریں۔

ایک اور مرہم اسی مقالہ کا جو مسیحیون یا سحنون سے منقول ہے

میں (ابن القف) نے اس کو قروح میں نفع دیتے ہوئے اور مندمل کرتے ہوئے پایا ہے۔ نیز بواسیر مقعد میں بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ مردار سنگ ۳۶ گرام، سفیدہ ۱۳۶۵ گرام، انبجا چونا ۳۶ گرام، بارہ سنگھے کی ہڈی کا گودہ ۲۷ گرام، موم اس کے ہم وزن، روغن آس بقدر حاجت لیں۔ موم کو روغن میں پگھلالیں پھر اس میں باقی ادویہ کو ڈال کر ہلائیں اور آگ سے اتار کر استعمال کریں۔

مقالہ مذکور کا ایک اور مرہم جو اندروماخس کی طرف منسوب ہے

یہ مرہم گہرے قروح کو مندمل کرتا ہے۔ اقلیمیائے فضہ محرق، قلقطار محرق ہر ایک ۴۰ گرام، موم ۱۶۶۱۶ کلوگرام، قلفونیہ (صمغ راتینج) ۱۶۲۳۴ کلوگرام۔ روغن آس ۱۶۲۱۲ لیٹر، پرانی شراب اتنی مقدار میں کہ خشک ادویہ اچھی طرح کھرل ہوجائیں۔ موم کو روغن میں پگھلالیں اور باقی ادویہ کو اس میں ڈال کر اچھی طرح مخلوط کر دیں اور آگ سے اتار لیں

وہ مرہم جو اسی مقالہ میں مذکور ہے۔ اور اسقلیناوس سے منسوب ہے

اس کو مرہم کامل بھی کہتے ہیں۔ سر کی ہڈیوں کے کسر کو ٹھیک کرتا ہے۔ جالینوس کہتا ہے کہ اس مرہم سے اس نے سر کی ہڈی کے کسر کے کئی مریضوں کا علاج کیا ہے۔ جس سے ہڈی بالکل جڑ گئی۔ حالانکہ تمام اطباء اس کا مشورہ دے رہے تھے کہ ان کی ہڈیوں کے ٹکڑوں کو نکال دیا جائے اور اس کے بارے میں اختلاف رائے اور نزاع بھی تھا۔ میں نے ان کی رائے قبول کئے بغیر اس مرہم سے علاج کیا تو عجیب فائدہ بخش پایا۔ اس متفرق ہڈی کے ٹکڑے ٹھیک طور سے جم گئے اور ان کی موجودگی سے جو ہڈیاں نہیں جڑ رہی تھیں وہ بھی جڑ گئیں۔

اس کا نسخہ یہ ہے:

مردار سنگ ۴۵۰ گرام، زفت یابس ۴۵۰ گرام، وسخ الکوائر (موم) ۱۳۵ گرام، اشق ۱۰۷ گرام، زنگار ۵۴ گرام، روغن زیتون ۲۶۲۰ لیٹر لے کر جن ادویہ کو کھرل کرنا ہو

کھرل کریں اور تمام ادویہ کو مخلوط کرکے اچھی طرح پکائیں اور آگ سے اتار کر استعمال کریں۔

وہ مرہم جو اسی مقالہ میں مذکور ہے اور فریبون سے منسوب ہے | یہ مرہم کسر عظام میں فائدہ کرتا ہے۔ اور ضربہ

وسقطہ سے عارض ہونے والے جراحات کو ٹھیک کرتا ہے۔ اس کا نسخہ یہ ہے:
قفر الیہود، زفت یابس ہر ایک ۲۶۵۴ کلوگرام، علک البطم مقصور ۳۶۲۶۴ کلوگرام موم ۱۶۶۳۲ کلوگرام، توبال النحاس سرخ ۴۳٫۵۲ گرام، زیتون کا تیل ۶۱۰ م ل۔ موسم سرما میں اور گرمیوں میں صرف ۴۰۸ م ل سرکۂ انگوری اور ۲۴۵ گرام کندر لیں۔
توبال النحاس کو کھرل کریں اور سرکہ میں تر کردیں اور باقی ادویہ کو روغن زیتون میں پگھلالیں۔ اس پر دوسری ادویہ ڈالیں اور مخلوط کرلیں اور استعمال کریں۔

وہ مرہم جو اسی مقالہ میں ہے اور سحنون سے منسوب ہے | تازہ جراحات اور عصب کے کٹ جانے یا کچل جانے سے

یا کسر عظام و جراحت سے واقع ہونے والے قروح میں یہ مرہم فائدہ دیتا ہے۔ ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کو جوڑتا ہے۔ جبکہ اس کو لگایا جائے اور اچھی طرح پٹی ضرورت کے مطابق باندھی جائے نیز شقاق مقعد اور بواسیر اور مسامیر (بڑے مسے جن کے سرے موٹے اور جڑیں پتلی ہوتی ہیں)، ثآلیل وغیرہ جن میں ساتھ میں قروح بن گئے ہیں، فائدہ دیتا ہے۔ نسخہ یہ ہے۔
مردار سنگ ۷۰۰* گرام، شحم عجل مساوی الوزن، علک البطم ۳۶۰ گرام، سرکۂ انگوری ۲۴۵ م ل، کندر باریک کوٹی ہوئی اس کے ہموزن، موم ۱۸۰ گرام، زنگار ۱۸ گرام، جاؤشیر ہموزن، بارزد ہموزن، روغن ارنڈ ۲۴۵ م ل، زفت رطب ۲۴۵ گرام، زفت یابس ۲۷ گرام۔ جن ادویہ کو پیسنا ضروری ہو پیس لیں اور موم کو روغن میں پگھلالیں اور باقی ادویہ کو ڈال کر ہلائیں۔ پھر آگ سے ہٹالیں اور استعمال کریں۔

وہ مرہم جس کو مقالہ مذکور میں بیان کیا گیا ہے جو ہڈیوں کو جوڑتا ہے | مردار سنگ ۷۰۰ گرام، موم ۳۵ گرام

---

* - یہاں من سے ہم من رومی مراد لیتے ہیں جو ۷۰۰ گرام کے برابر ہوتا ہے۔

زفت ۷۰۰ گرام، علک البطم ۳۵ گرام، شحم داءالعجل (گائے کے بچھڑے کی چربی) ۷۰۰ گرام، جاؤشیر ۳۶ گرام، زنگار و بارزد ہر ایک ۳۶ گرام، روغن ارنڈ ۲۴۵ گرام، اشق ۵۴ گرام۔ موم کو پگھلالیں اور جن ادویہ کو پیسنا ضروری ہو پیس لیں اور باقی ادویہ کو ملالیں۔ اور آگ پر پگھلالیں اور ہلالیں اور آگ سے اتار کر استعمال کریں۔ بعض نسخوں میں روغن زیتون ۷۰۰ م ل لکھا ہے جو صحیح ہے کیونکہ جب تک روغن زیتون نہ ہو ان ادویہ کا ضرورت کے مطابق پگھلنا مشکل ہے۔

مرہم اسود جس کو جالینوس نے مذکورہ کتاب کے چوتھے مقالہ میں ذکر کیا ہے وہ قروح جن میں مواد اکٹھا ہوگیا ہو اور ناقابل علاج ہوا ور وہ قروح جو آکلہ اور نواصیر وغیرہ کی قسموں سے ہوں، ان میں فائدہ مند ہے۔

مردارسنگ اور قفر الیہود ہر ایک ۴۶۵ گرام، زفت اور موم ہر ایک ۲۲۵ گرام، مرقشیشا اور علک البطم ہر ایک ۱۱۳۶۵ گرام، وسخ الکوائر اور شب یمانی[1] ۱۱۲۶۵ گرام (کلکتہ کے کتابی نسخہ میں ۱۵ مثقال یا ۶۷۵ گرام لکھا ہے)، اشق ۵۴ گرام، بارزد صبر ۳۶ گرام، زنگار اور کندر کا باریک کوٹا ہوا سفوف ہر ایک ۲۲۶۵ گرام، پرانا روغن زیتون ۷۰۰ م ل لیں۔ جن ادویہ کو پگھلانا ہو روغن زیتون میں پگھلالیں پھر باقی ادویہ کو کھرل کرلیں اور اس میں چھڑک کر ہلائیں۔ اس کے بعد استعمال کریں۔

وہ مرہم جس کو کتاب کے پانچویں مقالہ میں ذکر کیا گیا ہے تازہ جراحات میں فائدہ بخشتا ہے اور مسترخی مفاصل کو بھی ٹھیک کرتا ہے۔ نیز نواسیر، ہاتھ اور پاؤں کے قروح کے باقی حصہ کو بھی نفع پہنچاتا ہے، اس کے علاوہ جمرہ میں بھی نفع بخش ہے۔

اس کا نسخہ یہ ہے:

زاج (کسیس)، قلقطار یعنی زاج اصفر (زرد پھٹکری)، زنگار، سفیدہ، مازو، شب یمانی[1]، شب مدور[2] ہر ایک ۲۱۰ گرام، صمغ صنوبر اور موم ہر ایک ۹۱۶ گرام

---

[1] شب یمانی۔ یمن میں ہونے والی عمدہ سفید زردی مائل، وزنی زیادہ قابض، قدرے ترش پھٹکری ہے جس میں رطوبت نہیں پائی جاتی جبکہ قلقطار گہری زرد آور ادرلو ہے کے اجزا ملی ہوئی پھٹکری ہے جس میں رطوبت بھی ہوتی ہے۔ [2] شب مدور یا شب مستدیر۔ اگلے صفحہ پر

زفت اور قفر الیہود اور ورق الغرب ہر ایک ۰.۸ ۴ گرام، روغن زیتون ۰۰ ۷ م ل قلقید[۱]
اور ترش انار کا چھلکا ہر ایک ۹۰ ۱ گرام، سرکۂ انگوری ۰۰ ۷ م ل لیں ورق غرب کو اچھی
طرح خوب باریک کھرل کرلیں اور سرکہ کو جوش دیں یہاں تک کہ آدھا پانی اڑ جائے۔
پھر اس پر خشک ادویہ ڈالیں اور بھگو کر چھوڑیں اس کے بعد موم وغیرہ کو روغن
میں پگھلالیں پھر اس میں اس کا اضافہ کردیں۔

مرہم جو جالینوس کی کتاب کے پانچویں مقالہ میں ہی مذکور ہے اور صیادؔ سے منسوب ہے۔ تازہ جراحات میں جن میں خون نکل رہا ہو مفید ہے نیز قطع العصب اور متعفن قروح میں بھی مفید ہے
اور دونوں ہاتھوں میں لاحق ہونے والے صلابات کو دور کرتا ہے۔ اس کا نسخہ حسب
ذیل ہے:

مردار سنگ، موم، ہر ایک ۵۰ ۴ گرام، علک البطم اور کندر کا باریک سفوف، بارزد
اور گیرو ہر ایک ۶ ۳ گرام، زیتون کا تیل ۰۰ ۷ م ل۔ مذکورہ طریقہ پر تیار کریں۔

مرہم سفیدہ یہ قروح کی حرارت کو دور کرتا ہے۔ منبت لحم ہے۔ آگ اور گرم پانی سے جلنے
کی صورت میں فائدہ مند ہے۔ اس کا نسخہ حسب ذیل ہے:

موم سفید اور سفیدہ ہر ایک ۶۵ ۷ ا گرام، روغن گل ۷ گرام لیں۔ موم کو روغن میں پگھلالیں
اس میں سفیدہ ملالیں اور پھینٹیں یہاں تک کہ ایک ذات ہو جائے۔ اور استعمال
کریں۔ اگر حرارت قوی ہو اور ٹیس شدید ہو تو اس میں کافور ریاحی ۷۵ ا گرام یا کافور
قیصوری ۸۷۵ ملی گرام، کا اضافہ کردیں اس وقت اس کا نام مرہم کافور ہو جاتا ہے۔

مرہم باسلیقیون قروح میں گوشت پیدا کرتا ہے اور عصبی جگہوں پر یا ایسی جگہوں پر جہاں
حرارت نہ ہو۔ جراحات کے واقع ہونے کو دور کرتا ہے اس کا نسخہ حسب
ذیل ہے:

زفت، راتینج اور موم ہر ایک ۷ گرام، قنہ* ۴ ا گرام، کندر ذکر ۳۵ گرام، اشق ۳۵ گرام،

گزشتہ صفحہ کا بقیہ: شکل میں گول پھٹکری ہے جس کے سنگریزے توتیا سے مشابہ اور جلد ٹوٹنے والے ہوتے ہیں۔ یہ زیادہ
ترش اور زبان کو سن کرنے والی ہوتی ہے۔ شب یمانی کے بعد قبض میں اسی قسم کا نمبر ہے۔ [۱] قلقید - تانبہ کا پانی۔
اگریک ہربل آف دلیستوریدوس، * قنہ - مکونیا کا گنج۔

علک البطم ۲۱ گرام، شنگرف ۳۶ گرام جن ادویہ کو پیسنا ہو پیس لیں اور جن ادویہ کو پگھلانا ہو کچے زیتون کے تیل بقدر حاجت میں پگھلالیں اور موسم گرما میں روغن گل میں پگھلالیں اور تمام ادویہ کو مخلوط کریں اور ہلالیں پھر آگ سے اتار کر استعمال کریں۔

مرہم سرکہ یہ مرہم قروح رطبہ میں گوشت پیدا کرتا ہے اور اس کی رطوبت کو خشک کرتا ہے۔ مردار سنگ ۳۵ گرام خوب باریک کوٹ کر ۱۴۰ گرام، روغن زیتون اور اس کے ہم وزن سرکہ انگوری میں ملا کر تمام ادویہ کو ہاون میں گھسیں یہاں تک کہ تمام اجزاء ایک ذات ہو جائیں اگر اس کی تجفیف میں زیادتی چاہتے ہوں تو عروق صفر (ہلدی) اچھی طرح کوٹ کر ۷ گرام کی مقدار میں ملادیں اور تمام اجزاء کو اچھی طرح مخلوط کرلیں اور استعمال کریں۔

مرہم توتیا یہ مرہم سرطان کے لئے مفید ہے اور اس سے رطوبت کو خشک کرتا ہے۔ اور رطوبات کو روکتا ہے۔

توتیا، صبر، رصاص محرق ہر ایک ۷۰ گرام، سفیدہ ۳۵ گرام، موم زرد ۷۰ گرام، روغن گل ۲۱ گرام، زفت ۳۵ گرام لیں۔ زفت اور موم کو روغن میں پگھلالیں پھر مذکورہ ادویہ کو باریک پیس کر ملا کر ہلائیں۔ پھر اس کو آگ سے اٹھالیں اور پرانی روئی کے ذریعہ استعمال کریں۔

مرہم بلادری قروح رطبہ میں منبت لحم ہے جو مواد باردہ سے لاحق ہوتے ہوں۔ مردار سنگ ۱۴۰ گرام، دم الاخوین، بیخ سوسن، انزروت، اشق زراوند ہر ایک ۲۱ گرام، بلادر ۵ء۷ گرام، کچے زیتون کا تیل ۲۱۰ گرام، موم زرد ۳۵ گرام لیں جن ادویہ کو پیسنا ہو پیس لیں اور جن کو پگھلانا ہو پگھلالیں اور تمام ادویہ کو مخلوط کرلیں اور ہلائیں پھر آگ سے اتار کر استعمال کریں۔

مرہم السنام جو نواصیر میں اور مقعد کے دیگر امراض میں نفع دیتا ہے سنان الجمل (اونٹ کے کوہان کی چربی) ۷۰ گرام پگھلا کر صاف کر کے موم زرد اور زفت ہر ایک ۳۵ گرام، مقل ارزق ۵ء۷ گرام، خوبانی کا تخم تلخ ۷ گرام لے کر جن ادویہ کو پیسنا ہو پیس لیں اور جن ادویہ کو پگھلانا ہو پگھلالیں اور ادویہ کو مخلوط کر کے استعمال کریں۔

مرہم سنا مرہم مبرّد ہے اور قروح رطبہ میں نافع ہے، انبات لحم میں مدد کرتا ہے۔ سنا ۳۵ گرام، ہلیلہ کابلی و ہلیلہ زرد تخم دور کردہ ہر ایک ۵؍۱۷ گرام، کرکم ۲۱ گرام، سفیدہ ۵؍۱۷ گرام۔ جن ادویہ کو پیسنا ہو پیس لیں اور جن ادویہ کو پگھلانا ہو پگھلا لیں۔ اور تمام ادویہ کو مخلوط کر کے ہلائیں اور آگ سے ہٹا لیں اور استعمال کریں۔

مرہم شادنج شقاق المقعد میں فائدہ دیتا ہے۔ گل ارمنی، گل مختوم گل قبرسی ہر ایک ۵؍۱۰ گرام، افیون مصری ۵؍۳ گرام، زعفران ۸۷۵ء گرام، مقل ازرق ۷ گرام، شادنج مغسول ۲۱ گرام، عصارہ لحیۃ التیس ۵؍۳ گرام، موم زرد ۳۵ گرام، روغن گل ۵؍۳ گرام، بادام شیریں ۷۰ گرام۔ جن ادویہ کو پیسنا ہو پیس لیں اور جن ادویہ کو پگھلانا ہو پگھلا لیں اور تمام ادویہ کو مخلوط کر لیں اور ہلائیں اور آگ سے اٹھا لیں اور استعمال کریں۔

مرہم افربیون تعقد العصب اور ترہل میں مفید ہے۔ نیز اوذیما اور سلع کی مختلف اقسام میں فائدہ دیتا ہے۔ یعنی یہ ان کے انضاج میں مدد کرتا ہے اور ان کے مواد کو تحلیل کرتا ہے۔ فرفیون ۱۴ گرام، جندبیدستر ۵؍۱۷ گرام، حب الغار ۲۱ گرام، موم زرد ۳۵ گرام، روغن بابونہ اور روغن زنبق یا روغن سوسن یا پرانا زیتون کا تیل ۵۰۰ گرام۔ مرہم بنا لیں اور استعمال کریں۔

قیروطی جو اورام حارہ کی ابتدا میں تبرید پہنچاتی ہے روغن بنفشہ ۷۰ گرام۔ موم سفید ۵؍۱۷ گرام، سفیدہ ۵؍۱۰ گرام، آب کاسنی، آب کدو اور آب کشنیز ہر ایک ۵؍۱۷ گرام۔ موم کو پگھلا لیں اور سفیدہ پیسنے کے بعد ملا دیں۔ اس کے بعد تمام آبیات ملا دیں اور اچھی طرح ہلائیں پھر استعمال کریں۔

مرہم زنگار متأخرین کی رائے کے اعتبار سے یہ مجفف قروح ہے اور لحم زائد کو ختم کر دیتا ہے۔

زنگار ۷ گرام، علک البطم اور صمغ الصنوبر ہر ایک ۵؍۱۷ گرام، انزروت ۵؍۳ گرام۔ زنگار کو پیس لیں اور باقی ادویہ کو پگھلا لیں اور بھگوئے رکھیں۔ اس پر زنگار چھڑکیں اور پھینٹیں یہاں تک کہ ایک ذات ہو جائیں اور استعمال کریں۔

مرہم نورہ آکلہ اور حرق النار میں مفید ہے اور قروح کی تخفیف کرتا ہے۔ چونا بجھا ہوا۔ کتان کے کپڑے میں پوٹلی باندھیں اور میٹھے پانی میں ملیں یہاں تک کہ رقیق اجزاء اس سے چھن جائیں پھر باقی اجزاء کو پھینک دیں۔ جو اس سے چھن جائے۔ پانی میں چھوڑے رکھیں یہاں تک کہ سوب تہہ نشین ہو جائے۔ اور اس کو صاف کرلیں اس پر روغن گل ڈالیں اس کو اتنا پھینٹیں کہ اجزائے مائیہ نکل جائیں اور چونا جم جائے اس کے بعد استعمال کریں۔

مرہم داخلیون تمام جسم کے سخت اورام کو نفع پہنچاتا ہے اور خنازیر اور سلعہ میں بھی فائدہ مند ہے:

حلبہ، بزرکتان اور خطمی بغیر پسے ہوئے ہر ایک ۷ کلوگرام لے کر ہر دوا کو گرام پانی میں ایک رات اور ایک دن کے لئے بھگو دیں۔ یہاں تک اس کا لعاب نکل آئے۔ تمام لعابوں کو مخلوط کرلیں پھر مردار سنگ چھ سو بارہ (۶۱۲) گرام ملا کر اچھی طرح کھرل کرلیں اور کچے زیتون کے تیل ۶٫۲۰ لیٹر میں جوش دیں یہاں تک کہ منجمد ہو جائے۔ اس کے بعد لعابات ملائے جائیں پھر دوبارہ ہلکی آگ پر گرم کریں۔ یہاں تک کہ مرہم جامد ہو جائے پھر اس کو آگ سے اتار کر استعمال کریں۔

مرہم الحواریئن یہ مرہم رسل کے نام سے بھی معروف ہے اس کے علاوہ سلیخین اور اثنا عشر کے ناموں سے بھی موسوم ہے۔ سخت اورام، خنازیر اور نواصیر اور سرطان کے لئے مفید ہے۔ قروح کے لحم فاسد اور گندگی کو دور کرتا ہے۔ انبات لحم میں مدد کرتا ہے اس کا نسخہ یہ ہے:

موم اور راتینج ہر ایک ۷۰ گرام، جاؤشیر زنگار، مرصاف شدہ ہر ایک ۷ گرام، اشق ۶٫۵ ۲۴ گرام، زراوند طویل اور لوبان ہر ایک ۶٫۵ ۷ اگرام، مقل ازرق ۱۴ گرام، مردار سنگ ۶٫۷۵ ۵ اگرام۔ جن ادویہ کو پیسنا ہو پیس لیں اور باقی ادویہ کو موسم گرما میں روغن زیتون ۶۱۰ م ل میں پگھلائیں۔ موسم سرما میں ۸ ۴ م ل روغن زیتون میں پگھلائیں تمام ادویہ کو شامل کر کے ہلائیں۔ اور استعمال کریں۔

مرہم شنگرف سرطان اور خنازیر کو نفع دیتا ہے۔

مردار سنگ ۶٫۵ ۷ اگرام کندر، اشق اور قنا (مکو) ہر ایک ۳۵ گرام،

علک البطم ۲۱ گرام، شنگرف ۲۹۶ گرام۔ جن ادویہ کو پیسنا ہو پیس لیں اور جن ادویہ کو بقدر ضرورت روغن زیتون یا روغن کنجد میں پگھلانا ہو پگھلا لیں۔ پھر باقی ادویہ کو ملادیں اور نیم جامد شکل میں تیار ہونے کے بعد آگ سے اتار لیں اور حسب ضرورت استعمال کریں۔

دیگر مرہم زنگار لحم زائد کو گلا کر ختم کرتا ہے اور متعفن قروح کو خشک کرتا ہے۔ اشق ۱۴۰ گرام، زنگار ۵۰ گرام، انزروت ۱۷۶۵ گرام، زراوند اس کے ہم وزن۔

اشق اور انزروت کو سرکہ انگوری میں بھگو دیں ان کو پتھر کے ہاون میں روغن زیتون ملا کر چھوڑ دیں اور اس میں زنگار اور زراوند باریک پیس کر ملا دیں اور دوسرے برتن میں محفوظ کر لیں اور اس کا استعمال کریں۔

وہ مرہم جو آگ سے جلنے میں مفید ہے میٹھے پانی میں چونے کو کئی مرتبہ دھولیں۔ پھر چقندر کے تخم، کبریت، موم زرد ہر ایک ۲۵ گرام

اور روغن گل بقدر حاجت لے کر موم کو روغن میں پگھلا لیں اور ادویہ مذکورہ میں سے جن کو کوٹنا ہو کوٹ کر شامل کر دیں اور جوش دیں اس کے بعد آگ سے اتار لیں اور استعمال کریں۔

وہ مرہم جو مجفّف قروح ہے اور ان کی رطوبت کو خشک کرتا ہے: مردار سنگ، سفیدہ، خبث الفضہ

(چاندی کا میل)، اقلیمیائے فضہ ہر ایک ۷ گرام، دم الاخوین، گل ارمنی، عروق (ہلدی)، صبر، انزروت ہر ایک ۶٫۵ گرام، موم اور روغن گل بقدر ضرورت لے کر جن ادویہ کو پیسنا ہو پیس لیں اور جن ادویہ کو پگھلانا ہو پگھلا لیں اور تمام ادویہ کو مخلوط کر لیں اور مرہم بنا لیں۔

دیگر مرہم مجفّف قروح: مردار سنگ، خبث الفضہ، سفیدہ ہر ایک ایک حصہ انار کا چھلکا، ماز و، برگ سوسن ہر ایک نصف حصہ لے کر

سب ادویہ کو کوٹیں پھر موم کو روغن گل میں بقدر ضرورت پگھلا لیں اور ادویہ مذکورہ کو ملا کر مرہم بنا کر استعمال کریں۔

مرہم دیگر مجفّف قروح: زخموں کو خشک کرتا ہے اور قروح کو بھرنے میں کافی مدد کرتا ہے خبث الفضہ (چاندی کا میل) ۹۰ گرام، سفیدہ، مردار سنگ

ہر ایک ۲۲۶۵ گرام، گل قبرسی ۴۵ گرام، عروق (ہلدی)، اس کے ہم وزن، موم زرد اور

روغن گل بقدرحاجت لے کر موم کو روغن میں پگھلالیں اور اس پر ادویہ کو کوٹ پیسکر اور چھان کر ملادیں اور اتنا ہلائیں کہ ایک ذات ہوجائے ۔

جالینوس کا مرہم النخل | عسیر الاندمال قروح اور عسیر العلاج اورام اور اورام جاسیہ اور سرطان اور طاعون کے لئے مفید ہے ۔

شرب خنزیرا اور اس کی چربی بغیر نمک ملائے ہوئے اور بہت پرانی ۴۰۸ گرام لیں ۔ مرداسنگ ۶۱۲ گرام لے کر پگھلا کر عمدگی کے ساتھ صاف کرلیں ۔ یہاں تک کہ اس میں فضلات (ثفل) باقی نہ رہیں اور اس کو ۴۸ گرام لے کر پرانا زیتون کا تیل ۶۱۰ م ل، قلقطار (زرد پھٹکری) ۱۴۰ گرام لے کر جن ادویہ کو کوٹنا ہو کوٹ لیں اور جن کو پگھلانا ہو پگھلالیں اور تمام ادویہ کو مخلوط کرلیں پھر تازہ کھجور کی شاخ حاصل کریں جب مرہم کی تیاری موسم گرما میں ہو رہی ہو تو اسی دن حاصل کی ہوئی کھجور کی تازہ شاخ لیں اور اگر موسم سرما میں مرہم کی تیاری عمل میں آرہی ہو تو مرہم کی تیاری کے ایک دن پہلے شاخ کو حاصل کرلیں اور پھر شاخ کو مقشر کرلیں اور شاخ کے تر حصہ کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا کاٹ لیں اور اس کو زیتون کے تیل میں ڈال دیں اور باقی ادویہ کو جوش آنے کے بعد ڈالیں ۔ اچھی طرح ہلائیں ۔ پھر آگ سے اتار کر استعمال کریں ۔

مرہم باسلیقون | یہ منبت لحم ہے ۔ عصبی مقامات اور ایسے مقامات کی جراحات جہاں حرارت نہ ہو ٹھیک کرتا ہے ۔

روغن زیتون ۳۵ گرام، راتینج ۸٫۷۵ گرام علک البطم ۸٫۷۵ گرام، زفت ۱۷٫۵ گرام اور موم ۱۰٫۵ گرام لے کر جوش دیں اور استعمال کریں ۔

مرہم باسلیقون کبیر | منبت لحم ہے ۔ جراحت میں عفونت پیدا کرتا ہے اور گوشت کو کھرچ کر نکالتا ہے ۔

روغن زیتون ۳۵ م ل، علک، مر اور راتینج ہر ایک ۸٫۷۵ گرام، لوبان اور عنزروت ہر ایک ۷ گرام، زفت صاف کی ہوئی ۳۵ گرام، موم ۸٫۷۵ گرام، بکری کی چربی پگھلائی ہوئی ۱۷٫۵ گرام لے کر سب کو آگ پر جوش دیں اور استعمال کریں ۔

مرہم رومی جو ہر مرض کے لئے عجیب الخاصیت ہے | سرکۂ انگوری اور روغن زیتون ہر ایک ۴۰۸ م ل، مرداسنگ

۱۵۰ اگرام، نحاس محرق (تانبہ سوختہ) ۳۵ گرام، زنگار ۱۴ گرام۔ سرکہ روغن کے ساتھ جوش دیں یہاں تک کہ سرکہ ختم ہو جائے اور تیل باقی رہے۔ اس کو آگ سے اتار کر باقی ادویہ کو ملائیں اور دوبارہ آگ پر رکھیں اور جوش دیں یہاں تک اس سے دھواں نکلنے لگے اور سرخ ہو جائے اس کے بعد استعمال کریں۔

مرہم جاذب — عفونت پیدا کرتا ہے اور مادّہ کو جذب کرتا ہے اور منبت لحم ہے۔ روغن زیتون ۱۰۵ گرام۔ علک ۳۵ گرام، موم ۳۵ گرام، لوبان اور عنزروت ۳۵ گرام، اشق ۶۵۰ اگرام، شہد ۸۷ گرام، بورق ۷ گرام لے کر تمام ادویہ کو جوش دیں جب پگھلنے والی ادویہ پگھل جائیں تو آگ سے اتارلیں اور رکھ چھوڑیں اور اس میں شہد اور بورق ملائیں پھر صاف کرکے استعمال کریں۔

مرہم قیروطی : مبرد، گرم دموی اور صفراوی اورام کے لئے مفید ہے۔ مطفی حرارت ہے۔ زہروں کے لئے فائدہ مند ہے۔

صندل سرخ، صندل سفید، مامیثا، بوش دربندی (یہ اشیاف ہیں جو دربند نامی شہر میں بنائے جاتے ہیں) ہر ایک ۷۰ گرام روغن گل اور روغن بنفشہ ۳۵ گرام، موم ۸۷،۵ گرام۔ موم کو روغن میں پگھلالیں اور دوسری ادویہ کو شامل کرلیں اور آب کشنیز سبز اور آب سدا بہار آب مکو اور آب کاسنی ملا کر پھینٹیں اور استعمال کریں

قیرطی محلل وملین اعصاب اور محلل اورام — روغن کنجد ۳۵ گرام، موم سفید ۸۷،۵ گرام، بکری کی چربی ۶۵ اگرام، مرغی کی چربی ۱۲ اگرام، مصطگی ۶۵،۷ گرام جوش دے کر استعمال کریں۔

وہ مرہم جو بواسیر میں نافع ہے اور مقعد کی ٹیس کو دور کرتا ہے — سنام الجمل (اونٹ کی کوہان کی چربی) پگھلا کر صاف کی ہوئی اور موم سفید ہر ایک ۳۵ گرام، زفت ۱۴۰ اگرام، قطران ۷ گرام اور ماء الکراث (آب گندنا) ۳۵ م ل۔ لے کر تمام ادویہ کو مل کر اچھی طرح پکائیں اس کے بعد استعمال کرائیں۔

باب ۷

ذرورات

وہ ذرور جو جراحات کو جوڑتا ہے اور خون کو روکتا ہے

زاج الاساکفہ* اور شب یمانی ہر ایک ۳۵ گرام، نحاس محرق ۳۵ گرام، مر اور دم الاخوین ہر ایک ۱۴ گرام، کاغذ سوختہ ۷ گرام پیسکر اس کے اوزان لوٹ کرلیں اور ملا کر استعمال کریں۔

دیگر نسخہ مردار سنگ، برگ سوسن آسمانجونی، ہلیلہ زرد، تخم برآوردہ مازو ہر ایک ۳۵ گرام، انار کے چھلکے، عروق صفر (ہلدی) ہر ایک ۱۷.۶۵ گرام، صبر اور گلنار اور مر ہر ایک ۷ گرام تمام ادویہ کو اچھی طرح پیس لیں اور استعمال کریں۔

دیگر نسخہ انزروت ۷ گرام، صبر، افیون، شیافہ، مامیثا ہر ایک ۱۷.۶۵ گرام، مر اور دم الاخوین ہر ایک ۱۰.۶۵ گرام، زعفران ۳.۶۵ گرام جن ادویہ کو پیسنا ہو پیس لیں اور چھان لیں اور مخلوط کر کے استعمال کریں۔

دیگر نسخہ ندو کہربا (کہربائی رطوبت) اور مرجان ہر ایک ۷ گرام، گلنار، انار کی پنکھڑیاں اور زرورد پنکھڑیاں دور کردہ اور زرورد پنکھڑیوں کے ساتھ ہر ایک ۳۵ گرام، برگ

---

* زاج الاساکفہ: زاج کی قسم ہے جس میں ارضیت زیادہ ہوتی ہے۔ پانی میں ڈالنے پر سیاہ ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ اس کو زاج اسود کی قسم مانتے ہیں اور بعض قلقدیس یعنی زاج احمر کی قسم سے بتاتے ہیں لیکن بعض لوگ زاج سفید کی قسم بھی بتاتے ہیں (محیط اعظم ۳ / ۷۵)۔

آس ۷ا گرام، افیون ۴۲ گرام خوب باریک پیس کر اور چھان کر مخلوط کر کے استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ زاج قبرسی (زرد سبزی مائل پھٹکری)، قشور کندر (کندر کے درخت کے تنے کے چھلکے) اور اقاقیا ہر ایک ۳۵ گرام، قلقطار (زرد پھٹکری) ۶۵ ،۷ا گرام، کافور ریاحی ۷گرام، دم الاخوین وبسد ہر ایک ۶۵ ،۱۰ گرام، ان ادویہ کو اچھی طرح کوٹ کر استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ سرطان متقرح کے لئے مفید ہے۔
گل سرخ خشک اور مازو ہر ایک، ایک حصہ کافور ۴ حصے کوٹ چھان کر استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ قروح کی رطوبت کو خشک کرتا ہے اور ان میں گوشت کے پیدا ہونے میں مدد کرتا ہے۔ گلنار، زراوند مدحرج، صبر، دم الاخوین ہر ایک ایک حصہ کوٹ چھان کر استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ قروح سے زائد گوشت کو ختم کر دیتا ہے۔
زراوند مدحرج وزراوند طویل ہر ایک ۶۵ ،۷ا گرام، زاج (کسیس) ۶۵ ،۱۰ گرام، زنگار ۶۵ ،۳ گرام۔ ہر ایک دوا کو کوٹ چھان کر ملالیں اور استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ جراحات سے خون روکتا ہے۔
شب یمانی و قلقطار (زرد پھٹکری) محرق، قلقدیس (زاج احمر) اور زاج (کسیس)، اور قرن الایل محرق، ودع محرق (سنکھ نما کوڑی سوختہ) ومغسول، ماز و سوختہ سرکہ میں بجھایا ہوا، کافور ریاحی، کاغذ سوختہ ہر ایک ایک حصہ سحق بلیغ کر کے چھان کر استعمال کریں انشاء اللہ شفایابی ہو گی۔

باب ۸

سنونات

سنون مجلی اسنان کا نسخہ یہ سنون (منجن) دانتوں کی سیاہی اور گندگی کو صاف کرتا ہے۔

زراوند طویل و مدحرج، سرطان بحری محرق، شیح محرق، قرن الایل محرق ودع محرق ہر ایک ۱۴ گرام، نمک اندرانی شہد میں گوندھ کر سوختہ کیا ہوا، نطرون (سوڈیم کاربونیٹ) اور بورق (سہاگہ)، انجیر خشک محرق ہر ایک ۵۔۱۵ گرام، شادنج مساوی الوزن، زبد البحر (سمندر جھاگ) ۵۔۱۷ گرام، ان ادویہ کو پیس کر چھان کر مخلوط کر کے استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ جو دانتوں کے گڑھوں کو دور کرتا ہے اور دانتوں کو سفید کرتا ہے۔ جو کے ستو کو تیز سرکہ انگوری میں گوندھیں اور تنور میں روٹی بنائیں یہاں تک کہ جلنے کے قریب ہو جائے اس میں ۳۵ گرام نمک اندرانی شہد میں گوندھ کر جلا کر انجیر خشک محرق، پودینہ محرق، زراوند مدحرج اور زبد البحر (سمندر جھاگ) اور زاج محرق (کسیس سوختہ) ہر ایک ۱۴ گرام، کمیلہ ۵۔۱۰ گرام، سنباذج (ایک قسم کا پتھر جو دوسرے درجہ میں بارد اور تیسرے درجہ میں یابس ہے) ۵۔۱۷ گرام پیس کر چھان کر استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ یہ سنون دانتوں کے رنگ کو نکھارتا ہے اور دانت کے گڑھوں کو دور کرتا ہے۔ اور مسوڑھوں کو قوی کرتا ہے۔ آملہ، ہلیلہ زرد، مائیں خورد، انار شیریں کے چھلکے ہر ایک ۵۔۱۷ گرام، نمک پسا ہوا اور سعد ہر ایک ۵۔۱۷ گرام، عود (اگر غرقی)، قرفہ (تج)، قرنفل، گل سرخ یابس اور جو محرق ہر ایک ۷ گرام، دار چینی ۳۵ گرام

لیں۔ ان ادویہ کو پیس کر چھان کر استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ دانتوں کو جلا بخشتا ہے۔ مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے اور دانتوں کے رنگ کو نکھارتا ہے۔

جو محرق، انگور کی لکڑی محرق، شیح محرق، ملح اندرانی، زبد البحر ہر ایک ۳۵ گرام عاقرقرحا اور کبابہ اور طرفا کے پھل ہر ایک ۶۵۔۷ اگرام، شب یمانی ۷ گرام، قرنفل ۷ گرام، سماق ۱۴ گرام پیس کر استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ دانتوں کے رنگ کو نکھارتا ہے۔

ساذج ہندی ورومی اور عود الند، مصطگی، مر اور قشور، اترنج یابس ہر ایک ایک جزء پیس کر استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ لثہ دامیہ اور قروح لثہ کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

ثمرۃ الطرفا (جھاؤ کا پھل)، سنبل، رامک، گل ارمنی، گل مختوم، عصارہ لحیۃ التیس، دارچینی ہر ایک ۶۵۔۱ اگرام پیس کر چھان کر سنون بنالیں اور استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ متحرک دانتوں کو جماتا ہے اور دانتوں کا رنگ نکھارتا ہے۔ قرن الایل محرق، آملہ محرق ہر ایک ۳۵ گرام، مر، زعفران، سنبل اور مصطگی ہر ایک ۷ گرام، سداب یابس ۷ گرام، سماق اور گلنار ہر ایک ۶۵۔۳ گرام پیس کر ملالیں اور سنون کے طور پر استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ قروح لثہ اور انکی عفونت دور کرتا ہے۔

بورق، سعد محرق اور شعیر محرق ہر ایک ـــــ ایک حصہ پیس کر بطور منجن استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ یہ سنون بھی مقوی اسنان ہے۔ دانتوں کے رنگ کو نکھارتا ہے اور دانتوں کی بدبو کی گندگی کو دور کرتا ہے۔

قرفہ (تج)، زر ورد منزوع الاقماع، عود ند (اگر غرقی)، قرنفل اور سعد ہر ایک ۲۵ گرام، نمک طعام ۶۵۔۷ اگرام، جو محرق ۶۵۔۱۷ اگرام، عنبر ۶۵۔۳ گرام، مشک ۱۲ ملی گرام عنبر اور مشک کو عرق گلاب میں پگھلائیں (حل کرلیں) اور باقی ادویہ پیس لیں اور عرق گلاب میں ملادیں ایک رات اور ایک دن کے لئے رکھ چھوڑیں پھر قرص بناکر سایہ

میں خشک کرلیں اور پیس کر استعمال کریں۔

آکلا ادرلثہ دامیہ وعفنہ کو ٹھیک کرتا ہے۔

ایک اور نسخہ ہڑتال سرخ وزرد ہر ایک ۶۵ء۱۷ گرام، مر ۷ گرام، اقاقیا ۴۲ گرام، انبجا چونا ۶۵ء۱۷ گرام، زنگار ۶۵ء۳۶ گرام کوٹ کر چھان لیں اور سرکہ میں گوندھ لیں اور قرص بنالیں۔ وقت ضرورت پیس کر استعمال کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔

باب ۹

ضمادات

نسخہ ضماد منفجر دمامیل

گیہوں کا خمیر ۳ حصے، بورق، ملح، زبل الحمام (کبوتر کی بیٹ)، زبل الدیک (مرغ کی بیٹ) ہر ایک ایک حصہ[1]، انجیر سیاہ ۱۰ عدد، عنزروت ۱۷ر۵ گرام۔ انجیر کو گلنے تک پکائیں پھر صاف کر لیں اور باقی ادویہ کا سفوف بنا کر معجون کی صورت میں استعمال کریں۔

یہ ضماد مفجر اورام ہے۔

ایک اور نسخہ

انجیر خشک پانی میں پکائیں یہاں تک کہ گل جائے اور صاف کر لیں پھر حلبہ کا آٹا معہ پتوں کے اور بابونہ، اکلیل الملک ہر ایک لے کر جن ادویہ کو پینا ہو پیس لیں اور تمام ادویہ کو مذکورہ پانی میں جوش دیں پھر آگ سے اتار لیں اور اس میں زبل نصف وزن ملائیں اور استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ

خنازیر دکنٹھ مالا کو نضج دیتا ہے۔

کرنب نبطی محرق ۱۷ر۶۵ گرام، حلبہ اور بزرکتان ہر ایک ۳۵ گرام، مقل ازرق ۷ گرام، باقلا اور ترمس کا آٹا اور جو کا آٹا ہر ایک ۱۷ر۶۵ گرام، زعفران ۳ر۶۵ گرام، انزروت ۱۷ر۶۵ گرام، مر ۷ گرام، موم سفید ۳۵ گرام، روغن بادام شیریں اور دنبے کی چکتی کی چربی (دہن الیہ) اور تازہ مکھن ہر ایک ۳۵ گرام، زفت ۱۷ر۶۵ گرام۔ جن ادویہ کو پیسنا ہو پیس لیں اور جن ادویہ کو

---

[1] غالباً پانچ حصے

پگھلانا ہو پگھلالیں۔ اس کے بعد تمام ادویہ کو مخلوط کر کے آگ پر رکھیں اگر روغن کم ہو تو روغن کنجد کا بقدر حاجت اضافہ کر دیں اور آگ سے اتار کر استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ سخت اورام کو نضج دیتا ہے۔
تمر ہندی منزوع النوی (بیج صاف کیے کئے)، زبیب[1] سود منزوع الحب (منقی)، دنبے کی چکتی کی تازہ چربی، تازہ مکھن اور پیاز جو ہلکی آگ پر مشوی کر لی گئی ہو مساوی الوزن لے کر ہر دوا کو اچھی طرح مفرداً کوٹ لیں پھر سب ادویہ کو مخلوط کر لیں اور دوبارہ کوٹ لیں اس کے بعد استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ خصیوں کے اورام حارہ میں فائدہ پہنچاتا ہے۔
جو کا آٹا، صندل سفید ہر ایک ایک حصہ لے کر صندل کو باریک پیس لیں اور آب کا کنج اور روغن گل میں ملا کر گوندھ لیں اور سرکہ انگوری بھی شامل کر دیں اور انڈے کی زردی بھی ملا کر پھینٹ لیں یہاں تک کہ تمام ادویہ ایک ذات ہو جائیں پھر مقامی طور پر ضماد کیا جائے۔

ایک اور نسخہ خصیوں میں سختی کے واقع ہونے کو دور کرتا ہے کشمش منقی اور بکری کے گردوں کی چربی بغیر نمک لگائے ہوئے اور باقلا کا آٹا اور روغن گل مساوی الوزن، موم سفید دو حصے، روغن کنجد ۲۰ درہم۔ موم کو روغن کنجد میں پگھلالیں اور اس میں باقی ادویہ ملا دیں۔ اس کے بعد ایک انڈے کی زردی ملا کر پھینٹیں یہاں تک کہ تمام ادویہ کے ساتھ مخلوط ہو جائے اور استعمال کریں

ایک اور نسخہ سقیروس میں نضج دیتا ہے اور اس کی صلابت کو دور کرتا ہے۔
مقل ازرق ۷۰ گرام، اشق ۳۵ گرام، چنا، باقلا اور کرسنہ کا آٹا اور اکلیل الملک، حلبہ، بزرکتان، بابونہ، ترمس کا آٹا ہر ایک ۳۵ گرام سنبل ۳۵ گرام، زعفران ۵ء۶ گرام، انزروت ۵ء۳۵ گرام، انجیر ۸۴۰ گرام۔ انجیر کو اچھی طرح جوش دے کر چوڑی چھلنی سے چھان کر صاف کر لیں اس کے بعد مذکورہ ادویہ کو پیس کر ملا دیں اور کئی مرتبہ ہلکے جوش دیں۔ پھر اس کو آگ سے اتار کر استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ غلظ اعصاب کو نرم کرتا ہے۔
کنجد مقشر ۷۰ گرام خوب پیس کر برگ مرزنجوش تازہ ۵ء۱۷ گرام ملا کر اچھی

---

[1] غالباً بیس حصے۔

طرح کوٹ لیں اور تمام ادویہ کو مخلوط کر کے مقامی طور پر ضماد کریں ۔

ایک اور نسخہ تعقد العصب میں فائدہ دیتا ہے ۔
مقل ارزق ۳۵ گرام۔ گرم پانی میں ایک رات اور ایک دن کے لئے بھگو دیں پھر خطمی کا آٹا اور کنجد کا آٹا مذکورہ صورت میں ۷۰ گرام کی مقدار میں سب ادویہ ملا دیں اور استعمال کریں

ضماد جو اعصاب متشنجہ میں نرمی پیدا کرتا ہے مقل ارزق، اشق، ہر ایک ۳۵ گرام۔ لے کر اشق کو گرم پانی میں بھگو دیں اور مقل کو باریک کھرل کرلیں اور چربیوں کو یعنی مرغی کی چربی، بط کی چربی، قاز کی چربی اور سور کی چربی بغیر نمک لگائے ہوئے پگھلا لیں ان میں موٹے تازہ مینڈھوں کی چکتی کی چربی (الیہ) بھی شامل ہے ۔ ان چربیوں کو ۱۰۵ گرام کی مقدار میں لیں۔ ان کو صاف کر کے موم سفید ۳۵ گرام اور تازہ مکھن ۷۰ گرام کا اضافہ کردیں ۔ اس میں مقل اور اشق ملا دیں اور تمام ادویہ کو مخلوط کر کے استعمال کریں ۔

ایک اور نسخہ جو ضعف عضلات (وہن) اور رض (عضلات کے کچل جانے) کے لئے نافع ہے ۔

ماش ۷۰ گرام، لاذن، گل ارمنی ہر ایک ۳۵ گرام، سنبل، اقاقیا ہر ایک ۷ گرام لاذن کو روغن آس یا روغن گل میں بقدر حاجت پگھلا لیں پھر باقی ادویہ کو پیس لیں اور مخلوط کر کے آگ سے اتار لیں اور استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ یہ ضماد کسر اور خلع کو جوڑتا ہے ۔
مغاث (بیخ انار)، گل ارمنی ہر ایک ۷۰ گرام، خطمی سفید ۳۵ گرام، صبر ۱۷٫۵ گرام، ماش ۷۰ گرام، کندر ۱۷٫۵ گرام۔ ان سب ادویہ کو باریک پیس لیں اور انہیں بقدر حاجت لے کر آب آس اور انڈے کی سفیدی کے ساتھ گوندھ لیں اور استعمال کریں ۔

ایک اور نسخہ جو صلابت و جسامت کو نرم کرتا ہے ۔
چقندر، انجیر سفید، بقدر حاجت لے کر پانی میں جوش دیں اور دونوں کو اچھی طرح صاف کرلیں پھر ان دونوں ادویہ کو دودھ میں پکائیں اور تازہ مکھن اور دہن الیہ (دنبے کی چکتی کی چربی) میں پکا کر مخلوط کرلیں اور استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ سخت اورام کے لئے فائدہ مند ہے۔
تخم کنوچہ، تخم کتان، ہر ایک ۳۵ گرام، حلبہ اور ترمس ہر ایک ۱۷٫۶۵ گرام، کنجد مقشر ۷۰ گرام، منقل ازرق، اشق، کتیرا اور جاؤ شیر ہر ایک ۱۳٫۶۵ گرام
جن ادویہ کو پگھلانا ہو گرم پانی میں پگھلالیں اور باقی ادویہ کو پیس لیں پھر موم سفید ۲۰ درہم (۷۰ گرام) لے کر ۱۴۰ گرام روغن بادام میں پگھلالیں اور باقی ادویہ کو مخلوط کر لیں اور استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ خنازیر کے لئے مفید ہے۔
جو کا آٹا، باقلا کا آٹا، ترمس کا آٹا ہر ایک ۱۷٫۶۵ گرام، بیخ سوسن، آسمانجونی اور اصل السوس اور زفت ہر ایک ۳۵ گرام، موم زرد ۵۲٫۶۵ گرام، روغن سوسن ۱۷۵ گرام۔
زفت اور موم روغن میں پگھلالیں اور باقی ادویہ کو پیس کر مخلوط کر لیں

باب ۱۰

غمرہ (ابٹنے)

اس غمرہ (ابٹنے) کا نسخہ جو رنگ کو سفید کرتا اور جلد کے خراب نشانات کا تنقیہ کرتا ہے۔ نیز کلف، نمش اور برش کے لئے مفید ہے۔

انڈے کے چھلکے، باقلا کا آٹا، ترمس کا آٹا، چنے کا آٹا، مسور کا آٹا ہر ایک ۷۰ گرام، زبد البحر، غضار چینی (چینی مٹی) مامیران اور اشنان ہر ایک ۱۰۵ گرام زرد خربزہ کے تخم ۷۰ گرام، کندس ۱۷،۶۵ گرام، بالس کی جڑ ۷۰ گرام۔

سب ادویہ کو خوب باریک پیس کر مخلوط کر لیں اور حسب ضرورت پانی ملا کر گوندھ لیں پھر لطوخ کریں اور کئی گھنٹے تک لگائے رکھیں پھر مقامی طور پر مالش کریں اور دھو دیں۔

ایک اور نسخہ جو رنگ میں سفیدی اور سرخی پیدا کرتا ہے۔ نیز بشرہ کو ٹھیک کرتا ہے۔ بورق، کندس ہر ایک ۷۰ گرام، کتیرا ۳۵ گرام، بادام تلخ مقشر ۷۰ گرام، بیخ سوسن آسمانجونی اور زراوند مدحرج ہر ایک ۱۷،۶۵ گرام قسط تلخ ۲۱ گرام، عروق (ہلدی) ۳۵ گرام، تخم مولی ۳۵ گرام، چڑیوں کی بیٹ ۱۷،۶۵ گرام۔

ان سب ادویہ کو باریک پیس لیں اور آب خربزہ زرد میں یا آب مولی یا آب حلبہ میں گوندھ کر بدن پر طلاء کریں اور کئی گھنٹے تک لگائے رکھیں پھر اس کی مالش کریں اور دھو دیں۔

ایک اور نسخہ جو حکہ میں مفید ہے اور بدن کے نشانات کو مٹاتا ہے۔

حلبہ، آرد کرسنہ، چنے کا آٹا، باقلا کا آٹا ہر ایک ۷۰ گرام، تخم کرنب اور تخم خربزہ زرد ہر ایک ۳۵ گرام، اقلیمیائے فضہ اور کندس ہر ایک ۵۲،۶۵ گرام،

زبد البحر اور بورق ہر ایک ۳۵ گرام، اشنان ۷۰ گرام، زراوند مدحرج و طویل، قسط اور مویز ہر ایک ۷۰ گرام، ورق دفلی رطبہ (کنیر تازہ) ۱۰۵ گرام۔
پتوں کو اچھی طرح کوٹ لیں پھر جن ادویہ کو پیسنا ہو پیس لیں تمام ادویہ کو مخلوط کرلیں اور اس میں آب خربزہ زرد یا آب مولی یا آب حلبہ ملاکر دوبارہ تر کردیں۔ وقت ضرورت جسم پر لطوخ کریں۔
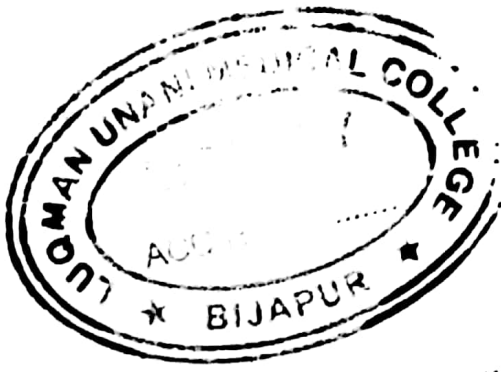
باب ۱۱

اشربہ اور معاجین

شربت آلو بخارا ملین ہے اورام حارہ اور صداع میں نفع پہنچاتا ہے۔ شکر سفید ۸۴۰ گرام لے کر قوام تیار کرلیں پھر آلو بخارا ۱۰۵ گرام لے کر جوش دے کر صاف کر کے چھان لیں اور اس قوام میں ملا کر پکائیں پھر آگ سے اتار لیں اور استعمال کریں۔

شربت لیموں قاطع بلغم اور ملطف ہے اس لئے اوذیما میں اور ترہل و تہبج میں فائدہ کرتا ہے۔
شکر سفید ۸۴۰ گرام لے کر جلاب تیار کرلیں پھر آب لیموں بغیر نمک ملائے ہوئے شامل کر دیں۔ آب لیموں تازہ حالت میں ہو تو اچھا ہے پھر اس کو اتنا جوش دیں کہ شربت کا قوام تیار ہو جائے اور آگ سے اتار کر استعمال کریں۔

شربت حماض مبرد اور نافع امراض سوداویہ ہے نیز مفرح اور مسہل ہے۔ شکر سفید ایک رطل لے کر جلاب تیار کرلیں پھر آب اترج ترش ۱۰۵ گرام کا اضافہ کریں اور کئی مرتبہ ہلکا جوش دیں۔ یہاں تک کہ غلیظ قوام بن جائے پھر آگ سے اتار کر استعمال کریں۔

شربت صندل مبرد اور مسہل ہے مقوی کبد و طحال ہے اور مقوی قلب ہے۔ صندل کے باریک ٹکڑے کرلیں اور ۱۷۵ گرام لے کر ۱۴۰۰ گرام عرق گلاب ایک دن اور ایک رات کے لئے بھگو دیں پھر صاف کر کے شکر سفید کے جلاب تیار کرلیں اور اس کا ایک رطل لے کر مذکورہ آب صندل کو ملا دیں اور جوش دیں یہاں تک کہ غلیظ قوام تیار ہو جائے پھر آگ سے اتار کر استعمال کریں۔

شربت تفاح مبرد و مفرح ہے نیز مسہل ہے اور اورام سوداویہ میں نفع دیتا ہے۔
ایک رطل شکر سفید لے کر جلاب تیار کریں پھر آب سیب مروق لیں۔
اس کی تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ چاقو سے چھیل کر پتھر کی اوکھلی میں کوٹیں اور چھان کر جلاب ملالیں اس میں جو جھاگ آئے اتار دیں۔ جب قوام غلیظ ہو جائے تو آگ سے اتارلیں اور استعمال کریں۔ کچھ لوگ شکر کو آب سیب میں حل کرتے ہیں جو بہتر عمل ہے۔

شربت رمان حامض مبرد و مسہل ہے غشیان میں سکون بخشتی ہے۔ اورام صفراویہ میں فائدہ دیتی ہے جبکہ اس کے ساتھ اسہال بھی ہوں۔
شکر سفید (۴۰۸ گرام) لے کر جلاب میں تیار کرلیں پھر آب انار ترش مروق ۱۴۰ لے کر اس میں جلاب کا اضافہ کردیں اور اتنا جوش دیں کہ غلیظ قوام تیار ہو جائے اور آگ سے اتارلیں جب اس کو جوش کے وقت نعناع یعنی پودینہ کی ٹہنی سے ہلائیں تو اس کو شراب رمان منعنع کہا جاتا ہے اور متلی کو کم کرنے میں اس کی قوت بڑھ جاتی ہے۔

شربت فواکہہ مقوی معدہ اور مسکن غشیان ہے نیز مسہل ہے اور اورام صفراویہ کے لئے فائدہ مند ہے۔
شکر سفید (۴۰۸ گرام) سے جلاب تیار کرلیں پھر آب سفرجل اور آب تفاح اور آب سفرجل اور آب تفاح اور آب رمان حامض اور آب زعرور، آب حصرم اور آب اترنج ترش ہر ایک (۶۵/۱۷ اگرام) مروق کرنے کے بعد سب کو ملالیں اور مذکورہ جلاب میں شامل کردیں اور جوش دیں یہاں تک کہ غلیظ قوام تیار ہو جائے اور آگ سے اتار کر استعمال کریں

شربت انار شیریں اورام حارہ میں نافع ہے جبکہ ان کے ساتھ سعال ہو اور طبیعت میں خفیف تمسک (قبض) پیدا کرتا ہے۔
شکر سفید ۴۰۸ گرام لے کر اس سے جلاب بنالیں پھر آب رمان شیریں مروق ۱۰۵ گرام کا اضافہ کر کے جوش دیں اور اس کی گندگی کو دور کریں جب اس کا قوام غلیظ ہو جائے تو آگ سے اتارلیں اور استعمال کریں۔

شربت تمر ہندی ملین اور نافع اورام صفراویہ ہے اور متلی میں سکون بخشتا ہے۔ قوام تیار کرلیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے پھر تمر ہندی بیجوں اور پتوں کو صاف کر کے ایک دن اور ایک رات کے لئے پانی میں بھگو دیں پھر بغیر ملے پانی کو نتھار لیں اور صاف کرلیں پھر جلاب میں ملا دیں اور جوش دیں جب قوام غلیظ ہو جائے اور شربت کے مانند بن جائے تو آگ سے اتار کر استعمال کریں۔

شربت بہی خام اسہال مزمن کو روکتا ہے اور متلی اور مواد صفراویہ کے ردع میں تسکین بخشتا ہے اور اورام حارہ میں فائدہ مند ہے جبکہ ان کے ساتھ اسہال بھی ہوں۔

شکر سفید ۴۰۸ گرام لے کر قوام بنالیں پھر آب بہی مروق ۱۰۵ گرام کا جلاب میں اضافہ کرلیں اور جوش دیں یہاں تک کہ قوام غلیظ ہو جائے پھر آگ سے اتار کر استعمال کریں۔

شربت الاصول مسخن مواد بلغمیہ ہے اور بلغم کے نضج میں مدد دیتا ہے اس طرح اورام بلغمیہ میں فائدہ کرتا ہے۔

پوست کرفس، پوست بیخ بادیان اور پوست بیخ کبر ہر ایک ۶۷۵ گرام، عرق سوس ۷۰ گرام، تخم کرفس، بادیان اور انیسون ہر ایک ۶۷۵ گرام جڑوں کو دھو کر گرم پانی میں ۵۱۲ میں گل دیں اور ایک دن اور ایک رات کے لئے چھوڑ دیں۔ پھر صاف کر کے ۴۰۸ گرام ماء العسل میں اضافہ کر دیں اور استعمال کریں۔

شربت اسطوخودوس دماغ کا تنقیہ مواد بارده سے کرتا ہے اور اسی طرح اعصاب سے بھی بارد مادّوں کو خارج کرتا ہے۔ بلغم کے نضج میں مدد کرتا ہے۔ اس مقصد کے لئے شہد اور شکر سفید سے جلاب ۴۰۸ گرام کی مقدار میں تیار کرلیں۔

پھر اسطوخودوس ۱۰۵ گرام، وج ۶۷۵ گرام، تمام ادویہ کو ہلکی آگ پر جوش دیں یہاں تک کہ آدھا پانی کم ہو جائے پھر صاف کر کے جلاب میں اضافہ کر کے جوش دیں یہاں تک کہ قوام غلیظ ہو جائے پھر آگ سے اتار کر استعمال کریں۔

معجون ورد سکری مواد بلغمیہ کو نضج دیتی ہے۔ مقوی معدہ ہے اوجاع مفاصل بارده میں نافع ہے ان افعال میں عسلی زیادہ نفع مند ہے بہ نسبت سکری کے۔

۴۰۸ گرام پنکھڑیاں دور کرکے مل کر باریک ذرات کی صورت میں بنالیں پھر اس میں شکر سفید پیس کر ۸۱۶ گرام کی مقدار میں فوراً ملادیں اسی طرح عسل مذکورہ وزن یعنی ۸۱۶ گرام کی مقدار میں ملائی جا سکتی ہے۔ اس کے بعد گرم دھوپ میں ۳۰ دن رکھیں اور روزانہ ہلاتے رہیں۔

معجون بنفشہ ملین اور مسہل مواد صفراویہ ہے نیز سعال صفراوی میں فائدہ دیتا ہے۔ گل بنفشہ ڈنٹھل دور کرکے ۴۰۸ گرام کی مقدار میں مل کر باریک ذرات کی صورت میں بنالیں پھر شکر سفید صاف وشفاف ۸۱۶ گرام کی مقدار میں کوٹ کر اس میں ملادیں اور دھوپ میں ۳۰ دن روزانہ ہلاتے رہیں اس کو ایک برتن میں کرلیں اور استعمال کریں۔
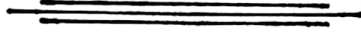
KITAB AL-UMDA FIL JARAHAT

(VOL. II)

By

AMINUDDAULA ABU FARAJ IBN AL-QUF MASIHI

(1233-1286 A.D)
(630-685 A.H.)

Urdu Translation

Central Council for Research in Unani Medicine
(Ministry of Health & F.W., Govt. of India)
New Delhi